محمد امین کھوکھر

عربی — اردو

العبرات

مولانا اختیار اللہ

شیخ محمد بشیر اینڈ سنز لاہور

عربی ——— اردو

باعراب

العبرات

توضیح حل المشکلات و خلاصہ جات

مترجم
محمد امین کھوکھر

ضبط حرکات

محمد یٰسین قصوری

ناشر

شیخ محمد بشیر اینڈ سنز جلال الدین ہسپتال اردو بازار لاہور

طابع ـــــــ ابوبکر صدیق
مطبوعہ ـــــــ صدیقی پبلیکشنز لاہور ۲
مطبع ـــــــ معراج پرنٹرز
تعداد ـــــــ ایک ہزار
بار ـــــــ اوّل

قیمت ـــــــ ۴۸/ Rs
کتابت ـــــــ صفدر شیخ

تقسیم کار
شیخ محمد بشیر اینڈ سنز
جلال الدین ہسپتال بلڈنگ اردو بازار لاہور

انتساب

اپنے مشفق و محسن اُستاد حضرت علّامہ مولانا
عبدالواحد صاحب ندیم مدظلہ العالی کے نام

آمین کھوکھر

نوٹ :۔ طلباء سے درخواست ہے کہ اس کتاب کا مطالعہ کرتے وقت اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ ھ نشان پیرا شروع ہونے کا ہے۔ (شکریہ)

تقریظ

مصطفیٰ المنفلوطی کا نام بالعموم اور انکی کتاب العبرات بالخصوص عرب وعجم کے اہل علم طبقے سے مانوس نہیں ہے۔ العبرات کے علاوہ ان کی تحریروں کا ایک مجموعہ النظرات بھی ہے۔ مگر جو مقبولیت اس کتاب کو ہوئی۔ دوسری کوئی کتاب اس کی جگہ نہ لے سکی منفلوطی تحریر میں درد والم کی تصویر کشی کچھ اس طرح کی گئی ہے کہ پڑھنے والے کی آنکھیں بے اختیار اور بار بار برستی ہیں۔ جس طرح حیرت انگیز میں کہانی شروع ہوتی ہے۔ اس سے کہیں زیادہ المناک انداز میں اختتام کو پہنچتی ہے اور پڑھنے والا زبردست ذہنی دھچکہ محسوس کرتا ہے۔ درد والم کے ساتھ ساتھ بڑی معنی خیز عبارتیں اور جملے بھی ملتے ہیں جنہیں حاصل مطالعہ کہا جاسکتا ہے۔

کتاب فصیح عربی میں ہے۔ اردو دان طبقے کی سہولت اور فاضل عربی و ایم اے عربی کے طلبا کی ضرورت کے پیش نظر اس کتاب کا اردو زبان میں ترجمہ کئی بار ہو چکا ہے۔ جناب عبدالصمد صارم کا ترجمہ بھی کسی حد تک ضرورت کو پورا کرتا رہا۔۔ حبیب اشعر کا ترجمہ "جب رخ سے نقاب اٹھی" کے نام سے متداول رہا۔ مگر ضرورت اس امر کی تھی کہ ترجمہ فصیح و بلیغ بھی ہو اور طلباء کے لئے بھی مفید رہے (کہ اصل عبارت کے ساتھ تقابل بھی ضروری ہے) چنانچہ ہمارے دوست محمد امین کھوکھر صاحب نے العبرات کو اردو میں منتقل کیا ہے۔ میں نے کئی مقامات سے اسے پڑھا ہے۔ عبارت میں روانی، بیان میں تسلسل، اظہار کی قوت اور انداز فی الواقع دل کو موہ لینے والا ہے۔ ایک اور خوبی اس ترجمہ میں یہ ہے کہ اصل کہانی کا خلاصہ پہلے ذکر کر دیا گیا تاکہ قاری کے ذہن میں آئندہ کہانی کا پلاٹ پوری طرح موجود ہے۔ اور یہ چیز امتحانی نقطہ نظر سے بھی ضروری ہے۔ چنانچہ طلباء کی امتحانی ضرورت بھی اس سے پوری ہو گئی ہے۔ نیز بہترین کتابت و طباعت سے بھی جاذبیت بڑھ گئی ہے۔ امید ہے کہ طلباء کے علاوہ دیگر حضرات کے لئے العبرات (آنسو) کا یہ ایڈیشن بہت مفید ثابت ہوگا۔

خاکسار
حافظ عبدالاعلےٰ ایم اے
مدیر ممتاز ڈائجسٹ
اردو بازار لاہور ۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُصنف کے حالاتِ زندگی

نام:-

سید مصطفیٰ لطفی

ولادت:

۱۸۷۶ء صوبہ اسیوط کے شہر منفلوط میں۔

عمر:-

۴۸ سال

خاندان:-

آپ کا گھرانہ علم و عمل کے لحاظ سے علاقہ بھر میں ممتاز تھا اور بالخصوص فقہ اور تصوف میں تو بڑے ہی باکمال تھے۔

تعلیم و تربیت:

آپ نے خاندانی دستور کے مطابق اولاً قرآن مجید حفظ کیا اور باقی تعلیم جامعہ ازہر میں مکمل کی۔

میلانِ طبع:

بجائے فقہ و تصوف کے جو خاندانی طرۂ امتیاز تھا آپ قدرتی طور پر ادبیات و لسانیات کی طرف زیادہ مائل و متوجہ ہوئے۔ لہذا اپنے ذوق کو سنجیدہ مضامین جوانسانوی رنگ میں تھے اور شعر و شاعری سے سکون و طمانینت بخشتی۔

ادبی حیثیت:

ادب گویا کہ سید مصطفیٰ کو گھٹی میں ہی پلایا گیا۔ اور خلاف توقع اس فن کو بامِ عروج پر پہنچانے کا سہرا انہی کے سر ہے۔ اور ادب میں وہ اعلیٰ مقام حاصل کیا جیسے ابن خلدون کا اپنے زمانے میں منفرد انداز تھا۔ نہ کسی کی تقلید کی نہ ہی آمیزش۔

سید مصطفیٰ لطفی کو ادب کا مجدد کہا جائے تو کوئی مبالغہ نہ ہوگا کیونکہ ان میں ایسی اہلیت موجود تھی۔

طرز بیان:

ان کے مضامین و افسانوں میں درد و الم کی تصویر کشی۔ پاکیزہ اسلوب نگاری۔ الفاظ کی جدت و عمدگی اور شائستگی لفظی و معنوی خوبصورتی۔ شیریں بیانی اور معاشرہ کے ناروا سلوک اور چیرہ دستیوں کی رازافشانی ان کے مضامین کا خاص حصہ ہیں۔

اور اسی دلنشین اسلوب کی وجہ سے آپ مفتی محمد عبدہ جیسے عظیم مفکر کے مقرب بنے۔

حالات دوراں:

آپ کی زندگی میں مختلف مراحل آئے جیل میں صعوبت و عسرت کے دن بھی گزارے اور وزارت تعلیم کے انشاء پرداز بھی رہے اور تا مرگ اسی عہدہ پر فائز رہے۔

وفات:

آپ نے حسن اتفاق سے انیسویں بیسویں ہر دو صدیوں میں چوبیں چوبیس برس عمر پاکر ۴۸ سال کی عمر میں ۱۹۲۴ء میں دارالفناء سے دارالبقا کی طرف رحلت فرمائی۔

تصنیفات:

المختار المنفلوطی۔ النظرات۔ العبرات۔

تراجم:

الشاعر۔ ماجدولین۔ الفضیلۃ۔

ادب پر تنقید و تبصرہ:

سید مصطفیٰ کے ادب میں جہاں اتنی ڈھیر ساری خوبیاں موجود ہیں وہاں کچھ عیب بھی پائے گئے ہیں جنہیں نظرانداز ہرگز نہیں کیا جا سکتا۔

(۱) لفظی کمزوری:

(یعنی متعدد الفاظ اور پھر ان کا بے موقع محل تصرف اور نامناسب مقامات پر ان کا استعمال)

(۲) معنوی پیچیدگی:

کہیں معنوی کوتاہی اور صورتاً سطحیت و سادگی کا عنصر بھی نمایاں ہے۔

العبرات پر نوٹ:

سید صاحب کی تصانیف میں سے العبرات کو زیادہ مقبولیت حاصل ہے۔ اس

میں آٹھ افسانے ہیں جن میں سے چار ان کے اپنے طبع زاد ہیں اور چار ترجمہ شدہ ہیں۔ ان افسانوں میں ان کے مزاج کے مطابق کرب والم اور انتہائی حزن و ملال کی کیفیت مذکور ہے۔

وجہ تسمیہ:۔

اپنی اس تصنیف کا العبرات نام وضع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اسکی ہر حکایت درد و غم سے لبریز اور اندوہ سے اشک ریز ہے۔ جس کی تصنیف کا مقصد درد والم کی کیفیت میں مبتلا لوگوں کے لئے تسلی و تشفی کا سامان فراہم کرنا ہے۔ سید صاحب کی ان زخم زدہ لوگوں سے ہمدردی و شفقت کی بناء پر ایک طرح سے العبرات ان کے غموں کی ڈھارس ہے۔

العبرات میں درج آٹھ افسانے جن کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) اَلیَتِیم	(۲) اَلشُہدَا۔
(۳) اَلحِجابُ	(۴) اَلذِکرٰی
(۵) اَلھَاوِیَہ	(۶) اَلجَزَا
(۷) اَلعِقَاب	(۸) الاضحِیَہ مَعَ مَذَاکِرَتِ مَرَاغِرَتِ

غم زندگی غم بندگی غم دو جہاں غم جاوداں
میری ہر نظر تیری منتظر تیری ہر نظر مرا امتحاں

خلاصہ الیتیم

ایک صاحب اپنے پڑوسی کی خستہ حالی کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میرے گھر کے بالکل سامنے پڑوس میں چوبارے پر ایک لڑکا قیام پذیر تھا۔ جو جسمانی اعتبار سے لاغر و لازار تھا جو ہر وقت مغموم اور اداس رہتا تھا جسے دیکھ کر مجھے اس پر ترس آتا تھا۔ ایک رات میرے کانوں میں اس کے رونے کی آواز آئی مجھ سے نہ رہا گیا اور میں حال معلوم کرنے کے لئے اسکے کمرے میں چلا گیا۔

دیکھا تو علالت و نقاہت سے کراہ رہا ہے اور سخت بخار میں جل رہا ہے۔ میں نے اسے دوائی کی ایک خوراک دی اور اس کے بارے میں کریدا تو اس نے بتایا کہ بچپن ہی میں وہ ماں باپ کے سایۂ عاطفت سے محروم ہو گیا۔ یتیمی کی حالت میں چچا نے میری پرورش کی اور باپ بن کر میری ہر طرح سے کفالت کی۔

اتفاق سے چچا کی ایک بیٹی بھی تھی جو میری ہمعصر تھی۔ ہم ایک ساتھ کھیلے اور اکٹھے پڑھے۔ اس رفاقت سے ایکدوسرے کے دل میں شدید محبت پیدا ہو گئی جو عشق و جنون کی حد تک پہنچی۔ کچھ عرصہ کے بعد باپ جیسا شفیق چچا بھی داغِ مفارقت دے گیا اور پھر میں اپنی چچی کے رحم و کرم پر تھا جس کو چچا نے مرتے وقت مجھ سے محبت کرنے کی اچھی طرح تلقین کی تھی لیکن چچی نے بے رخی اختیار کی اور مجھے گھر سے نکال دیا اور اپنی بیٹی کا رشتہ کسی اور سے طے کر دیا۔ میں اپنی چچازاد کو اسکی ماں کی طوطا چشمی کی کیفیت بتائے بغیر وہاں سے چلا آیا اور یہاں آ کر مقیم ہو گیا۔ یہاں آتے ہی گزرے دن یاد آئے اور جدائی کی آگ جھلسانے لگی یہ آگ نہ صرف مجھے جلا رہی تھی بلکہ وہ بھی بدستور اسی فرقت کے صدمے سے شدید بیمار ہوئی مگر میں اس کے حالات سے بالکل بے خبر تھا۔

میری تلاش کے لئے ایک خادمہ کو مامور کیا جو میرا ٹھکانہ تلاش کرنے میں کامیاب ہوئی اور اس کے ہاتھ کا لکھا ہوا رقعہ اسی خادمہ نے مجھ تک پہنچایا جس میں لکھا تھا تم تو

بچپن کی صحبت کی پرواہ نہ کی بغیر اطلاع کئے مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔ تم نے یہ بھی نہ سوچا کہ میرے دل میں تمہارے اس اقدام کا کتنا شدید اثر ہو سکتا ہے لیکن خیر اب جو ہوا سو ہوا میں نے تمہیں معاف کیا۔ اب جان بلب ہے اور صرف تمہارا انتظار ہے ورنہ قبر تک پہنچنے کے لئے میرا سفر کوئی زیادہ لمبا نہیں اب یہی آخری التجا ہے کہ صرف ایک بار دیدار کرا دو۔ اب بھی تم نے ٹال مٹول سے کام لیا تو میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی شدت سے تمہاری منتظر ہوں تاکہ اپنے ہاتھوں سے مجھے آ کر رخصت کرو اس خط کے بعد صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا بہت جلد پہنچنا چاہتا تھا لیکن اب وہ اس دار فانی میں نہیں تھی اس غم کی تاب لانے ہوئے غشی طاری ہو گئی میں نے جا کر دیکھا تو تڑپ رہا تھا اور آہیں بھر رہا تھا۔

کان لگائے تو مجھے آہستہ سے اس کے بڑبڑاتے کی آواز آئی جس میں وہ خدا تعالیٰ سے اپنی موت کی دعا مانگ رہا تھا مجھے اپنے قریب محسوس کرتے ہوئے عہد لیا۔ کہ مرنے کے بعد مجھے محبوبہ کے پہلو میں دفن کرنا اور میں نے وعدہ نبھانے کی حامی بھر لی۔ اور پھر اس نے بھی اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ میں نے حسب وعدہ اسے محبوبہ کے ساتھ دفن کیا۔ اب میں اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو کے آ رہا ہوں غم کے ساتھ میرے لئے یہ بات تسکین کا باعث ہے کہ کم از کم میں نے اسکی آخری خواہش اور وصیت تو پوری کر دی ہے۔

اليتيم
((موضوعة))

سكن الغرفة العليا من المنزل المجاور لمنزلي من عهد قريب فتى في التاسعة عشر أو العشرين من عمره، وأحسب أنه طالب من طلبة المدارس العليا أو الوسطى في مصر، فقد كنت أراه من نافذة غرفة مكتبي، وكانت على كثب من بعض نوافذ غرفته فأرى أمامي فتى شاحباً نحيلاً منقبضاً جالساً إلى مصباح منير في إحدى زوايا الغرفة ينظر في كتاب أو يكتب في دفتر أو يستظهر قطعة أو يعيد درساً فلم أكن أحفل بشيء من أمره، حتى عدت إلى منزلي منذ أيام بعد منتصف ليلة قرة من ليالي الشتاء فدخلت غرفة مكتبي لبعض الشؤون فأشرفت عليه فإذا هو جالس جلسته تلك أمام مصباحه، وقد أكب بوجهه على دفتر منشور بين يديه على مكتبه فظننت أنه لما ألم به من تعب الدرس وآلام السهر قد عبثت بجفنيه سنة من النوم فأعجلته من الذهاب إلى فراشه وسقطت به مكانه؛ فما رمت مكاني حتى رفع رأسه فإذا عيناه مخضلتان من البكاء، وإذا صفحة دفتره التي كان مكباً عليها قد جرى دمعه فوقها فمحا من كلماتها ما محا، ومشى ببعض مدادها إلى بعض، ثم لم يلبث أن عاد إلى نفسه فتناول قلمه ورجع إلى شأنه الذي كان فيه.

---

١. زرد رنگت ٢. توجہ کرنا ٣. ٹھنڈک ٤. جھکا ٥. مٹ جانا ٦. سیاہی

یتیم

(طبع زاد)

کچھ عرصہ ہوا میرے گھر کے قریب والے گھر میں ایک لڑکا انیس یا بیس سال کا ٹھہرا ہوا تھا میرے خیال میں وہ مصر میں کسی مڈل یا ہائی اسکول کا طالب علم ہے۔ میں اسے اپنی لائبریری کی کھڑکی سے دیکھتا تھا جو اس کے کمرے کی ایک کھڑکی کے بالمقابل تھی تو اسے میں اپنے سامنے دیکھتا تھا۔ ایسے نوجوان کو جو زرد رنگ کا لاغر اور پریشان حال کمرے کے ایک کونے میں چراغ کے پاس کسی کتاب کا مطالعہ کر رہا ہے یا کسی کاپی پر لکھ رہا ہے یا کوئی پرچہ لئے ہوئے اپنے سبق کو دہرا رہا ہے۔ میں نے اس کے کسی بھی معاملہ میں توجہ نہ دی۔ چند دن ہوئے میں آدھی رات کے بعد گھر واپس لوٹا جو موسم سرما کی سرد رات تھی اور کسی کام سے اپنی لائبریری میں داخل ہوا میں نے اسکی طرف دیکھا تو وہ حسب معمول لیمپ کے پاس کاپی پر سر جھکا۔ جو اس کے سامنے میز پر کھلی پڑی تھی۔ پڑھنے کی تھکاوٹ یا بیداری کی تکلیف کے باعث نڈھال ہو چکا ہے اور شدت نیند سے اسکی آنکھیں بوجھل ہو چکی ہیں۔ نیند سے مغلوب ہو کر بستر پر پہنچنے سے پہلے گر پڑا۔ میں ابھی اپنی جگہ سے ہٹا بھی نہ تھا کہ اس نے سر اٹھایا۔ میں نے دیکھا اسکی آنکھیں تر بتر ہیں آنسوؤں سے اسکی کاپی کا صفحہ جس پر وہ سر جھکائے پڑا تھا بھیگ چکا تھا اور اس کے الفاظ مٹ گئے ہیں۔ سیاہی ادھر ادھر پھیل چکی تھی پھر تھوڑی دیر گزری کہ اپنی حالت پر لوٹ آیا قلم سنبھالا اور دوبارہ کام میں منہمک ہو گیا۔

فَأَحْزَنَنِي أَنْ أَرَى فِي ظُلْمَةِ ذٰلِكَ اللَّيْلِ وَسُكُوْنِهِ هٰذَا الْفَتَى الْبَائِسَ الْمِسْكِيْنَ مُنْفَرِداً بِنَفْسِهِ فِي غُرْفَةٍ عَارِيَةٍ بَارِدَةٍ لَا يَتَّقِي فِيْهَا عَادِيَةَ الْبَرْدِ بِدِثَارٍ وَلَا نَارٍ ، يَشْكُوْ هَمّاً مِنْ هُمُوْمِ الْحَيَاةِ أَوْ رُزْءً مِنْ أَرْزَائِهَا قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ سِنَّ الْهُمُوْمِ وَالْأَحْزَانِ مِنْ حَيْثُ لَا يَجِدُ بِجَانِبِهِ مُوَاسِياً وَلَا مُعِيْناً ، وَقُلْتُ لَا بُدَّ أَنْ تَكُوْنَ وَرَاءَ هٰذَا الْمَنْظَرِ الضَّارِعِ الشَّاحِبِ نَفْسٌ قَرِيْحَةٌ مُعَذَّبَةٌ تَذُوْبُ بَيْنَ أَضْلَاعِهِ ذَوْباً فَيَتَهَافَتُ لَهَا جِسْمُهُ تَهَافُتَ الْخِبَاءِ الْمَقُوْضِ ، فَلَمْ أَزَلْ وَاقِفاً مَكَانِي لَا أَبْرَحُهُ حَتّٰى رَأَيْتُهُ قَدْ طَوَى كِتَابَهُ وَفَارَقَ مَجْلِسَهُ وَأَوَى إِلَى فِرَاشِهِ فَانْصَرَفْتُ إِلَى مَخْدَعِي ، وَقَدْ مَضَى اللَّيْلُ إِلَّا أَقَلَّهُ ، وَلَمْ يَبْقَ مِنْ سَوَادِهِ فِي صَفْحَةِ هٰذَا الْوُجُوْدِ إِلَّا بَقَايَا أَسْطُرٍ يُوْشِكُ أَنْ يَمْتَدَّ إِلَيْهَا لِسَانُ الصَّبَاحِ فَيَأْتِي عَلَيْهَا .

ثُمَّ لَمْ أَزَلْ أَرَاهُ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي كَثِيْرٍ مِنَ اللَّيَالِيْ إِمَّا بَاكِياً ، أَوْ مُطْرِقاً أَوْ ضَارِباً بِرَأْسِهِ عَلَى صَدْرِهِ ، أَوْ مُنْطَوِياً عَلَى نَفْسِهِ فِي فِرَاشِهِ يَئِنُّ أَنِيْنَ الْوَالِهَةِ الثَّكْلَى ، أَوْ هَائِماً فِي غُرْفَتِهِ يَذْرَعُ أَرْضَهَا ، وَيَمْسَحُ جُدْرَانَهَا حَتّٰى إِذَا نَالَ مِنْهُ الْجَهْدُ سَقَطَ عَلَى كُرْسِيِّهِ بَاكِياً مُنْتَحِباً ، فَأَتَوَجَّعُ لَهُ وَأَبْكِي لِبُكَائِهِ وَأَتَمَنَّى لَوِ اسْتَطَعْتُ أَنْ أُدَاخِلَهُ مُدَاخَلَةَ الصِّدِّيْقِ لِصَدِيْقِهِ ، وَأَسْتَبِيْنَهُ ذَاتَ نَفْسِهِ وَأُشْرِكَهُ فِي هَمِّهِ لَوْلَا ، إِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَفْجَأَهُ بِمَا لَا يُحِبُّ ، وَأَنْ أَهْجُمَ مِنْهُ عَلَى سِرٍّ رُبَّمَا كَانَ يُؤْثِرُ الْإِبْقَاءَ عَلَيْهِ فِي صَدْرِهِ ، وَأَنْ يَكَاتِمَهُ النَّاسَ جَمِيْعاً حَتّٰى أَشْرَفْتُ عَلَيْهِ لَيْلَةَ أَمْسِ بَعْدَ هَدْأَةٍ مِنَ اللَّيْلِ فَرَأَيْتُ غُرْفَتَهُ مُظْلِمَةً سَاكِنَةً فَظَنَنْتُ أَنَّهُ خَرَجَ لِبَعْضِ شَأْنِهِ ، ثُمَّ لَمْ أَلْبَثْ أَنْ سَمِعْتُ فِي جَوْفِ الْغُرْفَةِ أَنَّةً ضَعِيْفَةً مُسْتَطِيْلَةً فَأَزْعَجَنِي مَسْمَعُهَا وَخُيِّلَ إِلَيَّ ،

---

١ مصیبت زدہ ٢ گرم کپڑا، کمبل ٣ عاجزہ، ذلیل ٤ لپیٹا، بھوکا ۔ ٥ زیادتی غم ٦ بیچ ٧ ربنا ٨ پریشان ٩ رات کا ابتدائی حصہ ١٠ بے قراری ۔

مجھے افسوس ہوا اس مسکین غمزدہ نوجوان کو رات کی پرسکون تاریکی میں کہ وہ تن تنہا سخت ٹھنڈے کمرے میں بیٹھا ہے کہ نہ تو سردی کے بچاؤ کے لئے اس کے پاس کمبل ہے اور نہ ہی آگ ہے۔ وہ زندگی کے غموں سے دوچار ہے اور شدید مصائب میں گھر چکا ہے حالانکہ صدمات اور غم برداشت کرنے کی عمر کو بھی نہیں پہنچا نہ تو اُسے کوئی غمخوار ملا ہے اور نہ ہی کوئی معاون و مددگار میں نے اپنے دل میں سوچا ضرور اس غمگین منظر کے پیچھے نحیف و نزار چوٹ کھایا ہوا زخمی دل ہے۔ جو پگھلا جا رہا ہے اس کی پسلیوں میں کہ اس کا جسم ٹوٹی ہوئی عمارت کی طرح گرا جا رہا ہے۔ اپنی جگہ میں کھڑا رہا یہاں تک کہ میں نے دیکھا اس نے اپنی کتاب کو بیٹا اور اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اور بستر پر لیٹ گیا۔ میں اپنی کوٹھری کی طرف مڑا۔

رات کافی گزر چکی تھی اسکی سیاہی کے صفحہ وجود پر صرف چند سطریں باقی تھیں۔ قریب تھا کہ صبح زبان انکی طرف بڑھے اور انہیں بھی چاٹ لے۔

پھر بسا اوقات اکثر میں اسے راتوں میں دیکھتا تھا رو رہا ہے یا سر جھکائے ہوئے یا اپنا سر اپنے سینے پر مارتے ہوئے یا بستر میں اکٹھے ہوئے پڑا۔ اکلوتے بیٹے پر ماتم کرنے والی ماں کی طرح باآواز بلند رو رہا ہے یا کمرے میں پریشان زمین ناپ رہا ہے اور دیواروں کو چھو رہا ہے حتیٰ کہ جب اسکی ہمت جواب دے جاتی تو روتے ہوئے چلاتے ہوئے کرسی پر گر پڑتا اور یہ دیکھ کر مجھے بہت دکھ ہوتے اور اسے روتا دیکھ کر میں بھی رو پڑتا اور میں تمنا کرتا کہ کاش اسکے غموں میں سچے دوست کی طرح میں مداخلت کرسکوں اور اسکے بھید سے واقف ہوکر اس کا شریک غم بن جاؤں اگر میں ناپسند کرتا کہ میں اس کے مزاج کے خلاف دخل اندازی کروں اور اس کے ان رازوں سے واقفیت حاصل کروں جنکو وہ اپنے سینے میں مخفی رکھنے کو ترجیح دیتا ہے اور یہ کہ تمام لوگوں سے چھپا کے رکھنا چاہتا ہے۔ کل کچھ رات گزرنے کے بعد میں نے دیکھا کمرے میں تاریکی اور سناٹا ہے میں سمجھا وہ کسی کام سے باہر چلا گیا ہے مگر تھوڑی ہی دیر بعد کمرے سے مسلسل کراہنے کی دھیمی سی آواز آئی۔ میں یہ آواز سن کر پریشان ہوگیا۔ میں نے محسوس کیا۔ اس کے

وَهِيَ صَادِرَةٌ مِنْ أَعْمَاقِ نَفْسِهِ ، كَأَنَّنِي أَسْمَعُ رَنِينَهَا فِي أَعْمَاقِ قَلْبِي ،
وَقُلْتُ إِنَّ الْفَتَى مَرِيضٌ وَلَا يُوجَدُ بِجَانِبِهِ مَنْ يَقُومُ بِشَأْنِهِ ، وَقَدْ
بَلَغَ الْأَمْرُ مَبْلَغَ الْجِدِّ فَلَا بُدَّ لِي مِنَ الْمَصِيرِ إِلَيْهِ ، فَتَقَدَّمْتُ إِلَى خَادِمِي
أَنْ يَتَقَدَّمَنِي بِمِصْبَاحٍ حَتَّى بَلَغْتُ مَنْزِلَهُ وَصَعِدْتُ إِلَى بَابِ غُرْفَتِهِ
فَأَدْرَكَنِي مِنَ الْوَحْشَةِ عِنْدَ دُخُولِهَا مَا يُدْرِكُ الْوَاقِفَ عَلَى بَابِ قَبْرٍ
يُحَاوِلُ أَنْ يَهْبِطَهُ لِيُوَدِّعَ سَاكِنَهُ الْوَدَاعَ الْأَخِيرَ ، ثُمَّ دَخَلْتُ فَفَتَحَ
عَيْنَيْهِ عِنْدَمَا أَحَسَّ بِي وَكَأَنَّمَا كَانَ ذَاهِلاً أَوْ مُسْتَغْرِقاً ، فَأَدْهَشَهُ
أَنْ يَرَى بَيْنَ يَدَيْهِ مِصْبَاحاً ضَئِيلاً وَرَجُلاً لَا يَعْرِفُهُ فَلَبِثَ شَاخِصاً
إِلَيَّ هُنَيْهَةً لَا يَنْطِقُ وَلَا يَطْرِفُ فَاقْتَرَبْتُ مِنْ فِرَاشِهِ وَجَلَسْتُ
بِجَانِبِهِ ، وَقُلْتُ أَنَا جَارُكَ الْقَاطِنُ هٰذَا الْمَنْزِلَ ، وَقَدْ سَمِعْتُكَ السَّاعَةَ
تُعَالِجُ نَفْسَكَ عِلَاجاً شَدِيداً وَعَلِمْتُ أَنَّكَ وَحْدَكَ فِي هٰذِهِ الْغُرْفَةِ
فَعَنَانِي أَمْرُكَ فَجِئْتُكَ عَلِّي أَسْتَطِيعُ أَنْ أَكُونَ لَكَ عَوْناً عَلَى شَأْنِكَ ،
فَهَلْ أَنْتَ مَرِيضٌ ؟ فَرَفَعَ يَدَهُ بِبُطْءٍ وَوَضَعَهَا عَلَى جَبْهَتِهِ فَوَضَعْتُ
يَدِي حَيْثُ وَضَعَهَا فَشَعَرْتُ بِرَأْسِهِ يَلْتَهِبُ الْتِهَاباً فَعَلِمْتُ أَنَّهُ مَحْمُومٌ ،
ثُمَّ أَمْرَرْتُ نَظَرِي عَلَى جِسْمِهِ فَإِذَا خَيَالٌ سَارٍ لَا يَكَادُ يَتَبَيَّنُهُ رَائِيهِ ،
وَإِذَا قَبْضٌ فَضْفَاضٌ مِنَ الْجِلْدِ يَمُوجُ فِيهِ بَدَنُهُ مَوْجاً ، فَأَمَرْتُ
الْخَادِمَ أَنْ يَأْتِيَنِي بِشَرَابٍ كَانَ عِنْدِي مِنْ أَشْرِبَةِ الْحُمَّى فَجَرَّعْتُهُ
مِنْهُ بِضْعَ قَطَرَاتٍ فَاسْتَفَاقَ قَلِيلاً وَنَظَرَ إِلَيَّ نَظْرَةً عَذْبَةً صَافِيَةً وَقَالَ
شُكْراً لَكَ ، فَقُلْتُ مَا شَكَاتُكَ أَيُّهَا الْأَخُ ؟ قَالَ : لَا أَشْكُو شَيْئاً ،
فَقُلْتُ : فَهَلْ مَرَّ بِكَ زَمَنٌ طَوِيلٌ عَلَى حَالِكَ هٰذِهِ ؟ قَالَ : لَا أَعْلَمُ ،
قُلْتُ : أَنْتَ فِي حَاجَةٍ إِلَى الطَّبِيبِ فَهَلْ تَأْذَنُ لِي أَنْ أَدْعُوَهُ إِلَيْكَ
لِيَنْظُرَ فِي أَمْرِكَ ؟ فَتَنَهَّدَ طَوِيلاً وَنَظَرَ إِلَيَّ نَظْرَةً دَامِعَةً وَقَالَ إِنَّمَا

۱۔ بلند آواز سے رونا ۲ عاجزہ دقت تھکنا۔ ۳ حرارت۔ چنگاری۔ ۴ نمناک
نرجگہ۔ ۵ ٹھنڈا سانس بھرنا ۶ آنسو بہانے والا۔

دل کی گہرائیوں سے نکلنے والی صدا، گویا کہ میرے دل کی گہرائیوں میں سنائی دے رہی ہے۔ میں نے سوچا یہ نوجوان بیمار ہے اور اس کے پاس کوئی بھی اس کا پُرسانِ حال نہیں اور معاملہ تو بالکل انتہا کو پہنچ چکا ہے۔ لہٰذا میرا اس کے پاس جانا ضروری تھا میں اپنے نوکر کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ لیمپ لے کر میرے ساتھ چل میں اس کے گھر پہنچا اور کمرے میں داخل ہو گیا دروازے میں قدم رکھتے ہی میں نے ایسی وحشت محسوس کی جیسے قبر کے دروازے پر کھڑا ہونے والا محسوس کرتا ہے جو چاہتا ہو کہ قبر میں اُتر کر مردہ کو آخری الوداع کہے۔ میں کمرے میں داخل ہوا تو اس نے مجھے اپنے قریب محسوس کرتے ہوئے اپنی آنکھیں کھولیں جیسے بالکل غافل اور مدہوش ہو جب اپنے سامنے لیمپ اور اجنبی آدمی کو دیکھا تو حیران رہ گیا تھوڑی دیر ساکت و صامت بغور دیکھتا رہا میں اس کے بستر کے قریب ہو کر بیٹھ گیا اور میں نے بتایا کہ میں تمہارا پڑوسی ہوں اور سامنے والے مکان میں مقیم ہوں۔ میں نے تھوڑی ہی دیر ہوئی تمہاری دردانگیز آواز سُنی ہے مجھے معلوم ہوا کہ آپ اس کمرے میں اکیلے ہیں مجھے افسوس ہے کہ آپکی تکلیف کا۔ میں حاضر ہوا ہوں تاکہ اپنے حسبِ توفیق تمہاری کچھ مدد کر سکوں۔ کیا آپ بیمار ہیں؟ اس نے اپنا ہاتھ بڑی دقت سے اٹھایا اور اپنی پیشانی پر رکھا۔ میں نے اپنا ہاتھ اس جگہ رکھا جہاں اس نے اپنا ہاتھ رکھا تھا۔ تو میں نے یہ محسوس کیا کہ بہت زیادہ جل رہا ہے جس سے اس کے کافی بخار ہونے کا اندازہ ہُوا۔ پھر میں نے اس کے جسم پر نظر ڈالی تو ایسا لگا جیسے کوئی پرچھائیں ہوں۔ دیکھنے والے کو گمان گزرے اور اس کے جسم پر قمیص کشادہ چمڑے کی تھی۔ جس میں اس کا بدن بری طرح لرز رہا تھا۔ میں نے ملازم کو شربت لانے کا حکم دیا جو میرے پاس تھا بخار کے مشروبات میں سے میں نے چند قطرے پلائے تو اُسے کچھ افاقہ ہُوا۔ اور میری طرف محبت بھری نظروں سے دیکھ کر کہنے لگا۔ شکریہ! میں نے پوچھا تمہیں کیا تکلیف ہے بھائی تو جواب دیا کچھ نہیں میں نے دریافت کیا کہ کیا کافی عرصہ سے تیری یہی حالت ہے۔ کہنے لگا مجھے معلوم نہیں میں نے کہا۔

تمہیں ڈاکٹر کی ضرورت ہے مجھے اجازت دو تاکہ بلا لاؤں اور تمہاری مرض کی تشخیص کراؤں تو اس نے ٹھنڈی اور طویل سانس کھینچی اور پھر غم ناک نظروں سے میری طرف دیکھ کر کہا۔

يبتغي الطبيب من يؤثر الحياة على الموت ، ثم أغمض عينيه وعاد إلى ذهوله واستغراقه ، فلم أجد بدًا من دعاء الطبيب رضي أم أبى ، فدعوته فجاءه متأففاً متذمراً يشكو — من حيث يعلم أني أسمع شكواه — إزعاجه من مرقده وتجشيمه خوض الأزقة المظلمة في الليالي الباردة ، فلم أحفل بتعريضه لأنني أعلم طريق الاعتذار إليه ، فجس نبض المريض وهمس في أذني قائلا : إن عليلك يا سيدي مشرف على الخطر ، ولا أحسب أن حياته تطول كثيرا إلا إذا كان في علم الله ما لا نعلم ، وجلس ناحية يكتب ذلك الأمر الذي يصدره الأطباء إلى عمالهم الصيادلة أن يتقاضوا من عبيدهم المرضى ضريبة الحياة ، ثم انصرف لشأنه بعد ما اعتذرت إليه ذلك الاعتذار الذي يؤثره ويرضاه ، فأحضرت الدواء وقضيت بجانب المريض ليلة ليلاء ذاهلة النجم بعيدة ما بين الطرفين أسقيه الدواء مرة وأبكي عليه أخرى حتى انبثق نور الفجر ، فاستفاق ودار بعينيه حول فراشه حتى رآني فقال : أنت هنا ؟ قلت : نعم ، وأرجو أن تكون أحسن حالا من ذي قبل ، قال : أرجو أن أكون كذلك ، قلت : هل تأذن لي يا سيدي أن أسألك من أنت ؟ وما مقامك ومحلك في هذا المكان ؟ وهل أنت غريب في هذا البلد أو أنت من أهليه ، وهل تشكو داء ظاهرا أو همّاً باطنا ؟ قال : أشكوهما معا ، قلت : فهل لك أن تحدثني بشأنك وتفضي إلي بهمك كما يفضي الصديق إلى صديقه ، فقد أصبحت معنيا بأمرك عنايتك بنفسك ؟ قال : هل تعدني بكتمان أمري إن قسم الله لي الحياة ، وبإمضاء وصيتي إن كانت الأخرى ؟ قلت نعم ، قال : قد وثقت بوعدك ، فإن من يحمل في صدره قلبا شريفا مثل قلبك ، لا يكون كاذبا ولا غادرا

أنا فلان بن فلان ، مات أبي منذ عهد بعيد وتركني في السادسة

١ کسی کام کے ہاتھ سے نکل جانے پر اپنے آپ کو ملامت کرنا۔ ٢ کوچہ۔ ذوق شراب ٣ دوا فروش ٤ ٹیکس حصہ طبیعت۔ عادت۔ مارہ ٥ غفلت

ڈاکٹر کی ضرورت وہ شخص محسوس کرتا ہے جو زندگی کو موت پر ترجیح دیتا ہو
پھر آنکھیں بند کیں۔ اور بے ہوش ہو گیا اب سوائے ڈاکٹر کے بلانے کے میرے
پاس کوئی چارہ کار نہ تھا چاہے وہ راضی ہو یا ناراض۔ میں نے ڈاکٹر کو بلایا تو وہ
غصے سے بد تکلیف بڑبڑاتے ہوئے آیا وہ جانتا تھا کہ میں سن رہا ہوں اس
کے شکوے کہ اسے نیند سے بیدار کر دیا اور تکلیف دی آنے کی ٹھنڈی رات
تاریک گلیوں میں میں نے کوئی پرواہ نہ کی۔ اس کے تعرض کی کیونکہ مجھے معلوم ہے۔
ڈاکٹروں سے کس طرح معذرت کی جاتی ہے۔ اس نے مریض کی نبض ٹٹولی اور میرے
کان میں کہنے لگا کہ آپ کا مریض خطرناک حالت میں ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ زیادہ
دیر تک زندہ نہیں رہ سکے گا مگر جو اللہ تعالےٰ جانتے ہیں۔ ہم نہیں جانتے اور
ایک کونے میں بیٹھ کر حکمنامہ لکھنے لگا جو ڈاکٹر اپنے دوا سازوں کو لکھتے ہیں کہ ان
کے غلام بیماروں سے زندگی کا لگان وصول کریں۔ پھر وہ چل پڑا تو میں نے معذرت
کی جیسے ڈاکٹر لوگ پسند کرتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں۔ میں دوا لے آیا اور میں نے
رات کے بھولے بھٹکے ستارے کی طرح جو دونوں کناروں سے دور ہو مریض کے پہلو میں
رات گزار دی۔ کبھی میں اسے دوائی پلاتا اور کبھی اسکی حالت زار پر روتا حتیٰ کہ صبح کا اجالا
ہو گیا وہ ہوش میں آیا۔ اور اپنی آنکھوں کو بستر کے اردگرد گھمایا یہاں تک کہ مجھے
دیکھ لیا اور کہنے لگا کہ ابھی تک آپ یہیں ہیں میں نے جواب دیا ہاں! اور
امید ہے کہ آپکی اب پہلے کی نسبت حالت بہتر ہے۔ کہنے لگا کاش ایسا ہو! میں
نے کہا۔ کیا اس بات کی اجازت دو گے کہ میں پوچھ سکوں کہ آپ کون ہیں؟ اور
اس مکان میں اکیلے کیوں ہیں کیا آپ اس شہر میں مسافر ہیں یا آپ کے گھر والے بھی
ہیں؟ کیا آپکو جسمانی تکلیف ہے یا اندرونی کوئی کرب و غم کہنے لگا دونوں۔ میں نے
کہا کیا اپنے حالات مجھے بتا سکتے ہیں۔ اور اس طرح تم اپنے دکھوں کا اظہار کر
سکتے ہو جس طرح ایک دوست اپنے دوست سے کرتا ہے کیونکہ مجھے تم سے ایسے انسیت
ہے جیسے تمہیں اپنے آپ سے ہے وہ کہنے لگا آپ وعدہ کرتے ہیں اگر مجھے اللہ نے زندگی دی تو
میرے راز کو چھپائیں گے اور وصیت پوری کریں گے اگر میں مر گیا تو میں نے جواب دیا ہاں کہنے لگا
مجھے تمہارے وعدے پر بھروسہ ہے کیونکہ جس شخص کے سینے میں آپ جیسے شریف آدمی کا دل ہو
نہ وہ جھوٹا ہو سکتا ہے اور نہ ہی دھوکہ باز

مجھے چھ سال کی عمر میں

مِنْ عُمْرِي فَقِيرًا مُعدِمًا لَا أَملِكُ مِنْ مَتَاعِ الدُّنيا شيئاً ، فَكَفَلَنِي عَمِّي فُلَانٌ فَكَانَ خَيْرَ الأَعْمَامِ وَأَكْرَمَهُمْ وَأَوْسَعَهُمْ بِرًّا وَإِحْسَانًا وَأَكْثَرَهُمْ عَطفًا وَحَنَانًا فَقَدْ أَنزَلَنِي مِنْ نَفْسِهِ مَنزِلَةً لَمْ يُنزِلْهَا أَحَدًا مِنْ قَبلِي غَيْرَ اِبْنَتِهِ الصَّغِيرَةِ ، وَكَانَتْ فِي عُمْرِي أَوْ أَصْغَرَ مِنِّي قَلِيلًا ، وَكَأَنَّمَا سَرَّهُ أَنْ يَرَى لَهَا بِجَانِبِهَا أَخًا بَعدَ مَا تَمَنَّى عَلَى اللهِ ذَلِكَ زَمَنًا طَوِيلًا فَلَمْ يُدرِكْ أُمْنِيَّتَهُ فَعُنِيَ بِي عِنَايَتَهُ بِهَا وَأَدْخَلَنَا المَدْرَسَةَ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَأَنِسْتُ بِهَا أُنْسَ الأَخِ بِأُخْتِهِ وَأَحْبَبْتُهَا حُبًّا شَدِيدًا وَوَجَدْتُ فِي عِشْرَتِهَا مِنَ السَّعَادَةِ وَالغِبْطَةِ مَا ذَهَبَ بِتِلْكَ الغَضَاضَةِ الَّتِي كَانَتْ لَا تَزَالُ تُعَاوِدُ نَفْسِي بَعْدَ فَقْدِ أَبَوَيَّ مِنْ حِينٍ إِلَى حِينٍ ، فَكَانَ لَا يَرَانَا الرَّائِي إِلَّا ذَاهِبَيْنِ إِلَى المَدْرَسَةِ أَوْ عَائِدَيْنِ مِنْهَا ، أَوْ لَاعِبَيْنِ فِي فَنَاءِ المَنْزِلِ أَوْ مُتَنَاضِبَيْنِ فِي حَدِيقَتِهِ ، أَوْ مُجْتَمِعَيْنِ فِي غُرْفَةِ المُذَاكَرَةِ أَوْ مُتَحَدِّثَيْنِ فِي غُرْفَةِ النَّوْمِ ، حَتَّى جَاءَ يَوْمُ حِجَابِهَا فَلَزِمَتْ خِدْرَهَا وَاسْتَمْرَرْتُ فِي دِرَاسَتِي .

وَلَقَدْ عَقَدَ الوُدُّ بَيْنَ قَلْبِي وَقَلْبِهَا عَقْدًا لَا يَحُلُّهُ إِلَّا رَيْبُ المَنُونِ ، فَكُنْتُ لَا أَرَى لَذَّةَ العَيْشِ إِلَّا بِجِوَارِهَا ، وَلَا أَرَى نُورَ السَّعَادَةِ إِلَّا فِي فَجْرِ اِبْتِسَامَاتِهَا ، وَلَا أُوثِرُ عَلَى سَاعَةٍ أَقْضِيهَا بِجَانِبِهَا جَمِيعَ لَذَّاتِ العَيْشِ وَمَسَرَّاتِ الحَيَاةِ ، وَمَا كُنْتُ أَشَاءُ أَنْ أَرَى خَصْلَةً مِنْ خِصَالِ الخَيْرِ فِي فَتَاةٍ مِنْ أَدَبٍ أَوْ ذَكَاءٍ أَوْ حِلْمٍ أَوْ رَحْمَةٍ أَوْ عِفَّةٍ أَوْ شَرَفٍ أَوْ وَفَاءٍ إِلَّا وَجَدْتُهَا فِيهَا .

وَإِنِّي أَسْتَطِيعُ ، وَأَنَا فِي هَذِهِ الظُّلْمَةِ الحَالِكَةِ مِنَ الهُمُومِ وَالأَحْزَانِ أَنْ أَرَى عَلَى البُعْدِ تِلْكَ الأَجْنِحَةَ النُّورَانِيَّةَ البَيْضَاءَ مِنَ السَّعَادَةِ الَّتِي كَانَتْ تُظَلِّلُنَا مَعًا أَيَّامَ طُفُولَتِنَا فَتَشْرَقُ لَهَا نَفْسَانَا إِشْرَاقَ الرَّاحِ فِي كَأْسِهَا ، وَأَنْ أَرَى تِلْكَ الحَدِيقَةَ الغَنَّاءَ الَّتِي كَانَتْ مَرَاحَ لَذَّاتِنَا وَمَسْرَحَ آمَالِنَا وَأَحْلَامِنَا ، كَأَنَّهَا حَاضِرَةٌ بَيْنَ يَدَيَّ أَرَى لَأْلَاءَ

۱ مہربانی۔ ۲ زندگی بسر کرنے کا ضروری سامان۔ ۳ سر کا اگلا حصہ۔ ترو تازہ۔ ۴ متحیر ہونا ۵ سخت سیاہی ۶ خواب۔ ۷ چراغ کی روشنی ۸ چمک ۹ بہت زیادہ خوشی

بے سہارا چھوڑ گیا میرے پاس کچھ بھی نہ تھا۔ اسباب دنیوی
سے میرے فلاں چچا نے میری کفالت کی وہ بہترین چچا بہت زیادہ شریف وسیع الاحسان
اور بڑا ہی مہربان چچا ثابت ہوا۔ اس نے مجھے اپنے دل میں وہ جگہ دی کہ کسی کو بھی اپنے
دل میں سوائے اپنی چھوٹی بچی کے جگہ نہ دی وہ میری ہمعسر تھی یا کچھ چھوٹی اور گویا کہ
اسکی خواہش تھی کہ وہ اپنے بھائی کی جگہ مجھے دیکھے اللہ تعالےٰ سے لمبے عرصے تک
آرزو کرنے کے بعد بھی نہ پاسکا لہٰذا میرے ساتھ اپنی بیٹی جیسا سلوک کرنے لگا ہم
دونوں کو ایک دن اسکول میں داخل کرایا۔ میں اس سے محبت کرنے لگا جیسے ایک
بھائی اپنی بہن سے کرتا ہے اور مجھے اس سے شدید محبت ہو گئی اسکی رفاقت میں خوش
بختی اور قابل رشک ایسی گھڑیاں گذاریں جنہوں نے تمام تلخیوں اور غموں کو بھلا دیا جو
جو مجھے ہمیشہ پریشان رکھتے تھے۔ میرے والد کی وفات سے ابتک دیکھنے والے
ہمیں مدرسہ جاتے آتے اکٹھے دیکھا کرتے تھے یا گھر کے صحن میں کھیلتے ہوئے یا باغ میں
یا مطالعہ گاہ میں پڑھتے ہوئے یا سونے کے کمرے میں باتیں کرتے ہوئے حتیٰ کہ اسکے
پردہ کرنے کے دن آئے تو وہ خانہ نشین ہو گئی اور میں پڑھتا رہا۔ محبت نے میرے
اور اس کے دل کو ایسا مضبوط جوڑ دیا تھا کہ حوادث زمانہ کے سوا کوئی اسکو نہ
کھول سکتا تھا میں نے زندگی کی لذت صرف اس کے قرب میں دیکھی اور مجھے نیک بختی
کی روشنی صرف اسکی مسکراہٹوں کی صبح میں نظر آئی اور میں اسکے پہلو میں گزارے ہوئے ایک
ایک پل پر زندگی کی تمام لذتوں اور مسرتوں کو قربان کر دیتا اور میں کسی بھی لڑکی میں ادب۔
ہوشیاری عقلمندی۔ حوصلہ۔ رحم پارسائی۔ شرافت اور وفا اس کے سوا نہیں پاتا اتنی
سی استطاعت کے ساتھ میں اب دیکھ رہا ہوں مصائب اور غموں کی سخت تاریکی میں
رہنے کے باوجود اتنی دوری کے ہوتے ہوئے بھی ان پردوں کو جو نورانی سفید بچپن کے دنوں
میں مجھ پر سایہ کرتے تھے اور ہم دونوں کی زندگی اس سے اس طرح روشن تھی جیسے شراب
جام میں چمکتی ہے۔ میں اب بھی اس سرسبز باغیچہ کو دیکھ سکتا ہوں جو ہماری
لذتوں ہماری آرزوؤں ہمارے خوابوں کی چراگاہ تھی گویا کہ وہ میری نظر کے سامنے
ہے۔ اسکا پانی چمک رہا ہے۔

مائها ، ولمعان حصبائها ، وأفانين أشجارها ، وألوان أزهارها ،
وتلك القاعدة الحجرية التي كنا نقتعدها منها طرفي النهار فنجتمع
على حديث نتجاذبه أو طاقة نؤلف بين أزهارها أو كتاب نقلب
صفحاته ، أو رسم نتبارى في إتقانه ، وتلك الخمائل الخضراء التي
كنا نلجأ إلى ظلالها كلما فرغنا من شوط من أشواط المسابقة
فنشعر بما تشعر به أفراخ الطيور اللاجئة إلى أحضان أمهاتها ، وتلك
الحفائر الصغيرة التي نحتفرها ببعض الأعواد على شاطىء الجداول
والغدران فنملؤها ماء ، ثم نجلس حولها لنصطاد أسماكها التي
ألقيناها فيها بأيدينا فنطرب إن ظفرنا بشيء منها كأننا قد ظفرنا
بغنم عظيم ، وتلك الأقفاص الذهبية البديعة التي كنا نربي فيها
عصافيرنا وطيورنا ، ثم نقضي الساعات الطوال بجانبها نعجب
بمنظرها ومنظر مناقيرها الخضراء ، وهي تحسو الماء مرة وتلتقط
الحب أخرى ونناديها بأسمائها التي سميناها بها ، فإذا سمعنا
صفيرها وتغريدها ظننا أنها تلبي نداءنا ، ولا أعلم هل كان
ما كنت أضمره في نفسي لابنة عمي ودا وإخاء ، أو حبا وغراما ،
ولكنني أعلم أنه كان بلا أمل ، ولا رجاء ، فما قلت لها يوما
إني أحبها لأني كنت أضن بها — وهي ابنة عمي ورفيقة صباي —
أن أكون أول فاتح لهذا الجرح الأليم في قلبها ، ولا قدرت في
نفسي يوما من الأيام أن أصل أسباب حياتي بأسباب حياتها ؛
لأني كنت أعلم أن أبويها لا يسخوان بمثلها على فتى بائس فقير
مثلي ، ولا حاولت في ساعة من الساعات أن أتسقط منها
ما يطمع في مثله المحبون المتسقطون ، لأني كنت أجلها عن أن
أنزل بها إلى مثل ذلك ، ولا فكرت يوما أن أستشف من وراء
نظراتها خبيئة نفسها لأعلم أي المنزلتين أنزلها من قلبها ، أمنزلة

ا گھنے درخت ۔ نشیبی زمین ۔ خیال دوست ۲ بچہ کی تربیت ۔ چھاتی سے لگانا
۳ چھوٹی نہر ۴ چھپانا ۵ عشق

اس کے سنگریزے دمک رہے ہیں اسکی شاخیں اور رنگ برنگے پھول مہک رہے ہیں اور وہ پتھر یلی کرسی جس پر بیٹھ کر ہم صبح و شام دلچسپ باتیں کیا کرتے تھے گلدستہ تیار کرتے تھے یا کتاب کی ورق گردانی کیا کرتے تھے یا تصویر کشی پر بحث بازی کیا کرتے تھے اور وہ نشیبی سرسبز جھاڑیاں اچھی طرح یاد ہیں جن کے سایہ میں بیٹھتے تھے جب بھی دوڑ کے مقابلہ سے فارغ ہو جاتے تو تھک کر ان کے نیچے سکون محسوس کرتے تھے جیسے چڑیوں کے بچے اپنی ماؤں کی گود میں پناہ لے کر راحت محسوس کرتے ہیں ۔ اور وہ چھوٹے چھوٹے گڑھے جن کو ہم لکڑیوں سے کھودا کرتے تھے وہ نہروں اور تالابوں کے کنارے پر ہوتے پھر ان میں پانی بھر کے ان کے اردگرد بیٹھ جاتے تاکہ مچھلیوں کا شکار کر سکیں ۔ جنہیں ہم نے خود اپنے ہاتھوں سے ڈالتے تھے ان میں سے کوئی مچھلی ہمارے ہاتھ لگ جاتی تو ہم بہت خوش ہوتے جیسے بہت بڑا مالِ غنیمت حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے اور وہ سنہرے عجیب غریب پنجرے جن میں ہم چڑیاں اور مختلف پرندے پالتے تھے پھر بہت سارا وقت ان کے آس پاس بیٹھ کر گزارتے اور انہیں دیکھ کر خوش ہوا کرتے تھے اور ان کی سبز سبز چونچیں دیکھا کرتے کہ کبھی وہ پانی پیتی ہیں اور کبھی دانہ چگتی ہیں ۔ اور پھر انہیں ہم اُن کے خاص نام سے پکارتے تھے جو نام ہم نے ان کے تجویز کر رکھے تھے ۔ جب ان کی سیٹیاں اور نغمے سنتے تھے تو خیال کرتے تھے کہ وہ ہماری پکار کا جواب دے رہے ہیں (ان سب چیزوں کا منظر ابتک میری نظروں کے سامنے ہے) میں حقیقت نہیں جانتا جو میرے دل میں اپنی چچازاد کی محبت کے بارے میں ہے آیا وہ محبت بہن بھائی کی تھی یا عشق و ریفتگی لیکن یہ اچھی طرح جانتا ہوں کہ وہ محبت بغیر کسی آرزو اور اُمید کے تھی کیونکہ میں نے اسے کسی دن نہیں کہا کہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں اس لئے میں اس کا بڑا خیال رکھتا تھا ۔ ایک تو وہ میرے چچا کی بیٹی اور پھر یہ کہ میرے بچپن کی ساتھی بھی تھی پھر میں کیسے اس کے دل کو تکلیف وہ چرکہ لگا سکتا تھا اور نہ جرأت کی میں نے کسی دن کہ اصل میری زندگی کے اسباب سے ہیں ۔ کیونکہ میں جانتا تھا کہ اس کے والدین مجھ جیسے مفلوک الحال سے ہرگز اسکی شادی نہیں کر سکتے تھے اور نہ کبھی یہ سوچا کہ گر جاؤں اسکی نظروں میں جس طرح کی توقعات [illegible] ہوئے ۔ [illegible] لوگ کرتے ہیں کیونکہ میں تو اسے عظیم تصور کرتا تھا نہ میں نے شخص کی [illegible] ل سے مخفی راز کو جان سکوں کہ اسکے دل میں) یا محبت رکھتا ہوں کیا [illegible]

الأخ فأقنع منها بذلك ، أم منزلة الحبيب ، فأستعين بإرادتها على إرادة أبويها ؟ بل كان حبي لها حب الراهب المتبتل صورة العذراء الماثلة بين يديه في صومعته يعبدها ولا يتطلع إليها .

ولم يزل هذا شأني وشأنها حتى نزلت بعمي نازلة من المرض لم تنشب أن ذهبت به إلى جوار ربه ، وكان آخر ما نطق به في آخر ساعات حياته أن قال لزوجته ، وكان يحسن الظن بي : « لقد أعجلني الموت عن النظر في شأن هذا الغلام فكوني له أماً كما كنت له أباً وأوصيك أن لا يفقد مني بعد موتي إلا شخصي » فما مرت أيام الحداد حتى رأيت وجوهاً غير الوجوه ونظرات غير النظرات ، وحالاً غريبة لا عهد لي بمثلها من قبل فتداخلني الهم واليأس ووقع في نفسي للمرة الأولى في حياتي أنني قد أصبحت في هذا المنزل غريباً ، وفي هذا العالم طريدا .

فإني لجالس في غرفتي صبيحة يوم إذ دخلت علي الخادم وكانت امرأة من النساء الصالحات المخلصات فتقدمت نحوي خجلة متعثرة ، وقالت : قد أمرتني سيدتي أن أقول لك يا سيدي إنها قد عزمت على تزويج ابنتها في عهد قريب ، وإنها ترى أن بقاءك بجانبها بعد موت أبيها وبلوغكما هذه السن التي بلغتماها ربما يريبها عند خطيبها ، وإنها تريد أن تتخذ للزوجين مسكناً هذا الجناح الذي تسكنه من القصر فهي تريد أن تتحول إلى منزل آخر تختاره لنفسك من بين منازلها على أن تقوم لك فيه بجميع شأنك . وكأنك لم تفارقها .

فكأنما عمدت إلى سهم رائش فأصمت به كبدي ، إلا أنني

---

١ لم تلبث . ٢ كصوع لكانا . ٣ يحسن ... [illegible]

6000 9

رکھتا ہوں تو اس پر قناعت کر دوں یا دوست کا مقام رکھتا ہوں کہ اس ارادے سے میں کوشش کروں اس کے والدین کے ارادوں کو بدلنے کی بلکہ میری محبت اس راہب کی مانند تھی جو گرجے میں رکھے ہوئے کنواری حضرت مریمؑ کے مجسمے سے محبت کرتا ہے صرف اسے پوجتا ہے بری نگاہ سے نہیں دیکھتا۔

ہم اسی ڈگر زندگی گزار رہے تھے ۔ کہ میرا چچا ایسا بیمار ہوا کہ مرض سے جانبر نہ ہو سکا اور اللہ کو پیارا ہو گیا۔ مرتے دم جو گفتگو کی زندگی کے آخری لمحات میں اپنی بیوی کو وصیت کرتے ہوئے کہا کہ وہ اس (لڑکے) سے بہت زیادہ حسن ظن رکھتا تھا لیکن موت نے مجھے اس لڑکے کی تربیت کی مہلت ہی نہیں دی تو اسکی اسطرح شفیق ماں بن کر دکھانا جس طرح میں اس کا شفیق باپ تھا اور میں تجھے اس بات کی تاکید اور وصیت کرتا ہوں میرے مرنے کے بعد میری موت کا اسے احساس مت دلانا ابھی سوگ کے دن بھی نہ گزرے تھے کہ میں نے دیکھا چہرہ آنکھیں اور حالات بدلتے ہوئے اس سے پہلے کبھی واسطہ نہ پڑا تھا ایسی باتوں سے مجھے بڑا صدمہ پہنچا اور مایوسی ہوئی زندگی میں پہلی بار اس گھر میں اپنے آپ کو اجنبی محسوس کیا۔ اور سمجھا کہ اس جہاں میں دھتکارا ہوا انسان ہوں۔

ایکدن اپنے کمرے میں صبح کو بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک گھر کی ملازمہ آئی جو بے حد نیک اور مخلص عورت تھی وہ بڑی میری طرف شرماتی لڑکھڑاتی ہوئی اور کہنے لگی مالکہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ سے عرض کر دوں کہ انہوں نے کچھ عرصہ بعد اپنی بیٹی کی شادی کا سوچ رکھا ہے اور ان کا خیال ہے کہ باپ کی موت کے بعد تمہارا ایک ساتھ رہنا درست نہیں اب تم دونوں جوان ہو چکے ہو اور تم جس عمر میں پہنچ چکے ہو۔ اس کے منگیتر کو ہر بات شک میں ڈال سکتی ہے اور وہ چاہتی ہیں جس محل میں آپ رہتے ہیں اس کو نئے جوڑے کا مسکن بنائیں لہذا وہ چاہتی ہیں کہ دوسرا گھر جو آپ پسند کریں نقل مکانی کر لیں وہاں پر آپکی ضروریات کا پورا پورا خیال رکھا جائے گا جیسے آپ ان سے الگ نہیں ہوئے۔

گویا خادمہ نے میرے جگر میں ایک تیر سا پیوست کر دیا۔

ثم أمسكت قليلاً ريثما قلت لها : سأفعل إن شاء الله ولا أحب إليّ من ذلك . فانصرفت لشأنها فخلوت بنفسي ساعة أطلقت فيها السبيل لعبراتي ما شاء الله أن أطلقها حتى جاء الليل فعمدت إلى حقيبتي فأودعتها ثيابي وكتبي ، وقلت في نفسي :

« قد كان كل ما أسعد به في هذه الحياة أن أعيش بجانب ذلك الإنسان الذي أحببته وأحببت نفسي من أجله ، وقد حيل بيني وبينه فلا آسف على شيء بعده » .

ثم انسللت من المنزل انسلالاً من حيث لا يشعر أحد بما كان ، ولم أتزود من ابنة عمتي قبل الرحيل غير نظرة واحدة ألقيتها عليها من خلال كلتها وهي نائمة في سريرها فكانت آخر عهدي بها .

لعمرك ما فارقت بغداد عن قلى
لو انا وجدنا من فراق لها بدا

كفى حزنا أن رحت لم أستطع لها
وداعا ولم أحدث بساكنها عهدا

وهكذا فارقت المنزل الذي سعدت فيه حقبة من الزمان فراق آدم جنته ، وخرجت منه شريدا طريدا حائرا ملتاعا قد اصطلحت على الهموم والأحزان ، فراق لا لقاء بعده ، وفقر لا سداد لخلته ، وغربة لا أجد عليها من أحد من الناس مواسيا ، ولا معينا .

وكانت معي صبابة من مال قد بقيت في يدي من آثار

---

١ تاخير ٢ چلنا ٣ مدت سال زمانہ ، عرصہ
٢ برتن میں بقیہ چیز

کچھ سنبھلا اور تھوڑی دیر کے بعد میں نے کہا عنقریب انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا مجھے یہ فیصلہ قبول ہے۔ وہ چلی گئی تو میں نے خلوت میں آنسوؤں کی سبیل چھوڑی (یعنی خوب رویا) خدا کو یہی منظور تھا کہ میں اس گھر کو چھوڑ دوں حتیٰ کہ رات ہوگئی میں نے اپنی گٹھڑی سنبھالی اور اس میں اپنے کپڑے اور کتابیں رکھیں اور دل میں سوچا

کہ زندگی کی تمام تر سعادت اس بات میں تھی کہ جس سے محبت ہے اسی کے ساتھ زندگی بسر کرتا اور جس کی وجہ سے مجھے اپنے آپ سے محبت ہے لیکن اب تو میرے اور اس کے درمیان دیوار حائل ہوگئی ہے۔ اس کے بعد اب کسی چیز پر کوئی افسوس نہیں پھر چپکے سے نکلا تاکہ کسی کو معلوم نہ ہو اپنی رحلت سے قبل اپنی چچازاد کو پردے کے پیچھے صرف ایک نظر دیکھ سکا۔ وہ سو رہی تھی اور یہ میرا آخری دیدار تھا۔

ے تیری زندگی کی قسم ہم نے بغداد کو بخوشی نہیں چھوڑا
کاش کہ ہم کوئی چارہ کر سکتے اس کے نہ چھوڑنے کا کتنا غم ہے کہ بوقت رحلت ان کو الوداع کہنا بھی اپنے بس نہ تھا اور نہ بات کر سکے وہاں کے باشندوں سے اور اسطرح میں اُس گھر سے جدا ہُوا جس میں مَیں نے ایک زمانہ سعادت کی زندگی گزار دی تھی۔ جیسے حضرت آدم علیہ السلام جنت سے نکالے گئے۔ اور نکلا میں وہاں سے راندہ درگاہ حیران شکستہ جگر کہ غم و اندوہ میرے دل پر چھائے ہوئے تھے ایسی جدائی کے جس کے بعد کوئی وصال نہ تھا اور ایسا فقر کہ جس کا کوئی مداوا نہ تھا۔

اور ایسی غربت کہ کوئی بھی غمخوار و مددگار نہ تھا کچھ پیسے میرے پاس بچے ہوتے تھے۔ میرے عیش کے زمانہ کے

تِلْكَ النِّعْمَةِ الذَّاهِبَةِ فَاتَّخَذْتُ هٰذِهِ الْحُجْرَةَ الْعَارِيَةَ فِيْ هٰذِهِ الطَّبَقَةِ الْعُلْيَا مَسْكَناً فَلَمْ أَسْتَطِعِ الْبَقَاءَ فِيْهَا سَاعَةً وَاحِدَةً فَأَزْمَعْتُ الرَّحِيْلَ إِلٰى حَيْثُ أَجِدُ فِيْ فَضَاءِ اللّٰهِ وَمُنْفَسَحِ آفَاقِهِ عِلَاجَ نَفْسِيْ مِنْ هُمُوْمِهَا وَأَحْزَانِهَا ، فَرَحَلْتُ رِحْلَةً طَوِيْلَةً قَضَيْتُ فِيْهَا بِضْعَةَ أَشْهُرٍ لَا أَهْبِطُ بَلْدَةً حَتّٰى تُنَازِعَنِيْ نَفْسِيْ إِلَى الْأُخْرٰى ، وَلَا تَطْلُعُ عَلَيَّ الشَّمْسُ فِيْ مَكَانٍ حَتّٰى تَغْرُبَ عَنِّيْ فِيْ غَيْرِهِ ، حَتّٰى شَعَرْتُ فِيْ آخِرِ الْأَمْرِ بِسُكُوْنٍ فِيْ نَفْسِيْ يُشْبِهُ سُكُوْنَ الدَّمْعِ الْمُعَلَّقِ فِيْ مَحْجِرِ الْعَيْنِ لَا يَفِيْضُ ، وَلَا يَغِيْضُ .

فَقَنِعْتُ بِذٰلِكَ ، وَكَانَ مِيْعَادُ الدِّرَاسَةِ السَّنَوِيَّةِ قَدْ حَانَ فَعُدْتُ ، وَقَدِ اسْتَقَرَّ فِيْ نَفْسِيْ أَنْ أَعِيْشَ فِيْ هٰذَا الْعَالَمِ مُنْفَرِداً كَمُجْتَمِعٍ وَغَائِباً كَحَاضِرٍ وَبَعِيْداً كَقَرِيْبٍ ، وَأَنْ أَلْهُوَ بِشَأْنِ نَفْسِيْ عَنْ كُلِّ شَأْنٍ سِوَاهُ . وَأَنْ أَسْتَعِيْنَ عَلٰى نِسْيَانِ الْمَاضِيْ بِاجْتِنَابِ مَوْطِنِهِ وَمَظَاهِرِهِ فَلَزِمْتُ غُرْفَتِيْ وَمَدْرَسَتِيْ أُدَاوِلُ بَيْنَهُمَا لَا أُفَارِقُهُمَا ، وَلَمْ يَبْقَ أَثَرٌ لِذٰلِكَ الْعَهْدِ الْقَدِيْمِ فِيْ نَفْسِيْ إِلَّا نَزَوَاتٌ تُعَاوِدُ قَلْبِيْ مِنْ حِيْنٍ إِلٰى حِيْنٍ فَأَسْتَعِيْنُ عَلَيْهَا بِقَطَرَاتٍ مِنَ الدَّمْعِ أَسْكُبُهَا مِنْ جَفْنِيْ فِيْ خَلْوَتِيْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُ إِلَّا اللّٰهُ مَا بِيْ فَأَجِدُ بَرْدَ الرَّاحَةِ فِيْ صَدْرِيْ .

لَبِثْتُ عَلٰى ذٰلِكَ بُرْهَةً مِنَ الزَّمَانِ حَتّٰى عُدْتُ بِالْأَمْسِ إِلٰى تِلْكَ الْفَضْلَةِ الَّتِيْ كَانَتْ فِيْ يَدِيْ مِنَ الْمَالِ فَإِذَا هِيَ نَاضِبَةٌ[2] أَوْ مُوْشِكَةٌ ، وَكُنْتُ مَأْخُوْذاً بِأَنْ أُهَيِّئَ لِنَفْسِيْ عَيْشاً مُسْتَقِلّاً ، وَأَنْ أُؤَدِّيَ لِلْمَدْرَسَةِ قِسْطاً مِنْ أَقْسَاطِهَا ، وَالْمَدْرَسَةُ فِيْ هٰذَا الْبَلَدِ حَانُوْتٌ[3] قَائِمٌ لَا تُبَاعُ فِيْهِ السِّلْعَةُ نَسِيْئَةً ، وَالْعِلْمُ فِيْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ مُرْتَزَقٌ يَرْتَزِقُ مِنْهُ الْمُرْتَزِقُوْنَ لَا مِنْحَةٌ يَمْنَحُهَا الْمُحْسِنُوْنَ فَأَهَمَّتْنِيْ نَفْسِيْ ، وَعَلِمْتُ أَنِّيْ مُشْرِفٌ عَلَى الْخَطَرِ ، وَلَا أَعْرِفُ سَبِيْلاً إِلَى الْقُوْتِ بِوَجْهٍ وَلَا حِيْلَةٍ ، فَعَمَدْتُ إِلٰى كُتُبِيْ فَاسْتَبْقَيْتُ مِنْهَا مَا لَا غِنٰى لِيْ عَنْهُ وَحَمَلْتُ

---

(۱) الجھ (۲) بھنا ۔ غم زدہ ہونا ۔ پانی جاری ہونا (۳) دوکان (۴) ادھار (۵) روزی

ر دن گذر چکے تھے (ان پیسوں سے) بالائی منزل پر یہ کمرہ کرایہ پر لے لیا
ہونکہ وہاں اب ایک لمحہ بھی رہنا میرے بس سے باہر تھا اس لئے ارادہ کیا
رخ جگہ رہنے کا تاکہ فضائے بسیط میں اپنے دکھوں کا مداوا اور علاج کر سکوں۔
ں نے طویل سفر اختیار کیا اور چند ماہ اسی حال میں گزار دیئے کہ ایک شہر سے
سرے شہر کی طرف جاتا تھا اور صبح کہیں اور شام کہیں گزارتا تھا۔
تی کہ میرے دل کو سکون ملا جیسے آنسو آنکھ کے ڈھیلے میں معلق ہو جائے
ہ نہ بہہ سکے اور نہ خشک ہو سکے میں نے اسی حالت پر ہی قناعت کی
ہ اب اسکول کھلنے کا وقت قریب آ گیا میں واپس لوٹ آیا
ر میں نے اپنے دل میں تہیہ کر لیا کہ میں اس عالم میں تنہا زندہ رہوں گا
جود اجتماعیت کے حاضر ہونے کے باوجود غائب اور قریب ہونے کے
جود دور رہوں گا سب سے مشغول ہو جاؤں گا اپنی ذات میں اور
نیازہ ہو جاؤں گا اپنے علاوہ سب سے اور بھول جاؤں گا اپنے ماضی کو
ں محدود ہو کر رہ گیا کمرے اور اسکول میں میں انہیں تک میرا آنا جانا تھا
ہ میرے دل میں ماضی کا کوئی بھی اثر باقی نہ بچا مگر تھوڑا بہت دل میں کبھی کبھار
ال آتا ہے۔ تو اس وقت میں اپنی پلکوں سے آنسوؤں کے چند قطرے خلوت
ں بہا لیتا ہوں اس طرح کہ اللہ کے سوا کسی کو اس کا علم نہیں ہوتا۔
بہا کرنے سے میں اپنے سینے میں ایک ٹھنڈک سی محسوس کرتا ہوں کچھ عرصہ میں
ہی حال میں رہا حتیٰ کہ کل شام میں نے ان بقیہ پیسوں کا حساب لگایا جو میرے
ں تھے تو معلوم ہوا کہ وہ ختم ہونے والے ہیں مجھے اپنی [illegible] زندگی گزارنے اور اسکول کی
س کی ادائیگی کے لئے ان داموں کی ضرورت تھی۔ اور اس شہر [illegible]
رکھا نہیں ہیں جو ادھار مال فروخت نہیں کرتے اور ہم [illegible] امیر [illegible]
نی دولت کے بل بوتے پر حاصل کرتے ہیں بخشش کے طور پر ہم کو یہاں ادنیٰ عطیہ
نے کو تیار نہیں میں بڑا ہی دل گرفتہ ہوا میں نے جان لیا [illegible]
ب [illegible] زندگی کے حصول کا کوئی بھی راستہ نظر نہیں آتا [illegible]
[illegible] کو سہارا سمجھا اور ضروری کتابوں کے علاوہ [illegible]

سائرکما إلى سوق الورّاقين فعرضته هناك ... كاملاً فلم أجد من يبلغ به في المساومة ربع ثمنه فعدت به حزيناً منكسراً وما على وجه الأرض أحد أذلّ مني ولا أشقى .

فلمّا بلغت باب المنزل رأيت في فنائه امرأة تسائل أهل البيت عني فتبيّنتها فإذا هي الخادم التي كانت تخدمني في منزل عمّي ، فقلت : فلانة ؟ قالت : نعم ، قلت : ماذا تريدين ؟ قالت : لي إليك كلمة فائذن لي ، فصعدت معها إلى غرفتي ، فلمّا خلونا قلت : هات ، قالت : مرّت بي ثلاثة أيام وأنا أفتش عنك في كلّ مكان فلم أجد من يدلّني عليك حتّى وجدتك اليوم بعد اليأس منك ، ثمّ انفجرت باكية بصوت عالٍ ؛ فراعني بكاؤها وخفت أن يكون قد حلّ بالبيت الذي أحبّه بأس ، فقلت ما بكاؤك ؟ قالت : أما تعلم شيئاً من أخبار بيت عمّك ؟ قلت : لا ، فما أخباره ؟ فمدّت يدها إلى ردائها وأخرجت من أضعافه كتاباً مغلقاً فتناولته منها ففضضت غلافه فإذا هو بخطّ ابنة عمّي فقرأت فيه هذه الكلمة التي لا أزال أحفظها حتّى الساعة « إنّك فارقتني ولم تودّعني فاغتفرت لك ذلك . فأمّا اليوم وقد أصبحت على باب القبر فلا أغتفر لك إلّا تأتي إليّ لتودّعني الوداع الأخير » .

فألقيت الكتاب من يدي وابتدرت الباب مسرعاً فتعلّقت الخادم بثوبي وقالت : أين تريد يا سيدي ؟ قلت : إنّها مريضة ولا بدّ لي من المصير إليها . فصمتت لحظة ثمّ قالت بصوت خافت مرتعش : لا تفعل يا سيدي فقد سبقك القضاء إليها .

هنالك شعرت أنّ قلبي قد فارق موضعه إلى حيث لا أعلم

اچھاؤ ٢ کھوٹ کھوٹ کر رونا ، چیٹن ، بہنا ٣ تہہ

٣ زنا

یٹ میں لے گیا۔ میں نے پورا دن لگا دیا مگر کوئی بھی ایسا نہ ملا جس نے چوتھائی
ت لگائی ہو میں بہت ہی شکستہ دل ہو کر واپس لوٹا دریاں حالیکہ روئے زمین
مجھ سے زیادہ ذلیل اور بدبخت کوئی نہ تھا جب میں گھر پہنچا تو صحن میں ایک
رت کو دیکھا جو پوچھ گچھ کر رہی تھی میرے بارے میں گھر والوں سے میں نے دیکھا
یہ وہی خادمہ تھی جو چچا کے گھر میں میری خدمت کرتی تھی میں نے کہا اسے تو ا
نے لگی ہاں میں نے کہا کیا چاہتی ہے؟ کہنے لگی آپ سے کچھ کہنا ہے مجھے۔ آپ
ے اجازت دیں میں اسے اپنے کمرے میں لے گیا جب ہم خلوت میں ہوئے تو میں
نے کہا اب بتاؤ کہنے لگی تین دن سے میں آپکو تلاش کر رہی ہوں لیکن کسی سے آپ
کا پتہ نہ چل سکا۔ بڑی مایوسی کے بعد آج آپ مل گئے پھر وہ پھوٹ پھوٹ
کر بلند آواز سے رونے لگی۔ میں ڈر گیا اس کے رونے سے اور خدشہ ہوا
کہیں کوئی مصیبت تو نہیں پڑی اس گھر پر جس سے مجھے شدید محبت ہے۔ میں
نے پوچھا کیوں روتی ہے کہنے لگی آپ کو چچا کے گھر کے بارے میں کچھ معلوم
نہیں میں نے کہا نہیں کیا بات ہے تو اس نے اپنی چادر کی طرف ہاتھ بڑھایا
اور اسکی تہ میں سے ایک لپٹا ہوا خط نکالا میں نے اس سے لے کر اسے
چاک کیا تو وہ خط میری چچا زاد بہن کی طرف سے تھا میں نے اسمیں ایسے الفاظ
پڑھے کہ مجھے ابھی تک بخوبی یاد ہیں تم مجھ سے جدا ہوئے اور الوداع تک
نہیں کہا لیکن میں نے تمہیں معاف کیا مگر آج قبر کے دہانے پر پہنچ چکی ہوں تم اب
بھی نہ آئے تو تمہیں معاف نہ کر سکوں گی۔ کیا آخری بار الوداع کہنے آ رہے ہو۔ دُکھ
میں نے رقعہ اپنے ہاتھ سے پھینک دیا اور جلدی سے دروازے کی طرف۔ بڑھا
تو خادمہ نے میرا دامن پکڑ لیا اور کہنے لگی کہاں جناب؟ میں نے کہا وہ بیمار ہے۔
اور میرا اس کے پاس پہنچنا ضروری ہے۔ وہ تھوڑی دیر ساکت و جامد رہی پھر لرزتی
ہوئی دھیمی آواز میں بولی کہ آپ نہ جائیں اب اس کی ضرورت نہیں
کیونکہ تمہارے پہنچنے سے پہلے ہی قضائے الٰہی پہنچ چکی ہے
یہ سن کر ایسا لگا جیسے میرا دل اپنی جگہ سے جدا ہو گیا ہے۔ میں نہیں جانتا

لَهُ مَكَاناً ، ثُمَّ دَارَتْ بِي الْأَرْضُ الْفَضَاءُ دَوْرَةً سَقَطْتُ عَلَى أَثَرِهَا فِي مَكَانِي لَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِمَّا حَوْلِي فَلَمْ أُفِقْ إِلَّا بَعْدَ حِينٍ ، فَفَتَحْتُ عَيْنِي فَإِذَا اللَّيْلُ قَدْ أَظَلَّنِي وَإِذَا الْخَادِمُ لَا تَزَالُ بِجَانِبِي تَبْكِي وَتَنْتَحِبُ فَدَنَوْتُ مِنْهَا وَقُلْتُ : أَيَّتُهَا الْمَرْأَةُ أَحَقٌّ مَا تَقُولِينَ ؟ قَالَتْ : نَعَمْ . قُلْتُ : قُصِّي عَلَيَّ كُلَّ شَيْءٍ فَأَنْشَأَتْ تَقُولُ :

إِنَّ ابْنَةَ عَمِّكَ يَا سَيِّدِي لَمْ تَنْتَفِعْ بِنَفْسِهَا بَعْدَ رَحِيلِهِ . فَقَدْ سَأَلَتْنِي فِي الْيَوْمِ الَّذِي رَحَلْتَ فِيهِ عَنْ سَبَبِ رَحِيلِكَ فَحَدَّثْتُهَا حَدِيثَ الرِّسَالَةِ الَّتِي حَمَلْتُهَا إِلَيْكَ مِنْ زَوْجَةِ عَمِّكَ فَلَمْ تَزِدْ عَلَى أَنْ قَالَتْ : « وَمَاذَا يَكُونُ مَصِيرُ هٰذَا الْبَائِسِ الْمِسْكِينِ ! إِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ مِنْ أَمْرِهِ وَلَا مِنْ أَمْرِي شَيْئاً » ثُمَّ لَمْ يَجْرِ ذِكْرُكَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَلَى لِسَانِهَا بِخَيْرٍ وَلَا بِشَرٍّ كَأَنَّمَا كَانَتْ تُعَالِجُ فِي نَفْسِهَا أَلَماً مُمِضّاً ، وَمَا هِيَ إِلَّا أَيَّامٌ قَلَائِلُ حَتَّى سَرَى دَاءُ نَفْسِهَا إِلَى جِسْمِهَا فَاسْتَحَالَتْ حَالُهَا وَغَاضَ مَاءُ جَمَالِهَا وَانْطَفَأَتْ تِلْكَ الْابْتِسَامَاتُ الْعَذْبَةُ الَّتِي كَانَتْ لَا تُفَارِقُ ثَغْرَهَا ثُمَّ سَقَطَتْ عَلَى فِرَاشِهَا مَرِيضَةً لَا تُبِلُّ يَوْماً حَتَّى تَنْتَكِسَ أَيَّاماً فَرَاعَ أُمَّهَا أَمْرُهَا وَوَرَدَ عَلَيْهَا مَا قَطَعَهَا عَنْ ذِكْرِ الْعُرْسِ وَالْعَرُوسِ وَالْخِطْبَةِ وَالْخَطِيبِ وَكَانَتْ لَا تَزَالُ تَهْتِفُ بِذٰلِكَ نَهَارَهَا وَلَيْلَهَا فَلَمْ تَدَعْ طَبِيباً وَلَا عَائِداً إِلَّا فَزِعَتْ إِلَيْهِ أَمْرَهَا فَمَا أَغْنَى الْعَائِدُ وَلَا الطَّبِيبُ وَأَصْبَحَتِ الْفَتَاةُ تَدْنُو مِنَ الْقَبْرِ رُوَيْداً رُوَيْداً . فَبَيْنَا أَنَا سَاهِرَةٌ بِجَانِبِ فِرَاشِهَا مُنْذُ لَيَالٍ إِذْ شَعَرْتُ بِهَا تَتَحَرَّكُ فِي مَضْجَعِهَا فَدَنَوْتُ مِنْهَا فَأَشَارَتْ إِلَيَّ أَنْ آخُذَ بِيَدِهَا فَفَعَلْتُ فَاسْتَوَتْ جَالِسَةً وَقَالَتْ : فِي أَيِّ سَاعَةٍ نَحْنُ مِنَ اللَّيْلِ ؟ قُلْتُ : فِي الْهَزِيعِ الْأَخِيرِ مِنْهُ ، قَالَتْ : أَأَنْتِ وَحْدَكِ هُنَا ؟ قُلْتُ : نَعَمْ فَقَدْ هَجَعَ أَهْلُ الْبَيْتِ جَمِيعاً ، قَالَتْ : أَلَا تَعْلَمِينَ أَيْنَ مَكَانُ ابْنِ عَمِّي الْآنَ ؟ فَعَجِبْتُ

انتکس : بیمار ہونا ۔ اولدھا ۔ ۳۰ آہستہ آہستہ ۔ رات کا ایک خاص حصہ ۔ احمق ۔ بھوک کو تسلی دینا ۔ نیند ۔ سونے کا طریقہ ۔

وہ کہاں چلا گیا۔ وسیع زمین گھومنے لگی اور میں چکرا کر گر پڑا اپنے ارد گرد مجھے کسی چیز کا ہوش نہ تھا۔ دیر بعد مجھے ہوش آیا میں نے آنکھیں کھولیں دیکھا تو رات ہو چکی ہے اور خادمہ پاس بیٹھی رو رہی ہے۔ اور گریہ کر رہی ہے میں نے اس کے قریب ہو کر کہا بتا عورت کیا یہ سچ ہے؟ جو تو کہتی ہے۔ بولی ہاں۔ میں نے کہا مجھے پورا واقعہ سناؤ تو کہنے لگی آپکی چچازاد آپ کے چلے جانے کے بعد اپنے آپ میں نہیں رہی تھی اس دن جب آپ چلے آئے تو اس نے آپ کے چلے جانے کا سبب پوچھا۔ میں نے اس پیغام کی بابت جو آپکی چچی کا آپکو میں نے دیا تھا بتایا اس نے صرف اتنا کہا کہ اس مفلوک الحال غریب کا کیا انجام ہوگا؟ وہ میرے یا اسکے بارے میں کچھ نہیں جانتے اس کے بعد آپ کا اچھا یا برا ذکر کبھی اسکی زبان سے نہ سنا گیا گویا وہ اپنے دل میں سخت تکلیف برداشت کر رہی تھی اور تھوڑے ہی دنوں میں بیماری اسکے دل سے اس کے جسم میں سرایت کر گئی۔ اس کی حالت دگرگوں ہو گئی اور اسکی خوبصورتی اور شادابی ختم ہو گئی اور وہ تبسم شیریں جو اس کے دانتوں سے کبھی جدا نہ ہوتا تھا بجھ گیا پھر وہ صاحب فراش ہو گئی۔ ایک دن آرام آتا تو کئی دن بیمار پڑ جاتی تھی اسکی ماں اسکی یہ حالت دیکھ کر ڈر گئی۔ اور اس نے شادی، دلہا اور نکاح و پیام کا تذکرہ کرنا بھی چھوڑ دیا۔ حالانکہ دن رات وہ اس بات کا ذکر کرتی رہتی تھی۔ کوئی ڈاکٹر حکیم نہ چھوڑا جس سے اسکے معاملہ میں مشورہ نہ لیا لیکن حکیم و ڈاکٹر کچھ بھی نہ کر سکے اور لڑکی آہستہ آہستہ قبر کے قریب ہو گئی۔ اسی دوران میں اس کے بستر کے قریب کئی راتوں سے جاگ رہی تھی۔ اچانک میں نے محسوس کیا کہ وہ اپنے بستر میں حرکت کر رہی ہے۔ میں اس کے قریب ہوئی اس نے اشارے سے کہا میرا ہاتھ تھام میں نے سہارا دیا تو وہ بیٹھ گئی اور مجھے کہنے لگی اس وقت رات کتنی گزر چکی ہے۔ میں نے جواب دیا رات کا تھوڑا سا آخری حصہ باقی ہے تو کہنے لگی یہاں کوئی ہے۔ میں نے جواب دیا نہیں سب گھر والے سو رہے ہیں کہنے لگی کیا میرے چچازاد کی رہائش جانتی ہے تو۔ میں نے اسکی اس بات پر تعجب کیا

لِكلمةٍ لم أسمعها منها قبل اليوم وقلتُ : بلى يا سيّدتي أعلم مكانه ، وما كنتُ أعلمُ شيئاً ، ولكني أشفقتُ على هذا الخيطِ الرقيقِ الباقي في يدها من الأملِ أن ينقطعَ فينقطعُ بانقطاعه آخرُ خيطٍ من خيوطِ أجلِها ، فقالت : ألا تستطيعين أن تحملي إليه رسالةً منّي من حيثُ لا يعلمُ أحدٌ بشأني ؟ قلتُ : لا أحبُّ إليّ من ذلك يا سيّدتي .. فأشارت أن آتيها بمحبرتها فجئتها بها فكتبتْ إليك هذا الكتابَ الذي ترى فلمّا أصبحَ الصباحُ خرجتُ أسائلُ الناسَ عنكَ في كلّ مكانٍ وأتصفّحُ وجوهَ الغادينَ والرائحينَ علّي أراكَ وأرى من يهديني إليكَ فلم أظفرْ بطائلٍ حتّى انحدرتِ الشمسُ إلى مغربها فعدتُ إلى المنزلِ وقد مضى شطرٌ من الليلِ فما بلغتهُ حتّى سمعتُ الناعيةَ فعلمتُ أنّ السهمَ قد بلغَ المقتلَ ، وأنّ تلكَ الوردةَ الناضرةَ التي كانت تملأُ الدنيا جمالاً وبهاءً قد سقطت آخرُ ورقةٍ من ورقاتِها ، فحزنتُ عليها حزنَ الثاكلِ على وحيدِها ، وما رُئيَ مثلُ يومِها يومٌ كانَ أكثرَ باكيةً وباكياً .

وكانَ أكبرُ ما أهمّني من أمرِها أنّ كلّ ما كانت ترجوهُ في الساعةِ الأخيرةِ من ساعاتِ حياتِها أن تراكَ ، ففاتَها ذلكَ وسقطتْ دونَ أمنيّتِها ، فلم أزلْ كاتمةً أمرَ الرسالةِ في نفسي ولم أزلْ أتطلّبُ السبيلَ إليكَ حتّى وجدتُكَ .

فشكرتُ لها صنيعَها وأذنتُها بالانصرافِ فانصرفتْ .. فما انفردتُ بنفسي حتّى شعرتُ أنّ سحابةً سوداءَ تهبطُ فوقَ عيني شيئاً فشيئاً حتّى احتجبَ عن ناظري كلُّ شيءٍ ، ثمّ لا أعلمُ ماذا تمّ بعدَ ذلكَ حتّى رأيتُكَ .

---

۱ صبح کو جانے والے ۲ رونے کی آواز ۳ سربسز ہو اترنا ۵ رکاوٹ ۔ چھا جانا ۔

کیونکہ اس کی زبان سے کبھی ایسی کوئی بات پہلے میں نے نہیں سُنی تھی۔ میں نے کہا اسکی جگہ جانتی ہوں حالانکہ میں بالکل نہیں جانتی تھی لیکن یہ بات اس ڈر سے کہی کہ ایسا نہ ہو کہیں اُمید کا پتلا دھاگہ ٹوٹ نہ جائے کہ منقطع ہو جائے اجل کے دھاگوں سے آخری دھاگہ (آخری سہارا نہ ختم ہو جائے) وہ کہنے لگی تو ایسا کر سکتی ہے کہ میرا خط اسے پہنچا دے اور کسی کو پتہ بھی نہ چلے۔ میں نے کہا میری مالکہ! میں یہ کام ضرور کردوں گی۔ اس نے قلمدان لانے کا اشارہ کیا میں اس کے پاس لائی اور اس نے یہ خط لکھا جو ابھی تم نے پڑھا ہے۔ جب صبح ہوئی تو میں گھر سے نکل پڑی۔ لوگوں سے تمہارا پتہ پوچھتی رہی جگہ جگہ سے اور آنے جانے والوں کے چہرے تاڑتی رہی کہ شاید کہیں آپ پر نظر پڑھ جائے یا کوئی ایسا شخص مل جائے جو تمہاری طرف رہنمائی کر سکے کافی تگ و دو کے بعد بھی کوئی کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا اور میں واپس گھر لوٹ آئی جب گھر پہنچی تو رات کا کچھ حصہ گذر چکا تھا گھر پہنچی تو رونے پیٹنے کی آواز آئی۔ میں سمجھ گئی کہ تیر نشانے پر لگ چکا ہے اور یہ گلاب کا وہ تر و تازہ پھول جو دُنیا کو اپنے حسن و جمال سے زینت بخشتا تھا اسکی آخری پتی بھی گر چکی ہے سب سے بڑا صدمہ ہوا جیسے ماں کو اپنے اکلوتے بیٹے کی موت کا غم ہوتا ہے۔ آج کے دن سے زیادہ میں نے کوئی آہ و بکا کا دن نہ دیکھا تھا۔ سب سے زیادہ غم مجھے اس بات کا تھا کہ وہ آپ کو اپنی زندگی کے آخری لمحات میں دیکھنا چاہتی تھی۔ لیکن نہ دیکھ سکی۔ اپنی آرزو پوری کئے بغیر ہی مر گئی میں خط کے معاملہ کو دل میں چھپائے آپ کو ڈھونڈتی رہی۔ حتیٰ کہ آپ مل ہی گئے۔

میں نے اس احسان کا شکریہ ادا کیا اور واپس جانے کی میں نے اسے اجازت دی۔ وہ چلی گئی جب میں اکیلا رہ گیا تو میں نے محسوس کیا کہ سیاہ بادل میری آنکھوں پر تھوڑا چھا رہا ہے۔ حتےٰ کہ ہر چیز میری نظروں سے اوجھل ہو گئی۔

وَمَا وَصَلَ مِنْ حَدِيثِهِ إِلىٰ هٰذَا الحَدّ حَتَّى زَفَرَ زَفْرَةً خِلْتُ أَنَّ كَبِدَهُ قَدْ اِرْفَضَّتْ وَأَنَّ هٰذِهِ أَفلاذُهَا . فَدَنَوْتُ مِنْهُ وَقُلْتُ : مَا بِكَ يَا سَيِّدِي ؟ قَالَ بِي أَنِّي أَطْلُبُ دَمْعَةً وَاحِدَةً أَتَفَرَّجُ بِهَا مِمَّا أَنَا فِيهِ فَلَا أَجِدُهَا .

ثُمَّ صَمَتَ سَاعَةً طَوِيلَةً ، فَشَعَرْتُ أَنَّهُ يُهَمْهِمُ بِبَعْضِ كَلِمَاتٍ فَأَصْغَيْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ يَقُولُ :

« اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي غَرِيبٌ فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا لَا سَنَدَ لِي فِيهَا وَلَا عَضُدَ ، وَأَنِّي فَقِيرٌ لَا أَمْلِكُ مِنْ مَتَاعِ الحَيَاةِ مَا أَعُودُ بِهِ عَلَى نَفْسِي وَأَنِّي عَاجِزٌ مُسْتَضْعَفٌ لَا أَعْرِفُ السَّبِيلَ إِلىٰ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الرِّزْقِ بِوَجْهٍ وَلَا حِيلَةٍ ، وَأَنَّ الضَّرْبَةَ الَّتِي أَصَابَتْ قَلْبِي قَدْ سَحَقَتْهُ سَحْقاً فَلَمْ يَبْقَ فِيهِ إِلَّا حَتَّى الدَّمَاءِ وَإِنِّي أَسْتَحْيِيكَ أَنْ أَمُدَّ يَدِي إِلىٰ هٰذِهِ النَّفْسِ الَّتِي أَوْدَعْتَهَا بِيَدِكَ بَيْنَ جَنْبِي فَأَنْتَزِعُهَا مِنْ مَكْمَنِهَا وَأُلْقِي بِهَا فِي وَجْهِكَ سَاخِطاً نَاقِماً ، فَتَوَلَّ أَنْتَ أَمْرَهَا بِيَدِكَ وَاسْتَرِدَّ وَدِيعَتَكَ إِلَيْكَ وَانْقُلْهَا إِلىٰ دَارِ كَرَامَتِكَ ، فَنِعْمَ الدَّارُ دَارُكَ ، وَنِعْمَ الجِوَارُ جِوَارُكَ » .

ثُمَّ أَمْسَكَ رَأْسَهُ بِيَدِهِ كَأَنَّمَا يُحَاوِلُ أَنْ يَحْبِسَهُ عَنِ الفِرَارِ وَقَالَ بِصَوْتٍ ضَعِيفٍ خَافِتٍ : أَشْعُرُ بِرَأْسِي يَحْتَرِقُ احْتِرَاقاً وَقَلْبِي يَذُوبُ ذَوَبَاناً ، لَا أَحْسَبُنِي بَاقِياً عَلَى هٰذَا ، فَهَلْ تَعِدُنِي أَنْ تَدْفِنَنِي مَعَهَا فِي قَبْرِهَا وَتَدْفِنَ مَعِي كِتَابَهَا إِنْ قَضَى اللّٰهُ فِي قَضَائِهِ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، وَأَسْأَلُ اللّٰهَ لَكَ السَّلَامَةَ ، قَالَ : اَلْآنَ أَمُوتُ طَيِّبَ النَّفْسِ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ .

سالس لینا ۲ سہارا ۳ پیسنا ۴ ذوح ۵ عیب ۔ ملامت ۶ جلنا

مجھے کچھ معلوم نہیں کہ کیا ہوا حتیٰ کہ آپکو دیکھا اپنی بات یہاں تک کہ پایا اور گرم سانس لی۔ میں نے محسوس کیا کہ اس کا جگر آہوں کی صورت میں باہر نکلا جا رہا ہے اور پارہ پارہ ہو چکا ہے میں اس کے قریب ہوا اور پوچھا کہ آپ کو کیا ہوا ؟ تو وہ کہنے لگا میں ایک آنسو ڈھلکا نا چاہتا ہوں۔ تاکہ اپنا غم ہلکا کر سکوں مگر ایسا نہیں کر پایا پھر کچھ دیر خاموشی اختیار کی میں نے محسوس کیا کہ وہ بڑبڑا رہا ہے میں نے توجہ کی تو وہ کہہ رہا تھا کہ اے اللہ تو جانتا ہے میں اس دنیا میں مسافر ہوں نہ میرا کوئی سہارا ہے اور نہ ہی مددگار۔ میں محتاج ہوں اور ضروریات زندگی کا مالک نہیں ہوں۔ جسے اپنے اوپر خرچ کر سکوں میں عاجز اور کمزور ہوں مجھے کسی چال اور ڈھنگ سے روزی کے دروازوں میں سے کسی دروازے تک پہنچنے کا راستہ نظر نہیں آتا اور یہ جو میرے دل کو چوٹ لگی ہے اس نے مجھے پیس ڈالا ہے جس میں بچی کھچی روح رہ گئی ہے اور مجھے حیا آتی ہے کہ میں اپنا ہاتھ اپنی روح کی طرف بڑھاؤں جسے تو نے ودیعت رکھا ہے۔ اپنے ہاتھ سے میرے پہلو میں سے نکال پھینکوں اسے کو اپنی جگہ سے اور تیری درگاہ میں اس حال میں پہنچوں کہ تو ناراض ہو اور سزاوار ہوں۔ لہذا از خود ہی یہ کام تمام کر دے اور اپنی امانت واپس لے لے اور اپنے مقدس گھر کی طرف بلا لے کیونکہ تیرا گھر سب گھروں سے بہتر ہے اور تیرا پڑوس بہتر ہے۔ پھر اس نے اپنا سر پکڑا گویا کہ وہ اسے روک لینا چاہتا تھا۔ قرار سے اور کمزور اور آہستہ آواز سے کہنے لگا میرا سر بری طرح جل رہا ہے اور میرا دل پگھلا جا رہا ہے۔

میرا خیال ہے کہ اب میں زندہ نہیں رہ سکتا۔ کہنے لگا کیا تو میرے ساتھ یہ وعدہ کرتا ہے کہ مجھے اس کے ساتھ ہی قبر میں دفن کرے گا اور یہ خط بھی ساتھ ہی۔ اگر اللہ نے مجھے موت دے دی اسی کی طرح میں نے کہا ہاں میں اللہ سے دعا کرتا ہوں تیری صحت اور سلامتی کی کہنے لگا اب میں ہر چیز سے مطمئن ہو کر مروں گا

ثُمَّ انتَفَضَ انتِفَاضَةً فَاضَتْ نَفْسُهُ فِيهَا .

• • •

لَقَدْ هَوَّنَ[٢] وَجْدِي عَلَى هٰذَا البَائِسِ المِسْكِينِ أَنِّي استَطَعْتُ إمضَاءَ وَصِيَّتِهِ كَمَا أَرَادَ ، فَسَعَيْتُ فِي دَفْنِهِ مَعَ ابنَةِ عَمِّهِ ، وَدَفَنْتُ مَعَهُ تِلْكَ الرِّسَالَةَ الَّتِي دَعَتْهُ فِيهَا أَنْ يُوَافِيَهَا فَعَجَزَ عَنْ أَنْ يُلَبِّيَ نِدَاءَهَا حَيّاً فَلَبَّاهَا مَيْتاً .

وَهٰكَذَا اجتَمَعَ تَحْتَ سَقْفٍ وَاحِدٍ ذَانِكَ الصَّدِيقَانِ الوَفِيَّانِ اللَّذَانِ ضَاقَ بِهِمَا فِي حَيَاتِهِمَا فَضَاءُ القَصْرِ ، فَوَسِعَتْهُمَا بَعْدَ مَوْتِهِمَا حُفْرَةُ[٣] القَبْرِ .

---

١ اجھاڑنا ٢ آجانا ٣ گڑھا

پھر اُس نے ایک جُھرجُھری لی اور جان بحق ہو گیا۔ مجھے اُس مُصیبت زدہ نوجوان کی موت کا جو صدمہ ہُوا اُسے اس بات نے ہلکا کر دیا کہ میں جاری رکھ سکا اُسکی وصیت جیسے اُس کی خواہش تھی۔ میں نے اسکو چچا زاد کے ساتھ دفن کیا اور خط بھی ساتھ دفن کیا۔ وہ خط جس میں اُس نے بُلایا تھا اُسے۔ پس عاجز تھا اس بات سے کہ لبیک کہتا اُس کی صدا پر زندگی میں لیکن اس نے لبیک کہا مر کر۔
اس طرح جیسے ایک چھت کے نیچے دو وفادار دوست جمع ہو گئے ہوں جن پر اُن کی زندگی میں محل کی فضا تنگ ہو گئی تھی۔ مگر مرنے کے بعد قبر کے گڑھے نے ان دونوں کے لئے وسعت پیدا کر دی۔

اَلشُّہداء

خلاصہ

ایک عورت جس کا شوہر فوت ہو چکا تھا اور والدین بھی اس دُنیا میں نہیں تھے اپنے مہربان بھائی کے سہارے جی رہی تھی ایک بیٹا تھا جس کی وجہ سے دل کو خاصی تسلی تھی۔ بھائی کاروبار کے سلسلے میں امریکہ کے جنوبی جزائر میں گیا اور واپس نہ آیا۔ لے دے کے سب کچھ بیٹا ہی تھا۔ محنت مزدوری کرکے پالا پوسا اور جوان کیا۔ لڑکے نے ماں سے واشنگٹن جانے کی اجازت چاہی کیونکہ وہاں اسکی تصاویر کی نمائش تھی۔ ماں نے بہت روکا لیکن وہ بضد ہو کر نمائش میں حصہ لینے کے لئے چلا گیا اور ساتھ یہ بھی وعدہ کیا کہ اپنے ماموں کو ڈھونڈھنے کی ہر ممکن کوشش کروں گا۔ اور واپسی پر ضرور اُسے ساتھ لاؤں گا۔ بیٹے نے امریکہ جا کر اوّل انعام حاصل کیا اور پھر ماموں کی تلاش میں سرگرداں حبشی قبیلوں میں جا پھنسا جو سفید فاموں کے خون کے پیاسے تھے انہوں نے نوجوان کو جیل میں بند کر دیا اور وہ جیل کی تاریکی اور صعوبتوں میں گھرا ہوا مدت دراز تک قید میں رہنے کے باعث اپنی یادداشت کھو بیٹھا ادھر فراق میں اسکی بوڑھی ماں بیٹے کی جدائی میں تڑپ اور سسک رہی تھی اور ہر وقت ماتم کناں رہتی روزانہ بندرگاہ پر جا کر بیٹے کی آمد کا انتظار کرتی اور مایوس ہو کر واپس لوٹ آتی۔ دل کو بہلانے کے لئے گھر میں ایک قبر بنالی جہاں گریہ زاری اور نوحہ کرتی رو رو کر آنکھوں کی بینائی سے محروم ہو گئی۔ بیٹے کا کوئی علم نہ ہو سکا۔ داروغہ نے ایک رات لڑکے کو جیل سے نکال کر ایک بڑے پتھر سے باندھ دیا۔ اسی دوران اس کی یادداشت لوٹ آئی اور وہیں پر ایک سفید فام لڑکی سے بھی ملاقات ہو گئی اور پھر باتوں باتوں میں وہ ایک دوسرے سے محبت کرنے لگے لڑکی نے اسکی بیڑیاں کھول

دیں اور دونوں جزیرہ سے بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو گئے مسلسل ایک ماہ کے سفر کے بعد وہ دونوں ایک چھوٹے سے دریا کے کنارے سرسبز درخت کے نیچے بیٹھ کر باتیں کرنے لگے تو لڑکے نے باتوں باتوں میں ہی شادی کا تذکرہ کر دیا جسے سن کر لڑکی پر غشی طاری ہو گئی۔ لڑکا پریشان ہو گیا اور قریب ہی پادری کی جھونپڑی سے آگ لینے گیا تاکہ اسے حرارت پہنچا کر ہوش میں لائے۔ واپس آیا تو وہ اُٹھ کر بیٹھی ہوئی تھی۔ لڑکے کے پوچھنے پر لڑکی نے بتایا کہ میری ماں تمہارے علاقے کے ایک شخص سے شادی کی اس کے بعد دونوں جزیرہ سے فرار ہونے کی کوشش کرنے لگے مگر جب ہمارے قبیلے کو پتہ چلا تو انہوں نے میرے باپ کو قتل کر دیا۔ اس واقعہ کے بعد میری ماں نے مجھ سے وعدہ لیا کہ زندگی بھر شادی نہ کروں گی اور اپنے آپ کو حضرت مریم کی نذر کرتے ہوئے عمر بھر کنواری رہوں گی۔ کچھ عرصہ بعد میری ماں بھی داغ مفارقت دے گئی۔ میں نے اپنی ماں کے عہد کا پاس رکھتے ہوئے پادری کو گواہ بنا لیا۔ اب جبکہ تمہاری محبت سب عہد و پیمان توڑنے پر مجبور کر رہی ہے۔ اس لئے میں نے اپنی خواہش کو مذہب پر غالب آتے دیکھ کر زہر کھا لی ہے۔ تمہارا خدا حافظ ہو۔ لڑکے کو پوری حقیقت معلوم ہو گئی کہ وہ اسکی ماموں زاد ہے۔ اور ماموں کے ساتھ کیا بیتی ہے؟ جس ماموں کو دربدر تلاش کرنے میں اتنے مصائب اُٹھا رہا تھا۔ اب وہ اس دُنیا میں موجود نہیں ہے لڑکی نے خودکشی کی تو لڑکا بیہوش ہو گیا۔ اسی اثنا میں ایک پادری آیا جو اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے صبر کی تلقین کر رہا تھا اور دلاسے دے رہا تھا اور کہہ رہا تھا کوئی بات نہیں محبت میں یہ سب کچھ ہوتا ہے لڑکے کو اس پر بہت غصہ آیا اس نے ان کے مذہب کے خلاف جی بھر کے بھڑاس نکالی ایسی کی تیسی اس مذہب کی جس میں محبت کی بجائے نفرت کا درس دیا جاتا ہے اور پھر لڑکے کے اعصاب اپنے قابو میں نہ رہے لہذا وہ اس صدمہ سے گر پڑا اور اپنے آپ کو لڑکی کی لاش کے قریب گھسیٹ کر لے گیا اور اس کے منہ پر منہ رکھ کر جان جان آفریں کے سپرد کر دی اور بڑھیا بھی ادھر عین اس وقت اسی قبر میں جسکو اپنے بیٹے کا مدفن تصور کرتی تھی خود ہی دفن ہو گئی۔ اس طرح ایک دوسرے کے غم میں سب موت کی وادی میں پہنچ گئے بیٹا محبوبہ کی جدائی میں اور ماں بیٹے کے فراق میں اس دُنیا سے ناطہ توڑ بیٹھے۔

اَلشُّهَـدَاءُ

« مُتَرْجَمَةٌ »

لَمْ يَبْقَ لَهَا بَعْدَ مَوْتِ زَوْجِهَا وَأَبَوَيْهَا إِلَّا وَلَدٌ صَغِيرٌ يُؤْنِسُهَا ، وَأَخٌ شَفِيقٌ يَحْنُو عَلَيْهَا ، وَصُبَابَةٌ مِنَ الْمَالِ تَتَرَشَّفُ الرِّزْقَ مِنْهَا تَرَشُّفًا مُصَانَعَةً لِلدَّهْرِ فِيهَا

أَمَّا الصُّبَابَةُ فَقَدْ نَضَبَتْ ، وَأَمَّا الْأَخُ فَقَدْ ضَمَّهُ الدَّهْرُ ضَمَّةً ذَهَبَتْ بِمَالِهِ وَبِجَمِيعِ مَا تَمْلِكُ يَدُهُ فَهَاجَرَ هِجْرَةً بَعِيدَةً لَا تُعْرَفُ مَصِيرُهُ فِيهَا ، فَأَصْبَحَتْ مِنْ بَعْدِهِ لَا تَمْلِكُ مَالًا ، وَلَا عَضُدًا

لَقَدْ لَقِيَتْ هٰذِهِ الْمَرْأَةُ الْمِسْكِينَةُ مِنَ الشَّقَاءِ فِي طَلَبِ الْعَيْشِ مَا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَحْتَمِلَهُ بَشَرٌ ، فَخَاطَتِ الْمَلَابِسَ حَتَّى عَشِيَ بَصَرُهَا ، وَغَسَلَتِ الثِّيَابَ حَتَّى يَبِسَتْ أَطْرَافُهَا . وَدَخَلَتِ الْمَصَانِعَ حَتَّى كَلَّتْ ، وَخَدَمَتْ فِي الْمَنَازِلِ حَتَّى ذَلَّتْ وَلٰكِنَّهَا اسْتَطَاعَتْ أَنْ تَحْيَا وَيَحْيَا وَلَدُهَا بِجَانِبِهَا

مَا كَانَ مِثْلُهَا أَنْ تَحْيَا عَلَى مِثْلِ ذٰلِكَ ؛ وَلٰكِنَّ اللهَ كَانَ أَرْحَمَ بِهَا مِنْ أَنْ يَسْلُبَهَا السَّعَادَةَ وَيَسْلُبَهَا الْعَزَاءَ عَنْهَا مَعًا ، فَقَدْ كَانَتْ إِذَا دَجَا لَيْلُ الْحَوَادِثِ حَوْلَهَا ، وَأَظْلَمَتِ الْحَيَاةُ أَمَامَ عَيْنَيْهَا ، رَأَتْ فِي الْأُفُقِ الْبَعِيدِ ثَلَاثَةَ أَشِعَّةٍ تَنْبَعِثُ مِنْ سَمَاءِ الرَّحْمَةِ الْإِلٰهِيَّةِ

---

۱ ہونٹوں سے چوسنا ۲ ظلم
۳ بچھڑنا

شہدا

(ترجمہ)

خاوند اور والدین کی موت کے بعد ایک بیٹا ہی ایسا تھا جس سے وہ مانوس تھی۔ اور ایک بھائی جو اس پر خاص مہربان تھا اور تھوڑا بہت مال تھا جس سے بقیہ دن گزارنے کے لئے رزق چوس سکتی تھی بہرحال اب بچی کھچی پونچی قدرے ختم ہو چکی تھی اور بھائی پر زمانے نے ایسا ستم ڈھایا کہ اس کا مال اور سب کچھ اس سے چھین لیا۔ وہ دور چلا گیا اور اس کے ٹھکانے کا بھی کوئی پتہ نہ تھا اس کے بعد اب وہ بالکل مفلس اور بے سہارا ہو گئی تھی اس بیچاری عورت کو ذریعہ معاش کی طلب میں ایسے غموں سے پالا پڑا جسے کوئی بھی بنی نوع انسان برداشت نہیں کر سکتا کپڑوں کی سلائی کرتے کرتے بینائی سے محروم ہو گئی اور اتنے کپڑے دھوئے حتیٰ کہ ہاتھ خشک ہو گئے اور کارخانوں کے چکر کاٹے حتیٰ کہ بے بس ہو گئی۔ اور گھر گھر میں ملازمت کی حتیٰ کہ ذلیل ہو گئی۔ لیکن زندہ رہی حوصلہ سے اور اس کا بچہ بھی اس کے ساتھ زندہ رہا۔

اس جیسی عورت کو زندہ نہیں رہنا چاہیئے تھا لیکن اللہ نے اسپر رحم فرمایا کہ اس سے خوش بختی چھین کر بھی اسے صبر کی دولت سے مالامال کیا۔ ایسا ہوتا کہ جب اس کے گرد حوادثات کی رات چھا جاتی اور اس کے سامنے زندگی کا اندھیرا ہوتا تو دور افق میں تین شعاعیں دیکھتی جو آسمان کے رحمت الٰہیہ کے سبب پھوٹ رہی ہیں۔ حتیٰ کہ اس کے دل میں اتر آتیں اور اس کے

حَتَّى تَتَلاقَى فِي فُؤَادِهَا فَتَمْلَأَهُ عِزَاءً وَصَبْرًا ؛ شُعَاعُ الأُنْسِ بِوَلَدِهَا ، وَشُعَاعُ الرَّجَاءِ فِي أَخِيهَا ، وَشُعَاعُ السُّرُورِ بِمَا وَفَقَتْ إِلَيْهِ مِنْ صِيَانَةِ عِرْضِهَا .

دَارَتِ الأَيَّامُ دَوْرَتَهَا فَاكْتَهَلَتِ الأُمُّ وَشَبَّ الوَلَدُ وَانْتَقَلَ هَمُّ قَلْبِهَا إِلَى قَلْبِهِ وَكَانَ لَا بُدَّ لَهُ أَنْ يَعِيشَ ، وَأَنْ يُحْسِنَ إِلَى تِلْكَ الَّتِي طَالَمَا أَحْسَنَتْ إِلَيْهِ فَمَشَى يَتَصَفَّحُ وُجُوهَ الرِّزْقِ وَجْهًا وَجْهًا ، وَيَرِدُ مَنَاهِلَهُ مَنْهَلًا مَنْهَلًا ، حَتَّى وَقَفَ بِهِ حَظُّهُ عَلَى مِهْنَةِ الرَّسْمِ فَأَنِسَ بِهَا ، وَمَا زَالَ يُعْطِيهَا مِنْ نَفْسِهِ وَجِدِّهِ حَتَّى مَهَرَ فِيهَا ، وَالمَهَارَةُ لَا تَدُلُّ عَلَى صَاحِبِهَا وَحْدَهَا ، بَلْ هُوَ الَّذِي يَدُلُّ عَلَيْهَا بِحِيلَتِهِ وَرِفْقِهِ ، وَمَا كَانَ الفَتَى يَمْلِكُ أَدَاةَ ذَلِكَ ، وَلَا يَعْرِفُ السَّبِيلَ إِلَيْهِ ، فَاسْتَمَرَّ خَامِلًا مَغْمُورًا لَا تَدُرُّ لَهُ مِهْنَتُهُ إِلَّا القَطْرَةَ بَعْدَ القَطْرَةِ فِي الفَيْنَةِ بَعْدَ الفَيْنَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُسْعِدَ أُمَّهُ ، وَلَكِنَّهُ اسْتَطَاعَ أَنْ يَسُدَّ خَلَّتَهَا فَقَنِعَتْ مِنْهُ بِذَلِكَ وَلَزِمَتْ مَنْزِلَهَا ، وَوَجَدَتْ بَرْدَ الرَّاحَةِ فِي صَدْرِهَا .

إِلَّا أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا ذَكَرَتْ ذَلِكَ الغَائِبَ النَّائِيَ عَنْهَا حَنَّتْ إِلَيْهِ حَنِينَ النِّيبِ إِلَى فِصَالِهَا وَأَحْزَنَهَا أَنَّهَا لَمْ تَرَهُ مُنْذُ خَمْسَةَ عَشَرَ عَامًا ، وَلَمْ تَرَ مِنْهُ كِتَابًا مُنْذُ عَشَرَةِ أَعْوَامٍ حَتَّى اليَوْمِ ، فَلَا تَجِدُ لَهَا بُدًّا كُلَّمَا هَاجَهَا الوَجْدُ إِلَيْهِ إِلَّا أَنْ تَلْجَأَ إِلَى ذَلِكَ المَلْجَإِ الوَحِيدِ الَّذِي يَفْزَعُ إِلَيْهِ جَمِيعُ البَائِسِينَ وَالمَحْزُونِينَ فِي بَأْسَائِهِمْ وَضَرَّائِهِمْ ، خَلْوَتِهَا وَدُمُوعِهَا ، فَتَبْكِي مَا شَاءَ اللهُ أَنْ تَفْعَلَ ، ثُمَّ تَخْرُجُ لِاسْتِقْبَالِ وَلَدِهَا بَاشَّةً بَاسِمَةً كَأَنْ لَمْ تَكُنْ بَاكِيَةً قَبْلَ ذَلِكَ . .

---

۱ پہچان۔ درگزر کرنا ۲ گھاٹ چشمہ۔ ۳ گمنام۔ جوڑوں کا درد ۴ ناتجربہ کار۔ بہت پانی۔ سمندر۔ جاہل۔ کمینہ۔ پیالہ ۵ دور کرنا۔ بانسری ۹ بدقسمی۔ اکتاہٹ۔

دِل کو صبر و سکون سے بھر دیتیں ایک شعاع بچے کی محبت تھی اور دوسری شعاع بھائی کی اُمید کی اور تیسری شعاع اس خوشی کی جو توفیق ہوئی اسے عزت کی حفاظت کی۔ دن گزرتے گئے اپنے دَور کے مطابق ماں بوڑھی ہو گئی اور بچہ جوان ہو گیا۔ منتقل ہُوا غم اب اس کے دِل سے لڑکے کے دِل میں اس لئے ضروری تھا کہ وہ زندہ رہے اور یہ کہ بہتر سوچے اپنی ماں کے لئے جس سے ایک عرصہ اینک اس کی بہتری کے لئے سوچا۔ اب چل پڑا شناخت کرتا تھا باعتبار کے وجوہ ہر طرح سے اور اُترتا تھا رزق کے ہر ایک چشمے پر حتیٰ کہ لے گیا نصیبہ اسے فنِ مصوری کی طرف اور وہ مانوس ہو گیا اس پیشہ سے اور اس میں اپنی بھرپور توجہ دی اور کوشش کرتا رہا حتیٰ کہ خوب مہارت حاصل کر لی لیکن مہلت انسان کو اُجاگر نہیں کرتی بلکہ انسان ہی اپنی فہم و فراست سے اُسے اجاگر کرتا ہے۔ نوجوان نہ تو اس خوبی کا مالک تھا اور نہ ہی کوئی راستہ جانتا تھا لہذا وہ گمنام ہی رہا اور اس فن سے قطرہ قطرہ رزق حاصل کرتا رہا۔ ماں کے لئے اتنی خوش بختی تو فراہم نہ کر سکا مگر ضروریات پوری کرنے کا انتظام کر لیا۔ اس نے اسی پر ہی قناعت کی اور گھر میں رہنے لگی۔ اور سینے میں آرام کی ٹھنڈک محسوس کی لیکن جب یاد آتا اسے وہ بچھڑا ہوا ہمدرد تو مشتاق ہوتی اسکی طرف جیسے بوڑھی روشنی اپنے بچھڑے ہوئے بچے کی طرف مشتاق ہوتی ہے اسے بڑا غم تھا اس بات کا کہ اسکو پندرہ سال سے نہیں دیکھ سکی اور نہ ہی کوئی خط آیا اس کا۔ دس سال سے آج تک اور کوئی ٹھکانہ بھی نہ تھا کہ پناہ حاصل کرتی جہاں درد والم کے مارے اپنے بے پناہ غم والم کی صورت میں پناہ پکڑتے ہیں یعنی خلوت اور آنسو وہ روتی رہتی جب تک جی چاہتا پھر مسکراتے ہشاش بشاش چہرے سے بیٹے کے استقبال کے لئے نکلتی گویا کہ وہ اس سے قبل روئی ہی نہیں تھی۔

دَخَلَ عَلَيْهَا وَلَدُهَا يوماً فِي خلوتها فرآها تبكي وَرَأى فِي يدها صُورَةً تتبينها فإذا هي صُورَةُ خاله فألم بسريرة نفسها وأمسك بين أهداب عينيه دمعة مترقرقة ما تكاد تتماسك فمشى إليها حتى وضع يده على عاتقها ، وقال : رفهي عن نفسك يا أماه فستعلمين خبر غائبك عما قليل ، فتطلق وجهها وأضاء ، وقالت : وكيف السبيل إلى ذلك ؟ قال : قد علمت أن معرضاً سيقام للرسم في واشنطون حاضرة أمريكا بعد بضعة شهور ، وأنهم قدروا له جوائز مختلفة صغرى وكبرى ، وقد وعدني بعض أصدقائي أن يساعدني على الشخوص إليه علي أستطيع أن أنال ما أقيم به وجهي وأنقذ به نفسي ونفسك من هذا الشقاء ، وهنالك أفتش عن غائبك حتى أجده أو أجد منقطع أثره ، فاستتر بشرها الذي كان متلألئاً وقالت : لا تفعل يا بني فما أنا بشقية ما رأيتك بجانبي ، وما أنت بشقي ما قنعت بما قسم الله لك ، ولئن فعلت لا تكونن امرأة على وجه الأرض أعظم مني لوعة ولا أشقى ، ولئن بكيت لفراق أخي مرة فسأبكي لفراقك ألف مرة ، وإني كلما ذكرته وجدت في وجهك العزاء عنه ، فمن لي بالعزاء عنكما إن فقدت وجهيكما معاً .

فما زال يروضها ويمسحها ويمنيها في رحلته الأماني العذاب حتى أسلست وهدأت وأسلمت إلى الله أمرها .

وما هي إلا أيام قلائل حتى ضرب الدهر بينهما بضرباته فإذا الأم وحيدة في فرنسا لا مؤنس لها ، وإذا الولد غريب في أمريكا لا يعرف له سنداً ، ولا عضداً .

وصل الفتى إلى معرض الرسم فعرض رسمه هناك ، وكان

اکانسا ۲ بیانی بچھڑکنا ۳ تلی یہ چیک ۵ سہارا - بازو

ایک روز اس کا بیٹا اس کی خلوت گاہ میں گیا تو روتے ہوئے دیکھا اور اس کے ہاتھ میں تصویر تھی جب بغور دیکھا تو وہ اس کے ماموں کی تصویر تھی دل میں ایک چھپا سا درد محسوس کیا اور روک لیا اپنے بہتے ہوئے آنسوؤں کو پلکوں میں اور بڑی مشکل سے غم پر قابو پایا۔ اور ماں کی طرف بڑھا اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہنے لگا ماں ذرا صبر کر عنقریب تو اپنے بچھڑے ہوئے کے متعلق جان لے گی اسکا خوشی سے چہرہ جگمگا اٹھا اور کہنے لگی وہ کس طرح وہ بولا مجھے معلوم ہوا ہے کہ چند ماہ بعد واشنگٹن دارالخلافہ امریکہ میں مصوری کی ایک نمائش ہے اور انہوں نے چھوٹے بڑے مختلف انعامات تجویز کئے ہیں۔ میرے ایک دوست نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میں اس سفر کے لئے مدد کردوں گا شاید کہ اس ذریعہ سے عزت و مرتبہ حاصل کر سکوں۔ اپنے آپ کو اور تجھے اس بدبختی سے بچا سکوں اور وہاں تیرے بچھڑے ہوئے کو بھی تلاش کروں گا۔ یہاں تک کہ اسے پالوں یا اس کے بارے میں یقینی معلومات حاصل کروں اس کا چمکتا ہوا چہرہ مرجھا گیا۔ اور کہنے لگی بیٹا ایسا مت کر کیونکہ تیرے ہوتے ہوئے میں بدبخت نہیں ہوں۔ اور نہ تو بدبخت ہے جبکہ قانع ہو تو جو تقسیم خداوندی ہے۔ اگر تو نے ایسا کیا تو کوئی عورت روئے زمین پر مجھ سے زیادہ دکھی اور بدبخت نہیں ہوگی۔ اگر روئی ہوں اپنے بھائی کے لئے ایک مرتبہ تو تیری جدائی میں ہزار بار روؤں گی جب مجھے اسکی یاد آتی ہے تو تیرا چہرہ دیکھ کر صبر و سکون آجاتا ہے۔ پھر کیسے صبر کرسکوں گی جب دونوں میری نظروں سے اوجھل ہوں گے وہ اسے راضی کرتا رہا۔ بہلاتا رہا اور قائل کر ہی لیا۔ حتیٰ کہ وہ نرم پڑ گئی اور راضی ہو گئی اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد کر دیا۔

اور چند دن بھی نہ گزرے کہ زمانہ نے ضرب لگا دی۔ ماں فرانس میں تن تنہا اکیلی بے یار و مددگار اور بیٹا امریکہ میں غریب الوطن بے سہارا و بے آسرا نوجوان تصویروں کی نمائش میں پہنچ گیا اپنی تصویر وہاں پیش کر دی۔

يمثل فيه موقف الوداع الذي جرى بينه وبين أمه على شاطئ البحر يوم رحيله وكان موقفاً محزناً فأحسن تمثيله ، فأعجب القوم بجماله ، وأثر في نفوسهم منظره فقضوا له بالجائزة التي كان يمني نفسه بها فما حصلت في يده حتى خيل إليه أنه أسعد أهل الأرض طراً وأن هذا اليوم هو أول يوم هبط فيه عالم الوجود ، وأنه ما ذاق قبل الساعة مرارة العيش ، ولا رأى صورة الشقاء !

وكذلك يعبث الدهر بالإنسان ما يعبث ، ويذيقه ما يذيقه من صنوف الشقاء وألوان الآلام حتى إذا علم أنه قد أوحشه وأرابه وملأ قلبه غيظاً وحنقاً أطلع له في تلك السماء المظلمة المكفهرة بارقة واحدة من بوارق الأمل الكاذب فاسترده بها إلى إلى حظيرته راضياً مغتبطاً كما تقاد السائمة البلهاء بأعواد الكلأ إلى مصرعها ، فما أسعد الدهر بالإنسان وما أشقى الإنسان به .

أرسل الفتى إلى أمه بعض المال واستبقى لنفسه بعضاً ، وكتب إليها أنه لن يبرح هذه الأرض حتى يفي لها بما عاهدها عليه ، ومشى في طريقه يفتش عن خاله في أنحاء البلاد ويسائل عنه كل من لقيه من القاطنين والطارقين حتى حدثه بعضهم أن آخر عهدهم به رحلة رحلها عنهم من بضع سنوات إلى بعض الجزر الجنوبية في التفتيش عن معدن نحاس هناك ثم لم يعد بعد ذلك . فمشى في الطريق التي علم أنه سلكها حتى وصل إلى جزيرة موحشة مقفرة ، وكانت لا تزال تغشى سماء تلك البلاد بقية من ظلمات العصور الأولى فمر بقبيلة من قبائل الزنج نازلة هناك وراء بعض الجبال المنقطعة ، فما رأوه حتى هاجت في صدورهم

---

۱ ماہر، عقل مند ۲ جوش ۳ حبشی ۴ مائل ہونا ۵ بے وقوف ۶ میدان ۷ حبشی

جس میں سمندر کے کنارے ماں سے الوداعی منظر پیش کیا تھا۔ یہ منظر بڑا ہی دردناک تھا جس کی بڑی خوبصورتی سے تصویر کشی کی گئی تھی لوگوں نے اسے بڑا پسند کیا اور بہت زیادہ متاثر ہوئے انہوں نے اس کے حق میں انعام کا فیصلہ صادر کیا جیسے اسکی خواہش تھی جب انعام اس کے ہاتھوں میں پہنچا تو اُسے ایسا محسوس ہوا کہ وہ روئے زمین سب سے زیادہ نیک بخت ہے اور یہ پہلا دن ہے کہ وہ عالم وجود میں وارد ہوا ہے۔ گویا اس سے قبل اس نے نہ تو زندگی کی کسی تلخی کو چکھا اور نہ کبھی بدبختی کی صورت دیکھی تھی اسی طرح زمانہ کھیل کرتا رہتا ہے انسان کے ساتھ اور اسے طرح طرح کی بدبختیوں کے مزے چکھاتا رہتا ہے۔ اور مختلف تکالیف و مصائب سے ہمکنار کرتا ہے حتیٰ کہ جب دیکھتا ہے کہ وہ متنفر ہو چکا ہے اور اس کا دِل جوش اور غصّہ سے بھر چکا ہے تو وہ جھوٹی اُمید کی ایک بجلی تاریک آسمان سے چمکا دیتا ہے پھر وہ برضا و رغبت اپنی بارگاہ کی طرف واپس آ جاتا ہے جیسے ناسمجھ جانور گھاس کی شاخوں کے لالچ میں مذبح کی طرف چل کر آتے ہیں۔ آہ! انسان زمانے کے ہاتھوں کس قدر نیک بخت ہے اور کس قدر بدبخت نوجوان نے اپنی ماں کو کچھ روپے بھیجے اور کچھ اپنے لئے رکھے اور اپنی ماں کو لکھا جب تک اپنا وعدہ پورا نہیں کر لوں گا۔ یہیں رہوں گا چل پڑا وہ ماموں کی تلاش میں شہر کے ایک طرف سے دوسری طرف اور دریافت کرتا تھا ہر مقیم و مہاجر سے جو بھی ملتا تھا۔ حتیٰ کہ ایک آدمی نے بتایا کہ اس سے آخری ملاقات آج سے چند سال قبل ہوئی ہے۔ اس کے اس سفر کے دوران جبکہ وہ بعض جنوبی جزائر پیتل کی کان کے تلاش کے سلسلے میں عازم سفر ہوا تھا پھر اس کے بعد وہ دوبارہ واپس نہیں لوٹا۔ یہ سنتے ہی وہ اسی راہ پر چل پڑا جو اسے بتائی گئی تھی اس کے ماموں تک پہنچنے والی۔ یہاں تک کہ بیابان اور وحشت ناک جزیرہ میں پہنچ گیا۔ وہاں کے شہروں پر ابھی تک پرانے زمانوں کی رسومات کا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ اس کا گذر ایک زنگی قبیلہ کی طرف سے ہوا جو ایک منقطع ٹیلہ کے پیچھے آباد تھا جب انہوں نے دیکھا تو ان کے سینوں میں کینہ اور دشمنی نے جوش مارا

أحقادُ تلكَ العداوةُ اللّونيةُ الّتي لا يزالُ يضمرُها هؤلاءِ القومُ لكلِّ شيءٍ أبيضَ حتّى للشّمسِ المشرقةِ ، والكواكبِ الزّاهرةِ ؛ فداروا به دورةً سقطَ من بعدِها أسيرًا في أيديهم فاحتملوه حتّى وصلوا به إلى ديارِهم فاحتبسوه هناكَ في نفقٍ تحتَ الأرضِ كانوا يسمّونه « سجنَ الانتقامِ » .

. . .

هنالكَ علمَ أنَّ تلكَ البارقةَ الّتي لاحتْ له في سماءِ السّعادةِ منَ الأملِ يومَ المعرضِ إنّما هي خدعةٌ من خدعِ الدّهرِ وأكذوبةٌ ، من أكاذيبِه وأنَّ ما كانَ يقدّرُه لنفسِه من سعادةٍ وهناءٍ في مستقبلِ أيّامِه قد ذهبَ بذهابِ أمسِ الدّابرِ ، وأصبحَ صحيفةً باليةً في كتابِ الدّهرِ الغابرِ .

ولقد كانَ في استطاعتِه أن يتجلّدَ للنّازلةِ الّتي نزلتْ به ويتمسّكَ لها لو أنّه استقلَّ بحملِها ، ولكنِ الّذي آدَه وأثقلَه أنَّ هناكَ إنسانًا آخرَ كريمًا عليه يقاسمُه إيّاها ، فقد أصبحَ يحملُ مصيبتَه ومصيبةَ أمّه فيه على عاتقٍ واحدٍ .

نزلوا به إلى المحبسِ وقادوه إلى سلسلةٍ غليظةِ الحلقاتِ فسلكوه فيها ثمّ أغلقوا البابَ من دونِه وتركوه وشأنَه ؛ فما انفردَ بنفسِه حتّى فتحَ عينيه فلم يرَ أمامَه شيئًا ، فلم يعلمْ هل كفَّ بصرُه أم اشتدّتِ الظّلمةُ أمامَ عينيه فحجبتْ عن ناظرِه كلَّ شيءٍ حتّى نفسَها ؟ فلم يزلْ في حيرتِه حتّى انقضى اللّيلُ فانحدرَ إليه من نقبٍ صغيرٍ في حائطِ المحبسِ خيطٌ أبيضُ دقيقٌ من شعاعِ الشّمسِ حتّى استقرَّ بينَ يديه فأنسَ به أنسَ الغريبِ بالغريبِ وشكرَ للشّمسِ رسولَها الّذي أرسلَه إليه ليؤنسَه في وحدتِه ، واستمرَّ بصرُه عالقًا

ا قیدخانہ ۲ ظاہر ۳ نالش ۴ بوسیدہ پارہ ۵ گرنا ۶ دیوار

کیلئے اور دشمنی نے جوش مارا جو وہ سفید قوم سے رکھتے تھے۔ حتیٰ کہ چمکتے سورج اور روشن ستاروں سے بھی انہیں بغض و عناد تھا انہوں نے اس پر دھاوا بول دیا اسے گرفتار کر لیا اور اپنی بستی میں لے گئے اور وہاں اسے ایک زمین دوز سرنگ میں بند کر دیا جسے وہ زندان انتقام کہتے تھے وہاں اسے معلوم ہوا کہ وہ نیک بختی جو نمائش کے روز آسمان سعادت پر چمکی تھی ایک امید سے یقیناً وہ زمانے کا ایک دھوکہ تھی اور بہت بڑا فریب تھی اور وہ خوش بختی جسے اپنا مقدر سمجھ بیٹھا تھا وہ ختم ہو گئی کل گذشتہ کے ساتھ اور گزرے زمانے کی کتاب میں اوراق بوسیدہ سے ہو گئے۔

اس کے بس میں یہ بات تھی کہ وہ اترنے والی مصیبت کو برداشت کر سکتا تھا اور اسکا بوجھ اٹھا سکتا تھا مگر ایک مصیبت جو دشوار اور بھاری تھی وہ یہ کہ ایک دوسری شخصیت اس میں حصہ دار تھی۔ لہٰذا وہ ایک کندھے پر اپنی اور اپنی ماں کے مصائب اٹھاتا رہا۔ وہ اسے قید خانے میں لے گئے اور ایک موٹے حلقے والی زنجیر سے جکڑ کر دروازہ بند کر دیا اور اسے اکیلا چھوڑ دیا۔ جب وہ تنہا رہ گیا تو اپنی آنکھوں کو کھولا اور اپنے سامنے کچھ بھی نہ دیکھا اسے معلوم نہ تھا کہ اسکی آنکھوں کی بصارت چلی گئی یا اسکی آنکھوں کے آگے سخت ترین اندھیرا ہے جس نے ہر چیز کو اسکی آنکھوں سے اوجھل کر دیا ہے حتیٰ کہ خود بھی وہ حیرت میں مبتلا رہا یہانتک کہ رات ختم ہو گئی اور قید خانہ کی دیوار کے چھوٹے سے سوراخ سے سورج کی شعاع کا ایک باریک سفید دھاگہ وہ اس کے سامنے کھڑا ہوا اور وہ اس سے اس طرح مانوس ہو گیا جیسے مسافر مسافر سے مانوس ہوتا ہے اور اس نے سورج کا شکریہ ادا کیا جس نے اسکی طرف ایک قاصد بھیجا۔

"تاکہ تنہائی میں وہ اسکی دل جوئی کرے" اسکی نظر اسکے پیچھے پیچھے معلق ہو گئی۔

به لا يفارقه أينما سار وحيثما انتقل حتى رآه يتقبض شيئاً فشيئاً ، ويتراجع قليلاً قليلاً ، ثم علا إلى ثقبه الذي انحدر منه ، ثم طار إلى سمائه التي هبط منها ، فحزن لفراقه حزن العشير لفراق عشيره ودار بعينيه حول نفسه فإذا قطع سوداء مظلمة تتدجى وتتكاثف من حوله ويتلمس بعضها في أحشاء بعض . وإذا هو نفسه قطعة من تلك القطع هائمة بينها هيمان الروح الحائر في ظلمات القبور فما كاد يعرف مكانه منها ، فمشى في ذلك المعترك المائج يفتش عن نفسه ويتلمسها بيده تلمساً حتى سمع صلصلة السلسلة الملتفة على قدميه فوجدها وكان قد أجهده المسير فتساقط على نفسه بكيا منتحباً .

وكذلك انقطع هذا المسكين عن العالم كله خيره وشره ولم يبق بينه وبينه من صلة إلا ذلك الشعاع الأبيض الذي يزوره كل صباح ، وذلك السجان الأسود الذي يطرقه كل مساء .

وما مرت به على حاله تلك سنة واحدة حتى نسي نفسه ، ونسي أمه ونسي العالم الذي كان يعيش فيه ، والعالم الذي انتقل إليه ، ونسي الليل والنهار والظلمة والنور ، والسعادة والشقاء ، وأصبح في منزلة بين منزلتي الحياة والموت فلا يفرح ولا يتألم ، ولا يذكر الماضي ، ولا يرجو المستقبل ، ولا يعلم هل هو حجر بين تلك الأحجار أو قطعة بين قطع الظلام ، أو جسد يتحرك ، أو خيال يسري ، أو وهم من الأوهام أو عدم من الأعدام !

• • •

مرت على تلك الأم المسكينة بضعة أعوام لا ترى ولدها ولا تجد من يدلها عليه فأصبح من يراها في طريقها يرى عجوزاً حدباء

پرشان؛ چلانا ۳ حصہ چلا ۲ گبھراین

وہ جہاں جاتا اسکی نگاہیں ادھر ہی پھر جاتیں حتےٰ کہ اس نے دیکھا وہ آہستہ آہستہ سکڑتا جارہا ہے اور بتدریج واپس جارہا ہے پھر وہ چڑھ گیا جس سوراخ سے اُترا تھا۔ پھر آسمان کی طرف چلا گیا جہاں سے اترا تھا۔ بڑا صدمہ ہوا اسکی جدائی کا جیسے ساتھی کو ساتھی سے بچھڑنے کا صدمہ ہوتا ہے۔

اس نے اپنے اردگرد نظریں گھمائیں تو دیکھا تاریکیوں کے سیاہ ٹکڑے اس کے اطراف میں اکٹھے ہورہے ہیں اور ایک دوسرے کے اندر گھستے جارہے ہیں۔ اور وہ خود بھی ان ظلمت پاروں میں ایک ظلمت پارہ تھا جو سرگرداں تھے جیسے قبر کی تاریکیوں میں حیران روح۔ اسے اپنی جگہ کا پتہ نہ تھا کہ وہ کہاں ہے وہ چلا وہ اس تنگ موجیں مارتی ہوئی جگہ میں تلاش کررہا تھا اپنے آپکو اور اپنے ہاتھ سے چھوڑ رہا تھا حتیٰ کہ بیڑیوں کی آواز سنی جو اس کے پاؤں سے لپٹی ہوئیں تھیں تو اس نے اپنا آپ پالیا وہ تھک چکا تھا۔ ٹاک ٹوئیاں مارتے مارتے وہ روتے چلاتے ہوئے منہ کے بل گرا اسی طرح منقطع ہوگیا سلسلہ اس مسکین کا تمام عالم کے بیرونی سے اور نہ باقی رہا دنیا اور اس کے درمیان کوئی تعلق مگر سورج کی سفید شعاع جو اسکو ہر صبح اس کی زیارت کے لیئے آتی یا وہ داروغہ جو ہر شام اس کا دروازہ کھٹکھٹاتا تھا اس حالت پر ایک سال بھی نہ گزرا کہ اس سے بھلا دیا۔ اپنے آپکو بھول گیا ماں کو اور بھول گیا اس جہاں کو جس میں وہ زندہ تھا اور اس عالم کو جس میں اب وہ تھا اور بھول گیا۔ دن اور رات کو اندھیرے اور روشنی کو نیک بختی اور بدبختی کو وہ موت اور زندگی کے دوراہے پر کھڑا تھا۔ نہ خوش ہوتا نہ دکھی نہ ماضی یاد کرتا اور نہ مستقبل کی کوئی اُمید رکھتا اسے معلوم نہ تھا کہ ان پتھروں کے درمیان ایک پتھر ہے یا تاریکی کا ایک ٹکڑا ہے یا متحرک جسم یا خیال شئی ہے یا وہم ہے یا عدم محض ہے اس بیچاری ماں پر کئی سال گزرگئے لیکن نہ وہ بیٹے کو دیکھ سکی اور نہ اس کے بتانے والا کوئی ملا۔ راستے پر لوگ اسے دیکھتے تھے کہ وہ کمر جھکی

وَالِهَةً مُتَسَلِّبَةً مَذْهُوْلاً بِهَا قَدْ تَوَكَّأَتْ عَلَى عَصاً مَا تَزَالُ تَضْطَرِبُ فِيْ يَدِهَا ، وَأَسْبَلَتْ فَوْقَ جِسْمِهَا النَّاحِلِ الْمَحْقُوْقِفِ أَهْدَاماً خَلِقَاناً يَحْسَبُهَا النَّاظِرُ إِلَيْهَا لِكَثْرَةِ مَا نَالَتْ يَدُ الْبِلَى مِنْهَا أَهْدَاباً مُتَلاَصِقَةً أَوْ مِزَقاً مُتَطَايِرَةً ، تَقِفُ صَدْرَ النَّهَارِ بِأَبْوَابِ الْمَعَابِدِ وَالْكَنَائِسِ تَسْأَلُ اللهَ أَنْ يَرْحَمَهَا ، وَالنَّاسَ أَنْ يُطْعِمُوْهَا ، حَتّٰى إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ عَنْ كَبِدِ السَّمَاءِ أَخَذَتْ سَمْتَهَا إِلَى شَاطِئِ الْبَحْرِ وَجَلَسَتْ فَوْقَ بَعْضِ صُخُوْرِهِ تُنَاجِيْ أَمْوَاجَهُ وَرِمَالَهُ ، وَتَرْقُبُ أُفُقَهُ الْبَعِيْدَ كَمَا يَرْقُبُ الْمُنَجِّمُ كَوْكَبَهُ فِيْ أُفُقِ السَّمَاءِ ، فَإِذَا سَرَتْ إِلَيْهَا نَسَمَةٌ وَجَدَتْ رِيْحَ وَلَدِهَا فِيْهَا ، وَإِذَا أَقْبَلَتْ عَلَيْهَا مَوْجَةٌ ظَنَّتْ أَنَّهَا رَسُوْلُ مِنْهُ إِلَيْهَا ، وَإِذَا تَرَاءَتْ لَهَا سَفِيْنَةٌ مَاخِرَةٌ عَلَى سَطْحِ الْمَاءِ حَسِبَتْهَا السَّفِيْنَةَ الَّتِيْ تَحْمِلُهُ ، فَلاَ يَزَالُ بَصَرُهَا عَالِقاً بِهَا لاَ يُفَارِقُهَا حَتّٰى تَرْسُوَ عَلَى الشَّاطِئِ فَتَقِفُ فِيْ طَرِيْقِ رُكْبَانِهَا تَتَصَفَّحُ الْوُجُوْهَ وَتَتَفَرَّسُ الشَّمَائِلَ وَتَهْتِفُ بِاسْمِ وَلَدِهَا صَارِخَةً مُعْوِلَةً وَتَقُوْلُ : عِبَادَ اللهِ ، مَنْ يَدُلُّنِيْ عَلَى وَلَدِيْ أَوْ يَنْشُدُهُ لِيْ فِيْ مَعَالِمِ الْأَرْضِ وَمَجَاهِلِهَا فَقَدْ أَضْلَلْتُهُ مُنْذُ عَهْدٍ بَعِيْدٍ فَحَارَ بِي الدَّهْرُ مِنْ بَعْدِهِ فَلاَ أَنَا سَائِلَةٌ عَنْهُ وَلاَ وَاجِدَةٌ إِلَيْهِ سَبِيْلاً فَاحْتَسِبُوْهَا يَداً عِنْدَ اللهِ وَحَدِّثُوْنِيْ عَنْهُ هَلْ عَادَ مَعَكُمْ ، أَوْ يَخْلُفُ عَنْكُمْ لِيَأْتِيَ عَلَى أَثَرِكُمْ ، أَوِ انْقَطَعَ الدَّهْرُ بِهِ فَلاَ أَمَلَ فِيْهِ بَعْدَ الْيَوْمِ ؟ فَلاَ يَلْتَفِتُ إِلَيْهَا أَحَدٌ وَلاَ يَفْهَمُ أَحَدٌ مَا تَقُوْلُ ، وَرُبَّمَا لَمَحَهَا بَعْضُ النَّاسِ فَظَنَّهَا امْرَأَةً مُلْتَاثَةً فَرَثٰى لَهَا أَوْ سَائِلَةً فَتَصَدَّقَ عَلَيْهَا .

---

۱ بچے کا ڈر کر ماں کی طرف لپکنا۔ عقل زائل ہونا ۲ گرجے ۳ پتھر ۴ مجنون، پاگل

بیٹے کے فراق میں لٹی پھٹی حواس باختہ عقل وخرد سے بیگانہ لاٹھی کے سہارے چل رہی ہے جو اس کے ہاتھوں میں لرز رہی ہے اور اس کے لاغر اور بڈھے جسم پر پرانے چیتھڑے لٹک رہے ہیں۔ دیکھنے والا ان کے بہت زیادہ پرانے ہونے کی وجہ سے ایسا محسوس کرے جیسے تر بہ تر لیرڑے لٹک رہے ہیں یا پھٹے پرانے کپڑے ہوا میں اڑ رہے ہیں۔ بوقت صبح وہ عبادت گاہوں اور گرجاؤں کے دروازوں پر جا کر اللہ تعالیٰ سے رحمت کی درخواست کرتی اور لوگوں سے روٹی کی حتیٰ کہ جب سورج ڈھل جاتا آسمان کے جگر سے تو سمندر کے کنارے چلی جاتی اور کسی چٹان پر بیٹھ کر اسکی موجوں اور ریت کے ذرات سے سرگوشیاں کرتی اور غور سے دورِ افق کو دیکھتی جیسا کہ نجومی بغور ستاروں کے افق کو دیکھتا ہے جب بھی اسکی طرف نسیم کا جھونکا آتا تو اس میں اپنے بیٹے کی خوشبو محسوس کرتی جب اسکی طرف موج آتی تو بیٹے کا پیغام تصور کرتی۔ اور جب کوئی کشتی پانی کی سطح پر دیکھتی تو سمجھتی یہ وہی کشتی ہے جو میرے لخت جگر کو لا رہی ہے۔ اسکی نظریں اس سے معلق رہتیں حتیٰ کہ وہ کنارے پر لنگر انداز ہو جاتی وہ مسافروں کی راہ میں کھڑی ہو جاتی اور ان کے چہروں کو شناخت کرتی اور بغور انکی عادات کا جائزہ لیتی اور چیخ چیخ کر بیٹے کا نام باٰوازِ بلند پکارتی رہتی اور کہتی تھی اے اللہ کے بندو کون ہے جو میرے بچے کے بارے میں بتائے یا اسکو میرے لئے تلاش کرے عالم ارض پر میں نے اسے گم کر دیا ہے ایک عرصہ سے اس کے بعد مصائب ڈھائے زمانے نے مجھ پر اب نہ تو میں اسے بھول سکتی ہوں اور نہ اسے کسی طریقے سے پا سکتی ہوں۔ حساب کرو بخدا مجھے بتاؤ وہ تمہارے ساتھ لوٹا ہے یا تمہارے ساتھ نہیں آسکا تمہارے پیچھے آئے گا یا زمانے نے اسے ختم کر دیا ہے کہ آج کے بعد اسکے آنے کی کوئی اُمید نہ رکھوں نہ تو اسکی طرف کوئی توجہ کرتا اور نہ اسکی بات کو کوئی سمجھ سکتا۔

بسا اوقات اگر کوئی دیکھ لیتا تو پاگل سمجھتا لہٰذا اس پر ترس کھاتا یا بھکارن سمجھ کر اسے کچھ خیرات دے دیتا

وَلَا يَزَالُ هٰذَا شَأْنُهَا فِي مَوْقِفِهَا هٰذَا حَتّٰى تَرَى الْأُمَّهَاتِ وَالْأَخَوَاتِ وَالْفَتَيَاتِ قَدْ عُدْنَ بِأَوْلَادِهِنَّ وَإِخْوَانِهِنَّ وَآبَائِهِنَّ إِلٰى مَنَازِلِهِنَّ وَلَمْ يَبْقَ عَلٰى شَاطِئِ الْبَحْرِ مِن غَادٍ وَلَا رَائِحٍ سِوَاهَا. فَتَتَنَاوَلُ عَصَاهَا وَتَعُودُ أَدْرَاجَهَا إِلٰى بَيْتِهَا فَتَأْخُذُ مَجْلِسَهَا مِنْ حَافَةِ قَبْرٍ كَانَتْ قَدْ احْتَفَرَتْهُ بِيَدِهَا فِي أَرْضِ قَاعَتِهَا وَتَوَهَّمَتْهُ مَدْفَناً لِوَلَدِهَا فَتَظَلُّ تَبْكِي وَتَقُولُ:

فِي أَيِّ بَطْنٍ مِنْ بُطُونِ الْأَرْضِ مَضْجَعُكَ يَا بُنَيَّ، وَتَحْتَ أَيِّ نَجْمٍ مِن نُجُومِ السَّمَاءِ مَصْرَعُكَ، وَفِي أَيِّ قَاعٍ مِنْ قِيعَانِ الْبَحْرِ مَثْوَاكَ، وَفِي أَيِّ جَوْفٍ مِنْ أَجْوَافِ الْوُحُوشِ الضَّارِيَةِ مَأْوَاكَ؟

لَوْ يَعْلَمُ الطَّيْرُ الَّذِي مَزَّقَ جُثَّتَكَ، أَوِ الْوَحْشُ الَّذِي وَلَغَ دَمَكَ، أَوِ الْقَبْرُ الَّذِي ضَمَّكَ إِلٰى أَحْشَائِهِ، أَوِ الْبَحْرُ الَّذِي طَوَاكَ فِي جَوْفِهِ، أَنَّ وَرَاءَكَ أُمّاً مِسْكِينَةً تَبْكِي عَلَيْكَ مِنْ بَعْدِكَ لَرَحِمُوكَ مِنْ أَجْلِي؟

عُدْ إِلَيَّ يَا بُنَيَّ فَقِيراً أَوْ مُقْعَداً أَوْ كَفِيفاً فَحَسْبِي مِنْكَ أَنْ أَرَاكَ بِجَانِبِي فِي السَّاعَةِ الَّتِي أُفَارِقُ فِيهَا هٰذِهِ الْحَيَاةَ لِأُقَبِّلَكَ قُبْلَةَ الْوَدَاعِ وَأَعْهَدَ إِلَيْكَ بِزِيَارَةِ مَضْجَعِي مَطْلَعَ كُلِّ شَمْسٍ وَمَغْرِبَهَا لِتُخَفِّفَ بِزَوْرَتِكَ عَنِّي ضَمَّةَ الْقَبْرِ، وَتَسْتَنِيرَ بِوَجْهِكَ الْوَضَّاءِ ظُلُمَاتُهُ الْحَالِكَةُ.

مَا أَسْعَدَ الْأُمَّهَاتِ اللَّوَاتِي يَسْبِقْنَ أَوْلَادَهُنَّ إِلَى الْقُبُورِ، وَمَا أَشْقَى الْأُمَّهَاتِ اللَّوَاتِي يَسْبِقُهُنَّ أَوْلَادُهُنَّ إِلَيْهَا، وَأَشْقَى مِنْهُنَّ تِلْكَ الْأُمُّ الْمِسْكِينَةُ الَّتِي تَدِبُّ إِلَى الْمَوْتِ دَبِيباً وَهِيَ لَا تَعْلَمُ هَلْ تَرَكَتْ وَلَدَهَا وَرَاءَهَا، أَوْ إِنَّهَا سَتَجِدُهُ أَمَامَهَا؟

وَهٰكَذَا كَانَ شَأْنُهَا صَبَاحَهَا وَمَسَاءَهَا، فَلَمْ تَزَلْ تَبْكِي وَلَدَهَا بُكَاءَ يَعْقُوبَ وَلَدَهُ، حَتّٰى ذَهَبَ بَصَرُهَا ذَهَابَ بَصَرِهِ، وَلٰكِنَّهَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَنْ يُوسُفِهَا صَبْراً.

ا بستر ۲ منتشل ۳ پھاڑنے والا ۴ چاٹنا ۵ سخت تاریکی ۶ رینگنے والا کیڑا

اور ہمیشہ اس کا بھی مُوقف رہا حتیٰ کہ جب دیکھتی مائیں ۔بہنیں ۔ نوجوان لڑکیاں واپس چلی گئیں اپنے اپنے گھروں کو اپنی اولاد اپنے بھائی اور اپنے باپوں کو لے کر اور سمندر کے کنارے آنے جانے والوں کے سوا کوئی باقی نہیں رہا تو وہ لاٹھی لیتی اور آہستہ سے گھر آجاتی اب اسکی مجلس قبر کے کنارے تھی جسے اپنے ہاتھ سے زمین میں کھودا جسے اپنے بیٹے کی قبر تصوّر کرتی تھی اکثر وہ یہاں روتی رہتی تھی اور بڑبڑاتی رہتی تھی۔ اے میرے بیٹے زمین کی کسی گود میں تیری آرام گاہ ہے اور آسمان کے کس تارے کے نیچے تیرا مقتل ہے ۔ اور سمندر کے کس حصے میں تیرا ٹھکانہ ہے ۔ اور پھاڑنے والے درندوں کے کس پیٹ میں تیری پناہ گاہ ہے اگر جان لیتا وہ پرندہ جس نے تیرا پیٹ پھاڑا یا وہ درندہ جس نے تیرے خون سے اپنے پنجے رنگے ہیں ۔ یا وہ قبر جس نے تجھے اپنے اندر چھپا لیا ہے یا وہ سمندر جس نے تجھے اپنے پیٹ میں رکھ لیا ہے تیرے پیچھے ایک مسکین ماں تجھ پر روئے گی تو ضرور رحم کرتے میری وجہ سے واپس لوٹ آ بیٹا خواہ تو فقیر ہے یا اپاہج یا اندھا میرے لئے اتنا کافی ہے کہ جب کبھی میں اس زندگی سے جدائی اختیار کروں تو تجھے ایک الوداعی بوسہ دے لوں ۔ اور عہد لوں تجھ سے اپنی قبر کی زیارت کا صبح و شام ۔ تاکہ ہلکی ہو جائے تیری زیارت سے قبر کی سختی اور تیرے روشن چہرے سے منور ہو جائے وہ سخت تاریکی کتنی خوش قسمت ہیں وہ مائیں جو اولاد سے پہلے ہی قبر میں چلی جاتی ہیں ۔ اور کتنی بدبخت ہیں وہ مائیں جن کی اولاد پہلے ان سے قبر کی راہ لیتی ہے اور زیادہ بدبخت وہ مسکینہ ماں ہے ۔ جو موت کی طرف آہستہ آہستہ رینگ رہی ہو اور اسے معلوم نہیں کہ اپنے بچے کو پیچھے چھوڑ آئی ہے یا اسے آگے پائے گی ۔

اس طرح اسکی حالت رہی صبح و شام وہ اپنے بیٹے کو اس طرح روتی جس طرح حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے بیٹے کے لئے روتے رہتے تھے ۔ حتیٰ کہ ان کی طرح اس کی بینائی بھی زائل ہو گئی لیکن اپنے بیٹے کا صبر نہ کر سکی ۔

دَخَلَ السَّجَّانُ عَلَى الفَتَى عَشِيَّةَ لَيْلَةٍ فِي مَحْبِسِهِ فَاقْتَرَبَ مِنْهُ وَمَدَّ يَدَهُ إِلَى سِلْسِلَتِهِ المُثْبَتَةِ فِي الجِدَارِ فَانْتَزَعَهَا مِنْ مَكَانِهَا فَلَمْ يَقُلْ شَيْئاً وَلَمْ يُسَائِلْ نَفْسَهُ هَلْ هِيَ سَاعَةُ نَجَاتِهِ أَوْ سَاعَةُ حِمَامِهِ ، ثُمَّ قَادَهُ إِلَى خَارِجِ المَحْبِسِ حَتَّى وَصَلَ بِهِ إِلَى صَخْرَةٍ جَاثِمَةٍ عَلَى مَقْرُبَةٍ مِنْ مُجْتَمَعِ القَبِيلَةِ فَشَدَّ سِلْسِلَتَهُ إِلَيْهَا وَتَرَكَهُ مَكَانَهُ وَمَضَى ، فَفَتَحَ عَيْنَيْهِ فَرَأَى مَكَاناً غَيْرَ مَكَانِهِ ، وَمَنْظَراً غَيْرَ مَنْظَرِهِ ، وَسَمَاءً وَأَرْضاً غَيْرَ سَمَائِهِ وَأَرْضِهِ ، فَبَدَأَ شُعُورُهُ يَعُودُ إِلَيْهِ شَيْئاً فَشَيْئاً ، حَتَّى اسْتَفَاقَ فَتَذَكَّرَ مَا كَانَ فِيهِ وَرَأَى مَا صَارَ إِلَيْهِ .

هُنَا تَذَكَّرَ السَّعَادَةَ وَالشَّقَاءَ ، وَالغُرْبَةَ وَالوَطَنَ ، وَالسِّجْنَ وَظُلْمَتَهُ ، وَالقَيْدَ وَوَطْأَتَهُ ، ثُمَّ طَارَ بِخَيَالِهِ إِلَى مَا وَرَاءَ البِحَارِ فَذَكَرَ أُمَّهُ وَشَقَاءَهَا مِنْ بَعْدِهِ ، وَحَنِينَهَا ، وَيَأْسَهَا مِنْ لِقَائِهِ ، فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ دَمْعَةً كَانَتْ هِيَ أَوَّلَ دَمْعَةٍ أَرْسَلَهَا مِنْ جَفْنَيْهِ مِنْ تَارِيخِ شَقَائِهِ . وَمَا زَالَ يُرْسِلُ العَبْرَةَ إِثْرَ العَبْرَةِ لَا يَهْدَأُ وَلَا يَسْتَفِيقُ حَتَّى مَضَى شَطْرٌ مِنَ اللَّيْلِ وَهَدَأَ النَّاسُ جَمِيعاً فِي مَضَاجِعِهِمْ فَأَسْلَمَ رَأْسَهُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَذَهَبَ بِخَيَالِهِ إِلَى حَيْثُ شَاءَ أَنْ يَذْهَبَ .

فَإِنَّهُ لَكَذَلِكَ وَقَدْ رَنَّقَتْ فِي عَيْنَيْهِ سِنَةٌ مِنَ النَّوْمِ إِذْ شَعَرَ بِيَدٍ تَلْمَسُ كَتِفَيْهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا شَبَحٌ أَبْيَضُ قَائِمٌ فَوْقَ رَأْسِهِ فَخُيِّلَ إِلَيْهِ أَنَّ مَلَكاً نُورَانِيّاً نَزَلَ إِلَيْهِ مِنْ عَلْيَاءِ السَّمَاءِ لِيُنْقِذَهُ مِنْ شَقَائِهِ فَتَبَيَّنَهُ فَإِذَا فَتَاةٌ جَمِيلَةٌ بَيْضَاءُ مَا الْتَفَّتِ الأُزُرُ عَلَى مِثْلِهَا حُسْناً وَبَهَاءً ، تَتَمَشَّى فِي بَيَاضِهَا سُمْرَةٌ رَقِيقَةٌ كَسُمْرَةِ السَّحَابِ الزَّاهِرِ الَّذِي يُخَالِطُ وَجْهَ الشَّمْسِ فِي ضَحْوَةِ النَّهَارِ فَسَأَلَهَا : مَنْ أَنْتِ ؟ قَالَتْ : أَنَا فَتَاةٌ مِنْ فَتَيَاتِ هَذَا الحَيِّ وَقَدْ أَلْمَمْتُ بِشَيْءٍ مِنْ أَمْرِكَ

---

۱ چمکنے والا آدھی رات ہونا ۲ آنسو بہنا ۳ رقیق

داؤد وغہ ایک رات قید خانہ میں نوجوان کے پاس آیا اس کے قریب ہو کر ہاتھ زنجیر کی طرف بڑھایا جو دیوار میں جڑی ہوئی تھی اسے کھینچ لیا اور اس سے کوئی بات نہ کہی نہ اس نے اپنے دِل میں خیال کیا کہ یہ اس کے نجات کی گھڑی ہے یا موت کا وقت پھیر وہ اسے قید خانہ سے باہر نکال لایا اور ایک بہت بڑی چٹان جو قبیلہ کے چوپال کے قریب تھی اس سے اسکی زنجیر باندھ دی اور چلا گیا اس نے آنکھیں کھولیں اور جگہ بدلی ہوئی پائی اور ہی منظر اور ہی آسمان و زمین اس کے شعور آہستہ آہستہ لوٹنے لگے حتیٰ کہ وہ مکمل طور پر ہوش میں آگیا یاد آیا جس حال کو پہنچا تھا اور اس پر غور کرنے لگا۔

یاد کیا اُس نے یہاں پر سعادت و شقاوت غریب الوطنی اور وطن۔ قید خانہ اور تاریکی بیڑیاں اور ان کے بوجھ کو پھر پرواز کیا اسکے خیال نے سمندر پار اور یاد کرنے لگا اپنی ماں کو اپنے بعد اسکی بدبختی کو اور اشتیاق کو اور اسکی ملاقات سے مایوسی ہو کر۔ تو اس دوران اسکی آنکھوں سے ایک آنسو ٹپک پڑا یہ پہلا آنسو تھا جسکو اپنی آنکھوں سے بدبختی کے زمانے میں پہلی بار بہایا تھا۔ اور پھر مسلسل رواں دواں ہو گئے اس کے آنسو جو تھمنے کا نام لیتے تھے اور نہ ہوش آتا تھا حتیٰ کہ رات کا ایک حصہ گذر چکا اور تمام لوگ اپنے اپنے بستروں میں آرام کی نیند سو گئے۔ اس نے اپنا سر گھٹنوں میں دے کر اپنے خیال کو نہ جانے کہاں سے کہاں پہنچا دیا وہ اس حال میں تھا نیند اسکی آنکھوں میں منڈلا رہی تھی اچانک اس نے محسوس کیا اپنے کندھے پر ایک ہاتھ کے لمس کو۔ اس نے سر اُٹھایا تو اس کے سامنے ایک سفید وجود کھڑا تھا۔ اسے خیال ہوا کہ کوئی نورانی فرشتہ ہے جو آسمان سے نیچے اُترا ہے تاکہ اسے بدبختی سے بچالے جب دیکھا تو ایک خوبصورت نوجوان سفید رنگت لڑکی تھی کہ اس جیسی حسین و جمیل لڑکی کبھی نہ دیکھی ہو گی۔ اسکی سفیدی میں بعض گندمی رنگت ملی ہوئی تھی جیسے اس بادل کی گندم گونی لوگوں کے سامنے آتی ہے۔

صبح کے وقت اس سے پوچھا تو کون ہے؟ میں اس قبیلے کی لڑکی ہوں مجھے ترس آیا آپکی حالت پر

فعلمت أنك شقي فرحمتك مما أنت فيه فجئتك أطلق وثاقك لتذهب حيث تشاء، فلا مثوبة يقدمها المرء بين يدي ربه يوم جزائه أفضل من مواساة البائس وتفريج كربة المكروب، فعجب لزنجية بيضاء وثنية تعبد الله، وبربرية تحمل بين جنبيها قلباً يعطف على البؤساء والمنكوبين، وقال في نفسه: ما لهذه الفتاة بد من شأن، وورد عليه من أمرها ما ذهب بلبه، وملك عليه نفسه وهواه، وأنساه كل شأن في الحياة إلا شأنها فلبث صامتاً واجماً لا ينطق وقال لها: إذهبي لشأنك يا سيدتي فإنني لا أريد النجاة، فعلمت أنها نورة من نورات اليأس، فدنت منه ووضعت يدها على عاتقه لا تجعل لليأس إلى قلبك أيها الفتى سبيلاً، وانج بحياتك من يد الموت فليس بينك وبينه إن بقيت هنا إلا أن ينحسر عن وجهك قناع هذا الليل فإذا أنت فلذ طائرة مع شفرات السيوف، فلا تفجع نفسك في نفسك، ولا تفجع هذه المسكينة الواقفة بين يديك فإن شديداً علي جداً أن أراك بعد قليل ذبيحة في يد الذابح، أو مضغة في فم الآكل، قال: إنك لا تستطيعين نجاتي. قالت: لا أفهم ما تقول فإنني ما جئتك إلا وأنا عالمة ماذا أصنع، قال: قد نت قبل اليوم موثقاً بوثاق واحد فأصبحت موثقاً بوثاقين

فإن استطعت أن تحلي وثاق قدمي فإنك لا تستطيعين أن تحلي وثاق قلبي، فألمت بسريرة نفسه فرفعت وجهها إلى السماء ولبثت شاخصة إليها ساعة فرفع رأسه إليها ولبث شاخصاً إلى وجهها نظر المصور الماهر إلى تمثاله البديع حتى شعر بدمعة حارة قد سقطت من جفنها على وجهه، فجرت في مجرى الدموع من خده فانحدرت من جفنه دمعة مثلها فالتقت بدمعتها فامتزجتا معاً، فمد يده إلى ردائها فاجتذبها إليه وقال: قد طال وقوفك يا سيدتي فاجلسي بجانبي نتحدث قليلاً، فجلست على مقربة منه فقال لها: إن

۱ خاموش، وجہ۔ بخیل کہنہ، شیلوں کا ڈھیر ۲ دھار ۳ لقمہ ۴ تھوڑی دیر۔ لمحہ بھر

جب مجھے معلوم ہوا کہ آپ ایک بدبخت انسان ہیں از راہ ہمدردی میں آئی ہوں تاکہ تمہیں اس جکڑن سے آزاد کرا سکوں اور جہاں تو چاہے جا سکے کیونکہ بروز جزا انسان کیلئے اس کے پروردگار کے سامنے اس سے بہتر تحفہ اور کوئی نہیں پیش کیا جا سکتا کہ ایک مصیبت زدہ کیساتھ غمخواری کی جائے اور اسکی تکالیف کو دور کیا جا سکے اسے تعجب ہوا کہ ایک زنجی اور سفید ایک بت پرست اور موحدہ ایک برابر اور اپنے پہلو میں مصیبت زدہ دل اور شکستہ دلوں کے لئے مہربان دل رکھنے والی اس نے اپنے دل میں سوچا ضرور اس لڑکی کے پیچھے کوئی حادثہ ہے وہ اس معاملہ میں عقل کھو بیٹھا حاوی ہو گئی اس کے دل پر اسکی محبت وہ زندگی کی ہر چیز بھول گیا صرف وہی اس کے خیالوں میں تھی تھوڑی دیر خاموشی اختیار کی اور کوئی بات نہ کی پھر کہنے لگا۔ آپ اپنی راہ لیجئے بیگم صاحبہ مجھے نجات نہیں چاہیئے اس نے جان لیا کہ وہ مغلوب ہو رہا ہے مایوسی سے اس کے قریب ہوئی اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا اپنے دل کی طرف ناامیدی کو راہ مت دے۔ اے نوجوان بچا لے اپنی زندگی کو موت کے ہاتھ سے کیونکہ تیرے اور موت کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں ہے اگر تو یہاں رہ گیا رات کے چہرے سے نقاب اتارنے کے بعد پھر تلوار کی دھاریں تیری بوٹیاں اڑا دیں گی اپنے دل کو موت سے دردناک نہ کر اور نہ غمگین کر اس مسکین عورت کو جو تیرے سامنے کھڑی ہے۔ کیونکہ مجھے انتہائی دکھ ہوگا اس بات کا عنقریب قصاب کے ہاتھوں تجھے ذبح ہوتے دیکھوں یا لقمہ کھانے والے کے منہ میں کہنے لگا تو مجھے نجات نہیں دلا سکتی وہ کہنے لگی میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تو کیا کہہ رہا ہے کیونکہ مجھے پتہ ہے میں یہاں کیا کرنے آئی ہوں کہنے لگا آج سے قبل میں ایک بندھن میں جکڑا ہوا تھا لیکن اب میں جن بندھنوں میں بندھ چکا ہوں اگر کھول دیں گی آپ میرے پاؤں کی بیڑیاں تو دل کے بندھن کو کیسے کھول سکیں گی اس نے اسکی دل کی بات کو جان لیا۔ اس نے اپنا چہرہ آسمان کی طرف اٹھایا اور ایک ٹک ٹمٹماتے اضطراب سے دیکھتی رہی جیسے مصور اپنی شاہکار تصویر کو دیکھتا ہے جتنا سانس محسوس کیا ایک گرم آنسو جو اسکی آنکھوں سے اس کے چہرے پر آنسو بہنے کی جگہ گر پڑا ہے۔ اس جیسا آنسو اسکی پلکوں سے بھی ڈھلک گیا اور اس کے آنسو سے مل گیا اس نے اسکی چادر کیطرف ہاتھ کھینچ لیا اور کہنے لگا آپ کافی دیر سے کھڑی ہیں بیگم صاحبہ میرے ساتھ بیٹھئے۔ تاکہ ہم کچھ باتیں کریں وہ اس کے قریب بیٹھ گئی تو وہ بولا۔

امتزاج دمعي بدمعك في هذه الساعة قد دلني على أننا لن نفترق بعد اليوم أحياء أو أمواتاً ، فإن كنت تريدين لي النجاة فإنني لا أنجو إلا بك ، قالت : ليتني أستطيع ذلك يا سيدي ، قال : وما يمنعك منه ؟ فنظرت إليه نظرة دامعة وقالت : أخاف أن أحبك . قال : ولم تخافين ؟ قالت : لا أعلم ، قال : أنا لا أسألك عما تكتمين في صدرك من الأسرار ، ولكني أسألك أن تتركيني وشأني في يد القدر يفعل بي ما يشاء ، فقد كنت أخاف الموت قبل أن أراك ، أما اليوم فحسبي عزاء عما ألاقيه من غصصه والامه نظرة رحمة تلقينها علي في مصرعي ، ودمعة حزن تسكبينها من بعدي على تربتي ... فما استقبلته إلا بدموعها تنحدر على خديها كالعقد وهي سلكه فانتثر ، ثم مدت يدها إلى قيده فعالجته حتى انصدع ، وقالت : إني ذاهبة معك وليقض الله في وفيك قضاءه .

مشيا يطويان القفار ، ويعبران الأنهار ويضحيان مرة ويخصران أخرى ، ويردان آجن المياه وصفوها ويقتاتان يابس الثمار ورطبها ، فإذا لاح لهما ظل شجرة أو شاطىء غدير أو سفح جبل أويا إليه فاستراحا بجانبه قليلاً ثم عادا إلى شأنهما .

وكانت لا تزال تغشى وجه الفتاة منذ فارقت موطنها سحابة سوداء من الحزن ما تكاد تنقشع عنه . وكانا إذا نزلا منزلاً وأخذا مضجعهما من تربه وأحجاره نهضت من مرقدها بعد هدأة من الليل وانتحت ناحية من حيث تظن أنه لا يشعر بمكانها ومدت يدها إلى صدرها فتناولت صليباً صغيراً فقبلته . ثم أنشأت تهمهم

ا رخسار ۲ پانی کا رنگ اور مزہ بدلنا ۔ جنگلات ۔

اس وقت میرے آنسو کا آپ کے آنسو سے مل جانا یہ بتاتا ہے کہ ہم آج کے بعد زندہ یا مردہ
کبھی ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے اگر آپ اس وقت مجھے چھڑانا چاہتی ہیں تو میں آپ کے
بغیر نجات حاصل کر ہی نہیں سکتا کہنے لگی کاش ایسا کر سکتی اس نے کہا کیا رکاوٹ ہے تو اس نے
آنسو سے لبریز نظروں سے دیکھا اور کہنے لگی میں ڈرتی ہوں آپ سے محبت کرنے نہ لگ جاؤں وہ
کہنے لگا کیوں ڈرتی ہے بولی مجھے معلوم نہیں تو وہ کہنے لگا میں آپ سے وہ راز دریافت نہیں
کرنا چاہتا جو آپ نے اپنے سینے میں چھپائے ہوئے ہیں لیکن اتنی درخواست ضرور ہے کہ مجھے
میرے حال پر چھوڑ دیں خدا کی قضا جو چاہے میرے ساتھ سلوک کرے تجھے دیکھنے سے پہلے
میں موت سے ڈرتا تھا لیکن مجھے اتنی تسلی کافی ہے تمہاری نظر رحمت کی موت کی تلخیوں کے مقابلہ
میں جو میری قتل گاہ پر ڈالو گی اور کافی ہیں وہ آنسو جو میرے مرنے کے بعد آپ میری قبر پر بہائیں
گے اس نے استقبال کیا اسکی باتوں کا رخساروں پر بہتے ہوئے آنسوؤں سے جیسے موتیوں کی
لڑی ٹوٹ کر موتی بکھر گئے ہوں پھر اس نے اپنا ہاتھ بیڑیوں کی طرف بڑھایا اور درشتی
سے توڑ ڈالا پھر کہنے لگی چلو میں بھی تمہارے ساتھ ہی چلتی ہوں اللہ کی تقدیر میرے اور تمہارے
حق میں بھی ہو گی روانہ ہوئے دونوں جنگلوں کو طے کرتے ہوئے دریا اور وادیاں عبور کرتے ہوئے
گرمی سردی برداشت کرتے ہوئے شورا ور میٹھا پانی پیتے ہوئے خشک اور تر میوے کھاتے ہوئے
جب کسی درخت کا سایہ آتا یا دریا کا کنارہ آتا یا دامن کوہ نظر آتا تو کچھ دیر آرام کر کے پھر چل پڑتے جب
لڑکی نے وطن چھوڑا تھا اس کے چہرے پر افسردگی کا سیاہ بادل چھایا ہوا تھا۔ جو کسی وقت بھی نہ چھٹتا
تھا جب وہ کسی مقام پر پڑاؤ کرتے اور وہاں کی مٹی اور پتھروں کو اپنا بستر بناتے تو وہ اٹھ جاتی
اپنی نیند سے کچھ رات آرام کرنے کے بعد اور وہاں کسی ایسے کونے میں چلی جاتی جہاں
اس کے مقام کا پتہ نہ چلے اپنا ہاتھ سینے کی طرف بڑھاتی اور ایک چھوٹی سی صلیب
نکال کر اسے بوسہ دیتی اور بڑبڑاتی تھی اور

بِكَلَامٍ خَفِيٍّ كَأَنَّهَا تُنَاجِي بِهِ شَخْصاً غَائِباً عَنْهَا فَتَسْتَغْفِرُهُ مِنْ ذَنْبٍ جَنَتْهُ إِلَيْهِ مَرَّةً وَتَطْلُبُ مَعُونَتَهُ عَلَى أَمْرٍ لَا تَعْرِفُ مَصِيرَهُ، وَلَا تَعْلَمُ وَجْهَ الصَّوَابِ فِيهِ أُخْرَى حَتَّى يَنْبَثِقَ نُورُ الْفَجْرِ فَتَعُودُ إِلَى مَرْقَدِهَا، وَكَانَ كُلَّمَا سَأَلَهَا عَنْ شَأْنِهَا الْتَوَتْ عَلَيْهِ وَدَافَعَتْهُ عَنْهَا حَتَّى تَلُومَ أَنْ يُعَاوِدَهَا فَتَرَكَهَا وَشَأْنَهَا، وَقَدْ أَصْبَحَ يَحْمِلُ فِي صَدْرِهِ مِنَ الْهَمِّ فَوْقَ مَا تَحْمِلُ مِنْ هَمِّ نَفْسِهَا، حَتَّى أَشْرَفَا بَعْدَ مَسِيرِ ثَلَاثِينَ يَوْماً عَلَى سَوَاءِ الْعُمْرَانِ فَاسْتَبْشَرَا وَعَلِمَا أَنَّهُمَا قَدْ أَصْبَحَا فِي السَّاعَةِ الْأَخِيرَةِ مِنْ سَاعَاتِ الشَّقَاءِ.

وَكَانَا قَدْ وَصَلَا إِلَى نَهْرٍ صَغِيرٍ هُنَاكَ فَجَلَسَا بِجَانِبِهِ تَحْتَ شَجَرَةٍ مُورِقَةٍ يَتَحَدَّثَانِ، وَهِيَ أَوَّلُ مَرَّةٍ جَلَسَا فِيهَا لِلْحَدِيثِ فَقَالَ لَهَا: مَا حَفِظَ اللهُ حَيَاتَنَا فِي هٰذِهِ السَّفْرَةِ الطَّوِيلَةِ فِي هٰذِهِ الْقَفْرَةِ الْجَرْدَاءِ الْمُوحِشَةِ إِلَّا وَقَدْ كَتَبَ لَنَا فِي لَوْحِ مَقَادِيرِهِ سَعَادَةً لَا أَحْسَبُ أَنَّهُ قَدْ أَعَدَّ خَيْراً مِنْهَا لِعِبَادِهِ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ، قَالَتْ: وَمَتَى كَانَتْ هٰذِهِ الْحَيَاةُ مَوْطِناً لِلسَّعَادَةِ أَوْ مُسْتَقَرّاً لَهَا؟ وَمَتَى سَعِدَ أَبْنَاؤُهَا بِهَا فَنَسْعَدُ مِثْلَهُمْ كَمَا سَعِدُوا؟ وَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ مِنْ سَعَادَةٍ فِي هٰذِهِ الْحَيَاةِ فَسَعَادَتُهَا أَنْ يَعِيشَ الْمَرْءُ فِيهَا مُعْتَقِداً أَنْ لَا سَعَادَةَ لَهُ فِيهَا لِيَسْتَطِيعَ أَنْ يَقْضِيَ أَيَّامَهُ الْمُقَدَّرَةَ لَهُ عَلَى ظَهْرِهَا هَادِئَ الْقَلْبِ سَاكِنَ النَّفْسِ لَا يُكَدِّرُ عَلَيْهِ عَيْشَهُ أَمَلٌ كَاذِبٌ، وَلَا رَجَاءٌ خَائِبٌ. قَالَ: إِنَّ السَّعَادَةَ حَاضِرَةٌ بَيْنَ أَيْدِينَا، وَلَيْسَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهَا إِنْ أَرَدْنَاهَا إِلَّا أَنْ نَطْوِيَ هٰذِهِ الْمَرْحَلَةَ الْبَاقِيَةَ مِنْ هٰذَا الْقَفْرِ فَنَلْجَأَ إِلَى أَوَّلِ بَيْتٍ نَلْقَاهُ فِي طَرِيقِنَا مِنْ بُيُوتِ اللهِ فَنَجْثُو أَمَامَ مَذْبَحِهِ سَاعَةً نَخْرُجُ مِنْ بَعْدِهَا زَوْجَيْنِ سَعِيدَيْنِ لَا يَحُولُ بَيْنَنَا حَائِلٌ، وَلَا يُكَدِّرُ صَفْوَنَا مُكَدِّرٌ، فَأَطْرَقَتْ هُنَيْهَةً، ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا فَإِذَا دَمْعَةٌ صَافِيَةٌ تَنْحَدِرُ عَلَى خَدِّهَا. فَقَالَ: مَا بُكَاؤُكِ يَا سَيِّدَتِي؟ فَقَالَتْ: أَتَذْكُرُ لَيْلَةَ النَّجَاةِ إِذْ دَعَوْتَنِي إِلَى الْفِرَارِ مَعَكَ، فَقُلْتُ لَكَ إِنِّي أَخَافُ إِنْ مَرَرْتُ

۱ بھوٹنا ۲ بے گھاس زمین ۳ نکتہ چینی بحث و مباحثہ

ہستہ سے گویا وہ کسی غائب انسان سے سرگوشی کر رہی ہو اور اپنے گناہ کی معافی مانگ رہی ہو اور اس سے اس کام پر مدد کی طلبگار ہو جس کا اسے انجام معلوم نہ ہو اور نہ وہ اسکے بارے میں راہ صواب کو پہنچانتی ہو۔ حتیٰ کہ صبح پھوٹ پڑی اور وہ اپنے سونے کی جگہ لوٹ آتی وہ جب بھی اسکے بارے میں کچھ دریافت کرنا چاہتا تو کترا جاتی اور اسے روک دیتی حتیٰ کہ اسے حیا آتی کہ دوبارہ پوچھے اس لئے اسکو اپنی حالت پر چھوڑ دیا وہ اپنے سینے میں خود اتنا بڑا صدمہ چھپائے ہوئے تھا جو اس لڑکی کے غم سے کہیں زیادہ ہوگا حتیٰ کہ بیس دن بعد وہ دونوں ایک آبادی کے قریب پہنچے اور خوش ہوئے اب انہیں یقین ہو گیا کہ وہ بدبختی کی انتہا کو پہنچ چکے ہیں (عبور کر چکے ہیں) وہاں وہ ایک چھوٹی سی نہر کے نزدیک پہنچے اس کے ایک کنارے گھنے درخت کے نیچے بیٹھ کر باتیں کرنے لگے پہلا موقع تھا کہ وہ دونوں گفتگو کر رہے تھے اس نے کہا کیسے حفاظت کی ہے اللہ تعالےٰ نے ہماری اس طویل سفر میں جو وحشتناک اور لے آئے گیا جنگل والا تھا صرف اس لئے کہ اس نے لوح تقدیر میں ہمارے لئے ایسی سعادت لکھدی ہے کہ شاید اپنے پرہیز گار بندوں کے لئے بھی جنت میں نہ لکھی وہ کہنے لگی کہ یہ زندگی کب نیک بختی کا مقام ومحل ہے اور اسکے باسی کب کامران ہوئے ہیں کہ ہم بھی ان کی طرح کامران ہو جائیں گے اور اگر اس زندگی میں خوش بختی ناگزیر ہے تو اسکی خوش بختی یہ ہے کہ ایک انسان یہ عقیدہ رکھ کر زندہ رہے کہ اس جہاں میں کوئی خوشی نہیں ہے تب ہی وہ اپنی قسمت کے ایام مطمئن اور پرسکون گزار سکتا ہے اور پھر نہ تو جھوٹی تمنا اسکی زندگی کو بدمزہ کر سکے گی اور نہ کوئی ناکام امید۔ وہ کہنے لگا خوش بختی ہمارے سامنے موجود ہے اس کے اور ہمارے درمیان صرف ایک چٹیل میدان کی منزل باقی ہے اگر ہم چاہیں تو طے کرنا کوئی بڑی بات نہیں ہم پناہ گزین ہوں گے پہلے گھر میں جو بھی ہیں اللہ کے گھروں میں راستے میں ملا۔ قربان گاہ کے آگے ایک لمحہ کیلئے گھٹنوں کے بل جھک جائیں گے اس کے بعد ہم خوش بخت جوڑے کی صورت میں نکلیں گے کہ ہمارے درمیان کوئی بھی حائل نہ ہوگا اور نہ کوئی مکدر فضا باعث تکدر نہ ہوگی۔ لڑکی نے ایک پل کے لئے سر کو جھکایا پھر اس نے سر اٹھایا تو اس کے رخسار پر ایک صاف آنسو ڈھلک رہا تھا تو وہ بولا مخرمر کیوں رو رہی ہو؟ تو کہنے لگی آپکو یاد ہے نجات کی رات جب آپ نے مجھے اپنے ساتھ فرار کی دعوت دی تھی تو میں نے کہا تھا کہ اگر آپکے ساتھ فرار ہوئی۔

مَعكَ أنْ أُحِبَّكَ ؟ قَالَ : نَعَم . قَالَتْ : وَاأَسَفَاهُ لَقَدْ وَقَعَ اليَوْمَ مَا كُنْتُ مِنْهُ أَخَافُ .. ثُمَّ صَرَخَتْ صَرْخَةً عَالِيَةً وَقَالَتْ : مَاذَا يَا أُمَاهُ .. وَسَقَطَتْ مُكِبَّةً عَلَى وَجْهِهَا ، فَدَنَا مِنْهَا وَأَمْسَكَ بِيَدِهَا فَإِذَا رَعْدَةٌ شَدِيدَةٌ تَتَمَشَّى فِي أَعْضَائِهَا فَعَلِمَ أَنَّهَا البُرَدَاءُ وَعَمَدَ إِلَى بَعْضِ الأَشْجَارِ فَاقْتَطَعَ مِنْهَا بِضْعَةَ أَعْوَادٍ وَمَشَى يُفَتِّشُ عَنِ النَّاسِ فِي كُوخٍ كَانَ يَتَرَاءَى لَهُ عَلَى البُعْدِ حَتَّى بَلَغَهُ فَوَجَدَ عَلَى بَابِهِ كَاهِناً شَيْخاً جَلِيلَ المَنْظَرِ فَدَنَا مِنْهُ وَحَيَّاهُ تَحِيَّةً حَيِّ بِأَحْسَنَ مِنْهَا وَقَالَ لَهُ : مَا شَأْنُكَ يَا بُنَيَّ ؟ قَالَ : إِنَّ بِجَانِبِ ذٰلِكَ النَّهْرِ فَتَاةً مِسْكِينَةً تَرَكْتُهَا وَرَائِي تَشْكُو البَرْدَ فَهَلْ أَجِدُ عِنْدَكَ جَذْوَةَ نَارٍ أَعُودُ بِهَا إِلَيْهَا لِتَصْطَلِيَ بِهَا ؟ فَمَكَّنَهُ مِنْ طَلِبَتِهِ ، وَقَالَ لَهُ : «كَتَبَ اللهُ وَلِعَلِيلَتِكَ السَّلَامَةَ يَا بُنَيَّ فَاذْهَبْ فَإِنِّي عَلَى أَثَرِكَ » ، فَعَدَا الفَتَى عَدْواً شَدِيداً حَتَّى بَلَغَ النَّهْرَ فَأَدْهَشَهُ أَنْ رَأَى الفَتَاةَ هَادِئَةً سَاكِنَةً طَيِّبَةَ النَّفْسِ لَا تَشْكُو بَرْداً وَلَا أَلَماً ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهَا مُتَهَلِّلاً ، وَقَالَ لَهَا : لَعَلَّ مَا كَانَ يُخَالِطُ نَفْسَكِ مِنَ الأَلَمِ لِذِكْرِ أَهْلِكِ وَوَطَنِكِ قَدْ ذَهَبَ بِذَهَابِ الأَيَّامِ ، قَالَتْ : مَا كَانَ يُخَالِطُ نَفْسِي مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ فَاجْلِسْ أُحَدِّثْكَ حَدِيثِي فَقَدْ آنَ أَنْ أُفْضِيَ بِهِ إِلَيْكَ ، فَجَلَسَ بِجَانِبِهَا فَأَنْشَأَتْ تُحَدِّثُهُ وَتَقُولُ :

أَنَا فَتَاةٌ غَرِيبَةٌ مِثْلُكَ عَنْ هٰذِهِ الدِّيَارِ لَا أَعْرِفُ مِنْ سَاكِنِيهَا غَيْرَ نَفْسِي ، وَلَا مِنْ أَرْضِهَا غَيْرَ قَبْرٍ قَدْ زَالَ اليَوْمَ رَسْمُهُ وَبَلِيَ مَعَ الأَيَّامِ دَفِينُهُ ، فَقَدْ وَلَدَتْنِي أُمِّي عَلَى فِرَاشِ رَجُلٍ أَبْيَضَ وَفَدَ مِنْ دِيَارِكُمْ مُنْذُ عِشْرِينَ عَاماً فَالْتَقَى بِهَا عِنْدَ مُرُورِهِ بِحَيِّهَا فَأَحَبَّهَا وَأَحَبَّتْهُ ، ثُمَّ فَرَّتْ مَعَهُ إِلَى مَا وَرَاءَ هٰذِهِ الصَّحْرَاءِ فَدَانَتْ بِدِينِهِ ، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا فَوَلَدَتْنِي وَعِشْنَا جَمِيعاً حِقْبَةً مِنَ الدَّهْرِ عَيْشَ السُّعَدَاءِ

---

١ كرمك ٢ چنگاری ٣ بارش رک جانا ـ دانا ہونا ـ حصہ

تو محبت کرنے لگوں گی اس نے کہا ہاں۔ لڑکی کہنے لگی افسوس آج ہی ہوا جس کا مجھے اندیشہ تھا پھر زور سے چیخی اور کہنے لگی اے ماں تو نے کیا کیا؟ اور اوندھی منہ کے بل گر پڑی وہ اسکے قریب گیا اور اسے ہاتھوں میں تھام لیا دیکھا تو اسکے اعضاء میں سخت لرزش سی طاری ہے وہ سمجھا کہ جاڑا بخار لاحق ہو گیا ہے لہذا درخت سے کچھ ٹہنیاں توڑ لایا دور سے ایک جھونپڑی نظر آ رہی تھی وہ آگ کی تلاش کیلئے چل پڑا حتیٰ کہ وہاں پہنچ گیا دروازے پر ایک باوقار بوڑھا راہب ملا۔ اس کے پاس گیا اور سلام کیا تو اس نے سلام کا بڑے اچھے انداز میں جواب دیا اور پوچھا بیٹے! کیا بات ہے؟ جواب دیا کہ اس نہر کے کنارے ایک لڑکی مسکینہ کو چھوڑ آیا ہوں جو سردی سے ٹھٹھر رہی ہے۔ کیا آپ کے پاس آگ کی چنگاری ہو گی؟ تاکہ میں اس کے پاس حرارت پہنچانے کیلئے لے جاؤں اس نے چنگاری دے دی اور کہنے لگا بیٹا! اللہ تعالیٰ نے تیرے اور تیری مریضہ کے لئے صحت و سلامتی لکھ دی ہے۔ تو چل میں تیرے پیچھے پیچھے آتا ہوں۔ نوجوان تیز دوڑا حتیٰ کہ نہر تک پہنچ گیا اور یہ دیکھ کر سخت حیران ہوا کہ لڑکی آرام و سکون سے بیٹھی ہے نہ اسے کوئی ٹھنڈ کی شکایت ہے اور نہ کسی تکلیف کی۔ وہ مسکراتے ہوئے اسکی طرف بڑھا اور بولا شاید وہ صدمہ جو آپ کو اپنے گھر اور وطن والوں کا تھا۔ دن گزرنے کے ساتھ ساتھ رخصت ہو گیا ہے تو وہ کہنے لگی میرے دل میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ آپ بیٹھ جائیے میں آپکو پورا واقعہ سناتی ہوں کیونکہ اب وقت آن پہنچا ہے کہ میں آپ سے اپنا راز کہہ ڈالوں وہ اس کے پاس بیٹھ گیا تو کہنے لگی میں بھی ایک غریب الوطن لڑکی ہوں آپکی طرح۔ ان بستیوں میں اپنے علاوہ میں کسی کو نہیں جانتی اور نہ اس سرزمین سے مجھے واقفیت ہے۔ سوائے ایک قبر کے جس کے نشانات تک مٹ چکے ہیں اور اسکا مدفون بھی ایک زمانہ گذرنے کے بعد گل سڑ چکا ہے مجھے میری ماں نے ایک سفید فام کے بستر پر جنم دیا جو تمہارے ہی علاقہ سے بیس سال ہوئے ادھر آیا تھا۔ اس کا گزر ہوا ملاقات ہوئی تو ایک دوسرے کو چاہنے لگے پھر وہ اس صحرا کے پیچھے بھاگ گئے میری ماں نے اس کا مذہب اختیار کر لیا اور اس سے شادی کر لی تو میں پیدا ہوئی ہم ایک عرصہ تک امن اور سعادت کی زندگی گزارتے رہے

الآمنين وكان رجال قبيلة أمي لا يزالون يتطلبون السبيل إلينا حتى سقطوا علينا سقوط القضاء في جنح ليلة من ليالي الظلام فاقتادونا جميعاً إلى أرضهم ، وكنت إذ ذاك لم أبلغ العاشرة من عمري فقتلوا أبي أمامي وامام أمي قتلة لا يزال منظرها حاضراً بين يدي حتى الساعة لا يفارقني ، فحزنت أمي عليه حزناً شديداً ما زال يدنو بها من القبر شيئاً فشيئاً حتى جاءت ساعتها فحضر موتها رسول من رسل المسيح كان لا يزال يختلف إليها من حين إلى حين فدعتني إليها أمامه وقالت لي : يا بنية إن أمي قد ولدتني للشقاء في هذا العالم وأحسب أني قد ولدتك له كذلك فحسبنا ذلك ، ولا تكوني سبباً في شقاء أحد من بعدك وانذري نفسك للعذراء نذراً لا يحله إلا الموت . فأذعنت لأمرها وأشهدت الكاهن على نذري فتلألأ وجهها بشراً وسروراً ، ثم نظرت نظرة في السماء وقالت : ها أنذا على أثرك يا رافائيل ، ثم فاضت روحها .

فاضطرب الفتى عند سماع هذا الاسم وقال لها : هل تعرفين وطن أبيك وأسرته ؟ قالت نعم ، وسمتهما له فاستطير فرحاً وسروراً وقال : أحمدك اللهم فقد وجدت ضالتي ، فعجبت لأمره ، وقالت : وأي ضالة تريد ؟ قال : أتذكرين ليلة اللقاء إذا امتزجت دمعتانا معاً فقلت لك إنها صلة بيني وبينك لا يقطعها إلا الموت ؟ قالت : نعم . قال : قد كنت أمت . إليك قبل اليوم بحرمة الحب وحدها فأصبحت أمت إليك بحرمة الحب والقربى فأنت اليوم حبيبتي وابنة خالي معاً فقالت بصوت خافت : أحمد الله فقد وجدت لي في هذه الساعة العصيبة أخاً ، وأخذ جسمها يضطرب اضطراباً شديداً ، ووجهها يربد شيئاً فشيئاً ، فذعر

---

١ کھال اتارنا ٢ تابع ہونا۔ مطیع ہونا ۔ حق کا اقرار کرنا ٣ خوف زدہ ہونا۔ ڈر گھبراہٹ

اور میری ماں کے قبیلے کے لوگ ہمیشہ کھوج میں لگے رہے حتیٰ کہ ایک تاریک رات میں انہوں نے ہم پر ہلہ بول دیا اور سب کو اپنے وطن لے گئے جبکہ اس وقت میری عمر دس سال کی بھی نہ تھی انہوں نے میرے اور میری ماں کے سامنے میرے باپ کو قتل کر دیا وہ منظر آج تک میرے سامنے ہے کہ آنکھوں سے جدا نہیں ہوتا میری ماں کو اتنا شدید صدمہ ہوا کہ اسے قبر سے قریب کرتا چلا گیا حتیٰ کہ اس کا وقت آ پہنچا اسکی موت کے وقت حضرت علیٰ ؑ کا ایک پیروکار سامنے تھا جو گاہے بگاہے آیا جایا کرتا تھا مجھے ماں نے اسکے سامنے بلایا اور کہنے لگی بیٹی ! میری ماں نے اس جہاں میں مجھے بدبختی کیلئے جنم دیا تھا میں خیال کرتی ہوں کہ تجھے بھی میں نے اسی لئے جنم دیا ہے اتنا ہی کافی ہے کہ میرے کسی بدبختی کا سبب مت بننا کنواری مریم کیلئے منت مان لے کہ اسے صرف موت ہی حل کر سکے میں نے اسکے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کر لیا اور راہب کو اس بات کا گواہ بنا لیا۔ پھر اس کا چہرہ خوشی و مسرت سے چمکنے لگا پھر اس کے بعد آسمان کی طرف نظر اٹھائی اور کہنے لگی اے رونا ئیل میں تیرے پیچھے پیچھے آ رہی ہوں۔ پھر اسکی روح پرواز کر گئی۔ نوجوان یہ نام سننے سے چونکا اور کہا کیا تو اپنے باپ کے وطن اور خاندان کے بارے میں جانتی ہے؟ اس نے کہا ہاں اس نے وضاحت کی تو نوجوان خوشی سے اچھل پڑا اور کہنے لگا اے اللہ! تیرا شکر ہے۔ میں نے اپنی گمشدہ چیز پا لی ہے لڑکی حیران رہ گئی۔ اور پوچھا کونسی گمشدہ چیز نوجوان نے کہا کیا تجھے ملاقات کی شب یاد ہے کہ ہم دونوں کے باہم آنسو مل گئے تھے میں نے تجھے کہا تھا کہ میرا تیرا وہ تعلق ہے جس کو سوائے موت کے کوئی جدا نہیں کر سکتا وہ بولی ہاں! کہنے لگا۔ آج کے دن سے پہلے میں تجھے صرف محبت کا واسطہ دیتا تھا مگر اب میں ساتھ ہی قرابت کا واسطہ بھی دوں گا تو آج سے میری حبیبہ بھی ہے اور میرے ماموں کی لڑکی بھی تو وہ دھیمی آواز میں کہنے لگی خدا کا شکر ہے میں نے اس نازک لمحہ میں اپنے بھائی کو پا لیا اس کا جسم شدید حالت میں کانپنے لگا اور اس کا چہرہ آہستہ آہستہ مضمحل ہونے لگا تو نوجوان ڈر گیا۔

الفتى وارتاع وحنا عليها وقال: ماذا أرى؟ قالت: لا ترع فاصغ إلى فإن لحديثي بقية لم تسمعها، إنني منذ حفظت وصية أمي ووهبت العذراء نفسي، كان لا بد لي أن أتخذ لي ملجأ أفزع إليه في اليوم الذي أخاف أن يغلبني فيه هواي على ديني، فكنت لا أزال أحمل تلك القارورة معي حتى جاء اليوم الذي خفته فلجأت إليها فنجوت واستودعك الله. فنظر الفتى حيث أشارت فرأى قارورة مطرحة وراءها فتناولها فإذا هي فارغة إلا من بقية صفراء في قرارتها ففهم كل شيء.

هنالك شعر كأن شعبة من شعاب قلبه قد هوت بين أضلاعه وكأن طائراً قد نفض جناحيه، ثم طار عن رأسه إلى جو السماء فصعق في مكانه صعقة لم يشعر بعدها بشيء مما حوله فلم يستفق إلا بعد حين ففتح عينيه فإذا الفتاة بجانبه جثة باردة، وإذا الكاهن صاحب الكوخ واقفاً أمامه يحمل على كفه طعاماً كان قد جاء به إليهما ويقلب نظره حائراً لا يفهم مما يرى شيئاً، فوثب الفتى إليه حتى صار أمامه وجهاً لوجه ونظر إليه نظرة شزراء كتلك النظرة التي يلقيها الموتور على وجه واتره، وكأن قد خولط في عقله فأخذ يهذي ويقول:

أتدري أيها الرجل لم ماتت هذه الفتاة؟ لأنها وهبت نفسها للعذراء، ثم عرض لها الحب في طريقها فوقفت حائرة بين قلبها ودينها فلم تجد لها سبيلاً إلى الخلاص إلا سبيل الانتحار فانتحرت. تلك جرائمكم يا رجال الأديان التي تقترفونها على وجه الأرض، ما كفاكم، أن جعلتم أمر الزواج في أيديكم تحلون منه ما تحلون، وتربطون ما تربطون، حتى قضيتم بتحريمه قضاء مبرماً لا يقبل أخذاً، ولا رداً؟

راچھنا چلانا۔ صونہ پست زمین کے عنصر میں ترچھی نظر سے دیکھنا۔

اور اسپر جھک کر کہنے لگا میں کیا دیکھ رہا ہوں ؟ کہنے لگی مت گھبرائیں میری طرف کان لگایئے
تاکہ آپکو اپنی باقی کہانی سُنا سکوں جو ابھی تک آپنے نہیں سُنی میں نے جب سے اپنی ماں کی
وصیت کو محفوظ کرلیا۔ اور اپنی جان کو کنواری مریم کے سپرد کر دیا تو میرے لئے اب یہ ضروری
تھا کہ اپنے لئے کوئی جائے پناہ تلاش کروں اسدن کے لئے جبکہ میرے دین پر خواہشِ نفس
غلبہ پالے اس لئے ہمیشہ سے اپنے پاس یہ شیشی رکھتی تھی حتیٰ کہ وہ دن آن پہنچا جس
کا مجھے ڈر تھا میں نے اسکی پناہ لی اور تجھے اللہ کے سپرد کرتی ہوں۔ نوجوان نے ادھر دیکھا
جس طرف لڑکی نے اشارہ کیا تھا۔ دیکھا تو ایک بوتل اس کے پیچھے پڑی تھی۔ اٹھا کر دیکھا تو وہ
خالی تھی اور چند زرد زرد قطرے اسکے پیندے میں رہ گئے تھے وہ سب سمجھ گیا؟ اس نے محسوس کیا گویا اس
کے دل کا کوئی ٹکڑا ٹوٹ کر اسکی پسلیوں میں پھنس کر رہ گیا ہے اور گویا کسی پرندے نے اپنے
بازو جھاڑے اور اس کے سر سے نکل کر فضائے آسمانی کی طرف اُڑ گیا۔ وہ وہیں پر بیہوش ہو گیا اور
اسکو اپنے اردگرد کی کسی بات کی خبر نہ رہی کچھ دیر بعد ہوش آیا اپنی آنکھوں کو کھول کر دیکھا تو
لڑکی اسکے ایک جانب ٹھنڈی ہو چکی ہے اور وہی جھونپڑی والا پادری کھانا ہاتھ میں لئے اس
کے سامنے کھڑا ہے جو ان دونوں کیلئے لایا تھا وہ حیران حیران نظروں سے تک رہا ہے اسکی
سمجھ میں نہیں آرہا تھا یہ کیا دیکھ رہا ہے نوجوان اسکی طرف لپکا اور اسکے آمنے سامنے کھڑے
ہو کر اسے گھورنے لگا جیسے ایک قصاص لینے والا قاتل کی طرف دیکھتا ہے اور وہ مخبوط الحواس
ہو چکا تھا لہذا وہ آہستہ سے بڑبڑانے لگا اور کہا اے شخص تجھے معلوم ہے یہ لڑکی کیوں مری ہے اس لئے
کہ اس نے اپنی جان کنواری مریم کے سپرد کر دی تھی پھر حائل ہوئی محبت اسکی راہ میں تو یہ حیران کھڑی رہ گئی۔
اپنے دل اور دین کے درمیان اسے نجات کی کوئی صورت نظر نہ آئی سوائے خودکشی کے لہذا اس نے خودکشی کرلی
اسے مذہب کے ٹھیکیدارو یہ ہیں تمہارے جرائم جو اس سرزمین پر کرتے ہو کیا تمہارے لئے یہ بات کافی نہ تھی کہ
کہ شادی کے معاملات تم نے اپنے تک محدود کر لئے جسے چاہتے ہو حلال قرار دے دیتے ہو اور جسکے ساتھ تمہاری
مرضی ہو جوڑ دیتے ہو یہانتک کہ شادی کی حرمت پر ہی تم نے قرض لگا دی۔
جس میں کوئی گنجائش نہیں قبولیت ورد کی۔

إنّ الّذي خلقنا وبثّ أرواحنا في أجسامنا هو الّذي خلق لنا هذه القلوب وخلق لنا فيها الحبّ ، فهو يأمرنا أن نحبّ ، وأن نعيش في هذا العالم سعداء هانئين ، فما شأنكم والدّخول بين المرء وربّه ، والمرء وقلبه ؟

إنّ الله بعيدٌ في عَلياء سمائه عن أن تتناوله أنظارنا ، وتتصل به حواسّنا ، ولا سبيل لنا أن نراه إلّا في جمال مصنوعاته وبدائع آياته ، فلا بُدّ لنا من أن نراها ونحبّها لنستطيع أن نراه ونحبّه .

إن كنتم تريدون أن نعيش على وجه الأرض بلا حبّ فانتزعوا من بين جنوبنا هذه القلوب الخفاقة ثمّ اطلبوا منّا بعد ذلك ما تشاؤون؟ فإنّنا لا نستطيع أن نعيش بلا حبّ ما دامت لنا أفئدة خافقة .

أتظنّون أيّها القوم أنّا ما خلقنا في هذه الدّنيا إلّا لننتقل فيها من ظلمة الرّحم إلى ظلمة الدّير ، ومن ظلمة الدّير إلى ظلمة القبر ؟ بئست الحياة حياتنا إذن وبئس الخلق خلقنا ، إنّنا لا نملك في هذه الدّنيا سعادة نحيا بها غير سعادة الحبّ ولا نعرف لنا ملجأ نلجأ إليه من هموم العيش وأرزائه سواها ففتّشوا لنا عن سعادة غيرها قبل أن تطلبوا منّا أن نتنازل لكم عنها .

هذه الطيور الّتي تغرّد في أفنانها إنّما تغرّد بنغمات الحبّ ، وهذا النّسيم الّذي يتردّد في أجوائه إنّما يحمل في أعطافه رسائل الحبّ ، وهذه الكواكب في سمائها ، والشّموس في أفلاكها ، والأزاهر في رياضها ، والأعشاب في مروجها والسّوائم في مراتعها ، والنّبات في أحجارها .. وإنّما نعيش جميعاً بنعمة الحبّ . فمتى كان الحيوان الأعجم والجماد الصّامت أيّها القساة المستبدّون أرفع

[illegible]

بے شک وہ ذات جس نے ہمیں پیدا کیا اور ہمارے جسموں میں ہماری روحیں رکھی ہیں۔ اس نے ہمارے لئے ان میں محبت بھی پیدا کی ہے تو وہ ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم محبت کریں۔ اور اس دُنیا میں نیک بخت اور کامران ہو کر جئیں پھر تمہیں کیا حق کہ آدمی اور پروردگار آدمی اور اس کے دِل کے درمیان مداخلت کرو؟ اللہ تعالیٰ آسمانوں میں اتنا بلند و بالا ہے کہ ہماری کسی حد تک نگاہ بھی نہیں پہنچ سکتی اور نہ اس سے ہمارے حواس مل سکتے ہیں ہمارے لئے ایسی کوئی بھی صورت نہیں کہ ہم اسے اس کے مصنوعات حسن و جمال میں دیکھیں اور عجیب و غریب نشانات میں اسکی جستجو کریں لہذا یہ ضرور ہے کہ ہم انہیں دیکھیں اور ان سے محبت کریں تاکہ ہم اس ذات کو دیکھ سکیں اور اس سے محبت کر سکیں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ ہم اس سرزمین پر بغیر محبت کے جئیں تو ہمارے پہلوؤں سے یہ دھڑکتے ہوئے دل نکال لو پھر ہم سے جس چیز کا چاہے مطالبہ کرو کیونکہ ہم بغیر محبت کے زندہ نہیں رہ سکتے جبتک ہمارے دِل دھڑکتے ہیں؟ اے لوگو! تم سمجھتے ہو کہ ہم اس دُنیا میں صرف اس لئے پیدا ہوئے ہیں کہ رحم کی ظلمت سے نکل کر گرجا کی تاریکی میں منتقل ہوں اور گرجا کی ظلمت سے قبر کی تاریکی میں گھس جائیں۔ تب تو ہماری زندگی بہت بُری ہے۔ اور ہماری پیدائش بہت ہی بُری ہے۔ اس دنیا میں سوائے محبت کی سعادت کے کسی بھی سعادت کے مالک نہیں ہیں۔ اور نہ کوئی جائے پناہ جانتے ہیں۔ جو ہمیں زندگی کے غموں اور مصیبتوں سے نجات دلا دے تو ہمارے لئے اسکے علاوہ کسی سعادت کو ڈھونڈھ نکالو۔ قبل اس سے کہ ہم سے یہ مطالبہ کرو کہ ہم تمہاری خاطر دست بردار ہو جائیں؟ یہ پرندے جو اپنے گھونسلوں میں گاتے ہیں یہ درحقیقت محبت کے نغمے گا رہے ہیں۔ اور یہ ہوا جو اپنی فضاؤں میں چلتی ہے یہ بھی اپنے اپنے اطراف محبت کے پیغامات اُٹھائے پھرتی ہے یہ آسمان کے ستارے افلاک کے سیارے پھول اپنے باغات میں سبزے، چراگاہوں کے اور سبزہ زاروں کے چوپائے اور سوراخوں میں رہنے والے حشرات الارض یہ سب ہی محبت کی نعمت سے تو زندہ ہیں گویا جانور گونگے اور خاموش جمادات، تمام اے سنگدلو! یہ بلند ہیں۔

شأناً من الإنسان الناطق وأحق منه بنعمة الحب والحياة!؟

فهنيئاً لها جميعها أنها لا تعقل عنكم ما تقولون ، ولا تسمع منكم ما تنطقون ، فقد نجت بذلك من شر عظيم ، وشقاء مقيم.

إننا لا نعرفكم أيها القوم ولا ندين بكم ، ولا نعترف لكم بسلطان على أجسامنا أو أرواحنا ، ولا نريد أن نرى وجوهكم أو نسمع أصواتكم ، فتواروا عنا واذهبوا وحدكم إلى معابدكم أو معاوزكم ، فإنا لا نستطيع أن نتبعكم إليها ، ولا أن نعيش معكم فيها.

إن وراءنا نساء ضعاف القلوب ورجالا ضعاف العقول ونحن نخافكم عليهم أن يمتد شركم إليهم .. فلا بد لنا أن نقف في وجوهكم ونعترض سبيلكم لنذودكم عنهم حتى لا تصلوا إليهم فتفسدوا عليهم البقية الباقية من قلوبهم وعقولهم.

إنا لا نعبد إلا الله وحده ، ولا نشرك به غيره ، وفي استطاعتنا أن نعرف الطريق إليه وحدنا بدون دليل يدلنا عليه ، فلا حاجة لنا بكم ولا بوساطتكم.

كتاب الكون يغنينا عن كتابكم ، وآيات الله تغنينا عن آياتكم ، وأناشيد الطبيعة ونغماتها تغنينا عن أناشيدكم ونغماتكم .. هذا الجمال المترقرق في سماء الكون وأرضه ، وناطقه وصامته ومتحركه وساكنه ، إنما هو مرآة نقية صافية ننظر فيها فنرى وجه الله الكريم مشرقاً متلألئاً فنخر بين يديه ساجدين ، ثم نصغي إليه لنستمع وحيه فنسمعه يقول لنا : « أيها الناس إنما خلق الجمال متعة لكم فتمتعوا به ، وإنما خلقتم حياة للجمال فأحبوه ».

ذلك أمر الله الذي نسمعه ولا نسمع أمراً سواه.

ر أشيد ٢ جمك ٣ كان دهرنا

بولنے والے انسانوں سے اور وہ نعمت حُب اور زندہ رہنے کے زیادہ مستحق ہیں؟ یہ بات ان کے لئے مبارک ہے کہ جو کچھ تم کہتے ہو وہ سمجھ نہیں سکتے اور تم جو بھی بولتے ہو وہ نہیں سُن سکتے۔ انہوں نے نجات حاصل کرلی ہے بہت بڑی مصیبت اور دائمی بدبختی سے اے لوگو! ہم نے تو تمہیں جانتے ہیں اور نہ تمہارے مذہب کو پہچانتے ہیں اور ہم نہیں چاہتے کہ اپنے جسموں اپنی روحوں پر تمہارے خیالات مسلط کریں نہ تمہارے چہرے ہمیں دیکھنا گوارا ہیں اور نہ تمہاری آوازیں سننا پسند ہیں۔ لہذا ہم سے روپوش ہوجاؤ۔ اور گھس جاؤ اپنے معبد اور غاروں میں کیونکہ ہم نہ تو تمہاری پیروی کر سکتے ہیں۔ اور نہ تمہارے ساتھ جی سکتے ہیں ہمارے پیچھے کمزور دل عورتیں اور کمزور عقل مرد ہیں ہمیں اندیشہ ہے کہیں تمہارا سر ان تک بھی نہ پہنچ پائے۔ ضروری ہے کہ ہم تمہارے آڑے آئیں اور تمہاری راہ میں رکاوٹ ڈالیں تاکہ تمہیں ان سے دفع کردیں۔ حتیٰ کہ تم ان تک پہنچ سکو اور ان کی بچی کھچی عقلوں اور دلوں کو فاسد نہ کرسکو۔ ہم صرف اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتے ہمارے لبس ہی ہے۔ یہ بات کہ خود ہی بغیر کسی رہبر کے راہ نکال سکیں اس لئے ہمیں یا تمہاری وساطت کی کوئی ضرورت نہیں۔ یہ دنیا ایک کتاب ہے جو تمہاری کتاب سے ہمیں بے نیاز کر سکتی ہے۔ یہ آیات الہٰیہ ہمیں تمہاری آہوں سے مستغنی کر سکتی ہیں۔ فطرت کے نغمے تمہارے گیتوں سے بے پرواہ کرسکتے ہیں یہ جمال ارضی وسماوی حسن ناطق وصامت خوردی ساکن ومتحرک یہ ایک صاف شفاف آئینہ ہے جس میں خداوند قدوس کی ذات کو ہم روشن منور دیکھتے ہیں اور اسکے سامنے سجدے میں گر پڑتے ہیں پھر یکسوئی سے متوجہ ہوجاتے ہیں تاکہ ہم اسکے ارشاد کو سُنیں کہ وہ فرماتا ہے۔ اے لوگو! حسن وجمال صرف تمہارے نفع کے لئے پیدا کیا تم اس سے پورے طور پر متمتع ہو اور تم جمال کو زندہ وجاوداں رکھنے کے لئے پیدا کئے گئے لہذا اسے زندہ رکھو۔

یہ ہے حکم خداوندی جسے ہم سُنتے ہیں اور اس کے سوا کچھ نہیں سنتے

وَمَا وَصَلَ إِلَى حَدِيثِهِ إِلَى هٰذَا الْحَدِّ حَتَّى ثَقُلَ لِسَانُهُ، وَوَهَنَتْ عَزِيمَتُهُ، وَارْتَعَدَتْ[1] مَفَاصِلُهُ، فَسَقَطَ فِي مَكَانِهِ يَزْفِرُ زَفِيراً شَدِيداً، وَيَئِنُّ أَنِيناً مُحْزِناً، فَاقْتَرَبَ مِنْهُ الشَّيْخُ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ وَقَالَ لَهُ: أُرْفُقْ بِنَفْسِكَ يَا بُنَيَّ فَمَا أَنْتَ بِأَوَّلِ ثَاكِلٍ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ، وَلَا فَقِيدُكَ بِأَوَّلِ رَاحِلٍ عَنْهَا، وَإِنَّ فِي رَحْمَةِ اللّٰهِ وَرِضْوَانِهِ عَزَاءً لِلصَّابِرِينَ وَجَزَاءً لِلْمُحْسِنِينَ، فَأَهْوَى الْفَتَى عَلَى يَدِهِ وَأَخَذَ يُقَبِّلُهَا وَيَقُولُ: اِغْفِرْ لِي ذَنْبِي يَا أَبَتِ، فَقَدْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ، قَالَ: غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ يَا بُنَيَّ فَمَا دُونَ رَحْمَةِ اللّٰهِ بَابٌ مُوصَدٌ وَلَا رِتَاجٌ مُعْتَرِضٌ، قَالَ لَهُ: يَا أَبَتِ إِنَّ هٰذِهِ الْفَتَاةَ غَرِيبَةٌ عَنْ هٰذِهِ الْأَرْضِ وَلَيْسَ لَهَا فِيهَا أَحَدٌ سِوَايَ، وَقَدْ مَاتَتْ مِنْ أَجْلِي وَفِي سَبِيلِي، فَهَلْ تَأْذَنُ لِي أَنْ أَدْنُوَ مِنْهَا لِأُقَبِّلَهَا قُبْلَةَ الْوَدَاعِ فِي آخِرِ سَاعَةٍ مِنْ سَاعَاتِهَا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ؟ قَالَ: اِفْعَلْ يَا بُنَيَّ، فَزَحَفَ[2] عَلَى رُكْبَتَيْهِ حَتَّى بَلَغَ مَكَانَهَا فَضَمَّهَا إِلَيْهِ ضَمَّةً شَدِيدَةً وَأَهْوَى بِفَمِهِ عَلَى فَمِهَا فَقَبَّلَهَا لِأَوَّلِ مَرَّةٍ فِي حَيَاتِهِ قُبْلَةً فَاضَتْ رُوحُهُ فِيهَا.

• • •

فِي السَّاعَةِ الَّتِي دُفِنَ فِيهَا هٰذَانِ الشَّهِيدَانِ تَحْتَ تِلْكَ الشَّجَرَةِ الْمُوْرِقَةِ عَلَى شَاطِىءِ ذٰلِكَ النَّهْرِ الْجَارِي مَرَّتْ بِكُوخِ[2] الْعَجُوزِ اِمْرَأَةٌ مِنْ جَارَاتِهَا كَانَتْ تَعْتَادُهَا الزِّيَارَةَ مِنْ حِينٍ إِلَى حِينٍ، فَنَظَرَتْ إِلَى مَكَانِهَا الَّذِي اعْتَادَتْ أَنْ تَتَّخِذَهُ مِنْ حَافَةِ ذٰلِكَ الْقَبْرِ الْمَفْتُوحِ فَرَأَتْهُ خَالِياً فَأَشْرَفَتْ عَلَى الْحُفْرَةِ فَوَجَدَتْهَا مُتَرَدِّيَةً فِيهَا مُعَفَّرَةً بِتُرَابِهَا لَا حَرَاكَ بِهَا، فَمَلَأَتْ بِالتُّرَابِ الَّذِي كَانَ مُجْتَمِعاً حَوْلَ الْحُفْرَةِ تِلْكَ الْأَشْبَارَ الْخَمْسَةَ الَّتِي هِيَ مَسَافَةُ مَا بَيْنَ الْحَيَاةِ وَالْمَوْتِ، ثُمَّ أَسْبَلَتْ فَوْقَ تُرْبَتِهَا دَمْعَةً كَانَتْ هِيَ كُلَّ نَصِيبِهَا مِنَ الدُّنْيَا.

---

١ لرزنا ٢ کھیت یا باغ کی جھونپڑی ج اکواخ ٣ لیلہ کا ختم اندھیری رات
٢ گھٹنوں یا سرین کے بل گھسٹنا۔

اس کی بات یہیں تک پہنچی تھی کہ زبان بھاری ہو گئی اسکی ہمت جواب دے گئی اور اسکے جوڑ کانپنے لگے لہذا وہ اپنے مقام پر گر پڑا سخت گرم گرم آہیں بھرتے اور دردناک نالہ و شیون کر رہا تھا۔ بوڑھا (راہب) اس کے قریب گیا اپنا ہاتھ اسکے سر پر رکھ کر بولا بیٹا ذرا تسلی رکھو تم اس روئے زمین پر پہلے زخم خوردہ نہیں ہو اور نہ ہی تمہاری محبوبہ اس دنیا میں سب سے پہلی رحلت کر جانے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت و رضا صبر کرنے والوں کے لئے ڈھارس اور نیکو کاروں کے لئے ایک جزا ہے نوجوان نے اس کے ہاتھوں کو لے کر بوسہ دیا اور کہنے لگا باپ میرا گناہ معاف کر دے میں ظالم ہوں۔ بوڑھے نے کہا اللہ تیری مغفرت کرے کیونکہ اللہ کی رحمت کا دروازہ بند نہیں ہے نہ کوئی چیز حائل ہے اور نہ مانع ہے نوجوان نے راہب سے کہا اے باپ یہ لڑکی اس روئے زمین پر بے سہارا ہے میرے سوا اس کا کوئی بھی نہیں یہ میری ہی وجہ سے اور میری ہی خاطر مری ہے۔ کیا آپ اجازت دیں گے کہ میں اسکے قریب جا کر اس آخری گھڑی میں اس کا الوداعی بوسہ لے لوں راہب نے کہا لو بیٹا۔ وہ اپنے گھٹنوں کے بل چلتا ہوا اس تک پہنچا اور اسے اپنے سینے سے چمٹا لیا۔ اسکے منہ پر اپنا منہ رکھا اور زندگی میں پہلی مرتبہ بوسہ دیا اور اسکی روح بھی پرواز کر گئی

جس گھڑی دونوں شہید دفن کئے جا رہے تھے اس سرسبز و شاداب درخت کے نیچے بہتی نہر کے کنارے اسی وقت ایک عورت بوڑھی پڑوسن جو کبھی کبھار اسکے پاس آتی جاتی تھی۔ اس نے اسکے اس جگہ کی طرف دیکھا جہاں وہ کھلی قبر کے کنارے بیٹھی روتی رہتی تھی آج اس جگہ کو خالی دیکھ کر گڑھے کے قریب گئی تو دیکھا چادر اوڑھے مٹی میں لتھڑی بے حس و حرکت گڑھے میں پڑی ہے۔ اس نے گڑھے کو جو زندگی اور موت کے مابین پانچ بالشت کا فاصلہ رکھتا ہے مٹی سے بھر دیا۔ اس گڑھے کے ارد گرد پھر اسکی قبر پر ایک آنسو بہا دیا جو نصیبہ کل تھا مرنے والی کا اس دنیا سے۔

الحجاب
(خلاصہ)

اپنے دوست کے متعلق بتا رہا ہے کہ میرا دوست یورپ جاتا ہے جو فطرتاً نہایت شریف شخص ہے چند سال یورپ میں رہنے کے بعد جب وطن واپس آتا ہے تو مزاج بدل چکا ہوتا ہے اور اخلاقی حالت گر چکی ہوتی ہے ۔ پردے کا زبردست مخالف ہو چکا ہوتا ہے۔ میں نے بے پردگی کے مضرات اور حجاب کی متعدد اوصاف و اہمیت گنوائیں لیکن وہ مغربیت سے بری طرح متاثر ہو چکا ہوتا ہے ۔ اور میری بات کا کوئی اثر نہیں لیتا لہٰذا اپنی بیوی کو مجبور کر کے اس کا پردہ اتار دیتا ہے۔ اسی بات پر میری اس سے قطع تعلق ہو جاتی ہے ۔ اور پھر ہماری آمد و رفت بند ہو جاتی ہے کچھ روز بعد ایک رات پولیس والوں کے ساتھ گھر سے نکلتا دیکھ کر میں پریشان ہو جاتا ہوں مجھ سے نہ رہا گیا پوچھا تو معلوم ہوا کہ اسے تھانے میں بلایا گیا ہے ۔ مجھے اپنے ساتھ چلنے کو کہا تو میں تیار ہو گیا اور ساتھ چل پڑا ممکن ہے میری مدد کی ضرورت پڑ جائے ۔ وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ اسکی بیوی اور اس کا دوست ناگفتہ بہ حالت میں پکڑے گئے ہیں ۔ میرے دوست پر یہ بات بجلی بن کر گری جسے سن کر بے ہوش ہو گیا ۔ اپنے دوست کی بیوی کو اسکے باپ کے گھر بھجوایا اور اسے ایمبولینس پر گھر لے آیا ۔ ڈاکٹر کو بلایا جس نے دماغی بخار بتایا ساری رات بیہوش رہا میں پوری رات تیمارداری کرتا رہا صبح ہوش آیا تو اپنے کئے پر بڑا نادم ہوا اور اعتراف کیا کہ گھر کے چراغ سے گھر جلایا دوستوں کی گھر میں اتنی آمد و رفت نہ بڑھاتا تو آج شرمندگی کا سامنا نہ ہوتا روتا ہوا آہیں بھرتا رہا اپنے ساتھ ہر ایک کو ملنے سے منع کر دیا جب بچہ لایا گیا ۔ تو بچے کو بھی شک کی نگاہ سے دیکھنے لگا کہ وہ بھی میرا نہیں معلوم نہیں یہ کس کا ہے؟ شدت تکلیف سے ڈاکٹر کو دوبارہ بلوایا ۔ اس نے بغور معائنہ کرنے کے بعد خاصی مایوسی کا

اظہار کیا اور پھر ناگاہ سکرات کی کیفیت طاری ہو گئی اسی دوران میرے دوست کی بیوی آئی جس نے یقین دلایا کہ وہ جرم کے قریب تھی لیکن سرزد نہیں ہُوا لہٰذا اپنے ذہن کو اور دل کو تسلی دیں۔ اس بات سے مسکرایا اور پھر اسکی روح پرواز کر گئی اپنے دوست کی موت سے میں بیحد غمزدہ ہوا لیکن ایک بات اس صدمے کو ہلکا کرتی ہے کہ اسکی موت پوری قوم کو بے پردگی کی لعنت سے بچانے کے لئے درس عبرت بن گئی۔

الْحِجَابُ

« مَوْضُوعَةٌ »

ذَهَبَ فُلَانٌ إِلَى أُورُبَّا وَمَا نُنْكِرُ مِنْ أَمْرِهِ شَيْئاً ، فَلَبِثَ فِيهَا بِضْعَ سِنِينَ . ثُمَّ عَادَ وَمَا بَقِيَ مِمَّا كُنَّا نَعْرِفُهُ مِنْهُ شَيْءٌ ،

ذَهَبَ بِوَجْهٍ كَوَجْهِ الْعَذْرَاءِ لَيْلَةَ عُرْسِهَا ، وَعَادَ بِوَجْهٍ كَوَجْهِ الصَّخْرَةِ الْمَلْسَاءِ تَحْتَ اللَّيْلَةِ الْمَاطِرَةِ ؛ وَذَهَبَ بِقَلْبٍ نَقِيٍّ طَاهِرٍ يَأْنَسُ بِالْعَفْوِ وَيَسْتَرِيحُ إِلَى الْعُذْرِ ، وَعَادَ بِقَلْبٍ مُلَفَّفٍ مَدْخُولٍ لَا يُفَارِقُهُ السُّخْطُ عَلَى الْأَرْضِ وَسَاكِنِهَا ، وَالنِّقْمَةُ عَلَى السَّمَاءِ وَخَالِقِهَا ؛ وَذَهَبَ بِنَفْسٍ غَضَّةٍ خَاشِعَةٍ تَرَى كُلَّ نَفْسٍ فَوْقَهَا ، وَعَادَ بِنَفْسٍ ذَهَابَةٍ نَزَّاعَةٍ لَا تَرَى شَيْئاً فَوْقَهَا ، وَلَا تُلْقِي نَظْرَةً وَاحِدَةً عَلَى مَا تَحْتَهَا ؛ وَذَهَبَ بِرَأْسٍ مَمْلُوءَةٍ حِكَماً وَرَأْياً ، وَعَادَ بِرَأْسٍ كَرَأْسِ التِّمْثَالِ الْمُثَقَّبِ لَا يَمْلَؤُهَا إِلَّا الْهَوَاءُ الْمُتَرَدِّدُ ؛ وَذَهَبَ وَمَا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ دِينِهِ وَوَطَنِهِ ، وَعَادَ وَمَا عَلَى وَجْهِهَا أَصْغَرُ فِي عَيْنَيْهِ مِنْهُمَا .

وَكُنْتُ أَرَى أَنَّ هٰذِهِ الصُّورَةَ الْغَرِيبَةَ الَّتِي يَتَرَاءَى فِيهَا هٰؤُلَاءِ الضُّعَفَاءُ مِنَ الْفِتْيَانِ الْعَائِدِينَ مِنْ تِلْكَ الدِّيَارِ إِلَى أَوْطَانِهِمْ إِنَّمَا هِيَ أَصْبَاغٌ مُفْرَغَةٌ عَلَى أَجْسَامِهِمْ إِفْرَاغاً لَا تَلْبَثُ أَنْ تَطْلُعَ عَلَيْهَا شَمْسُ الْمَشْرِقِ حَتَّى تَتَصِلَ وَتَتَطَايَرَ ذَرَّاتُهَا فِي أَجْوَاءِ السَّمَاءِ ، وَأَنَّ مَكَانَ الْمَدَنِيَّةِ الْغَرْبِيَّةِ مِنْ نُفُوسِهِمْ مَكَانُ الْوَجْهِ مِنَ الْمِرْآةِ ، إِذَا انْحَرَفَ عَنْهَا زَالَ خَيَالُهُ مِنْهَا فَلَمْ أَشَأْ أَنْ أُفَارِقَ ذٰلِكَ الصَّدِيقَ وَلَبِسْتُهُ

---

۱ یورپ ۲ اترانا۔ جیٹ جانا۔ صحبت کرنا۔ شادی

الحجاب (پردہ)

(موضوعہ - طبع زاد)

فلاں آدمی یورپ گیا جس میں کوئی برائی نہیں تھی. کچھ عرصہ وہاں رہا پھر واپس آیا تو وہ اچھائیاں اب مفقود تھیں جو جاتے وقت ہم دیکھتے تھے۔ وہ ایسے شرمیلے چہرہ والا تھا جیسے کنواری لڑکی سہاگ رات میں ہو اور جب واپس لوٹا تو چہرہ ایسے تھا جیسے بارش والی رات میں ملائم مٹی نظر آئے اور جب گیا تو دل مانوس تھا عفو اور معذرت سے پاک صاف تھا اور جب لوٹا تو دل کھوکھلا ہو چکا تھا جس میں زمین اور اہل زمین کا بغض وحسد بھرا رہتا تھا آسمان اور اسکے خالق سے رنجیدہ ہو چکا تھا جب گیا تھا تو تر و تازہ دل خشوع وخضوع والا نفس لے کر اور جب لوٹا لٹے پٹے نفس کے ساتھ حریص طبیعت لیکر اپنے سے اوپر کسی کو خاطر میں نہ لاتا تھا. اور نہ نیچے کسی پر نظر ڈالتا تھا۔ گیا تو ایسے سر کے ساتھ جو حکمت اور دانائی سے پر تھا لیکن لوٹا تو جیسے مورتی کی کھوپڑی جو کھوکھلی ہو چکی ہو. جس میں ہوا کے سوا کوئی چیز آئے نہ جائے چلا تو اسے روئے زمین پر دین اور وطن سے زیادہ کوئی پسندیدہ چیز نہ تھی اور لوٹا تو اسکی نظروں میں ان دونوں سے زیادہ حقیر چیز کوئی نہ تھی میں دیکھتا تھا یہ عجیب و غریب صورتیں کہ کمزور نوجوان یورپ سے لیکر اپنے وطن واپس آتے ہیں وہ رنگ و روپ جس سے ان کے جسموں کو رنگا گیا مشرق کے سورج طلوع ہونے تک بھی نہیں ٹھہرتا حتیٰ کہ معدوم ہو جاتا ہے اور اسکے ذرات فضائے سماوی میں اڑ جاتے ہیں. اور ان کے لئے مغربی تہذیب و تمدن ایسا ہوتا ہے جیسے چہرے کے لئے آئینہ کہ جب بھی چہرہ ادھر مڑا تو عکس زائل ہو گیا میں نہیں چاہتا تھا کہ اس دوست کو چھوڑ دوں،

عَلَى عَلَاتِهِ وَفَاءً بِعَهْدِهِ السَّابِقِ وَرَجَاءً لِغَدِهِ الْمُنْتَظَرِ مُحْتَمِلاً فِي سَبِيلِ ذٰلِكَ مِنْ حُمْقِهِ وَوَسْوَاسِهِ وَفَسَادِ تَصَوُّرَاتِهِ وَغَرَابَةِ أَطْوَارِهِ ، مَا لَا طَاقَةَ لِمِثْلِي بِاحْتِمَالِ مِثْلِهِ ، حَتَّى جَاءَنِي ذَاتَ لَيْلَةٍ بِدَاهِيَةِ الدَّوَاهِي وَمَصِيبَةِ الْمَصَائِبِ ، فَكَانَتْ آخِرُ عَهْدِي بِهِ .

دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَرَأَيْتُهُ وَاجِماً[1] مُكْتَئِباً فَحَيَّيْتُهُ فَأَوْمَأَ إِلَيَّ بِالتَّحِيَّةِ إِيمَاءً ، فَسَأَلْتُهُ مَا بَالُهُ فَقَالَ : مَا زِلْتُ مُنْذُ اللَّيْلَةِ مِنْ هٰذِهِ الْمَرْأَةِ فِي عَنَاءٍ لَا أَعْرِفُ السَّبِيلَ إِلَى الْخَلَاصِ مِنْهُ ، وَلَا أَدْرِي مَصِيرَ أَمْرِي فِيهِ ، قُلْتُ : وَأَيَّ امْرَأَةٍ تُرِيدُ ؟ قَالَ : تِلْكَ الَّتِي يُسَمِّيهَا النَّاسُ زَوْجَتِي ، وَأُسَمِّيهَا الصَّخْرَةَ الْعَاتِيَةَ فِي طَرِيقِ مَطَالِبِي وَآمَالِي . قُلْتُ : إِنَّكَ كَثِيرُ الْآمَالِ يَا سَيِّدِي فَعَنْ أَيِّ آمَالِكَ تُحَدِّثُ ؟ قَالَ : لَيْسَ لِي فِي الْحَيَاةِ إِلَّا أَمَلٌ وَاحِدٌ هُوَ أَنْ أُغْمِضَ عَيْنِي ثُمَّ أَفْتَحُهُمَا فَلَا أَرَى بُرْقُعاً عَلَى وَجْهِ امْرَأَةٍ فِي هٰذَا الْبَلَدِ ، قُلْتُ : ذٰلِكَ مَا لَا تَمْلِكُهُ وَلَا رَأْيَ لَكَ فِيهِ ، قَالَ : إِنَّ كَثِيراً مِنَ النَّاسِ يَرَوْنَ فِي الْحِجَابِ رَأْيِي ، وَيَتَمَنَّوْنَ فِي أَمْرِهِ مَا أَتَمَنَّى ، وَلَا يَحُولُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ نَزْعِهِ عَنْ وُجُوهِ نِسَائِهِمْ وَإِبْرَازِهِنَّ إِلَى الرِّجَالِ يُجَالِسْنَهُمْ كَمَا يَجْلِسُ بَعْضُهُنَّ إِلَى بَعْضٍ إِلَّا الْعَجْزُ وَالضَّعْفُ وَالْهَيْبَةُ الَّتِي لَا تَزَالُ تُلِمُّ بِنَفْسِ الشَّرْقِيِّ كُلَّمَا حَاوَلَ الْإِقْدَامَ عَلَى أَمْرٍ جَدِيدٍ ، فَرَأَيْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ هَادِمٍ لِهٰذَا الْبِنَاءِ الْعَادِيِّ الْقَدِيمِ الَّذِي وَقَفَ سَدّاً دُونَ سَعَادَةِ الْأُمَّةِ وَارْتِقَائِهَا دَهْراً طَوِيلاً ، وَأَنْ يَتِمَّ عَلَى يَدِي مَا لَمْ يَتِمَّ عَلَى يَدِ أَحَدٍ غَيْرِي مِنْ دُعَاةِ الْحُرِّيَّةِ وَأَشْيَاعِهَا ، فَعَرَضْتُ الْأَمْرَ عَلَى زَوْجَتِي فَأَكْبَرَتْهُ[2] وَأَعْظَمَتْهُ وَخُيِّلَ إِلَيْهَا أَنِّي جِئْتُهَا بِإِحْدَى النَّكَبَاتِ الْعِظَامِ وَالرَّزَايَا[3] الْجِسَامِ وَزَعَمَتْ أَنَّهَا إِنْ بَرَزَتْ إِلَى الرِّجَالِ فَإِنَّهَا لَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تَبْرُزَ إِلَى النِّسَاءِ بَعْدَ ذٰلِكَ

---

[1] سیاه [2] خاموش ۔ منکر لمنا ۔ بخیل ۔ کمینہ ۔ بڑا ۔ گہر [3] مصائب

میں نے اس کے عیوب پر پردہ ڈالا سابقہ وفاؤں کا پاس رکھتے ہوئے اور آئندہ کی
اُمید پر میں نے اسکی حماقتوں اس کے اوہام اس کے فاسد خیالات اور عجیب و غریب
طور و اطوار کو برداشت کرتا رہا حالانکہ میرے جیسا آدمی ایسی باتیں برداشت نہیں کر سکتا۔
حتیٰ کہ وہ ایک رات بہت سخت مصیبت کے ساتھ آیا میں اس کے پاس گیا تو اسے خاموش
اور غمزدہ پایا میں نے اسے سلام کیا تو اس نے اشارے سے جواب دیا میں نے اس کا
حال دریافت کیا تو وہ جواباً کہنے لگا کل رات سے میں عورت کی وجہ سے پریشان ہوں۔
جس سے مجھے خلاصی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی اور مجھے اس سلسلہ میں اپنے فیصلے کا بھی
کوئی انجام نظر نہیں آتا میں نے کہا کیں عورت کے بارے میں کہہ رہے ہو کہنے لگا وہی تو ہے
جسے لوگ میری بیوی کہتے ہیں اور میں اسے اپنے مطالب و مقاصد کی راہ میں بہت بڑی
چٹان سمجھتا ہوں۔ میں نے کہا تم تو بہت کثیر رکھتے ہو اب کونسی خواہشات کی بابت کہہ
رہے ہو کہنے لگا میری زندگی میں ایسی خواہش ہے اور وہ یہ کہ آنکھیں بند کر لوں اور پھر
کھولوں تو اس شہر میں کسی عورت پر برقعہ نہ دیکھوں۔ میں نے کہا یہ تمہارے بس کی بات نہیں ہے
اور نہ اس معاملہ میں تمہاری رائے قابل قبول ہے کہنے لگا بہت سے لوگ پردہ کے بارے میں میرے جیسا
نظریہ رکھتے ہیں اور میری آرزو جیسی آرزو رکھتے ہیں کوئی چیز مانع نہیں ان عورتوں کے چہروں سے
برقعہ اتارنے میں کھلا چلنے اور مردوں سے اختلاط کرنے میں سوائے عاجزی کمزوری اور ہیبت کے جو دائمی ہے جو
اہل مشرق کی شناخت ہے جب بھی وہ چاہتے ہیں اور عمل پر کوئی اقدام میں چاہتا ہوں کہ ان
پرانی بنیادوں کے مسمار کرنے میں سبقت حاصل کروں جو رکاوٹ بنی ہوئی ہے ایک عنصر قوم کی ترقی اور
خوش بختی میں اور یہ کہ تمام کردوں اپنے ہاتھوں سے حریت کی تبلیغ و اشاعت کو جو دوسرے سرانجام
نہیں دے سکتے۔ لہٰذا نیا معاملہ بیوی پر پیش کیا تو اس نے بارگراں اور امر عظیم تصور کیا اور
خیال کیا کہ میں اسکے لئے بہت زبردست مصیبت لایا ہوں اس نے کہا اگر میں مردوں
میں ظاہر ہو کر پھرنے لگی تو پھر میرا عورتوں سے میل جول

حَيَاءً مِنْهُنَّ وَخَجَلاً ، وَلَا خَجَلَ هُنَاكَ وَلَا حَيَاءَ ، وَلٰكِنَّهُ الْمَوْتُ وَالْجُمُودُ وَالذُّلُّ الَّذِي ضَرَبَهُ اللّٰهُ عَلَى هٰؤُلَاءِ النِّسَاءِ فِي هٰذَا الْبَلَدِ أَنْ يَعِشْنَ فِي قُبُورٍ مُظْلِمَةٍ مِنْ خُدُورِهِنَّ وَخُمُرِهِنَّ حَتَّى يَأْتِيَهُنَّ الْمَوْتُ فَيَنْتَقِلْنَ مِنْ مَقْبَرَةِ الدُّنْيَا إِلَى مَقْبَرَةِ الْآخِرَةِ ، فَلَا بُدَّ لِي أَنْ أَبْلُغَ أُمْنِيَّتِي ، وَأَنْ أُعَالِجَ هٰذَا الرَّأْسَ الْقَاسِي الْمُتَحَجِّرَ عِلَاجاً يَنْتَهِي بِإِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ إِمَّا بِكَسْرِهِ أَوْ بِشِفَائِهِ .

فَوَرَدَ عَلَيَّ مِنْ حَدِيثِهِ مَا مَلَأَ نَفْسِي هَمّاً وَحُزْناً وَنَظَرْتُ إِلَيْهِ نَظْرَةَ الرَّاحِمِ الرَّاثِي وَقُلْتُ : أَعَالِمٌ أَنْتَ أَيُّهَا الصَّدِيقُ مَا تَقُولُ ؟ قَالَ : نَعَمْ أَقُولُ الْحَقِيقَةَ الَّتِي أَعْتَقِدُهَا وَأَدِينُ نَفْسِي بِهَا وَاقِعَةً مِنْ نَفْسِكَ وَنُفُوسِ النَّاسِ جَمِيعاً حَيْثُ وَقَعَتْ ، قُلْتُ : هَلْ تَأْذَنُ لِي أَنْ أَقُولَ لَكَ إِنَّكَ عِشْتَ فَتْرَةً طَوِيلَةً فِي دِيَارِ قَوْمٍ لَا حِجَابَ بَيْنَ رِجَالِهِمْ وَنِسَائِهِمْ ، فَهَلْ تَذْكُرُ أَنَّ نَفْسَكَ حَدَّثَتْكَ يَوْماً مِنَ الْأَيَّامِ وَأَنْتَ فِيهِمْ بِالطَّمَعِ فِي شَيْءٍ مِمَّا لَا تَمْلِكُ يَمِينُكَ مِنْ أَعْرَاضِ نِسَائِهِمْ فَنِلْتَ مَا تَطْمَعُ فِيهِ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُ مَالِكُهُ ؟ قَالَ : رُبَّمَا وَقَعَ لِي شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ فَمَاذَا تُرِيدُ ؟ قُلْتُ : أُرِيدُ أَنْ أَقُولَ لَكَ إِنِّي أَخَافُ عَلَى عِرْضِكَ أَنْ يُلِمَّ بِهِ مِنَ النَّاسِ مَا أَلَمَّ بِأَعْرَاضِ النَّاسِ مِنْكَ ، قَالَ : إِنَّ الْمَرْأَةَ الشَّرِيفَةَ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَعِيشَ بَيْنَ الرِّجَالِ مِنْ شَرَفِهَا وَعِفَّتِهَا فِي حِصْنٍ حَصِينٍ لَا تَمْتَدُّ إِلَيْهِ الْمَطَامِعُ ، فَتَدَاخَلَنِي مَا لَمْ أَمْلِكْ مَعَهُ وَقُلْتُ لَهُ : تِلْكَ هِيَ الْخُدْعَةُ الَّتِي يَخْدَعُكُمْ بِهَا الشَّيْطَانُ أَيُّهَا الضُّعَفَاءُ ، وَالثُّلْمَةُ الَّتِي يَعْبُرُ بِهَا فِي زَوَايَا رُؤُوسِكُمْ فَيَنْحَدِرُ مِنْهَا إِلَى عُقُولِكُمْ وَمَدَارِكِكُمْ فَيُفْسِدُهَا عَلَيْكُمْ فَالشَّرَفُ كَلِمَةٌ لَا وُجُودَ لَهَا فِي قَوَامِيسِ اللُّغَةِ وَمَعَاجِمِهَا ، فَإِنْ أَرَدْنَا أَنْ نُفَتِّشَ عَنْهَا فِي قُلُوبِ النَّاسِ وَأَفْئِدَتِهِمْ قَلَّمَا نَجِدُهَا ، وَالنَّفْسُ الْإِنْسَانِيَّةُ كَالْغَدِيرِ الرَّاكِدِ لَا يَزَالُ صَافِياً رَائِقاً حَتَّى يَسْقُطَ فِيهِ حَجَرٌ فَإِذَا هُوَ مُسْتَنْقَعٌ كَدِرٌ ، وَالْعِفَّةُ لَوْنٌ مِنْ أَلْوَانِ النَّفْسِ لَا جَوْهَرٌ مِنْ

---

۱ دوپٹہ، چھپنا، پوشیدہ ہونا ۲ رخنہ ڈالنا ۳ بھل جیز

بوجہ شرم وحیا کے ختم ہو جائے گا یہاں خجالت وحیا کوئی معمہ نہیں لیکن موت جمود اور ذلت ایک مار ہے اللہ کی طرف سے ہمارے اس ملک کی عورتوں پر کہ اپنے پردوں اور دوپٹوں کی تاریک قبروں میں زندگی گذارنے پر مجبور رہیں یہانتک کہ موت آجاتی ہے پھر دنیا کے مقبرہ سے آخرت کے مقبرے کی طرف چلی جاتی ہیں لامحالہ میں اپنی آرزو کی تکمیل کروں گا اور میں ضرور علاج کروں گا اس سخت پتھر جیسے سر کا ایسا علاج کر دو نیکیوں میں سے کسی ایک پر انتہا کر دو لگایا یا شکست و ریخت یا سفا۔ اس کی ان باتوں سے میرا دل غم والم سے بھر گیا میں نے اسے رحم بھری نظروں سے دیکھا اور کہا کیا جانتے ہیں آپ اے میرے دوست کیا کہہ رہے ہیں!

کہنے لگا ہاں میں تو اپنے عقیدہ و نظریہ کے مطابق ایک حقیقت کا اظہار کر رہا ہوں جو کسی نہ کسی صورت میں آپکے اور تمام لوگوں کے دلوں میں جاگزیں ہے۔ میں نے کہا کیا آپ مجھے اجازت دیں گے کہ میں بھی آپ سے کچھ کہوں آپ نے ایک طویل عرصہ ایسی قوم میں زندگی گذاری ہے جن کی عورتوں اور مردوں میں کوئی پردہ نہیں تو کیا تمہیں یاد ہے کہ تمہارے دل نے کسی دن کسی عورت کی عزت کی خواہش کی جس پر تمہارا کوئی حق نہیں تم کامیاب بھی ہوئے اپنی آرزو میں اور مالک کو بھی کوئی خبر نہ ہو؟ کہنے لگا ہاں ایسا تو کئی بار ہوا لیکن تمہارا کیا مقصد ہے؟ میں نے کہا میں یہ کہنا چاہتا ہوں مجھے فکر ہے کہ کہیں تیری عزت کو بھی لوگ پائمال نہ کر دیں جیسے تم سے یہ کام سرزد ہوا۔ وہ کہنے لگا شریف عورت مردوں میں زندگی گذار کر بھی اپنی شرافت و پارسائی کی حفاظت ایک ایسے قلعے میں رہ کر کر سکتی ہے کہ کوئی بھی حرص و ہوس بھری نظر اس پر نہ پڑسکے یہ باتیں سن کر میں بے قابو ہو گیا اور میں نے اسے کہا یہ دھوکہ ہے جس سے شیطان تمہیں فریب میں ڈالتا ہے اسے کمزور عقلوں والو اور یہی وہ رخنہ ہے جہاں سے تمہارے سر کے کونوں میں اتر کر تمہاری عقلوں اور حواس کو خراب کرتا ہے شرافت ایک ایسا کلمہ ہے جس کا لغت و ڈکشنریوں کے سوا کہیں حل تلاش کرنا چاہیں تو ناممکن ہے کہ پا سکیں!

نفس انسانی ایک منجمد تالاب کی مانند ہے جو صاف و شفاف ہوتا ہے جب اس میں کوئی پتھر گرے تو گدلا ہو جاتا ہے اور پارسائی بھی نفس کا ایک رنگ جس کا جوہر اصلی و ذاتی نہیں

جواهرها ، وقلما تثبت الألوان على أشعة الشمس المتساقطة ،
قال : أتنكر وجود العفة بين الناس ؟ قلت : لا أنكرها لأني
أعلم أنها موجودة بين البله الضعفاء والمتكلفين ، ولكني أنكر
وجودها عند الرجل القادر المختلب والمرأة الحاذقة المترفقة إذا
سقط بينهما الحجاب وخلا وجه كل منهما لصاحبه .

في أي جو من أجواء هذا البلد تريدون أن تبرز نساؤكم
لرجالكم ؟

أفي جو المتعلمين وفيهم من سئل مرة : لم لم يتزوج ؟ فأجاب :
نساء البلد جميعاً نسائي .

أم في جو الطلبة وفيهم من يتوارى عن أعين خلانه وأترابه
وخجلاً أن خلت محفظته يوماً من الأيام من صور عشيقاته وخليلاته
أو أقفرت من رسائل الحب والغرام ؟ .

أم في جو الرعاع والغوغاء وكثير منهم يدخل البيت خادماً
ذليلاً ، ويخرج منه صهراً كريماً ؟ .

وبعد : فما هذا الولع بقصة المرأة ، والتملق[1] بحديثها ،
والقيام والقعود بأمرها وأمر حجابها وسفورها ، وحريتها وأسرها ،
كأنما قد قمتم بكل واجب للأمة عليكم في أنفسكم ، فلم يبق
إلا أن تفيضوا من تلك النعم على غيركم .

هذبوا رجالكم قبل أن تهذبوا نساءكم ، فإن عجزتم عن الرجال
فأنتم عن النساء أعجز .

---

(١) تملق : عشق - ٢ تملق کرنا - بہت محبت کرنا - جھوٹ -

رنگ بہت کم تاب لاسکتا ہے سورج کی شعاعوں کے سامنے کہنے لگا نہیں عفت کے وجود سے انکار ہے لوگوں کے درمیان میں نے کہا مجھے کوئی انکار نہیں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ وہ بیوقوف ضعفاء اور تکلف کے عادی لوگوں کے ہاں بالکل موجود ہے لیکن اگر انکار کرتا ہوں اسکے وجود کا جو باکمال اور صاحب قدرت ہو اور ترقی یافتہ ماڈرن (جدید دور) کی عورت جبکہ ان کے مابین کوئی پردہ حائل نہ ہو اور خلوت میں ایک دوسرے کے سامنے ہوں کیا تم اس شہر کی کونسی فضاء میں چاہتے ہو کہ ظاہر کرو اپنی عورتوں کو مردوں کے سامنے آیا سکول کے طلباء کی فضاء میں اور انہی میں سے ایک لڑکے سے جب دریافت کیا گیا کہ تو نے شادی کیوں نہیں کی تو اس نے جواب دیا شہر کی ساری عورتیں میری بیویاں ہیں یا کالج کے طلباء کی فضاء میں جبکہ ان میں شرم وحیاء کے مارے لڑکے اپنے دوستوں سے مُنہ چھپاتے پھرتے ہیں۔ کوئی بھی دن ایسا نہیں ہوگا کہ ان کا بستہ انکی محبوبوں اور دوستوں کی تصویر سے خالی ہو گا یا عشق ومحبت کے خطوط سے خالی ہوگا۔ یا چرواہوں اور عوام الناس کی فضاء میں کہ اکثر ان میں سے جب گھر میں جاتے ہیں تو ایک ذلیل خادم کی حیثیت سے اور نکلتے ہیں تو معزز داماد کی حیثیت سے اور اسکے بعد عورت کے قصے سے دل چسپی کیوں اور اسکے بارے میں گفتگو کرنے سے اتنی استلذاذ کیوں؟ اس کے اٹھنے بیٹھنے پردہ بے پردگی آزادی پابندی سے اسقدر گھبراہٹ کیوں؟ گویا قوم کے تمام فرائض ادا کر چکے جو تم پر عائد ہوتے ہیں اور صرف یہ باقی رہ گیا ہے تمہارے لئے کہ ان نعمتوں کی دوسروں پر بوچھاڑ کرو۔ عورتوں کو تہذیب سکھانے سے پہلے اپنے مردوں کو تو مہذب بنالو اگر تم مردوں کے بارے میں عاجز ہو تو پھر عورتوں کے بارے میں بدرجہ اولیٰ عاجز ولاچار ہو۔

أَبْوَابُ الْفَخْرِ أَمَامَكُمْ كَثِيرَةٌ، فَاطْرُقُوا أَيَّهَا شِئْتُمْ وَدَعُوا هٰذَا الْبَابَ مُوْصَداً، فَإِنَّكُمْ إِنْ فَتَحْتُمُوهُ فَتَحْتُمْ عَلَى أَنْفُسِكُمْ وَيْلاً عَظِيْماً وَشَقَاءً طَوِيْلاً.

أَرُوْنِيْ رَجُلاً وَاحِداً مِنْكُمْ يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَزْعُمَ فِيْ نَفْسِهِ أَنَّهُ يَمْتَلِكُ هَوَاهُ بَيْنَ يَدَيْ امْرَأَةٍ يَرْضَاهَا، فَأُصَدِّقَ أَنَّ امْرَأَةً تَسْتَطِيْعُ أَنْ تَمْلِكَ هَوَاهَا بَيْنَ يَدَيْ رَجُلٍ تَرْضَاهُ.

إِنَّكُمْ تُكَلِّفُوْنَ الْمَرْأَةَ مَا تَعْلَمُوْنَ أَنَّكُمْ تَعْجِزُوْنَ عَنْهُ وَتَطْلُبُوْنَ عِنْدَهَا مَالاَ تَعْرِفُوْنَهُ عِنْدَ أَنْفُسِكُمْ، فَأَنْتُمْ تُخَاطِرُوْنَ بِهَا فِيْ مَعْرَكَةِ الْحَيَاةِ مُخَاطَرَةً لَا تَعْلَمُوْنَ أَتَرْبَحُوْنَهَا مِنْ بَعْدِهَا أَمْ تَخْسَرُوْنَهَا، وَمَا أَحْسَبُكُمْ إِلَّا خَاسِرِيْنَ.

مَا شَكَتِ الْمَرْأَةُ إِلَيْكُمْ ظُلْماً، وَلَا تَقَدَّمَتْ إِلَيْكُمْ فِيْ أَنْ تَحُلُّوْا قَيْدَهَا وَتُطْلِقُوْهَا مِنْ أَسْرِهَا، فَمَا دُخُوْلُكُمْ بَيْنَهَا وَبَيْنَ نَفْسِهَا؟ وَمَا تَمْضِغُكُمْ لَيْلَكُمْ وَنَهَارَكُمْ بِقَصَصِهَا وَأَحَادِيْثِهَا؟.

إِنَّهَا لَا تَشْكُوْ إِلَّا فُضُوْلَكُمْ وَإِسْفَافَكُمْ، وَمُضَايَقَتَكُمْ لَهَا وَوُقُوْفَكُمْ فِيْ وَجْهِهَا حَيْثُمَا سَارَتْ وَأَيْنَمَا حَلَّتْ، حَتَّى ضَاقَ بِهَا وَجْهُ الْفَضَاءِ فَلَمْ تَجِدْ لَهَا سَبِيْلاً إِلَّا أَنْ تَسْجُنَ نَفْسَهَا بِنَفْسِهَا فِيْ بَيْتِهَا فَوْقَ مَا سَجَنَهَا أَهْلُهَا فَأَوْصَدَتْ مِنْ دُوْنِهَا بَابَهَا، وَأَسْبَلَتْ أَسْتَارَهَا، تَبَرُّماً بِكُمْ وَفِرَاراً مِنْ فُضُوْلِكُمْ، فَوَاعَجَباً لَكُمْ تَسْجُنُوْنَهَا بِأَيْدِيْكُمْ ثُمَّ تَقِفُوْنَ عَلَى بَابِ سِجْنِهَا تَبْكُوْنَهَا وَتَنْدُبُوْنَ شَقَاءَهَا!..

إِنَّكُمْ لَا تَرْثُوْنَ[1] لَهَا بَلْ تَرْثُوْنَ لِأَنْفُسِكُمْ، وَلَا تَبْكُوْنَ عَلَيْهَا بَلْ عَلَى أَيَّامٍ قَضَيْتُمُوْهَا فِيْ دِيَارٍ يَسِيْلُ جَوُّهَا تَبَرُّجاً وَسُفُوْراً، وَيَتَدَفَّقُ خَلَاعَةً وَاسْتِهْتَاراً، وَتَوَدُّوْنَ بِجَدْعِ الْأَنْفِ لَوْ ظَفِرْتُمْ هُنَا

---

[1] رونا۔ گریہ زاری [2] رحم کھانا۔

تمہارے سامنے فخر کے بہت سے دروازے ہیں جس کا مرضی کھٹکھٹاؤ لیکن یہ دروازہ بند رہنے دو۔ کیونکہ اگر تم نے اسے کھول دیا تو اپنے اوپر وبالِ عظیم اور بدبختی کو مسلط کر لو گے مجھے کوئی تو ایسا آدمی دکھادو جو اپنی من پسند عورت کے روبرو اپنی خواہش کا مکمل طور پر مالک ہو تو میں تصدیق کر دوں گا کہ عورت کنٹرول رکھتی ہے اپنی شہوت پر اپنے دل پسند مرد کے سامنے تم عورت کو ایسی تکلیف میں مبتلا کرنا چاہتے ہو جس کے بارے اچھی طرح جانتے ہو کہ تم خود عاجز ہو اور اس سے ایسی خواہش رکھتے ہو جس کو اپنے پاس بھی نہیں پاتے تم اسے خطرہ میں ڈال رہے ہو زندگی کے معرکہ میں اور یہ سمجھ نہیں سکتے کہ وہ نفع میں رہیگی یا نقصان میں۔ میں تو سمجھتا ہوں تم خسارے میں ہو عورت کبھی شکایت لے کر نہیں آئی تمہارے پاس ظلم کی اور نہ یہ مطالبہ کیا کہ میری بیڑیاں کھول دو اور مجھے قید سے آزاد کردو پھر کیوں مداخلت کرتے ہو تم اسکے اور اسکی ذات کے درمیان اور پھر شب و روز کیوں اسکے قصے اور باتیں چباتے (کرتے) ہو؟ وہ تمہیں شکایت کرتی تمہاری فضولیات اور بیہودگیوں کی اور تمہاری تنگی کی تم ٹھہر جاتے ہو وہ جہاں بھی جاتی اور ٹھہرتی ہے حتیٰ کہ فضا بھی اس کے لئے تنگ ہو گئی تو کوئی بھی راہ نظر نہ آئی سوائے اس کے کہ خود اپنے آپ کو گھر میں مقید کر لے زیادہ اس سے کہ جتنا گھر والوں نے بھی اسے بند نہیں کیا لہٰذا اس نے دروازے بند کر دیئے اور پردے چھوڑ دیئے کیونکہ وہ تم سے اُکتا گئی تھی اور تمہاری فضولیات سے راہِ فرار اختیار کر گئی تھی تم پر تعجب ہے کہ تم نے اپنے ہاتھوں سے ہی اسے قید کر دیا۔ پھر اس قید خانے کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہو کہ اسکی بدبختی پر واویلا اور گریہ زاری کرو۔ تم اس پر رحم نہیں کرتے بلکہ اپنے آپ پر رحم کرتے ہو اس پر گریہ نہیں کرتے بلکہ اِن دنوں پر روتے ہو جو تم نے اپنے شہر میں گذارے تھے جہاں کی فضاء آرائش و زیبائش اور بے پردگی سے بھری پڑی ہے اور آوارہ گردی اور بیحیائی کے طوفان سے جوش خیز ہے۔ اگر تمہارے اختیار میں ہو تو ناک کاٹ کر یہاں

لك العيش الذي خلفتموه هناك .

لقد كنا وكانت العفة في سقاء(١) من الحجاب موكوءة(٢) فما زلتم به تنقبون في جوانبه كل يوم ثقباً والعفة تتسلل منه قطرة قطرة حتى تقبض(٣)، وتكرش(٤) ثم لم يكفكم ذلك منه حتى جئتم اليوم تريدون أن تحلوا وكاءه حتى لا تبقى فيه قطرة واحدة .

عاشت المرأة المصرية حقبة من دهرها هادئة مطمئنة(٥) في بيتها ، راضية عن نفسها وعن عيشها ، ترى السعادة كل السعادة في واجب تؤديه لنفسها ، أو وقفة تقفها بين يدي ربها ، أو عطفة تعطفها على ولدها ، أو جلسة تجلسها إلى جارتها تبثها ذات نفسها وتستبثها سريرة قلبها ، وترى الشرف كل الشرف في خضوعها لأبيها وائتمارها بأمر زوجها ، ونزولها عند رضاهما ، وكانت تفهم معنى الحب وتجهل معنى الغرام(٦) ، فتحب زوجها لأنه زوجها ، كما تحب ولدها لأنه ولدها ، فإن رأى غيرها من النساء أن الحب أساس الزواج رأت هي أن الزواج أساس الحب ، فقلتم لها إن هؤلاء الذين يستبدون بأمرك من أهلك ليسوا بأوفر منك عقلاً ولا أفضل رأياً ، ولا أقدر على النظر لك من نظرك لنفسك ، فلا حق لهم في هذا السلطان الذي يزعمونه لأنفسهم عليك ، فازدرت أباها ، وتمردت على زوجها وأصبح البيت الذي كان بالأمس عرساً من الأعراس الضاحكة مناحة قائمة لا تهدأ نارها ، ولا يخبو أوارها .

وقلتم لها لا بد لك أن تختاري زوجك بنفسك حتى لا يخدعك

---

١ مشکیزہ ٢ بند ٣ خشک ٤ تسمہ ٥ پرسکون ٦ عشق کے عطیہ دینا۔ ٧ آنکھ کا لگاتار آنسو بہانا۔

وہ زندگی حاصل کرنا چاہتے ہو جو تم پیچھے چھوڑ آئے پاک دامنی پردے کے مشکیزے میں بند تھی۔
تم اسکے اطراف میں سوراخ کرتے رہے اور عفت اس سے قطرہ قطرہ بہتی رہی حتیٰ کہ وہ پردے
کا مشکیزہ سکڑنے لگا پھر تم نے اس پر بھی اکتفا نہ کیا حتیٰ کہ آج تم نے اس کا تسمہ کھول دینا
چاہا تاکہ اس میں ایک بھی قطرہ باقی نہ رہے۔ مصری عورت ایک زمانے تک بڑے سکون
واطمینان سے اپنے گھر زندگی بسر کر رہی تھی۔ جو اپنے آپ اور اپنی زندگی سے خوش تھی وہ
سعادت کاملہ سمجھتی تھی فرائض کے ادا کر کے اپنے رب کے سامنے کچھ دیر کھڑے ہونے کو اور
اپنے بچے پر نظرِ شفقت کرنے کو۔ اپنی پڑوسن سے بات چیت کرنے اور اسکی باتیں سننے
کو اپنے باپ کے سامنے عاجزی خاوند کا حکم تسلیم کرنے اور اسے خوش رکھنے کو شرافت
کاملہ سمجھتی تھی جو محبت کے مفہوم سے آشنا اور عشق و عاشقی کے معنیٰ سے ناواقف تھی اور وہ
خاوند سے اس لئے محبت کرتی تھی کہ وہ اس کا خاوند ہے جیسا کہ بچے سے اس لئے محبت کرتی
تھی کہ وہ اس کا بچہ ہے مگر دوسری عورتوں کے خیال میں محبت شادی کی بنا پر تھی تم نے اس
سے کہا وہ لوگ جو تجھ پر احکامات مسلط کرتے ہیں یہ تیرے گھر والے تجھ سے زیادہ عقلمند نہیں
ہیں اور نہ انیر تیری رائے فضیلت رکھتی ہے اور نہ وہ تیرے متعلق ایسی نظر رکھتے ہیں
جیسے تو اپنے بارے میں رکھتی ہے۔ اس لئے کوئی حق نہیں پہنچتا انہیں اس حکومت کا
جس کے وہ اپنے آپ کو اہل سمجھتے ہیں تو وہ اپنے باپ کو ذلیل سمجھنے لگی اور خاوند
سے بغاوت کرنے لگی اور پھر نتیجہ یہ نکلا کہ جو گھر کل شام تک ہنسی
خوشی کی محفل شادی تھا۔ آج وہ ماتم کدہ بن گیا جس کی آگ بجھنے نہ پائی۔
اور نہیں بجھ سکتے کبھی اس کے شعلے تم نے اس سے کہا یہ ضروری ہے
کہ تو خود ہی اپنے خاوند کا انتخاب کرتا کہ نہ دھوکہ دے سکیں تجھے

أهلكِ عن سعادةِ مستقبلكِ فاختارت لنفسها أسوأ مما اختار لها أهلها ، فلم يزد عمر سعادتها على يومٍ وليلةٍ ثم الشقاء الطويل بعد ذلك والعذاب الأليم.

وقلتم لها : إن الحب أساس الزواج فما زالت تقلب عينيها في وجوه الرجال مصعدة مصوبة حتى شغلها الحب عن الزواج فعنيت به عنه.

وقلتم لها : إن سعادة المرأة في حياتها أن يكون زوجها عشيقها ، وما كانت تعرف إلا أن الزوج غير العشيق . فأصبحت تطلب في كل يوم زوجاً جديداً يحيي من لوعة الحب ما أماته الزوج القديم فلا قديماً استبقت ولا جديداً أفادت(١).

وقلتم لها : لا بد أن تتعلمي لتحسني تربية ولدك ، والقيام على شؤون بيتك ، فتعلمت كل شيء إلا تربية ولدها ، والقيام على شؤون بيتها.

وقلتم لها : نحن لا نتزوج من النساء إلا من نحبها ونرضاها ويلائم ذوقها ذوقنا ، وشعورها شعورنا ، فرأت أن لا بد لها أن تعرف مواقع أهوائكم ، ومباهج أنظاركم لتتجمل لكم بما تحبون ، فراجعت فهرس حياتكم صفحة صفحة فلم تر فيه غير أسماء الخليعات المستهترات(٢) ، والضاحكات اللاعبات والإعجاب بهن والثناء على ذكائهن وفطنتهن ، فتخلعت واستهترت لتبلغ رضاكم ، وتنزل عند محبتكم ، ثم مشت إليكم بهذا الثوب الرقيق الشفاف تعرض نفسها عليكم عرضاً ، كما تعرض الأمة

---

١ محبت کا کسی کو بیدار کرنا ٢ کھوڑسی کا جوڑ۔ حوائج ضروریات ٣ خواہشات کی پیروی

تیرے گھر والے تیری مستقبل کی سعادت کے بارے میں تو اپنے لئے اس نے برا پسند کیا۔
جو اس کے گھر والوں نے کیا تھا لہذا اسکی سعادت کی عمر صرف ایک دن اور ایک رات
تھی اور پھر اس کے بعد طویل بدبختی اور دردناک عذاب تھا تم نے اس سے کہا کہ عورت
کی خوش بختی اسکی اس زندگی میں ہے کہ عشق کی شادی کرے حالانکہ وہ محبت کی شادی
کے علاوہ کچھ جانتی نہ تھی وہ روزانہ نئے خاوند کی تلاش میں رہی تاکہ محبت کی روئیدگی
زندہ کرتی رہے جسے کہنہ شوہر نے ختم کر دیا۔ اس طرح نہ تو قدیم رہا اور نہ جدید سے
استفادہ ہوا تم نے کہا یہ ضروری ہے کہ تو تعلیم حاصل کرے تاکہ اپنے بچے کو حسن تربیت سے
آراستہ کر سکے اور گھر کا نظام بخوبی سنبھال سکے وہ سب باتیں سیکھ گئی مگر بچے کی
تربیت اور نظام خانہ کے متعلق کچھ نہ کر سکی اور تم نے اس سے کہا ہم صرف اپنی پسند
کی عورتوں سے شادی کرتے ہیں جن کو خود ہم منتخب بھی کرتے ہیں اور جن کا ذوق ہمارے
ذوق سے مطابقت رکھتا ہے۔ اور ان کے احساسات ہمارے احساسات سے ملتے ہیں۔
اس لئے ضروری ہوا کہ تمہاری خواہش کو جانے اور تمہاری نظر میں جچنے والی چیزوں کو
پہچانے تاکہ تمہاری خواہش کے عین مطابق اپنے آپ کو بنا سنوار سکے۔ لہذا اس نے تمہاری
زندگی کی فہرست کا ایک ایک صفحہ پڑھا تو اس میں سوائے لوفر بے حیا ہنسوڑی اور لہو و
لعب کرنے والیوں کے کسی کو نہ پایا۔ ان کی تعریف کے ڈونگرے برستے رہے۔
اور انکی تعریف ذکاوت و ذہانت کے پل بندھتے دیکھے
لہذا وہ بھی بے حیا، اور بے ہودہ بن گئی تاکہ تمہاری رضامندی حاصل
کر سکے پھر وہ چلی تمہاری طرف باریک شفاف لباس میں ملبوس ہو
کر اپنے آپ کو تم پر پیش کرتے ہوئے جیسے پیش کرتی ہے لونڈی

نفسها في سوق الرقيق فأعرضتم عنها ونبوتم بها ، وقلتم لها : إنا لا نتزوج النساء العاهرات ، كأنكم لا تبالون أن يكون نساء الأمة جميعاً ساقطات إذا سلمت لكم نساؤكم ، فرجعت أدراجها خائبة منكسرة وقد أباها الخليع ، وترفع عنها المحتشم ، فلم تجد بين يديها غير باب السقوط فسقطت .

وكذلك انتشرت الريبة في نفوس الأمة جميعاً وتمشت الظنون بين رجالها ونسائها ، فتعاجز الفريقان وأظلم الفضاء بينهما ، وأصبحت البيوت كالأديرة لا يرى فيها الرائي إلا رجالا مترهبين ونساء عانسات .

ذلك بكاؤكم على المرأة أيها الراحمون ، وهذا رثاؤكم[1] لها وعطفكم عليها !

نحن نعلم كما تعلمون أن المرأة في حاجة إلى العلم ، فليهذبها أبوها أو أخوها ، فالتهذيب أنفع لها من العلم ، وإلى اختيار الزوج العادل الرحيم ، فليحسن الآباء اختيار الأزواج لبناتهم وليجمل الأزواج عشرة نسائهم . وإلى النور والهواء تبرز إليهما وتتمتع فيهما بنعمة الحياة ، فليأذن لها أولياؤها بذلك وليرافقها رفيق في غدواتها وروحاتها كما يرافق الشاة راعيها خوفاً عليها من الذئاب فإن عجزنا عن أن نأخذ الآباء والإخوة والأزواج بذلك فلننفض أيدينا من الأمة جميعها نسائها ورجالها فليست المرأة بأقدر على إصلاح نفسها من الرجل على إصلاحها .

أعجب ما أعجب له في شؤونكم إنكم تعلمتم كل شيء إلا

---

[1] ہر وقت شیشے دیکھنے والی عورت ۔ ہارسنگھار کرنے والی ۔ رحم کرنا ۔

اپنے آپ کو بردہ فروشوں کے بازار میں تم نے اعراض کرلیا اور ناپسند کیا۔ اور تم نے ان سے کہا کہ ہم بدمعاش عورتوں سے شادی نہیں کرتے گویا کہ تمہیں کوئی پرواہ نہیں کہ قوم کی تمام عورتیں فاحشہ ہو جائیں لیکن تمہاری اپنی بیویاں صحیح سلامت رہیں لہذا وہ واپس ہو گئی شکستہ دل محروم کہ بیحیا لوگ اچھا نہیں سمجھتے اور شریف لوگ ان سے دامن بچاتے تھے۔ نتیجتاً اس نے سوائے قعرِ مذلت کے کچھ حاصل نہ کیا۔ لہذا وہ اس میں گر پڑی۔ اس طرح پوری قوم کے نفوس میں شک و شبہ پیدا ہو گیا اور عورتوں مردوں میں بدگمانیاں پھیل گئیں۔ پس دونوں فریق ایک دوسرے سے عاجز آ گئے اور دونوں کے درمیان فضا مکدر ہو گئی اور گھر خانقاہوں کی طرح ہو گئے کہ ان میں راہب مرد اور راہب عورتیں ہی نظر آنے لگیں۔ اے رحم کرنے والو یہ ہے تمہاری عورتوں پر رشک کی حقیقت اور یہ ہے تمہاری اس کے لئے رحمت اور نظرِ شفقت۔ ہم جانتے ہیں جیسے تم جانتے ہو کہ عورت کو تعلیم کی ضرورت ہے لہذا اس کے باپ یا بھائی کو چاہیئے کہ اسے مہذب بنائیں کیونکہ تہذیب علم سے زیادہ مفید ہے اگر اسے ایک منصف مزاج مہربان شوہر بھی چاہیئے تو چاہیئے کہ باپ اپنی بیٹیوں کے لئے اچھے بر تلاش کریں اور شوہروں کو چاہیئے کہ اپنی بیویوں سے بہتر سلوک کریں کھلی فضا اور صاف ہوا میں انہیں سیر کرائیں۔ پھرائیں اور زندگی کی نعمت سے متمتع کریں عورتوں کے ورثا کو چاہیئے کہ وہ اجازت دیں اس بات کی اور نرمی اختیار کریں کہ صبح و شام کی سیر میں ان کے ساتھ گھر والا ہو جیسے بکریاں اپنے چرواہے کے ساتھ رہتی ہیں تاکہ بھیڑیا چیر پھاڑ نہ ڈالے اگر ہم عاجز ہیں۔ اس بات سے کہ باپ۔ بھائی۔ شوہر ایسا نہیں کر سکتے تو ہمیں چاہیئے کہ ہم قوم کے تمام مردوں اور عورتوں سے ہاتھ دھو بیٹھیں کیونکہ عورت اصلاحِ نفس پر قدرت نہیں رکھتی جس قدر مرد اس کی اصلاح پر قدرت رکھتے ہیں۔

مجھے سب سے زیادہ تعجب اِس بات پر ہے کہ تم نے سب کچھ سیکھ لیا۔

شيئاً واحداً هو أدنى إلى مداركِكم أن تعلموه قبل كل شيء، وهو أن لكل تربةٍ نباتاً ينبت فيها، ولكل نباتٍ زمناً ينمو فيه!

ورأيتم العلماء في أوروبا يشتغلون بكماليات العلوم بين أممٍ قد فرغت من ضرورياتها فاشتغلتم بها مثلهم في أمةٍ لا يزال سوادها الأعظم في حاجةٍ إلى معرفة حروف الهجاء.

ورأيتم الفلاسفة فيها ينشرون فلسفة الكفر بين شعوبٍ ملحدة لها من عقولها وآدابها ما يغنيها بعض الغناء عن إيمانها فاشتغلتم بنشرها بين أمةٍ ضعيفةٍ ساذجةٍ لا يغنيها عن إيمانها شيءٌ إن كان هناك ما يغني عنه.

ورأيتم الرجل الأوروبي حراً مطلقاً يفعل ما يشاء ويعيش كما يريد لأنه يستطيع أن يملك نفسه وخطواته في الساعة التي يعلم فيها أنه قد وصل إلى حدود الحرية التي رسمها لنفسه فلا يتخطاها فأردتم أن تمنحوا هذه الحرية نفسها رجلاً ضعيف الإرادة والعزيمة يعيش من حياته الأدبية في رأس منحدرٍ زلقٍ[١] إن زلت به قدمه مرةً تدهور من حيث لا يستطيع أن يتماسك حتى يبلغ الهوة ويتردى في قرارتها.

ورأيتم الزوج الأوروبي الذي أطفأت البيئة غيرته وأزالت خشونة نفسه وخرشتها يستطيع أن يرى زوجته تخاصر من يشاء، وتصاحب من تشاء، وتخلو بمن تشاء، فيقف أمام ذلك المشهد موقف الجامد المتبلد، فأردتم الرجل الشرقي الغيور الملتهب أن يقف موقفه، ويتماسك إستمساكه.

ورأيتم المرأة الأوروبية الحرية المتفتية في كثيرٍ من مواقفها

ا داده ۲ بخشش کرنا ۳ پھسلنا ۴ حیران پریشان ششدر

مگر ایک چیز جو تمہاری سمجھ کے قریب تھی نہ سیکھ سکے۔ حالانکہ ہر بات سے پہلے اسے سیکھنا چاہیئے اور وہ یہ ہے کہ ہر سرزمین میں ایک خاص گھاس اُگتی ہے اور اسکے اُگنے کا ایک خاص وقت ہوتا ہے جس میں اسکی نشوونما ہوتی ہے تم نے یورپ کے علماء کو دیکھا ہوگا کہ وہ علوم کے کمالات میں ایک ایسی قوم میں مشغول ہیں جو اپنی ضروریات سے فراغت حاصل کر چکی ہے تم بھی مشغول ہوئے ان کی طرح ایسی قوم میں جسکا سوادِ اعظم حروف تہجی بھی نہیں جانتا ۔ اور تم نے دیکھا فلسفیوں کو جو کفر کے فلسفہ کو فروغ دے رہے ہیں ملحد قبائل میں جن کے عقول و آداب انہیں ایمان سے قدرے مستغنی کر سکتے ہیں تم بھی قوم میں ان کی نشر و اشاعت کرنے لگے ہو وہ قوم جو کمزور اور بالکل سادہ ہے کہ اسکے ایمان سے کوئی چیز بھی بے پرواہ نہیں کر سکتی ۔ اگر کوئی چیز ایسی ہو بھی جو اسے بے نیاز کرے تم نے دیکھا یورپین مرد بالکل آزاد ہے جو چاہے کرے اور جسطرح کی چاہے زندگی گزارے اس لئے کہ وہ اپنے نفس اور اپنے قدموں پر پورا پورا کنٹرول رکھتا ہے ۔ اس لمحہ میں جب وہ جانتا ہو کہ وہ آزادی کی ساری حدیں عبور کر چکا ہے جن کو اس نے اپنی ذات کے لئے مخصوص کیا تھا لیکن اُن حدود سے آگے قدم نہیں رکھتا تم چاہتے ہو کہ یہ آزادی تم اسے عطا کر دو جو ضعیف الارادہ اور ضعیف المقصد ہے جو گذار رہا ہے ۔ اپنی ادبی زندگی پھسلان چٹان کے کنارے پر اگر ایک قدم بھی پھسلا تو لڑھکتا چلا جائے گا پھر رُک نہ سکے گا ۔ حتیٰ کہ گڑھے تک پہنچ جائے گا اور وہاں ہلاک ہو جائے گا اور تم نے یورپین خاوند کو دیکھا جسکی غیرت کو ماحول نے بجھا دیا اور زائل کر دیا ۔ اس کے نفس کی حدت و خشونت کو اور دیکھ سکتا ہے اپنی بیوی کو ہر اس شخص کے پہلو میں جسے اسکی بیوی چاہے جس کے ساتھ وہ رفاقت کرے اور جس کے ساتھ وہ خلوت کرنا چاہے کر سکتی ہے اور اس مقام پر اس کا شوہر بدھو اور جامد بنا کھڑا رہتا ہے تو تم چاہتے ہو مشرقی غیور مرد سے یہی بات کہ وہ بھی ایسے موقعہ (خاموش تماشائی بنا) کھڑا رہے اور ضبط کرتا رہے اس (مغربی مرد کی) طرح اور تم نے یورپ کی عورت کو دیکھا جو جرأت مند اور بہادر بہت سے مقامات پر کھڑی ہو سکتی ہے۔

مَعَ الرِّجَالِ أَنْ تَحْتَفِظَ بِنَفْسِهَا وَكَرَامَتِهَا فَأَرَدْتُمْ مِنَ الْمَرْأَةِ الْمِصْرِيَّةِ الضَّعِيفَةِ السَّاذَجَةِ أَنْ تَبْرُزَ لِلرِّجَالِ بُرُوزَهَا ، وَتَحْتَفِظَ بِنَفْسِهَا احْتِفَاظَهَا !

وَكُلُّ نَبَاتٍ يُزْرَعُ فِي أَرْضٍ غَيْرَ أَرْضِهِ ، أَوْ فِي سَاعَةٍ غَيْرِ سَاعَتِهِ ، إِمَّا أَنْ تَأْبَاهُ الْأَرْضُ فَتَلْفِظَهُ ، وَإِمَّا أَنْ يَنْشَبَ فِيهَا فَيُفْسِدَهَا .

إِنَّا نَضْرَعُ إِلَيْكُمْ بِاسْمِ الشَّرَفِ الْوَطَنِيِّ وَالْحُرْمَةِ الدِّينِيَّةِ أَنْ تَتْرُكُوا تِلْكَ الْبَقِيَّةَ الْبَاقِيَةَ مِنْ نِسَاءِ الْأُمَّةِ مُطْمَئِنَّاتٍ فِي بُيُوتِهِنَّ ، وَلَا تُزْعِجُوهُنَّ بِأَحْلَامِكُمْ وَآمَالِكُمْ كَمَا أَزْعَجْتُمْ مَنْ قَبْلَهُنَّ ، فَكُلُّ جُرْحٍ مِنْ جُرُوحِ الْأُمَّةِ لَهُ دَوَاءٌ إِلَّا جُرْحَ الشَّرَفِ ، فَإِنْ أَبَيْتُمْ إِلَّا أَنْ تَفْعَلُوا فَانْتَظِرُوا بِأَنْفُسِكُمْ قَلِيلًا رَيْثَمَا تَنْتَزِعُ الْأَيَّامُ مِنْ صُدُورِكُمْ هٰذِهِ الْغَيْرَةَ الَّتِي وَرِثْتُمُوهَا عَنْ آبَائِكُمْ وَأَجْدَادِكُمْ لِتَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعِيشُوا فِي حَيَاتِكُمْ الْجَدِيدَةِ سُعَدَاءَ آمِنِينَ .

• • •

فَمَا زَادَ الْفَتَى عَلَى أَنِ ابْتَسَمَ فِي وَجْهِي ابْتِسَامَةَ الْهُزْءِ وَالسُّخْرِيَةِ ، وَقَالَ : تِلْكَ حَمَاقَاتٌ مَا جِئْنَا إِلَّا لِنُعَالِجَهَا فَلْنَصْطَبِرْ عَلَيْهَا حَتَّى يَقْضِيَ اللّٰهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهَا ، فَقُلْتُ لَهُ : لَكَ أَمْرُكَ فِي نَفْسِكَ وَفِي أَهْلِكَ فَاصْنَعْ بِهِمَا مَا تَشَاءُ ، وَائْذَنْ لِي أَنْ أَقُولَ لَكَ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَخْتَلِفَ إِلَى بَيْتِكَ بَعْدَ الْيَوْمِ إِبْقَاءً عَلَيْكَ وَعَلَى نَفْسِي ، لِأَنِّي أَعْلَمُ أَنَّ السَّاعَةَ الَّتِي يَنْفَرِجُ لِي فِيهَا جَانِبُ سِتْرٍ مِنْ أَسْتَارِ بَيْتِكَ عَنْ وَجْهِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِكَ تَقْتُلُنِي حَيَاءً وَخَجَلًا . ثُمَّ انْصَرَفْتُ . وَكَانَ هٰذَا فِرَاقُ مَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ .

وَمَا هِيَ إِلَّا أَيَّامٌ قَلَائِلُ حَتَّى سَمِعْتُ النَّاسَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ فُلَانًا هَتَكَ السِّتْرَ فِي مَنْزِلِهِ بَيْنَ نِسَائِهِ وَرِجَالِهِ ، وَأَنَّ بَيْتَهُ أَصْبَحَ مَغْشِيًّا

مردوں کے ساتھ جو اپنی عزت کا خود تحفظ کرسکتی ہے تو مصری کمزور اور سادہ لوح عورت سے بھی تم چاہتے ہو کہ وہ مردوں کے شانہ بشانہ نکلے اور مکمل طور پر اپنی حفاظت سرانجام دے ہر وہ نبات جو کسی دوسری زمین میں کاشت کی جائے یا اپنے وقت پر نہ بوئی جائے یا تو زمین برداشت نہ کرتے ہوئے اگل دے گی یا پھر وہ زمین کو ہی خراب کردے گی ہم آپ سے التجا کرتے ہیں وطنی شرافت اور عزت وحرمت دینی کے نام پر کہ چھوڑ دو قوم کی باقی عورتوں کو اپنے گھروں میں جو پُرسکون اور بے خوف زندگی گذار رہی ہیں۔ نہ گھبراؤ ان کو اپنے خوابوں اور اپنی آرزوؤں سے جیسا کہ تم ان سے قبل بھی تو عورتوں کو خوفزدہ کرچکے ہو۔ قوم کے ہر زخم کا علاج ممکن ہے مگر شرافت کے زخم کی کوئی دوا نہیں ہے۔ اگر تم ایسا کرنے سے باز نہیں آتے تو تھوڑا سا انتظار کرو دیکھو گے زمانہ تمہاری غیرت کو تمہارے سینوں سے نکال کر پھینک دے گا جس کے وارث ہوئے تم اپنے آباء واجداد سے کہ تم زندہ رہو اپنی اس جدید زندگی میں خوش بختی اور امن کے ساتھ

(یہ سب باتیں سُنکر) نوجوان سے صرف یہ ہُوا کہ تمسخر آمیز مسکراہٹ سے میری طرف دیکھا اور کہنے لگا ہم اپنی حماقتوں کے علاج کے لئے آئے ہیں ہم اس وقت تک صبر کریں گے۔ جب تک اللہ تعالیٰ ہمارے اور ان کے مابین فیصلہ صادر نہ فرما دے۔ میں نے اس سے کہا تمہیں اپنی ذات اور گھر والوں کا اختیار ہے۔ جو چاہے کیجئے لیکن مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ سے اتنا عرض کرسکوں کہ میں آج کے بعد تمہارے گھر نہیں آجا سکتا۔ اس لئے کہ آپ کا بھی خیال ہے اور اپنا بھی ہے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ جس لمحہ آپ کے گھر سے کسی پردے سے عورت کا مُنہ کُھلا ہوگا تو میں مرجاؤں گا شرم وحیاء کے مارے اور پھر میں وہاں سے چلا آیا اسکے بعد میرے اور اسکے درمیان جدائی واقع ہوگئی

اور تھوڑے دن گذرے تھے کہ لوگوں سے میں نے سنا وہ بتا رہے تھے کہ فلاں آدمی نے اپنے گھر میں عورتوں مردوں کا پردہ اٹھا دیا۔ اور اسکے گھر دوستوں کی بھیڑ رہتی ہے۔

لا تزال النعال خافقة ببابه ، فذرفت عيني دمعة لا أعلم هل هي دمعة الغيرة على العرض المذال ، أو الحزن على الصديق المفقود؟

مرت على تلك الحادثة ثلاثة أعوام لا أزوره فيها ، ولا يزورني ، ولا ألقاه في طريقه إلا قليلاً فأحييه تحية الغريب للغريب من حيث لا يجري لما كان بيننا ذكر ثم أنطلق في سبيلي .

فإني لعائد إلى منزلي ليلة أمس ، وقد مضى الشطر الأول من الليل ، إذ رأيته خارجاً من منزله يمشي مشية الذاهل الحائر وبجانبه جندي من جنود الشرطة كأنما هو يحرسه أو يقتاده فأهمني أمره ودنوت منه فسألته عن شأنه فقال : لا علم لي بشيء سوى أن هذا الجندي قد طرق الساعة بابي يدعوني إلى مخفر الشرطة ، ولا أعلم لمثل هذه الدعوة في مثل هذه الساعة سبباً ، وما أنا بالرجل المذنب ، ولا المريب ، فهل أستطيع أن أرجوك يا صديقي بعد الذي كان بيني وبينك أن تصحبني الليلة في وجهي هذا علي أحتاج إلى بعض المعونة فيما قد يعرض لي هناك من الشؤون؟ قلت : لا أحب إلي من ذلك ، ومشيت معه صامتاً لا أحدثه ، ولا يقول لي شيئاً ، ثم شعرت كأنه يزور في نفسه كلاماً يريد أن يفضي به إلي فيمنعه الخجل والحياء ففاتحته الحديث وقلت له : ألا تستطيع أن تتذكر لهذه الدعوة سبباً ؟ فنظر إلي نظرة حائرة ، وقال : إن أخوف ما أخافه أن يكون قد حدث لزوجتي الليلة حادث ، فقد رابني من أمرها أنها لم تعد إلى المنزل حتى الساعة ، وما كان ذلك شأنها من قبل . قلت : أما كان يصحبها أحد؟ قال : لا ، قلت ، ألا تعلم المكان الذي ذهبت إليه؟ قال : لا ، قلت :

---

۱ کھٹکنا ۲ سپاہی ۔ شکری ۳ ہنکانا ۴ پریشان حیران

اور اسکے دروازے پر جوتے کھٹکھٹتے رہتے ہیں۔ یہ بات سُن کر میری آنکھوں سے آنسو ٹپکا معلوم نہیں یہ برباد ہونے والی عزت پر غیرت کا آنسو تھا یا گمشدہ دوست پر غم کا آنسو؟ یہ واقعہ گذرے تین سال کا عرصہ ہوگیا ہیں گیا نہ وہ آیا کبھی سرِ راہ ملاقات ہو جاتی تو ایک اجنبی کی طرح سلام کیا اور گذر گئے اس دوران کوئی بھی تذکرہ نہ ہُوا پھر میں نے راستہ ہی ترک کر دیا۔

کل رات میں گھر واپس آ رہا تھا رات کا پہلا حصّہ گذر چکا تھا۔ اچانک میں نے اسے دیکھا گھر سے نکلتے جیسے کوئی بھولا بھالا حیران و پریشان ہو اسکے ساتھ ایک سپاہی تھا گویا وہ اسکی نگرانی کر رہا ہے یا اسے ہنکا کر لے جا رہا ہے مجھے بڑا صدمہ ہوا اسکے اس واقعہ کا اس کا۔ میں اس کے پاس گیا اور اس کا معاملہ دریافت کیا کہنے لگا مجھے تو کچھ پتہ نہیں بس ابھی اس سپاہی نے میرے دروازے پر دستک دی کہ تمہیں تھانے بلایا گیا ہے۔ میں اس بلاوے کا کوئی سبب نہیں جان سکا۔ نہ میں مجرم ہوں اور نہ مشکوک ہوں اے دوست کیا میں اُمید کروں کہ آجکی شب آپ میرے ساتھ ہی گذاریں گے گو کہ آپکی اور میری کچھ رنجش سی ہوگئی تھی ہو سکتا ہے وہاں پر مجھے آپ کی کسی مدد کی ضرورت پڑے میں نے کہا بخوشی چلوں گا میں اس کے ساتھ خاموشی سے چلتا رہا نہ اس نے کوئی بات کہی اور نہ میں بولا پھر میں نے محسوس کیا گویا کہ وہ کچھ اپنے دل میں سوچ رہا ہے اور کوئی بات مجھ تک پہنچانا چاہتا ہے لیکن شرم و حیاء مانع ہے لہٰذا میں نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا کہ کیا آپ مجھے اس بلاوے کا اصل سبب نہیں بتائیں گے تو میری طرف حیران اور سراسیمہ نظروں سے دیکھا اور کہنے لگا مجھے خدشہ ہے کہیں میری بیوی کو آج رات کوئی حادثہ پیش آیا ہو! یہ شک اس لئے پیدا ہوا ہے کہ وہ ابتک گھر نہیں لوٹی حالانکہ ایسا کبھی پہلے تو نہیں ہُوا۔ میں نے کہا۔

کیا اسکے ساتھ کوئی تھا؟ کہنے لگا "نہیں"

میں نے کہا۔ "کیا تم جانتے ہو وہ کہاں گئی تھی۔

بولا۔ "نہیں" میں نے کہا۔

وَمِمَّ تخافُ عليها ؟ قالَ : لا أخافُ شيئاً سوى أنّي أعلمُ أنها امرأةٌ غيورٌ حمقاءُ فلعلّ بعضَ الناسِ حاولَ العبثَ بها في طريقها فشرسَت عليه فوقعت بينهما واقعةٌ انتهى أمرُها إلى مخفرِ[1] الشرطةِ وكنّا قد وصلنا إلى المخفرِ فاقتادنا الجنديُّ إلى قاعةِ المأمورِ فوقفنا بين يديه . فأشارَ إلى جنديٍّ أمامه إشارةً لم نفهمها ، ثمّ استدنى الفتى إليه وقالَ له يسوءُني أن أقولَ لكَ يا سيّدي إنّ رجالَ الشرطةِ قد عثروا الليلةَ في مكانٍ من أمكنةِ الريبةِ برجلٍ وامرأةٍ في حالٍ غيرِ صالحةٍ فاقتادوهما إلى المخفرِ فزعمتِ المرأةُ أنّ لها بكَ صلةً فدعوناكَ لتكشفَ لنا الحقيقةَ في أمرِها . فإن كانت صادقةً أذِنّا لها بالانصرافِ معكَ إكراماً لكَ وإبقاءً على شرفِكَ ، وإلّا فهي امرأةٌ عاهرةٌ[2] لا نجاةَ لها من عقابِ الفاجراتِ ، وها هما وراءكَ فانظرهما ، وكانَ الجنديُّ قد جاءَ بهما من غرفةٍ أخرى ، فالتفتَ وراءَه فإذا المرأةُ زوجتُه وإذا الرجلُ أحدُ أصدقائِه ، فصرخَ صرخةً رجفتْ[3] لها جوانبُ المخفرِ وملأت نوافذَه وأبوابَه عيوناً وآذاناً ، ثمّ سقطَ في مكانِه مغشيّاً عليه ، فأشرتُ على المأمورِ أن يرسلَ المرأةَ إلى منزلِ أبيها ففعلَ وأطلقَ سبيلَ صاحبِها ، ثمّ حملنا الفتى في مركبةٍ إلى منزلِه ودعونا له الطبيبَ فقرّرَ أنّه مصابٌ بحمّى دماغيّةٍ شديدةٍ ، ولبثَ ساهراً بجانبِه بقيّةَ الليلِ يعالجُه حتّى دنا الصبحُ فانصرفَ على أن يعودَ متى دعوناه ، وعهدَ إليّ بأمرِه فلبثتُ بجانبِه أرثي لحالِه وأنتظرُ قضاءَ اللهِ فيه حتّى رأيتُه يتحرّكُ في مضجعِه ، ثمّ فتحَ عينيه فرآني فلبثَ شاخصاً إليّ هنيهةً كأنّما يحاولُ أن يقولَ لي شيئاً فلا يستطيعُه ، فدنوتُ منه وقلتُ له : هل من حاجةٍ يا سيّدي ؟ فأجابَ بصوتٍ ضعيفٍ خافتٍ[4] : حاجتي أن لا يدخلَ عليَّ من الناسِ أحدٌ ، قلتُ : لن يدخلَ عليكَ إلّا من تريدُ ، فأطرقَ هنيهةً ، ثمّ رفعَ رأسَه فإذا عيناه مخضلّتانِ بالدموعِ ، فقلتُ :

---

۱ پولیس اسٹیشن ۲ بدکارہ عورت ۔ زنا کے لئے جانا
۳ حرکت دینا ۴ تیز تیز ۔

کس بات کا خطرہ ہے کہنے لگا کچھ نہیں بس وہ ایک خود دار احمق عورت ہے شاید کہ راہ چلتے لوگوں نے کوئی حرکت کی ہو اور وہ بگڑ گئی ہو اور پھر اس سے کوئی واقعہ بن گیا ہو جسکی بناء پر بات تھانے پہنچ چکی ہے اتنے میں ہم پولیس سٹیشن پہنچ گئے سپاہی ہمیں تھانے دار کے پاس لے گیا۔ اس کے سامنے کھڑے ہوئے تو اس نے سپاہی کو اشارہ کیا جسکو ہم نہ سمجھ سکے پھر نوجوان کو قریب بلا کر کہا مجھے افسوس ہے جناب آپ سے جو کچھ کہنے والا ہوں آج رات پولیس کے آدمی ایک مشتبہ جگہ سے ایک مرد اور عورت کو تھانے میں پکڑ لائے ہیں جو غیر شائستہ حالت میں تھے۔ عورت نے آپ کے تعلق قرابت داری کا اظہار ہے۔ ہم نے آپکو اس لئے بلایا ہے کہ حقیقت معاملہ واضح ہو جائے اگر تو وہ سچی ہے تو ہم آپ کے ساتھ جانے کی اجازت دیں آپکے احترام اور شرافت کی خاطر ورنہ تو وہ ایک بدمعاش عورت ہے جس کا کوئی چھٹکارہ نہیں بلکہ اسکے جرم کی اسے سزا ملے گی اور لیجئے وہ دونوں آپکے پیچھے ہیں ذرا دیکھئے انہیں سپاہی ان کو دوسرے کمرے سے لے آیا ہے اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اسکی بیوی تھی اور مرد اس کا ایک دوست تھا وہ ایسے زور سے چیخا کہ تھانہ کے در و دیوار ہل گئے اور اسکے دروازوں اور روشندانوں پر آنکھیں اور کان لگ گئے پھر غش کھا کر گر پڑا میں نے تھانیدار سے کہا کہ عورت کو اسکے باپ کے گھر بھیج دیا جائے۔ اس نے ایسا کیا اور اسکے ساتھی کو چھوڑ دیا۔ پھر ہم نوجوان کو گاڑی میں سوار کر کے گھر لے گئے اور ڈاکٹر کو بلایا۔ ڈاکٹر نے تشخیص کی اسے سخت دماغی بخار ہے اور ٹھہرا باقی رات جاگتے ہوئے اس کے پاس علاج معالجہ کرتے ہوئے حتیٰ کہ صبح ہو گئی ڈاکٹر یہ وعدہ کر کے چلا گیا کہ جب آپ بلائیں گے آجاؤنگا اور خدمت تیمار داری میرے ذمہ لگا گیا۔ میں اسکے پاس بیٹھا اسکی حالت پر ترس کھاتا رہا اور خدا کے فیصلے کا منتظر رہا حتیٰ کہ میں نے دیکھا کہ اس نے بستر پر حرکت کی ہے پھر آنکھیں کھولیں مجھے دیکھا تو کچھ دیر آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتا رہا گویا وہ مجھ سے کچھ کہنا چاہتا ہے جو کہہ نہیں پاتا تھا میں اسکے قریب ہوا اور کہا کیا کسی چیز کی ضرورت ہے؟ تو اس نے بڑی ہی دھیمی آواز سے جواب دیا ضرورت یہ ہے کہ میرے پاس کوئی بھی نہ آئے میں نے کہا کوئی نہیں آئے گا مگر جسے آپ چاہیں گے وہی آ سکے گا۔ اس نے تھوڑی دیر کے لئے سر جھکایا اور پھر سر اٹھایا تو اسکی دونوں آنکھیں آنسوؤں سے تر تھیں۔ میں نے کہا

مَا بُكَاؤُكَ يَا سَيِّدِي؟ قَالَ ، أَتعلمُ أَيْنَ زَوْجَتِي الْآنَ؟ قُلْتُ : وَمَاذَا تُرِيدُ مِنهَا؟ قَالَ : لَا شَيْءَ سِوَى أَنْ أَقُولَ لَهَا إِنِّي قَدْ عَفَوْتُ عَنْهَا ، قُلْتُ : إِنَّهَا فِي بَيْتِ أَبِيهَا ، قَالَ : وَارَحْمَتَاهُ لَهَا وَلِأَبِيهَا وَلِجَمِيعِ قَوْمِهَا فَقَدْ كَانُوا قَبْلَ أَنْ يَتَّصِلُوا بِي شُرَفَاءَ أَمْجَاداً فَأَلْبَسْتُهُمْ مُذْ عَرَفُونِي ثَوْباً مِنَ الْعَارِ لَا تُبْلِيهِ الْأَيَّامُ .

مَنْ لِي بِمَنْ يُبَلِّغُهُمْ عَنِّي جَمِيعاً أَنَّنِي مَرِيضٌ مُشْرِفٌ ، وَأَنَّنِي أَخْشَى لِقَاءَ اللهِ إِنْ لَقِيتُهُ بِدِمَائِهِم ، وَأَنَّنِي أَضْرَعُ إِلَيْهِمْ أَنْ يَصْفَحُوا عَنِّي وَيَغْتَفِرُوا زَلَّتِي ، قَبْلَ أَنْ يَسْبِقَ إِلَيَّ أَجَلِي؟

لَقَدْ كُنْتُ أَقْسَمْتُ لِأَبِيهَا يَوْمَ اهْتَدَيْتُهَا أَنْ أَصُونَ عِرْضَهَا صِيَانَتِي لِحَيَاتِي ، وَأَنْ أَمْنَعَهَا مِمَّا أَمْنَعُ مِنْهُ نَفْسِي ، فَحَنِثْتُ فِي يَمِينِي فَهَلْ يَغْفِرُ لِي ذَنْبِي فَيَغْفِرُ لِي اللهُ بِغُفْرَانِهِ؟

نَعَمْ إِنَّهَا قَتَلَتْنِي ! وَلٰكِنَّنِي أَنَا الَّذِي وَضَعْتُ فِي يَدِهَا الْخَنْجَرَ الَّذِي أَغْمَدَتْهُ فِي صَدْرِي فَلَا يَ لَهَا أَحَدٌ عَنْ ذَنْبِي .

الْبَيْتُ بَيْتِي ، وَالزَّوْجَةُ زَوْجَتِي ، وَالصَّدِيقُ صَدِيقِي ، وَأَنَا الَّذِي فَتَحْتُ بَابَ بَيْتِي لِصَدِيقِي إِلَى زَوْجَتِي ، فَلَمْ يُذْنِبْ إِلَيَّ أَحَدٌ سِوَايَ .

ثُمَّ أَمْسَكَ عَنِ الْكَلَامِ هُنَيْهَةً ، فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا سَحَابَةٌ سَوْدَاءُ تَنْتَشِرُ فَوْقَ جَبِينِهِ شَيْئاً فَشَيْئاً ، حَتَّى لَبِسَتْ وَجْهَهُ فَزَفَرَ زَفْرَةً خِلْتُ أَنَّهَا خَرَقَتْ حِجَابَ قَلْبِهِ ، ثُمَّ أَنْشَأَ يَقُولُ :

آهٍ مَا أَشَدَّ الظَّلَامَ أَمَامَ عَيْنِي ! وَمَا أَضْيَقَ الدُّنْيَا فِي وَجْهِي ! فِي هٰذِهِ الْغُرْفَةِ عَلَى هٰذَا الْمَقْعَدِ تَحْتَ هٰذَا السَّقْفِ كُنْتُ أَرَاهُمَا

(١) بزرگ کے خاطر کے سانس لینا۔ ذبح کرنا کے تلوار کا بیان

کیوں روتے ہیں جناب ؟ کہنے لگا آپ کو معلوم ہے اس وقت میری بیوی کہاں ہوگی میں نے کہا آپ اس سے کیا چاہتے ہیں ؟ کہنے لگا کچھ نہیں بس یہی کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے تجھے معاف کیا۔ میں نے کہا وہ اپنے باپ کے گھر ہے کہتے لگا خدا اس کے باپ پر اور اسکی پوری قوم پر رحم فرمائے جب تک مجھ سے ان کا کوئی تعلق نہ تھا تو وہ انتہائی شریف تھے۔ اور جب میرے ساتھ ان کا تعلق ہوا تو میں نے انہیں ننگ و عار کا ایسا لباس پہنایا جس کو زمانہ پرانا نہ کر سکے گا کون ہے جو میرا پیغام ان سب تک پہنچا دے کہ میں قریب المرگ مریض ہوں۔ اور مجھے ڈر ہے۔ کہ اگر اللہ سے ملونگا ان کے خون میری گردن پر ہونگے۔ لہذا میں ان سے التجا کرتا ہوں کہ وہ مجھے درگزر کر دیں۔ اور میری لغزش کو بخش دیں۔ اس سے پہلے کہ میری طرف موت سبقت کرے۔ میں نے عہد کیا تھا۔ اس کے باپ سے جس دن وہ میرے حوالے کی گئی کہ میں اس کی عزت و ابرو کی ایسے حفاظت کروں گا جیسے اپنی زندگی کی حفاظت کرتا ہوں۔ اور اسے ہر اس چیز سے محفوظ رکھوں گا جس سے میں اپنے کو محفوظ رکھتا ہوں۔ مجھ سے وعدہ پورا نہیں ہو سکا۔ کیا وہ بخش دے گا میرے گناہوں کو تاکہ اللہ تعالیٰ اس کے بخشنے کی وجہ سے میری مغفرت فرمادے۔ جی ہاں اسنے ہی مجھے قتل کیا ہے لیکن جس خنجر کو اس نے میرے سینے میں گھونپا۔ وہ میں نے ہی اُسکے ہاتھ میں تھمایا تھا۔ لہذا میرے کردہ گناہوں کے بارے میں مسئول نہیں ٹھہرنا چاہیئے۔ گھر میرا گھر ہے بیوی میری بیوی ہے۔ اور دوست میرا دوست ہے اور میں نے ہی اپنے گھر کا دروازہ اپنی بیوی تک پہنچنے کے لئے خود ہی کھولا میرے سوا کسی نے مجھ پر زیادتی نہیں کی۔ پھر تھوڑی دیر کے لئے بات کرنے سے رُک گیا میں نے اسکی طرف دیکھا کہ سیاہ بادل اس کی پیشانی پر آہستہ آہستہ چھا رہا ہے۔ حتیٰ کہ بتدریج اس کے چہرے پر چھا گیا اس نے ایک ایسی گرم آہ کھینچی میں نے خیال کیا کہ اسکے دل کا پردہ جل گیا ہے۔ پھر وہ کہنے لگا۔

آہ کسقدر اندھیرا ہے میری آنکھوں کے آگے اور کتنی تنگ ہے یہ دنیا مجھ پر اس کمرہ میں اس صوفے پر اس چھت کے نیچے دیکھتا تھا۔ اِن دونوں کو

جَالِسَيْنِ يَتَحَدَّثَانِ فَتَمْلأُ نَفْسِي غِبْطَةً وَسُرُوراً وَأَحْمَدُ اللهَ عَلَى أَنْ رَزَقَنِي بِصَدِيقٍ وَفِيٍّ يُؤْنِسُ زَوْجَتِي فِي وَحْدَتِهَا، وَزَوْجَةٍ سَمْحَةٍ كَرِيمَةٍ تُكْرِمُ صَدِيقِي فِي غَيْبَتِي، فَقُولُوا لِلنَّاسِ جَمِيعاً: إِنَّ ذَلِكَ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ يَفْخَرُ بِالأَمْسِ بِذَكَائِهِ وَفِطْنَتِهِ وَيَزْعُمُ أَنَّهُ أَكْيَسُ النَّاسِ وَأَحْزَمُهُمْ قَدْ أَصْبَحَ يَعْتَرِفُ الْيَوْمَ أَنَّهُ أَبْلَهُ إِلَى الْغَايَةِ مِنَ الْبَلاهَةِ، وَغَبِيٌّ إِلَى الْغَايَةِ الَّتِي لَا غَايَةَ وَرَاءَهَا.

وَالَهْفَا عَلَى أُمٍّ لَمْ تَلِدْنِي وَأَبٍ عَاقِرٍ لَا نَصِيبَ لَهُ فِي الْبَنِينَ.

لَعَلَّ النَّاسَ كَانُوا يَعْلَمُونَ مِنْ أَمْرِي مَا كُنْتُ أَجْهَلُ، وَلَعَلَّهُمْ كَانُوا إِذَا مَرَرْتُ بِهِمْ يَتَنَاظَرُونَ وَيَتَغَامَزُونَ وَيَبْتَسِمُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، أَوْ يُحَدِّقُونَ إِلَيَّ وَيُطِيلُونَ النَّظَرَ فِي وَجْهِي لِيَرَوْا كَيْفَ تَتَمَثَّلُ الْبَلاهَةُ فِي وُجُوهِ الْبُلْهِ، وَالْغَبَاوَةُ فِي وُجُوهِ الأَغْبِيَاءِ!...

وَلَعَلَّ الَّذِينَ كَانُوا يَتَوَدَّدُونَ إِلَيَّ وَيَتَمَسَّحُونَ بِي مِنْ أَصْدِقَائِي إِنَّمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ذَلِكَ مِنْ أَجْلِهَا لَا مِنْ أَجْلِي؟ وَلَعَلَّهُمْ كَانُوا يُسَمُّونَنِي فِيمَا بَيْنَهُمْ قَوَّاداً وَيُسَمُّونَ زَوْجَتِي مُومِساً، وَبَيْتِي مَاخُوراً وَأَنَا عِنْدَ نَفْسِي أَشْرَفُ النَّاسِ وَأَنْبَلُهُمْ!.

فَوَارَحْمَتَاهُ لِي إِنْ بَقِيتُ عَلَى ظَهْرِ الأَرْضِ بَعْدَ الْيَوْمِ سَاعَةً وَاحِدَةً، وَوَالَهْفَا عَلَى زَاوِيَةٍ مُنْفَرِدَةٍ فِي قَبْرٍ مُوحِشٍ يَطْوِينِي وَيَطْوِي عَارِي مَعِي.

ثُمَّ أَغْمَضَ عَيْنَيْهِ وَعَادَ إِلَى ذُهُولِهِ وَاسْتِغْرَاقِهِ.

وَلَمَّا دَخَلَتِ الْحُجْرَةَ مُرْضِعُ وَلَدِهِ تَحْمِلُهُ عَلَى يَدِهَا حَتَّى وَضَعَتْهُ

---

۱ رشک ۲ سخاوت ۳ اشارہ کرنا ۴ ضعیف العقل، کمزور رائے والا
۵ قحبہ خانہ ۶ دایہ - دودھ پلانے والی ۔

بیٹھے ہوئے باتیں کرتے تو میرا دل خوشی اور سرور سے لبریز ہو جاتا تھا اور اللہ کا شکر ہے مجھے اس نے ایسا دوست دیا جو میری زوجہ کے تخلیہ میں اس کا دل بہلاتا ہے اور ایک فیاض شریف بیوی جو میری غیر موجودگی میں میرے دوست کی عزت کرتی ہے تمام لوگوں سے کہدو وہ شخص جو کل تک فخر کرتا تھا اپنی ذکاوت و فطانت پر اور گمان کرتا تھا کہ وہ سب سے زیادہ عقلمند اور ہوشیار ہے آج اعتراف کرتا ہے کہ وہ انتہائی درجے کا بیوقوف اور ایسا احمق ہے کہ حماقت کا اسکے بعد کوئی درجہ باقی نہیں رہتا ۔ افسوس مجھے میری ماں نہ جنتی اور میرا ... بے اولاد ہوتا جس کے نصیب میں کوئی بیٹا نہ ہوتا شاید لوگ جانتے ہوں میرے معاملات جن سے میں ناواقف تھا شاید وہ مجھے گذرتا دیکھتے ہوں گے تو آپس میں آنکھیں مارتے ہوں گے ایک دوسرے کو مسکرا کر دیکھتا ہوگا یا مجھے غور سے دیکھتے ہوں گے اور میرے چہرے کو تاڑتے ہوں گے تاکہ دیکھیں احمقانہ پن کیسے احمقوں کے چہروں پر متشکل ہو جاتا ہے ۔ اور بے وقوفی کیسے بے وقوفوں کے چہروں سے مترشح ہوتی ہے شاید کہ لوگ جو مجھ سے محبت کرتے تھے اور مجھے اپنا دوست بتاتے تھے یہ سب کچھ میری وجہ سے نہیں بلکہ میری بیوی کی خاطر کرتے تھے شاید کہ وہ مجھے پکارتے ہوں گے آپس میں قرم ساق کے نام سے اور میری بیوی کو قحبہ اور میرے گھر کو قحبہ خانہ کے نام سے حالانکہ میں اپنے آپ کو سب سے زیادہ شریف اور معزز سمجھتا رہا ۔ خدا تعالیٰ مجھ پر رحمت کرے آج کے بعد اگر میں زمین پر ایک گھڑی بھی زندہ رہوں ۔ افسوس ہے اس گوشۂ تنہائی پر جو وحشتناک قبر میں مجھے اور میری ننگ و عار کے لئے ہوگا ۔

پھر اس نے آنکھیں بند کر لیں

اسی اثناء میں بچے کی دایہ اسے اپنے ہاتھ سے اٹھا کے لائی

بجانب فراشه ثم تركته وانصرفت ، فما زال الطفل يدبّ على أطرافه حتى علا صدر أبيه فأحسّ به ففتح عينيه فرآه فابتسم لمرآه وضمّه إلى صدره ضمّة الرفق والحنان وأدنى فمه من وجهه ليقبله ، ثم انتفض فجأة واستنسر بشره ودفعه عنه بيده دفعة شديدة وأخذ يصيح : أبعدوه عني لا أعرفه ، ليس لي أولاد ولا نساء ، سلوا أمه عن أبيه من هو واذهبوا به إليه ؟ لا ألبس العار في حياتي وأتركه أثراً خالداً ورائي بعد مماتي ؛ وكانت المرضع قد سمعت صياح الطفل فعادت إليه وحملته وذهبت به ؛ فسمع صوته وهو يبتعد عنه شيئاً فشيئاً فأنصت إليه واستعبر باكياً وصاح : أرجعوه إليّ ، فعادت به المرضع فتناوله من يدها وأنشأ يقلب نظره في وجهه ويقول :

في سبيل الله يا بنيّ ما خلف لك أبوك من اليتم ، وما خلفت لك أمك من العار فاغفر لهما ذنبهما إليك ، فلقد كانت أمك امرأة ضعيفة فعجزت عن احتمال صدمة القضاء فسقطت ، وكان أبوك محسناً في جريمته التي اجترمها ، فأساء من حيث أراد الإحسان .

سواء أكنت ولدي يا بنيّ أم ولد الجريمة فإني قد سعدت بك حقبة من الدهر فلا أنسى يدك عندي حياً أو ميتاً ! ثم احتضنه إليه ، وقبله في جبينه قبلة لا أعلم هل هي قبلة الأب الرحيم أو المحسن الكريم ؟

وكان قد بلغ منه الجهد فعاودته الحمّى وغلت نارها في رأسه ، وما زال يثقل شيئاً فشيئاً حتى خفت عليه التلف ، فأرسلت وراء الطبيب فجاء وألقى عليه نظرة طويلة ثم أسترّدها مملوءة يأساً

لہ رینگنا۔ چلنا ۲ے چمٹانا۔ ملانا۔ ظلم ۳ے چھاڑنا ۴ے جوش مارنا۔

اور بستر کے پاس چھوڑ
کر چلی گئی بچہ اپنے باپ کے گرد رینگتا ہوا اس کے سینے پر چڑھ آیا اس نے محسوس کیا تو آنکھیں کھولیں اسے دیکھا اور مسکرایا اور محبت و شفقت سے سینے سے چمٹالیا۔ اور بوسہ دینے کے لئے اپنا منہ اسکے رخسار کے قریب کیا پھر اچانک جھرجھری لی اور چہرہ کملا گیا اور زور سے اسکو اپنے ہاتھ سے دھکا دیا اور چیخا اسے مجھ سے دور لے جاؤ میں نہیں جانتا نہ میرا کوئی بچہ اور نہ بیوی ہے پوچھو اس کی ماں سے اس کا باپ کون ہے؟ اور اس کے پاس لے جاؤ میں اپنی زندگی میں عار کا لباس نہیں پہنتا اور اپنے مرنے کے بعد ہمیشہ کے لئے اس کے اثرات چھوڑ جاؤں۔ آیہ نے بچے کے چیخنے کی آواز سنی وہ واپس آئی اور اسے اٹھا کر لے گئی اس نے آواز سنی اور وہ آہستہ آہستہ دور ہو رہی تھی اسکی طرف متوجہ ہوا اور رونے لگا اور چیخا۔ اسے میرے پاس لے آؤ آیہ واپس لے آئی اس نے اس کے ہاتھ سے لے لیا اور جلی نظر سے اسکے چہرے کو تاڑنے لگا اور کہنے لگا۔

خدا کے لئے بیٹیا اپنے باپ کی طرف
سے ملی ہوئی ورثہ بن یتیمی کو اور اپنی ماں کی طرف سے عار کو بخش دے۔ تیری ماں ایک کمزور عورت تھی لہذا وہ عاجز آ گئی۔ قدرت خداوندی کے سامنے اور وہ گر پڑی۔ اور تیرے باپ کا جرم بنظر اصلاح و احسان تھا لیکن وہ بجائے احسان و اصلاح کے برائی کر بیٹھا برابر ہے تو میرا بیٹا ہو یا اپنی مجرم ماں کا۔ میں نے تجھ سے کافی عرصہ خوش بختی حاصل کی (اپنا دل بہلایا) لہذا میں کبھی نہیں بھول سکتا تیرے احسان کو خواہ زندہ رہوں یا مر جاؤں پھر اسے گود میں لیا اور اسکی پیشانی کو بوسہ دیا۔ معلوم نہیں یہ بوسہ ایک شفیق باپ کا تھا یا معزز محسن کا• جب اسکی حالت کافی بہتر ہو چکی تھی۔ بخار پھر لوٹ آیا۔

اسکے سر میں آگ جوش مارنے لگی رفتہ رفتہ وہ بوجھل ہوتا چلا گیا۔ حتیٰ کہ اسکی ہلاکت کا مجھے اندیشہ ہوا لہذا میں نے ڈاکٹر کو بلانے کے لئے آدمی بھیجا وہ آیا اور اس پر ایک طویل نظر ڈالی اور پھر خوف و ناامیدی سے لبریز نظر واپس کر لی۔

وَحُزْنًا

ثُمَّ بَدَأَ يَنْزِعُ نَزْعاً شَدِيداً وَيَئِنُّ أَنِيناً مُؤْلِماً فَلَمْ تَبْقَ عَيْنٌ مِنَ الْعُيُونِ الْمُحِيطَةِ بِهِ إِلَّا ارْفَضَّتْ عَنْ كُلِّ مَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تَجُودَ بِهِ مِنْ مَدَامِعِهَا .

فَإِنَّا لَجُلُوسٌ حَوْلَهُ وقد بَدَأَ الْمَوْتُ يُسْبِلُ أَسْتَارَهُ السَّوْدَاءَ عَلَى سَرِيرِهِ وَإِذَا امْرَأَةٌ مُؤْتَزِرَةٌ بِإِزَارٍ أَسْوَدَ قَدْ دَخَلَتِ الْحُجْرَةَ وَتَقَدَّمَتْ نَحْوَهُ بِبُطْءٍ حَتَّى رَكَعَتْ بِجَانِبِهِ ثُمَّ أَكَبَّتْ عَلَى يَدِهِ الْمَوْضُوعَةِ فَوْقَ صَدْرِهِ فَقَبَّلَتْهَا وَأَخَذَتْ تَقُولُ لَهُ :

لَا تَخْرُجْ مِنَ الدُّنْيَا وَأَنْتَ مُرْتَابٌ فِي وَلَدِكَ فَإِنَّ أُمَّهُ تَعْتَرِفُ بَيْنَ يَدَيْكَ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى رَبِّكَ ، أَنَّهَا وَإِنْ كَانَتْ قَدْ دَنَتْ مِنَ الْجَرِيمَةِ وَلٰكِنَّهَا لَمْ تَرْتَكِبْهَا ، فَاعْفُ عَنِّي يَا وَالِدَ وَلَدِي وَاسْأَلِ اللهَ عِنْدَمَا تَقِفُ بَيْنَ يَدَيْهِ أَنْ يُلْحِقَنِي بِكَ فَلَا خَيْرَ لِي فِي الْحَيَاةِ مِنْ بَعْدِكَ .

ثُمَّ انْفَجَرَتْ بَاكِيَةً .. فَفَتَحَ عَيْنَيْهِ ، وَأَلْقَى عَلَى وَجْهِهَا نَظْرَةً بَاسِمَةً . كَانَتْ هِيَ آخِرَ عَهْدِهِ بِالْحَيَاةِ وَقَضَى .

• • •

الْآنَ عُدْتُ مِنَ الْمَقْبَرَةِ بَعْدَ مَا دَفَنْتُ صَدِيقِي بِيَدِي وَأَوْدَعْتُ حُفْرَةَ الْقَبْرِ ذٰلِكَ الشَّبَابَ النَّاضِرَ ، وَالرَّوْضَ الزَّاهِرَ ، وَجَلَسْتُ لِكِتَابَةِ هٰذِهِ السُّطُورِ وَأَنَا لَا أَكَادُ أَمْلِكُ مَدَامِعِي وَزَفَرَاتِي ، فَلَا يَهُونُ وَجْدِي عَلَيْهِ ، إِلَّا أَنَّ الْأُمَّةَ كَانَتْ عَلَى بَابِ خَطَرٍ عَظِيمٍ مِنْ أَخْطَارِهَا فَتَقَدَّمَ هُوَ أَمَامَهَا إِلَى ذٰلِكَ الْخَطَرِ وَحْدَهُ ، فَاقْتَحَمَهُ ، فَمَاتَ شَهِيداً فَنَجَتْ بِهَلَاكِهِ .

---

[١] رونا [٢] پھوٹ پھوٹ کر رونا [٣] مسکراہٹ [٤] غم [٥] شفقت کیا تھ کسی خطرہ میں پھنساؤ۔

پھر سخت نزع شروع ہوا اور دردناک چیخیں مارنے لگا کوئی بھی آنکھ آس پاس والوں کی بغیر روئے نہ رہ سکی ہم اسکے اطراف میں بیٹھے تھے اور موت آہستہ آہستہ سیاہ پردے اس کی چارپائی پر ڈال رہی تھی کہ اچانک ایک عورت سیاہ چادر لپیٹے ہوئے کمرے میں آئی اور بوجھل قدموں سے اسکی طرف پیشقدمی کی حتیٰ کہ اس کے پاس آکر جھک گئی پھر اس کے سینے پر بوسہ دے کر کہنے لگی۔

تو اپنے بچے کے بارے میں شک و شبہ کی حالت میں اس دُنیا سے مت جا اسکی ماں تو تیرے سامنے اپنے قصور کا اعتراف کرتی ہے اور تو خدا کے پاس جا رہا ہے اگرچہ میں گناہ کے قریب تھی لیکن گناہ کی مرتکب نہیں ہوئی۔ اے میرے بیٹے کے باپ مجھے معاف کر دے اور میں اللہ سے دُعا کرتی ہوں کہ جب آپ اس کے سامنے کھڑے ہوں تو مجھے بھی آپ کے ساتھ وہ بلالے کیونکہ میرے لئے آپ کے بعد زندگی میں کوئی بھلائی نہیں ہے پھر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی اس نے اپنی آنکھوں کو کھولا اور اسکے چہرے پر ایک متبسم نظر ڈالی یہ اسکی زندگی کی آخری نظر تھی اور مر گیا۔

اب میں مقبرہ سے واپس آیا ہوں اپنے ہاتھوں سے اپنے دوست کو دفن کرنے اور قبر کے گڑھے میں اسکے تر و تازہ اور شاب اور درخشاں پھول کو رکھنے کے بعد یہ سطور لکھنے بیٹھا ہوں میرے آنسو اور میری آہیں میرے قابو میں نہیں رہے اسکے باوجود بھی میرا غم ہلکا نہیں ہو رہا ہے۔

یہاں اس بات سے ذرا تسلّی ملتی ہے کہ قوم ایک زبردست خطرے کے سامنے کھڑی تھی کہ اس نے پیش رفت کی اور اس میں کود پڑا۔ شہید کی موت مرا اور قوم کو ہلاکت سے بچا لیا۔

الذکریٰ — یاد

خلاصہ

یہ بنو احمر کی تاریخی داستان ہے جبکہ غرناطہ کا آخری شہنشاہ ابو عبداللہ شکست کھانے کے بعد جبل طارق کے درمیان بحیرۂ روم کے ساحل پر جہاز میں سوار ہونے کے لئے کھڑا تھا اور اپنی ٹوٹی پھوٹی حکومت کو بڑی شکستہ نظری سے دیکھ رہا تھا کہ سامنے ایک غار سے عابد و زاہد بوڑھا بادشاہ کو مخاطب کرتا ہے اور کہتا ہے تمہارے دورِ اقتدار میں بداعتدالیوں سے جو نتائج بدمرتب ہوئے ہیں اس کے ذمہ دار صرف تم ہو۔ اپنی طویل تقریر کے بعد بوڑھا واپس غار میں چلا جاتا ہے اور بادشاہ اپنے خاندان سمیت جہاز میں سوار ہو کر ملک بدر ہو جاتا ہے اس واقعہ کو چوبیس سال گزر جانے کے بعد اس خاندان کا ایک نوجوان سعید اپنے آباء و اجداد کی میراث دیکھنے کے لئے ایک عربی حکیم کا بھیس بدل کر غرناطہ آتا ہے اسکی ملاقات ایک اسپانوی لڑکی فلوزنڈا سے ہوتی ہے۔ جس کے باپ کو اس وقت کی ظالم حکومت قتل کر دیتی ہے۔ اب وہ رہبانیت اختیار کئے ہوئے زندگی بسر کر رہی تھی دونوں کے مابین محبت کا مضبوط بندھن قائم ہو جاتا ہے۔ اور لڑکی سعید کو غرناطہ کے مشہور مقامات کی سیر کراتی ہے لیکن جس دن انہوں نے قصرِ حمرا (جو غرناطہ کے سلاطین اسلام کی حسین و جمیل طرزِ تعمیر کا ایک شاہکار نمونہ ہے) کی سیر کی تو سعید اپنے دادا کے محل کے سامنے پہنچ کر تاب نہ لاتے ہوئے بیہوش ہو کر گر پڑتا ہے۔ لڑکی سعید کے بارے میں سب کچھ سمجھ جاتی ہے کہ وہ بنو احمر کا شہزادہ ہے نہ کہ غلام۔ دونوں پرخلوص محبت کو عمر بھر نبھانے کا عزم کرتے ہیں اور حسین ترین اور خوشگوار لمحات گزارتے ہیں لیکن چونکہ حاکمِ غرناطہ کا بیٹا ڈان وارڈرک بھی فلوزنڈا کو چاہتا ہے لہٰذا سعید کو اپنے راستہ سے ہٹانے کے لئے اسکو ایک عیسائی لڑکی کے مسلمان بنانے کے الزام میں پھنسا کر حائل دیوار کے گرانے کا فیصلہ کر واتا ہے۔ سعید اپنے بے بنیاد الزام پر احتجاج کرتا ہے۔ مگر اسکی پرواہ نہیں کی جاتی۔ آخرکار سعید کی بھی اسی میدان میں تلوار سے گردن اڑا دی جاتی ہے۔ جہاں دس ہزار مسلمانوں کو

جلا ریا قتل کر کے ختم کرا دیا گیا تھا۔ آج بھی بنو احمر کے قبرستان میں سعید کی سنگِ مرمر کی قبر دیکھی جا سکتی ہے جس پر لکھا ہے بنو احمر کے آخری شہزادے کی قبر ہے۔ جو اس کے دوست فیلپ فلورنڈا کی طرف سے بنائی گئی ہے۔

الذِّكرىٰ

« مُتَرجَمةٌ »

وَقَفَ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ آخِرُ مُلُوْكِ غَرْنَاطَةَ بَعْدَ انْكِسَارِهِ أَمَامَ جُيُوْشِ الْمَلِكِ فَرْدِيْنَانْدَ وَالْمَلِكَةِ إِيْزَابَلَا عَلٰى شَاطِئِ الْخَلِيْجِ الرُّوْمِيِّ تَحْتَ ذَيْلِ جَبَلِ طَارِقٍ قَبْلَ نُزُوْلِهِ إِلَى السَّفِيْنَةِ الْمُعَدَّةِ لِحَمْلِهِ إِلٰى أَفْرِيْقِيَا وَقَدْ وَقَفَ حَوْلَهُ نِسَاؤُهُ وَأَوْلَادُهُ وَعُظَمَاءُ قَوْمِهِ مِنْ بَنِي الْأَحْمَرِ فَأَلْقَىٰ عَلٰى مُلْكِهِ الذَّاهِبِ نَظْرَةً طَوِيْلَةً لَمْ يَسْتَرْجِعْهَا إِلَّا مُبَلَّلَةً[1] بِالدَّمْعِ ، ثُمَّ أَدْنٰى رِدَاءَهُ مِنْ وَجْهِهِ وَأَنْشَأَ يَبْكِي بُكَاءً مُرًّا[2] وَيَنْشِجُ[3] نَشِيْجاً مُحْزِناً حَتّٰى بَكٰى مَنْ حَوْلَهُ لِبُكَائِهِ ، وَأَصْبَحَ شَاطِئُ الْبَحْرِ كَأَنَّهُ مَنَاحَةٌ قَائِمَةٌ تَتَرَدَّدُ فِيْهَا الزَّفَرَاتُ ، وَيَشْتَبِقُ الْعَبَرَاتُ ، فَإِنَّهُ لَوَاقِفٌ مَوْقِفَهُ هٰذَا وَقَدْ ذَهَلَ عَنْ نَفْسِهِ وَمَوْقِفِهِ إِذْ أَحَسَّ هَاتِفاً[4] يَهْتِفُ بِاسْمِهِ بِصَوْتٍ كَأَنَّمَا يَنْحَدِرُ إِلَيْهِ مِنْ عَلْيَاءِ السَّمَاءِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا شَيْخٌ نَاسِكٌ[5] مُتَّكِئٌ عَلٰى عَصَاهُ وَاقِفٌ عَلٰى بَابِ مَغَارَةٍ مِنْ مَغَارَاتِ الْجَبَلِ الْمُشْرِفِ عَلَيْهِ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَيَقُوْلُ :

نَعَمْ .. لَكَ أَنْ تَبْكِيَ أَيُّهَا الْمَلِكُ السَّاقِطُ عَلٰى مُلْكِكَ بُكَاءَ النِّسَاءِ

---

[1] دلہن [2] رونے سے ہچکی بندھ جانا [3] نوحہ کرنا [4] کرخت ۔ بلند آواز کبوتری کی آواز
[5] بزرگ ۔ عابد زاہد

الذکری
(ترجمہ شدہ)

غرناطہ کا آخری فرمانروا ابوعبداللہ فرڈیننڈ اور ملکہ ازابیلا کے لشکر سے شکست کھانے کے بعد بحیرہ روم کے کنارے جبل طارق کے درمیان کھڑا تھا۔ ایسے جہاز میں سوار ہونے کے لئے جو اسے افریقہ لے جانے کے لئے تیار کیا تھا۔ اور اس کے گرد بنو احمر کی عورتیں بچے اور بڑے لوگ کھڑے تھے۔ اس نے ایک طویل نظر ڈالی اپنی کھوئی ہوئی بادشاہت پر جو دوبارہ نہ لوٹی مگر آنسوؤں سے بہتر پھر قریب کی اپنی چادر چہرے کے اور بہت رویا اور بڑی دلدوز آوازیں نکال رہا تھا حتیٰ کہ اس کے آہ و بکا کی وجہ سے اس کے اردگرد والے بھی رونے لگ گئے اور سمندر کا کنارہ گویا کہ ایک ماتم کدہ بن چکا تھا جس میں نالے اور آہیں تھیں۔ وہ ایسی جگہ کھڑا ہوا تھا کہ بھول چکا تھا اپنے آپ کو اور اپنے مقام کو اچانک اس نے ایک آواز سنی جس میں اسکا نام پکارا جا رہا تھا گویا وہ آسمان کی بلندی سے اتر رہی ہے اس نے اپنا سر اٹھایا دیکھا تو ایک بوڑھا پرہیزگار لاٹھی کے سہارے پہاڑ کے غار کے دہانے کھڑا اسے دیکھ رہا ہے اور کہہ رہا ہے۔ جی ہاں! اے حکمران تجھے اپنی سلطنت پر عورتوں کی طرح رونا چاہئیے۔

فَإِنَّكَ لَمْ تَحْتَفِظْ بِهِ احْتِفَاظَ الرِّجَالِ.

إِنَّكَ ضَحِكْتَ بِالْأَمْسِ كَثِيرًا، فَابْكِ الْيَوْمَ بِمِقْدَارِ مَا ضَحِكْتَ بِالْأَمْسِ فَالسُّرُورُ نَهَارُ الْحَيَاةِ وَالْحُزْنُ لَيْلُهَا، وَلَا يَلْبَثُ النَّهَارُ السَّاطِعُ[1] أَنْ يَعْقُبَهُ اللَّيْلُ الْقَاتِمُ[2].

لَوْ أَنَّ مَا ذَهَبَ مِنْ يَدِكَ مِنْ مُلْكِكَ ذَهَبَ بِصَدْمَةٍ مِنْ صَدَمَاتِ الْقَدَرِ، أَوْ نَازِلَةٍ مِنْ نَوَازِلِ الْقَضَاءِ، مِنْ حَيْثُ لَا حَوْلَ لَكَ فِي ذٰلِكَ وَلَا حِيلَةَ، لَهَانَ أَمْرُهُ عَلَيْكَ، أَمَّا وَقَدْ أَضَعْتَهُ بِيَدِكَ، وَأَسْلَمْتَهُ إِلَى عَدُوِّكَ بِاخْتِيَارِكَ، فَابْكِ عَلَيْهِ بُكَاءَ النَّادِمِ الْمُتَفَجِّعِ الَّذِي لَا يَجِدُ لَهُ عَنْ مُصَابِهِ عَزَاءً وَلَا سَلْوَى.

لَا يَظْلِمُ اللّٰهُ عَبْدًا مِنْ عِبَادِهِ، وَلَا يُرِيدُ بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ فِي شَأْنٍ مِنَ الشُّؤُونِ شَرًّا وَلَا ضَيْرًا، وَلٰكِنَّ النَّاسَ يَأْبَوْنَ إِلَّا أَنْ يَقِفُوا عَلَى حَافَةِ الْهُوَّةِ الضَّعِيفَةِ فَتَزِلَّ بِهِمْ أَقْدَامُهُمْ، وَيَمْشُوا تَحْتَ الصَّخْرَةِ الْبَارِزَةِ الْمُشْرِفَةِ فَتَسْقُطُ عَلَى رُؤُوسِهِمْ.

لَمْ تَقْنَعْ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ مِنَ الرِّزْقِ فَأَبَيْتَ إِلَّا الْمُلْكَ وَالسُّلْطَانَ فَنَازَعْتَ عَمَّكَ الْأَمْرَ وَاسْتَعَنْتَ عَلَيْهِ بِعَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِ فَتَنَاوَلَ رَأْسَيْكُمَا مَعًا وَمَا زَالَ يَضْرِبُ أَحَدَهُمَا بِالْآخَرِ حَتَّى سَالَ تَحْتَ قَدَمَيْكُمَا قَلِيبٌ[3] مِنَ الدَّمِ فَغَرِقْتُمَا فِيهِ مَعًا.

لِي فَوْقَ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ يَا بَنِي الْأَحْمَرِ سَبْعَةُ أَعْوَامٍ أَنْتَظِرُ فِيهَا هٰذَا الْمَصِيرَ الَّذِي صِرْتُمْ إِلَيْهِ وَأَتَرَقَّبُ السَّاعَةَ الَّتِي أَرَى فِيهَا آخِرَ مَلِكٍ مِلْكًا يَرْحَلُ عَنْ هٰذِهِ الدِّيَارِ رِحْلَةً لَا رَجْعَةَ مِنْ بَعْدِهَا، لِأَنِّي أَعْلَمُ أَنَّ الْمُلْكَ الَّذِي يَتَوَلَّى أَمْرَهُ الْجَاهِلُونَ الْأَغْبِيَاءُ[4] لَا دَوَامَ لَهُ وَلَا

---

[1] تالی یا تال کا تیتر [2] غبار اتو: گرد اڑنا سیاہی مائل ہونا۔ [3] کنواں
[4] بے وقوف۔

کیونکر تو مردوں کی طرح اپنی بادشاہت کا تحفظ نہیں کر سکا کل تو بہت زیادہ ہنستا تھا تو آج اسقدر روئے جسقدر تو کل ہنستا تھا کیونکہ خوشی زندگی کا دن ہے اور غم اسکی رات روشن دن کے بعد رات کا اندھیرا لازمی ہے مگر کاش جو کچھ تیرے ہاتھ سے گیا ہے وہ تقدیر کے صدمہ سے ہی گیا ہے یا بلائے آسمانی کی بناء پر زائل ہوتا اس اعتبار سے کہ نہ تیرے پاس کوئی حیلہ ہے اور نہ طاقت اسکی تدبیر کر سکتا تو اتنا صدمہ نہ ہوتا لیکن تو نے اپنے ہاتھ سے ضائع کر دیا اور اپنے اختیار سے اپنے دشمن کے سپرد کر دیا تو اسپر اسطرح رو جیسے ایک درد مند نادم روتا ہے جو نہ اپنی مصیبت کا کوئی بدل پاتا ہے اور نہ صبر۔ اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے پر ظلم نہیں کرتا اور نہ ارادہ کرتا ہے کسی انسان پر کسی حالت میں شر یا ضرر کا لیکن لوگ نہیں مانتے مگر وہ گہرے گڑھے کے کنارے کھڑے ہو کر سانس لیتے ہیں اور پھر ان کے قدم پھسل جاتے ہیں۔ اور ظاہری چٹان کے نیچے چلتے ہیں پس وہ ان کے سروں پر گر پڑتی ہے تو نے اس رزق پر قناعت اختیار نہیں کی جو اللہ تعالےٰ نے تیرے مقدر میں لکھدیا تھا تو نے اپنے چچا سے جھگڑا کیا۔ اور تو نے مدد چاہی اسکے خلاف اپنی اور اس کے دشمن کی تم دونوں کے سروں کو پکڑ لیا اور ایک دوسرے کو ٹکرا تا رہا حتیٰ کہ ان دونوں کے قدموں کے نیچے خون کا کنواں بہنے لگا پس ہم دونوں کو اس میں ڈبو دیا۔ اے بنی احمر اس چٹان پر میں سات سال سے انتظار کر رہا تھا انجام کا جس جگہ تم آج پہنچے ہو اور میں انتظار کر رہا تھا اس لمحہ کا جبمیں ایسا حکمران دیکھوں گا جو اس دیار سے کوچ کریگا اسکے بعد واپس نہ آئے گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ جس مملکت کے والی جاہل اور غبی ہوں اسکے لئے کوئی دوام نہیں

بقــاء .

اتخذ بعضكم بعضاً عدواً ، وأصبح كل واحد منكم حرباً على صاحبه فسقم المسلمين إلى ميادين القتال يضرب بعضهم وجوه بعض ، والعدو رابض من ورائكم يتربص بكم الدوائر ويرى أن كلاً منكم قائد من قواده ينبعث بين يديه لقتال أعدائه ، والمناضلة على ملكه ، حتى رآكم تتهافتون على أنفسكم ضعفاً ووهناً فاقتحمكم فما هي إلا جولة أو جولتان حتى ظفر بكم معاً .

ستقفون غداً بين يدي الله يا ملوك الإسلام ، وسيسألكم عن الإسلام الذي أضعتموه وهبطتم به من علياء مجده حتى ألصقتم أنفه بالرغام . وعن المسلمين الذين أسلمتموهم بأيديكم إلى أعدائهم ليعيشوا بينهم عيش البائسين المستضعفين ، عن مدن الإسلام وأمصاره التي اشتراها آباؤكم بدمائهم وأرواحهم ثم تركوها في أيديكم لتذودوا عنها ، وتحموا ذمارها ، فلم تحركوا في شأنها ساكناً حتى غلبكم أعداؤكم عليها ، فأصبحتم تعيشون فيها عيش الأذلاء وتطردون منها كما يطرد الغرباء ، فماذا يكون جوابكم إن سئلتم عن هذا كله غداً ؟

ها هي النواقيس ترن في شرفات المآذن بدل الأذان ، وها هي المساجد تطأ نعال الصليبيين في تربتها مواقع جباه المسلمين ، وها هو المسلم يفر بدينه من مكان إلى مكان ، ويلوذ بأكناف الهضاب والشعاب ، لا يستطيع أن يؤدي شعيرة من شعائر

---

١ بہت چست ٢ گرا ٣ عزت حرمت ٤ پیشانیاں ٥ شاخ تراشی
٦ ذلیل ہونا ـ مرعوب مقہور کرنا ـ

اور نہ کوئی بقا ہے تم نے ایک دوسرے کو اپنا دشمن بنا لیا اور ہر ایک تم میں سے ایک دوسرے کا دشمن ہو گیا۔ تم کھینچ لائے مسلمانوں کو میدانِ قتال کی طرف جو ایک دوسرے کو مارتے تھے اور دشمن تمہارے پیچھے تاک لگائے بیٹھا تھا تم پر نزول مصائب کا انتظار کر رہا تھا اور سمجھتا تھا کہ ہر ایک تم میں سے بذات خود قائد (کمانڈر) ہے جو اس کے سامنے اسکے دشمنوں سے جنگ کر رہا ہے اور اسکے ملک سے دفاع کر رہا ہے۔ حتیٰ کہ نہیں دیکھا کہ تم بوجہ نقاہت وضعف کے گر پڑتے ہو تو وہ تم پر حملہ آور ہوا اس نے ایک یا دو چکر لگائے تھے حتیٰ کہ تم پر فتحیاب ہو گیا۔ کل تم اللہ کے ہاں عنقریب کھڑے ہو گے اے بادشاہان اسلام اور عنقریب تم سے اسلام کے بارے میں دریافت کرے گا۔ جو تم نے ضائع کر دیا جسکی بلند مرتبت کو نیچے گرا کر اسکی ناک کو زمین پر لگا دیا۔ مسلمانوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ تم سے پوچھ گچھ کریں گے جنہیں تم نے اپنے ہاتھوں سے دشمنوں کے سپرد کر دیا تاکہ وہ ان میں کمزور ضعیفوں کی طرح زندگی گزاریں۔ اللہ تعالیٰ تم سے اسلامی شہروں کے بارے میں دریافت کریں گے جنہیں تمہارے آباء واجداد نے اپنے خون سے اپنی جانیں دے کر خریدا پھر وہ تمہارے لئے چھوڑ گئے۔ اور انکی حفاظت کرو تم نے ذرا حرکت نہ کی حتیٰ کہ تمہارے دشمن انپر غالب آ گئے۔ تو تم ذلیلوں کی سی زندگی گزارنے لگے اور وہاں ہنکائے جانے لگے جیسے مسافر ہنکائے جاتے ہیں۔ تمہارا کیا جواب ہو گا۔ کل جبکہ اس بارے میں تم سے پوچھا جائیگا۔

ناقوس بج رہے ہیں۔ میناروں پر آذان کی بجائے اور دیکھو تو مسجدوں کو صلیب والوں کے جوتے روند رہے ہیں جہاں مسلمانوں کی پیشانیاں لگتی تھیں اور یہ کیسے مسلمان ہیں جو اپنے دین کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے کر بھاگ رہے ہیں اور پہاڑ کی چوٹیوں اور دروں پر پناہ حاصل کر رہے ہیں کہ شعائر الٰہی کو ادا نہیں کر سکتے۔

دِينِهِ، إِلَّا فِي غَارٍ كَهٰذَا الْغَارِ الَّذِي أَعِيشُ فِيهِ ! ...

لَيْتَ الْمُسْلِمِينَ عَاشُوا دَهْرَهُمْ فَوْضَى لَا نِظَامَ لَهُمْ وَلَا مُلْكَ وَلَا سُلْطَانَ، كَمَا يَعِيشُ الْمُشَرَّدُونَ فِي آفَاقِ الْبِلَادِ، فَقَدْ كَانَ ذٰلِكَ خَيْراً لَهُمْ مِنْ أَنْ يَتَوَلَّى أَمْرَهُمْ رِجَالٌ مِثْلُكُمْ طَامِعُونَ مُسْتَبِدُّونَ يُلْقُونَ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ جَمِيعاً غُلّاً وَاحِداً يَسُوقُونَهُمْ بِهِ إِلَى مَوَارِدِ التَّلَفِ وَالْهَلَاكِ مِنْ حَيْثُ لَا يَسْتَطِيعُونَ ذَوْداً عَنْ أَنْفُسِهِمْ. وَمَا تَفْعَلُ الْفَوْضَى وَبَابَةً مَا يَفْعَلُ بِهَا الِاسْتِبْدَادُ.

يَسْأَلُكُمُ اللهُ يَا بَنِي الْأَحْمَرِ عَنِّي وَعَنْ أَوْلَادِي الَّذِينَ انْتَزَعْتُمُوهُمْ مِنْ يَدِي انْتِزَاعاً أَحْوَجَ مَا كُنْتُ إِلَيْهِمْ، وَسُقْتُمُوهُمْ إِلَى مَيَادِينِ الْقِتَالِ لِيُقَاتِلُوا إِخْوَانَهُمُ الْمُسْلِمِينَ قِتَالاً لَا شَرَفَ فِيهِ وَلَا فَخَارَ، حَتَّى مَاتُوا جَمِيعاً مَوْتَ الْأَذِلَّاءِ الْأَدْنِيَاءِ فَلَا أَنْتُمْ تَرَكْتُمُوهُمْ بِجَانِبِي آنَسُ بِهِمْ فِي وَحْشَتِي وَأَلْجَأُ إِلَى مَعُونَتِهِمْ فِي شَيْخُوخَتِي، وَلَا أَنْتُمْ ذَهَبْتُمْ بِهِمْ إِلَى مَيْدَانِ قِتَالٍ شَرِيفٍ فَأَتَعَزَّى عَنْهُمْ مِنْ بَعْدِهِمْ بِأَنَّهُمْ مَاتُوا فِدَاءً عَنْ دِينِهِمْ وَوَطَنِهِمْ.

فَهَا أَنَا عَائِشٌ مِنْ بَعْدِهِمْ وَحْدِي فِي هٰذَا الْغَارِ الْمُوحِشِ فَوْقَ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ الْمُنْقَطِعَةِ أَبْكِي عَلَيْهِمْ، وَأَسْأَلُ اللهَ أَنْ يُلْحِقَنِي بِهِمْ فَمَتَى يَسْتَجِيبُ اللهُ دُعَائِي ؟

ثُمَّ اخْتَنَقَ صَوْتُهُ بِالْبُكَاءِ، فَأَدَارَ وَجْهَهُ وَمَشَى بِقَدَمٍ مُطْمَئِنَّةٍ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَصَاهُ حَتَّى دَخَلَ مَغَارَتَهُ وَغَابَ عَنِ الْعُيُونِ، فَنَالَتْ كَلِمَاتُهُ مِنْ نَفْسِ الْأَمِيرِ مَا لَمْ يَنَلْ مِنْهَا ضَيَاعُ مُلْكِهِ وَسُقُوطُ عَرْشِهِ، فَصَاحَ: مَا هٰذَا بَشَراً إِنَّمَا هُوَ صَوْتُ الْعَدْلِ الْإِلٰهِيِّ يُنْذِرُنِي بِشَقَاءِ الْمُسْتَقْبَلِ فَوْقَ شَقَاءِ الْمَاضِي، فَلْيَصْنَعِ اللهُ بِي مَا يَشَاءُ فَعَدْلٌ مِنْهُ كُلُّ مَا صَنَعَ

امرعوب احفاظت

مگر یہ کہ ایسی غار جس میں میں زندگی بسر کر رہا ہوں۔ کاش کہ مسلمان زمانے میں اسطرح زندگی گزارتے کہ نہ نظام ہوتا نہ حکومت ہوتی اور نہ بادشاہت جیسے یہودی پورے اطراف کے شہروں میں بکھرے ہوئے ہیں۔ یہ ان کے لئے بہتر تھا بہ نسبت اُسکے تم جیسے آمر مُسلط کئے گئے جو لالچی اور ظالم ہیں جو ان سب کی گردنوں میں ایک طرح کا طوق ڈالے انہیں ہلاکت گاہوں کی طرف لے جا رہے ہیں اور ان کا دفاع نہیں کر سکتے جتنا کہ استبداد کرتا ہے۔

اے ابو احمر! اللہ تعالیٰ تم سے پوچھے گا تم نے میرے اور میری اولاد کے بارے میں کیا کیا؟ جنہیں تم نے مجھ سے چھین لیا حالانکہ مجھے ان کی بہت زیادہ ضرورت تھی تم انہیں میدان جنگ کی طرف لے گئے تاکہ وہ لڑیں اپنے مسلمان بھائیوں سے ایسی لڑائی جس میں شرافت اور فخر کی کوئی بات نہ تھی حتیٰ کہ وہ سب ذلیلوں۔ کمینوں کی موت مرے ہیں چھوڑا تم نے میرے پاس کہ میں مانوس ہوتا ان سے وحشت کے وقت اور اپنے بڑھاپے میں مدد حاصل کرتا نہ تم انہیں شرافت کے میدان جنگ میں لے گئے کہ میں صبر حاصل کرتا ان کے میدان میں مرنے سے جو دین اور وطن کے نام پر شہید ہو گئے؟ دیکھو ان کے بعد میں زندگی گزار رہا ہوں اس وحشتناک غار میں

اس تنہا چٹان پر۔ انہیں روتا دیکھتا ہوں تو خدا سے دُعا کرتا ہوں کہ مجھے ان کے ساتھ ملا دے دیکھیں اللہ تعالیٰ میری دُعا کب قبول کرتا ہے؟ پھر رو رو کر اس کا گلا اندھ گیا اس نے اپنے چہرے کو موڑا اور مطمئن قدموں سے لاٹھی کے سہارے غار میں چلا گیا اور نظروں سے غائب ہو گیا۔ بادشاہ کا دل اسکی باتوں سے بڑا متاثر ہوا کہ اتنا غم مملکت کے ضائع ہونے اور تخت کے گرنے کا بھی نہ ہوا تو وہ چیخا کہ یہ کوئی انسانی آواز نہ تھی بلکہ یہ تو عدل رب ذوالجلال کی آواز ہے جو مجھے مستقبل کی بدبختی سے ڈرا رہی ہے جو ماضی کی بدبختی سے زیادہ ہوگی۔ اللہ جو چاہے میرے ساتھ کرے کیونکہ خدا تعالیٰ جو کریں گے انصاف ہی ہوگا

ثُمَّ انْحَدَرَ إِلَى سَفِينَتِهِ وَانْحَدَرَ أَهْلُهُ وَرَاءَهُ فَسَارَتِ السَّفِينَةُ بِهِمْ تَشُقُّ عُبَابَ الْمَاءِ شَقّاً فَسَجَّلَ التَّارِيخُ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ: أَنْ قَدْ تَمَّ جَلَاءُ الْعَرَبِ عَنِ الْأَنْدَلُسِ بَعْدَ مَا عَمَرُوهَا ثَمَانِمِائَةِ عَامٍ

• • •

بَعْدَ مُرُورِ أَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ عَاماً عَلَى تِلْكَ الْحَوَادِثِ لَمْ يَبْقَ فِي أَفْرِيقِيَّةَ حَيٌّ مِنْ بَنِي الْأَحْمَرِ إِلَّا فَتًى فِي الْعِشْرِينَ مِنْ عُمْرِهِ اسْمُهُ "سَعِيدٌ" لَمْ يَرَ غَرْنَاطَةَ وَلَا قَصْرَ الْحَمْرَاءِ وَلَا الْمَرْجَ وَلَا جَنَّةَ الْعَرِيفِ وَلَا نَهَرَ شَنِيلٍ وَلَا عَيْنَ الدَّمْعِ وَلَا جَبَلَ الثَّلْجِ وَلٰكِنَّهُ مَا زَالَ يَحْفَظُ فِي ذَاكِرَتِهِ مِنْ عَهْدِ الطُّفُولَةِ تِلْكَ الْأَنَاشِيدَ الْأَنْدَلُسِيَّةَ الْبَدِيعَةَ الَّتِي كَانَ يَتَرَنَّمُ بِهَا نِسَاءُ قَوْمِهِ حَوْلَ مَهْدِهِ، وَيُرَدِّدْنَ فِيهَا ذِكْرَ آبَائِهِ وَأَجْدَادِهِ وَآثَارِ أَيْدِيهِمْ وَعِزَّةِ سُلْطَانِهِمْ فِي تِلْكَ الْبِقَاعِ، وَتِلْكَ الْمَرَاثِي الْمُحْزِنَةَ الْمُؤَثِّرَةَ الَّتِي بَكَى فِيهَا شُعَرَاءُ الْأَنْدَلُسِ ذٰلِكَ الْمَجْدَ السَّاقِطَ وَالْمُلْكَ الْمُضَاعَ، فَكَانَ كُلَّمَا خَلَا إِلَى نَفْسِهِ رَدَّدَ تِلْكَ الْمَرَاثِي بِنَغْمَةٍ شَجِيَّةٍ مُحْزِنَةٍ تَسْتَثِيرُ عَبْرَتَهُ، وَتُهَيِّجُ أَشْجَانَهُ، فَلَا يَزَالُ يَبْكِي وَيَنْتَحِبُ حَتَّى يُشْرِفَ عَلَى التَّلَفِ.

فَكَانَ لَا يَتَمَنَّى عَلَى اللهِ مِنْ كُلِّ مَا يَتَمَنَّى امْرُؤٌ عَلَى رَبِّهِ فِي

---

۱ دستاویز ۲ چراگاہ ۳ قصر حمرا غرناطہ میں ہے جہاں بنی احمر کے بادشاہوں کی قیام گاہ تھی اور تمام سے بڑا محل ہے جسمیں آج تک بہت زیادہ تاریخی آثار موجود ہیں اور غرناطہ کی سبزہ زار جو ناظرین کو حسن وجمال کا نظارہ پیش کرتا ہے اور جنت عریف غرناطہ کا بہت بڑا باغ ہے جسمیں محلات اور سیرگاہیں ہیں اور غرناطہ کی بہت بڑی نہر شنیل ہے جس سے شہر کے ادنیٰ و اعلیٰ فیض حاصل کرتے ہیں اور عین الدمع غرناطہ کا بڑا پہاڑ ہے جو سرسبز وشاداب اور چراگاہ ہے اور غرناطہ کے جنوب میں جبل ثلج برفانی پہاڑ ہے جو گرمی اور سردی ہیں بدستور برف پوش رہتا ہے جس سے بہت سے چشمے جاری ہوتے ہیں اور چھ نہریں جو باغات بجز زمین سیراب کرتی ہیں۔

پھر وہ جہاز کی طرف بڑھا اور پھر اسکے اہل وعیال بھی اس کے پیچھے اتر پڑے ۔ جہاز انہیں لے کر پانی کی موجوں کو چیرتا ہوا روانہ ہوا ۔ تاریخ نے اپنے صفحات پر اس گھڑی کو لکھ لیا کہ تحقیق تمام ہو گئی عرب کی جلاوطنی ۔ اندلس سے جبکہ انہوں نے یہاں اٹھ سو سال تک حکومت کرتے گزار دیئے ۔

ان حوادثات کے چوبیس سال بعد افریقہ میں بنو احمر قبیلے کا کوئی بھی فرد باقی نہ رہا مگر ایک بیس سالہ نوجوان جس کا نام سعید تھا ۔ نہ اس نے غرناطہ دیکھا نہ قصر الحمرا ۔ نہ مرج غرناطہ ۔ نہ باغ عریف ۔ نہ نہر شنیل نہ عین الدمع نہ جبل ثلج ۔ لیکن اسے بچپن سے اندلسی نادر گیت جو اس قوم کی عورتیں اس کے پنگھوڑے کے گرد گایا کرتی تھیں ۔ جن میں اسکے آباء واجداد ان کے کارناموں ان کے لشکروں میں ان کی عزت مملکت کا ذکر بار بار آتا تھا ۔ اور وہ غم انگیز مرثیے (بھی یاد تھے) جن پر شعر آئے ۔

اندلس اس زائل شدہ عزت اور مملکت پر روئے ہیں وہ جب بھی خلوت میں جاتا تو یہ مرثیے دھراتا ۔ درد انگیز اور پرسوز آواز میں جس سے اسکے آنسو اور غم بھڑک اٹھتے اور وہ اتنا روتا چلاتا حتیٰ کہ مرنے کے قریب ہو جاتا ۔ وہ اللہ سے کسی بھی بات کی آرزو نہیں کرتا تھا ۔ جس طرح کہ لوگ اپنے رب سے تمنائیں کرتے ہیں ۔

حَيَاتِهِ إِلَّا أَنْ يَرَى غَرْنَاطَةَ سَاعَةً مِنْ زَمَانٍ يَشْفِي بِهَا غُلَّةَ نَفْسِهِ، ثُمَّ لِيَصْنَعِ الدَّهْرُ بِهِ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا يَشَاءُ.

وَكَانَ كُلَّمَا هَمَّ بِالذِّهَابِ إِلَيْهَا قَعَدَ بِهِ عَنْ ذٰلِكَ أَنَّ وَرَاءَهُ عَجُوزاً مِنْ أَهْلِهِ مَرِيضَةً، وَمَا كَانَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَتْرُكَهَا، وَلَا يَجِدُ مَنْ يَعْتَمِدُ عَلَيْهِ فِي الْقِيَامِ بِشَأْنِهَا حَتَّى وَافَاهَا أَجَلُهَا فَرَكِبَ الْبَحْرَ مِنْ سَبْتَةَ إِلَى شَاطِئِ مَلْقَةَ، ثُمَّ انْحَدَرَ مِنْهَا إِلَى غَرْنَاطَةَ مُتَنَكِّراً فِي ثَوْبِ طَبِيبٍ عَرَبِيٍّ مِنْ أَطِبَّاءِ الْأَعْشَابِ يَتَنَقَّلُ فِي جِبَالِ الْأَنْدَلُسِ وَسُهُولِهَا حَتَّى بَلَغَ ضَاحِيَتَهَا سَاعَةَ الْأَصِيلِ، فَوَقَفَ عَلَى هَضَبَةٍ مِنْ هِضَابِ جَبَلِ الثَّلْجِ فَرَأَى الْأَمْوَاهَ تَنْزَلِقُ عَنْهُ فِي هُدُوءٍ وَسُكُونٍ كَأَنَّهَا فَوْقَ سَطْحِهِ اللَّامِعِ الْمُتَلَأْلِئِ قَمِيصٌ مِنَ النُّورِ، أَوْ قُبَّةٌ مِنَ الْبِلَّوْرِ، حَتَّى تَصِلَ إِلَى سَفْحِهِ فَإِذَا هِيَ حَيَّاتٌ بَيْضَاءُ مَذْعُورَةٌ تَنْبَعِثُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا لَا هَمَّ إِلَّا النَّجَاةُ مِنْ يَدِ مُطَارِدِهَا حَتَّى تَعْتَرِضَ بِجَدْوَلِ مَاءٍ فِي طَرِيقِهَا فَتَدَّغِمَ فِيهِ وَتَنْسَابَ فِي أَحْشَائِهِ.

ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَرَأَى عَلَى الْبُعْدِ أَبْرَاجَهَا الْعَقِيقِيَّةَ الْحَمْرَاءَ وَقِبَابَهَا الْعَالِيَةَ الشَّمَّاءَ، وَمَآذِنَهَا الذَّاهِبَةَ فِي جَوِّ السَّمَاءِ، فَوَقَفَ أَمَامَ هٰذَا الْمَنْظَرِ الْجَلِيلِ الْمَهِيبِ مَوْقِفَ الْخَاشِعِ الْمُتَخَضِّعِ وَضَمَّ إِحْدَى يَدَيْهِ إِلَى الْأُخْرَى وَوَضَعَهَا عَلَى صَدْرِهِ كَأَنَّمَا هُوَ قَائِمٌ أَمَامَ الْمِحْرَابِ يُؤَدِّي صَلَاتَهُ وَلَبِثَ عَلَى ذٰلِكَ بُرْهَةً ثُمَّ صَاحَ بِصَوْتٍ عَالٍ رَدَّدَتْهُ الْغَابَاتُ وَالْحَرَجَاتُ يَقُولُ:

هٰذَا مِيرَاثُ آبَائِي وَأَجْدَادِي لَمْ يَبْقَ لِي مِنْهُ إِلَّا وَقْفَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ كَوَقْفَةِ الثَّاكِلِ الْمَفْجُوعِ بَيْنَ أَيْدِي الْأَطْلَالِ الْبَوَالِي وَالْآثَارِ الدَّوَارِسِ.

هٰذِهِ مَضَاجِعُهُمْ يَنَامُ فِيهَا أَعْدَاؤُهُمْ، وَهُمْ لَا مَضَاجِعَ لَهُمْ

اِجڑی بوٹیاں ۲ زمین پر پھیلا ہوا پہاڑ ۳ ڈراؤنی ۴ پھیلنا ۵ مرغزار

سوائے اس کے کہ وہ اپنی زندگی میں ایک لمحہ کے لئے غرناطہ دیکھ لے جس سے اپنے دل کی سوزش کو تشفی دے سکے۔ پھر اس کے بعد زمانہ جو چاہے اس کے ساتھ سلوک کرے۔ وہ جب بھی وہاں جانے کے بارے میں ارادہ کرتا تو یہ دیکھ کر بیٹھ جاتا کہ اسکے پیچھے اسکے گھر میں ایک بڑھیا بیمار ہے جسے چھوڑ کر چلا جانا اسکے بس کی بات نہ تھی اور نہ اسے کوئی ایسا آدمی ملا جس پر اعتماد کیا جائے جو اسکی دیکھ بھال کرسکے حتیٰ کہ اس کا وقت آپہنچا (اور وہ اللہ کو پیاری ہوگئی) تو وہ سوار ہوا سمندری سفر پر سبتہ سے ملقہ کے کنارے کی طرف پھر وہ اترا غرناطہ کی طرف اس نے عربی طبیب کا بھیس بدلا جو نباتات کی جستجو میں اندلس کے پہاڑوں اور ان کے دامنوں میں پھرتے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ پہنچا شہر سے باہر شام کے وقت اور جبل ثلج کی چوٹی پر چڑھ گیا اور اس نے دیکھا کہ پانی بڑے سکون سے نیچے اتر رہا ہے گویا کہ سکی چمکتی دمکتی سطح پر کوئی نورانی قمیص ہو یا بلور کا کوئی برج ہو حتیٰ کہ جب یہ پانی دامن کوہ تک پہنچا تو لگتا تھا خوف زدہ سفید سانپوں کی طرح جو ادھر ادھر بکھر گئے ہوں وہ اپنی اپنی جان بچانا چاہتے ہوں حتیٰ کہ راہ میں پانی کا نالہ آگیا ہو وہ اس میں گھس گئے ہوں اور چھپ گئے ہوں اسکے پیٹ میں۔ پھر وہ شہر کی طرف متوجہ ہوا تو دیکھا دور سے سرخ عقیق کے برج اور بلند و بالا قبے اور اسکے نہایت اونچے مینار آسمانوں سے باتیں کرتے ہوئے وہ ٹھہر گیا اس ہیبت ناک پرجلال منظر کے سامنے جیسے کوئی خشوع و خضوع سے کھڑا ہوتا ہے۔ اس نے اپنے ہاتھوں کو ایک دوسرے سے ملا لیا۔ اور انہیں سینے پر رکھا گویا کہ وہ محراب کے سامنے نماز ادا کر رہا ہے وہ کچھ دیر اسی ہئیت پر کھڑا رہا۔ پھر اس نے چیخ ماری جسکی صدائے بازگشت سے جنگلات اور مرغزار گونج اٹھے یہ میراث ہے میرے آباء و اجداد کی جنہوں نے میرے لئے کچھ نہیں چھوڑا سوائے جدائی کے جیسے ایک دکھی ماں اپنے بیٹے کی جدائی میں تڑپتی رہتی ہے۔ یہ ان کے بستر ہیں جہاں ان کے دشمن سوتے ہیں۔ اور ان کے بستر

إلّا رِمَالَ الصَّحْرَاءِ وَكُثْبَانَ الفَلَوَاتِ .

هٰذِهِ قُصُورُهُمْ تُشْرِفُ عَلَى الأَرْضِ الفَضَاءِ وَتُطِلُّ مِنْ عُيُونِ نَوَافِذِهَا كَأَنَّمَا تَتَرَقَّبُ أَنْ يَعُودُوا إلَيْهَا فَيَعْمُرُوهَا كَمَا كَانُوا فَلَا يَفْعَلُونَ .

هٰذِهِ قِبَابُهُمْ وَأَبْرَاجُهُمْ رَافِعَةً رَأْسَهَا لَيْلَهَا وَنَهَارَهَا إلَى السَّمٰوَاتِ العُلَا تَدْعُو اللهَ أَنْ يُعِيدَ إلَيْهَا بُنَاتَهَا وَحُمَاتَهَا فَلَا يُسْتَجَابُ لَهَا دُعَاءٌ .

فِي هٰذِهِ البَسَاتِينِ كَانُوا يَنْعَمُونَ ، وَتَحْتَ هٰذِهِ الظِّلَالِ كَانُوا يَقِيلُونَ ، وَعَلَى ضِفَافِ هٰذِهِ الأَنْهَارِ كَانُوا يَغْدُونَ وَيَرُوحُونَ ، وَاليَوْمَ لَا غَادٍ مِنْهُمْ وَلَا رَائِحَ ، وَلَا سَانِحَ تَحْتَ هٰذِهِ السَّمَاءِ وَلَا بَارِحَ .. ثُمَّ نَظَرَ إلَى الأُفُقِ فَرَأَى الشَّمْسَ تَنْحَدِرُ إلَى مَغْرِبِهَا وَرَأَى جَيْشَ اللَّيْلِ يُطَارِدُ فُلُولَ جَيْشِ النَّهَارِ فَيُبَدِّدُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ تَبْدِيداً فَتَهَافَتَ عَلَى نَفْسِهِ ، وَهُوَ يَقُولُ :

هٰكَذَا تَدُولُ الدَّوْلَاتُ وَتَسْقُطُ التِّيجَانُ ، وَهٰكَذَا تَحُلُّ الظُّلُمَاتُ مَحَلَّ الأَنْوَارِ ، وَهٰكَذَا تَنْتَشِرُ سُحُبُ المَوْتِ عَلَى وَجْهِ الحَيَاةِ .

ثُمَّ تَوَسَّدَ ذِرَاعَهُ وَاسْتَغْرَقَ فِي نَوْمِهِ بَيْنَ وِطَاءِ الأَرْضِ وَغِطَاءِ السَّمَاءِ فَلَمْ يَسْتَفِقْ حَتَّى مَضَتْ دَوْلَةُ اللَّيْلِ فَمَشَى إلَى نَهْرٍ جَارٍ فِي سَفْحِ الجَبَلِ فَصَلَّى عِنْدَهُ صَلَاةَ الفَجْرِ ، ثُمَّ انْحَدَرَ إلَى المَدِينَةِ يُفَتِّشُ عن خَانٍ يَأْوِي إلَيْهِ فَلَمْ يَجِدْ فِي طَرِيقِهِ مَنْ يُرْشِدُهُ إلَى طَلْبَتِهِ حَتَّى بَلَغَ نَهْرَ شِنِيلٍ فَمَشَى عَلَى ضِفَّتِهِ يَتَفَقَّدُ الجُسُورَ وَيَتَلَمَّسُ الأَعْشَابَ وَيَنْتَظِرُ يَقْظَةَ المَدِينَةِ بَعْدَ هَجْعَتِهَا .

وَإِنَّهُ لَكَذٰلِكَ إِذِ انْفَتَحَ بَيْنَ يَدَيْهِ بَابُ قَصْرٍ عَظِيمٍ وَإِذَا فَتَـاةٌ

---

١ ریت ٢ جھانکنا ٣ گنبد کرنا ، ریستوران ٤ کنارہ ٥ پل ج

جنگل کی رات اور ٹیلے ہیں کہ یہ ان کے محلات ہیں جو کھلی زمین پر جھانک رہے ہیں اور اپنے روشندانوں کی آنکھوں سے اس طرح دیکھ رہے ہیں جیسے انہیں انتظار ہے کہ وہ واپس آکر اس طرح آباد کریں گے جیسے پہلے تھے لیکن اب وہ ایسا نہیں کرتے کہ یہ ان کے قبے اور برج ہیں جو رات دن اپنا سر بلند آسمانوں کی طرف اٹھائے ہوئے اللہ تعالےٰ سے دعا کر رہے ہیں۔ کہ ان کی طرف ان کے بانی اور محافظ لوٹ آئیں لیکن ان کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ یہ باغات جن میں وہ آرام کرتے تھے اور ان سایوں کے نیچے وہ قیلولہ کرتے تھے اور ان نہروں کے کنارے وہ صبح شام کرتے تھے لیکن آج نہ کوئی ان میں سے صبح آنے والا ہے نہ شام کو اور نہ اس آسمان کے نیچے کوئی آنیوالا ہے نہ جانے والا پھر اس نے افق کی طرف دیکھا کہ سورج مغرب کی جانب اتر رہا ہے اور دیکھا کہ رات کا لشکر دن کے شکست خوردہ لشکر کو دھکیل رہا ہے اور اسے تتر بتر کر رہا ہے وہ منہ کے بل گر پڑا اور یہ کہنے لگا کہ اسی طرح حکومتیں بدلتی ہیں تاج گرتے ہیں۔ اور اسی طرح نور کی جگہ ظلمت لیتی ہیں اور اس طرح پھیل جاتے ہیں موت کے بادل زندگی کے چہرے پر پھر اپنے بازو کا سہارا لیا اور زمین کے بستر اور آسمان کی چھت کے نیچے گہری نیند سو گیا اسی لاعلمی میں ہی رات کی بادشاہت زوال پذیر ہو گئی وہ پہاڑ کے دامن میں بہتی نہر کی طرف چلا اور صبح کی نماز ادا کی پھر شہر کی طرف چلا تاکہ کوئی سرائے تلاش کرے لیکن کوئی بھی رہبر رستے میں نہ ملا۔

حتیٰ کہ نہر شنیل جا پہنچا۔ اس کے کنارے پر بیج اور جڑی بوٹیاں تلاش کرنے لگا اور شہر والوں کی بیداری کا انتظار کرنے لگا کہ وہ اسی حالت میں تھا کہ اچانک اس کے سامنے ایک بہت بڑے محل کا دروازہ کھلا اور کیا دیکھتا ہے ایک لڑکی

إسبانية خارجة منه قد أسبلت على وجهها خماراً أسود شفافاً وأرسلت على صدرها صليباً ذهبياً صغيراً ومشى وراءها غلام يحمل على يده الكتاب المقدس، فلمحته في مكانه فأدهشها موقفه فدنت منه ورفعت قناعها عن وجهها فإذا الشمس طالعة حسناً وبهاء، وقالت له بلسان عربي تخالطه بعض العجمة: أغريب أنت عن هذا البلد أيها الفتى؟ قال: نعم لقد نزلت به الساعة فلم أعرف طريق الخان الذي يأوي إليه الغرباء، ولم أجد في طريقي من يدلني عليه، فسمعت في صوته رنة الشرف ورأت بين أعطافه مخايل النعمة فأهمها أمره، وأشارت إليه أن يتبعها لتدله على ما يريد، فمشى بجانبها حتى بلغا موضع الخان فحيته بابتسامة عذبة، وقالت له: لا تنس أن تزورني أيها الغريب كلما عرضت لك حاجة... ثم سارت في طريق كنيستها.

• • •

كما أن السماء في ظلمة الليل تختلف إليها النجوم فتضيء صفحتها وتمر بها الشهب فتلمع في أرجائها، حتى إذا طلعت الشمس من مشرقها محا ضوؤها ضوء جميع تلك النيرات؛ كذلك القلب الإنساني لا تزال تمر به مختلف العواطف وأشتات الأهواء مجتمعة ومفترقة حتى إذا بلغ وأشرقت عليه شمس الحب غربت بجانبها جميع تلك العواطف والأهواء.

فقد أصبح الأمير ينظر إلى غرناطة منذ الساعة بعين غير العين التي كان ينظر بها إليها من قبل، ويرى في وجهها صورة الأنس بعد الوحشة، والنور بعد الظلمة، والحياة بعد الموت فسكن ثائره وبردت جوانحه، وهدأت نفسه ثورة الغضب التي كانت

١ حيران ٢ نقاب ٣ كرجا

ہسپانوی وہاں سے نکلی جس نے اپنے چہرے پر سیاہ شفاف نقاب ڈال رکھا تھا اور اس کے سینے پر سونے کی ایک چھوٹی سی صلیب آویزاں تھی اور اسکے پیچھے پیچھے ایک لڑکا ہاتھ میں مقدس کتاب اٹھائے چل رہا تھا۔ لڑکی اس نوجوان کو دیکھ کر متحیر ہو گئی اور چہرے سے نقاب پلٹا تو طلوع ہونے والے سورج کی طرح حسین و جمیل تھی۔ اور عربی عجمی ملی جلی زبان میں کہنے لگی اے نوجوان کیا تو اس شہر میں غریب الوطن ہے۔

وہ بولا ہاں میں ابھی ابھی یہاں آیا ہوں میں مسافروں کی سرائے کے متعلق کچھ نہیں جانتا اور نہ ہی کوئی رہبری کرنے والا ملا ہے۔ لڑکی نے اسکی آواز میں شرافت کی بو محسوس کی اور اس میں آثار خوشی و مسرت کے نظر آنے لگے تو اسے بڑا صدمہ ہوا۔ اسے اشارہ کیا کہ میرے پیچھے چلے آؤ تاکہ آپکی منزل مقصود تک رہنمائی کرسکوں وہ اسکے ایک پہلو ہو کر چلا۔ حتیٰ کہ وہ دونوں سرائے تک پہنچے اس نے شیریں تبسم کے ساتھ سلام کا جواب دیا اور کہنے لگی میری ملاقات مت بھولنا۔ اے مسافر جب بھی تجھے کوئی ضرورت پیش آئے پھر وہ گرجا کو چلی گئی۔

جیسا کہ آسمان پر اندھیری رات میں سارتے جاتے ہیں۔ تو اسکی سطح روشن ہو جاتی ہے۔ اور گذرتے ہیں شہاب الثاقب تو اسکے اطراف چمک اٹھتے ہیں حتیٰ کہ جب مشرق سے سورج طلوع ہوتا ہے۔ تو ان تمام منور چیزوں کو اسکی ضیاء ماند کر دیتی ہے اسی طرح انسانی دل مختلف جذبات اور خواہشات اجتماعی و انفرادی گذرتے رہتے ہیں۔ حتیٰ کہ جب وہ بالغ ہو جاتا ہے۔ اور اس پر محبت کا سورج طلوع ہوتا ہے تو غروب ہو جاتے ہیں اسکے سامنے تمام جذبات اور خواہشات۔ شہزادہ غرناطہ کی طرف کئی لمحات ایسی آنکھ سے دیکھتا تھا اس نظر سے مختلف تھی جس سے اس سے قبل دیکھتا تھا۔

اور اب وہ اسکی صورت میں وحشت کے بعد انسیت اور ظلمت کے بعد نور اور موت کے بعد زندگی اس کا ہیجان سکون پا گیا۔ اور اسکی زندگی ٹھنڈی ہو گئی اور فرد ہو چکی تھی۔ اس کے نفس میں غصہ کی وہ تیز

لا تزالُ تختلجُ بينَ أضلاعِه ، فكانَ إذا مرَّ بمسجدٍ من تلكَ المساجدِ التي استحالتْ إلى كنائسَ استطاعَ أنْ يقفَ أمامَهُ هنيهةً علّهُ يرى الفتاةَ الإسبانيةَ بينَ الداخلاتِ إليهِ أو الخارجاتِ منهُ ، وإذا رأى الصليبَ مشرفاً على رأسِ مئذنةٍ ذكرَ الصليبَ الذهبيَّ الجميلَ الذي رآهُ على صدرِها يومَ اللقاء فاغتفرَ منظرَ هذا لمنظرِ ذاكَ ، وإذا سمعَ أصواتَ النواقيسِ ترنُّ في أجواز الفضاء ذكرَ أنهُ كانَ يسمعُ ذلكَ الصوتَ الرنانَ في الساعةِ التي رآها فيها ، فأنسَ بهِ وسكنتْ نفسهُ إليهِ .

وكذلكَ أصبحَ هذا الأميرُ المسكينُ ولا همَّ لهُ إلّا أنْ يتمشى صبيحةَ كلّ يومٍ على ضفافِ نهرِ « شنيل » يقلّبُ نظرهُ في أبوابِ القصورِ المشرفةِ على ذلكَ النهرِ علّهُ يعرفُ قصرَ الفتاة فلا يعرفهُ ، وفي وجوهِ الغادياتِ والرائحاتِ منَ الفتياتِ علّهُ يراها بينهنَّ فلا يراها ، حتى إذا نالَ منهُ اليأسُ انكفأ راجعاً إلى مقبرةِ آبائهِ في ظاهرِ المدينةِ فجلسَ بينَ القبورِ يذرفُ دموعاً غزاراً ، لا يعلمُ هلْ هي دموعُ الذكرى القديمةِ أوْ دموعُ الذكرى الجديدةِ !.

• • •

نكبَ الدهرُ « فلورندا » منذُ عامينِ نكبةً لا تزالُ لوعتُها متصلةً بقلبِها حتى اليومِ ، فقدْ كانَ أبوها رئيسَ جمعيّةِ « العصابةِ المقدسةِ » التي قامتْ في وجهِ الحكومةِ أعواماً طوالاً تطالبُها بالحريةِ الدينيّةِ والشخصيّةِ ، لجميعِ الشعوبِ المحكومةِ على اختلافِ مذاهبِها وأجناسِها حتى أعيا رجالُ الحكومةِ أمرُها ، فدسّوا لرئيسِها منْ قتلهِ غيلةً تحتَ ستارِ الظلامِ ، فحزنتْ ابنتهُ عليهِ وعلى أمِّها التي ماتتْ على أثرهِ حزناً شديداً ما كانَ يفارقُها في جميعِ غدواتِها

۱ بهانا ۲ بهت زیاده آنسو بهانا

جو اسکی پسلیوں کے درمیان جوش مار رہی تھی وہ جب بھی کسی مسجد سے گزرتا تھا جو گرجا میں تبدیل ہو چکی ہوتی تھی تو کچھ دیر کے لئے وہاں کھڑا ہو جاتا تاکہ آنے جانے والیوں میں اس لڑکی کو دیکھ سکے اور جب کسی منارے پر کوئی صلیب دیکھتا تو اسے وہی خوبصورت سونے کی صلیب یاد آجاتی جکو اس نے ملاقات کے دن اس کے سینے پر لٹکا ہوا دیکھا تھا وہ قابل درگذر سمجھتا اس منظر کو اس منظر کے لئے اور جب سنائی دیتی آواز ناقوسوں کی گونجتی ہوئی فضا میں تو یاد آجاتی بات جب وہ لڑکی سے ملا تھا تو یہی صدا گونجتی ہوئی اسکے کانوں میں پڑی تھی لہذا وہ اس صدا سے مانوس ہو جاتا اور اس کا دل پُرسکون ہو جاتا۔ اس طرح صبح کو یہ مسکین شہزادہ روزانہ نہر شنیل کے کنارے سیر و تفریح کے لئے چلا جاتا اور نہر کے کنارے قصر بلند کے دروازوں کو دیکھتا تھا۔ شاید اس لڑکی کے محل کی پہچان کر سکے لیکن نہ پہچان سکا اور صبح و شام کے آنے جانے والی لڑکیوں کے چہروں کو تاڑتا تھا شاید وہ نظر آجائے لیکن اسے نہ دیکھ سکا۔ حتیٰ کہ جب مایوس ہو جاتا تو اپنے آباؤ اجداد کے مقبروں کی طرف واپس آجاتا جو شہر سے باہر تھیں اور قبروں کے درمیان بیٹھ کر خوب روتا لیکن اسے معلوم نہیں تھا کہ یہ پرانی یاد کے آنسو ہیں یا نئی یاد کے۔ مصیبت نازل ہوئی فلورنڈا پر دو سال سے ایسی زبردست کہ اسے ہمیشک آج تک اس کے دل سے جُدا نہ ہو سکی (واقعہ یوں ہے) کہ اس کا باپ جمعیتہ مقدسہ کا صدر تھا جو کئی سال تک حکومت کے مقابل سرگرم رہی اور وہ چاہتے تھے۔ حکومت تمام رعایا کو دینی اور شخصی آزادی دے۔ خواہ وہ کسی بھی مذہب یا قوم سے تعلق رکھتا ہو۔ حتیٰ کہ ارباب اقتدار تنگ آگئے۔

انہوں نے صدر کے قتل کی خفیہ سازش کی جس سے اسکی بیٹی (فلورنڈا) کو بڑا صدمہ ہوا اور ماں کا بھی بڑا دکھ ہوا جو اپنے خاوند کے غم میں مر گئی تھی کیونکہ وہ صبح و شام اس کے ساتھ رہتا تھا۔

ورُوحانها ، فأصبحت وهي لم تبلغ الثامنة من عمرها تعيش في
قصرها عيش الزاهدات المتبتلات ، فكان لا يراها الرائي إلا ذاهبة
إلى الكنيسة أو عائدة منها لا يصحبها إلا غلامها ، أو واقفة على
أطلال الدولة الماضية ورسومها تقلب فيها نظر العظة والاعتبار ،
أو هائمة على وجهها في مروج غرناطة وبساتينها حتى ينزل ستار
الليل فتعود إلى قصرها ، وكذلك كان شأنها في جميع أيامها حتى
سماها أهل غرناطة « الراهبة الجميلة » .

فإنها لسائرة يوماً بجانب مقبرة بني الأحمر إذ لمحت على البعد
فتى عربياً مكباً[1] على أحد القبور كأنما يقبل صفائحه ويبل تربته
بدموعه ، فرثت[2] لحاله ومشت نحوه حتى دنته فأحس بها فرفع
رأسه فعرفها وعرفته . فقالت له : إنك تبكي ملوكك بالأمس
أيها الفتى فابكهم كثيراً فقد جف تراب قبورهم لقلة من يبكي
عليهم . قال : أترثين لهم يا سيدتي ؟ قالت : نعم ، لأنهم كانوا
عظماء فنكبهم الدهر وليس أحق بدموع الباكين ، من العظماء
الساقطين . قال : شكراً لك يا سيدتي فهذه أول ساعة شعرت
فيها ببرد العزاء يدب في صدري منذ وطئت[3] قدماي أرضكم هذه .
قالت : هل زرت قصورهم وآثارهم التي تركوها من بعدهم
في هذه الديار ؟ فأطرق قليلاً ثم رفع رأسه فإذا دمعة[4] تترجرج[5]
في مقلتيه وقال : لا يا سيدتي ، لقد حاولت الدنو منها فطردني
عنها الموكلون بأبوابها كأنما هم يجهلون أن ليس بين الأحياء جميعهم
في هذا العالم كله من هو أولى بها مني ، قالت : أتمت إلى
أحد من أصحابها بنسب أو رحم ؟ قال : لا يا سيدتي ولكني
عبدهم ومولاهم ، وصنيعة أيديهم ، وغرس نعمتهم فلا أنسى

۱ جھکا ہوا ۲ رحم ۳ روندنا ۴ آنسو بھرا ۵ کانپتا

فلورنڈا جب اٹھارہ سال کی ہوئی تو محل میں راہبانہ زندگی بسر کرنے لگی دیکھنے والے اسے
صرف گرجا جاتے دیکھتے یا واپس آتے اسکے ساتھ صرف اس کا غلام ہوتا تھا یا اسے پرانی
حکومت کے آثار و نشانات پر کھڑے ہوتے دیکھتے وہ انہیں پر معنی اور عبرت کی نظر سے
دیکھ رہی ہے۔ یا غرناطہ کی سبزہ گاہوں میں اور باغات میں پریشان پھرتے دیکھتے حتیٰ کہ
جب رات اپنی تاریکی کے پردے ڈال دیتی تو وہ اپنے محل واپس آجاتی ہمیشہ
اسکی یہی حالت رہی اہل غرناطہ اسے حسین راہبہ کہہ کر پکارتے تھے۔
ایکدن وہ بنو احمر کے مقبرہ سے گزر رہی تھی اچانک اس نے دور ایک عربی نوجوان کو
دیکھا جو ایک قبر پہ اوندھا پڑا ہے گویا کہ وہ قبر کی سطح چوم رہا ہے اور اپنے آنسوؤں سے
قبر کی مٹی کو تر کر رہا ہے۔ اسے اسکے حال پر ترس آیا اس کے پاس گئی۔
اس کی آہٹ سن کر اس نے سر اٹھایا نوجوان نے اسے پہچانا اور لڑکی نے بھی اسے
پہچان لیا وہ کہنے لگی اے نوجوان تو اپنے کل کے بادشاہوں کو روتا ہے۔
رو لے جتنا زیادہ رو سکتا ہے۔ کیونکہ ان کی قبروں کی مٹی رونے والے کے نہ ہونے کیوجہ سے
سے خشک پڑی ہے۔ نوجوان نے کہا اے محترمہ کیا آپکو بھی ان کا صدمہ ہے۔ بولی ہاں کیونکہ
وہ بہت بڑے لوگ تھے۔ زمانہ نے انہیں روند ڈالا۔ رونے والے کے آنسوؤں کے سب سے
زیادہ مستحق وہ بڑے لوگ ہیں جن کو گردش زمانہ نے ذلیل کر دیا تو وہ کہنے لگا محترمہ شکریہ یہ پہلی گھڑی
ہے جسمیں مجھے صبر و تعزیت کی برودت محسوس ہوئی ہے جب سے میرے قدموں نے تمہاری اس سرزمین کو
روندا ہے وہ کہنے لگی کیا تم نے ان کے محلات اور ان کے وہ آثار دیکھے ہیں جنہیں وہ اپنے بعد ان شہروں میں
چھوڑ گئے ہیں نوجوان نے تھوڑی دیر سر کو جھکایا پھر سر اٹھایا تو ایک آنسو اس کی آنکھوں میں
ڈبڈبا رہا تھا اور کہنے لگا نہیں اے محترمہ میں نے ان کے قریب جانا چاہا تھا تو دروازوں پر کھڑے
دربانوں نے مجھے دھکے دیکر نکال دیا گویا وہ اس بات سے ناآشنا ہیں کہ دنیا بھر کے تمام زندہ لوگوں میں سے
صرف میں ہی ایک ایسا ہوں جو سب سے زیادہ ان آثار کے دیکھنے کا مستحق ہوں وہ بولی کیا آپکا نسب بنو احمر
تک ہے؟ کہنے لگا نہیں محترمہ بلکہ میں تو ان کا غلام اور مولیٰ ہوں۔ ان کے ہاتھوں
سے پیدا ہوا اور ان کا گاڑھا ہوا پودا نہیں بھول سکتا

وَلَاءَهُمْ مَا حَيِيتُ ، قَالَتْ : إِنْ رَأَيْتُكَ غَداً فِي مِثْلِ هٰذِهِ السَّاعَةِ فِي هٰذَا الْمَكَانِ ذَهَبْتُ بِكَ إِلَىٰ مَا تُرِيدُ مِنْهَا : قَالَ : لَئِنْ فَعَلْتِ لَأَكُونَنَّ امْرَؤٌ عَلَىٰ وَجْهِ الْأَرْضِ أَشْكُرُ لِنِعْمَتِكِ مِنِّي ، فَحَيَّتْهُ وَانْصَرَفَتْ ، وَمَضَىٰ هُوَ إِلَىٰ خَانِهِ بَيْنَ صَبَابَةٍ تُقِيمُهُ وَتُقْعِدُهُ ، وَأَمَلٍ يُمِيتُهُ وَيُحْيِيهِ .

وَفَتْ « فلورندا » لِصَدِيقِهَا الْعَرَبِيِّ بِمَا وَعَدَتْهُ بِهِ فَجَاءَتْهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فَأَزَارَتْهُ بَعْضَ الْآثَارِ ، ثُمَّ جَاءَتْهُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَأَزَارَتْهُ بَعْضاً آخَرَ مِنْهَا ، وَهٰكَذَا ، مَا زَالَا يَجْتَمِعَانِ كُلَّ يَوْمٍ وَيَفْتَرِقَانِ ، وَيَخْتَلِفَانِ إِلَىٰ مَا شَاءَا مِنَ الرُّسُومِ وَالْآثَارِ لَا يُنْكِرُ النَّاسُ مِنْ أَمْرِهِمَا شَيْئاً ؟ فَقَدْ كَانُوا إِذَا رَأَوْهُمَا مَعاً : إِنَّ الرَّاهِبَةَ الْجَمِيلَةَ تُحَاوِلُ أَنْ تَهْدِيَ الْفَتَىٰ الْعَرَبِيَّ إِلَىٰ دِينِهَا الْقَوِيمِ ، حَتَّىٰ اسْتَحَالَ الْعَطْفُ الَّذِي كَانَتْ تُضْمِرُهُ لَهُ فِي نَفْسِهَا مَعَ الْأَيَّامِ إِلَىٰ حُبٍّ شَدِيدٍ ، وَكَذٰلِكَ الْعَطْفُ دَائِماً طَرِيقُ الْحُبِّ أَوْ هُوَ الْحُبُّ نَفْسُهُ لَابِساً ثَوْباً غَيْرَ ثَوْبِهِ . إِلَّا أَنَّ أَحَداً مِنْهُمَا لَمْ يَجْرُؤْ أَنْ يُكَاشِفَ صَاحِبَهُ بِمَا أَضْمَرَهُ لَهُ فِي نَفْسِهِ حَتَّىٰ جَاءَ الْيَوْمُ الَّذِي عَزَمَ فِيهِ عَلَىٰ زِيَارَةِ قَصْرِ الْحَمْرَاءِ ، وَهُوَ آخِرُ مَا بَقِيَ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا مِنَ الْآثَارِ ، فَلَا لِقَاءَ بَيْنَهُمَا بَعْدَ الْيَوْمِ .

• • •

وَقَفَ الْأَمِيرُ أَمَامَ قَصْرِ الْحَمْرَاءِ فَرَأَىٰ سَمَاءً تُطَاوِلُ السَّمَاءَ ، وَطَوْداً يُنَاطِحُ الْجَوْزَاءَ ، وَهَضْبَةً تُشْرِفُ عَلَى الْهِضَابِ ، وَسَحَابَةً تَمُرُّ فَوْقَ السَّحَابِ ، وَجَبَلاً تَحْسِرُ عَنْ قِمَّتِهِ الْعُيُونُ ، وَتَضِلُّ فِي جَوَانِبِهِ الظُّنُونُ ، وَحِصْناً تَتَقَاصَرُ عَنْهُ يَدُ الْأَيَّامِ ، وَتَتَهَافَتُ مِنْ حَوْلِهِ السُّنُونُ وَالْأَعْوَامُ . ثُمَّ دَخَلَ فَإِذَا مُلْكٌ كَبِيرٌ وَجَنَّةٌ وَحَرِيرٌ ، وَقِبَابٌ تُفْضِي إِلَيْهَا النُّجُومُ بِالْأَسْرَارِ ، وَأَبْرَاجٌ تَنْزَلِقُ عَنْ سُطُوحِهَا يَدُ الْأَقْدَارِ ، وَصُحُونٌ مَفْرُوشَةٌ بِأَلْوَانِ الْحَصْبَاءِ ، كَأَنَّهَا الرِّيَاضُ

---

۱ نشانات ۲ بڑا ٹیلہ ۳ سختیاں ۴ آسمانی ایک برج کا نام

جب تک زندہ رہوں گا۔ ان کی محبت ۔ وہ کہنے لگی اگر آپ کل مجھے اسی جگہ اسی وقت ملیں گے نوجوان آپ جانا چاہیں گے آپ کو لے چلوں گی وہ بولا آپ اگر ایسا کریں گی تو اس روئے زمین پر مجھ سے زیادہ کوئی احسان مند نہیں ہوگا لڑکی نے سلام کیا اور چلی گئی وہ سرائے کی طرف چلا گیا اسکے دل میں ایک سوزش باطنی تھی جو اسے مضطرب کر رہی تھی اور ایک امید تھی جو اسے مار رہی تھی اور زندہ کر رہی تھی۔ فلورنڈا نے اپنے عربی دوست سے عہد وفا کیا وہ اگلے روز آگئی اسے بعض مقامات دکھائے پھر تیسرے دن آئی اور کچھ اور مقامات دکھائے۔ اس طرح وہ روزانہ ملتے رہے اور جدا ہوتے رہے اور جہاں چاہتے آثارِ قدیمہ دیکھنے چلے جاتے انہیں دیکھ کر لوگ برا خیال نہیں کرتے تھے وہ جب بھی ان دونوں کو اکٹھا دیکھتے تھے تو یہ نظریہ قائم کرتے کہ خوبصورت راہبہ چاہتی ہے کہ عربی نوجوان اسکے مذہب کی طرف مائل ہو جائے حتیٰ کہ وہ مہربانی جو اس نے اپنے دل میں چھپائی ہوئی تھی چند دن گزرنے کے ساتھ شدید محبت میں تبدیل ہو گئی۔ ہمیشہ مہربانی ہی محبت کی راہ دکھاتی ہے یا یہ کہ خود محبت ایک دوسرے جامہ میں ملبوس ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ وہ دن آگیا جب اس نے قصرِ حمرا کی زیارت کا ارادہ کیا۔ اور یہ آخری آثار تاریخی تھا جو رہ گیا تھا۔ اسکے بعد ان دونوں کی ملاقات نہ ہو سکی۔ شہزادہ قصرِ حمرا کے سامنے ٹھہرا تو اس نے دیکھا کہ آسمان آسمان سے مقابلہ کر رہا ہے۔ ایک بہت بڑا پہاڑ برج جو ملنے ٹکر لے رہا ہے اور ایک بلند ٹیلہ سب ٹیلوں سے اعلیٰ و بالا ہے۔ ایک بادل بادلوں پر سوار ہے۔ ایک ایسا بلند و بالا پہاڑ ہے کہ آنکھیں اسکی بلندی کو دیکھ کر تھک جاتی ہیں اور وہم و گمان مفقود ہو جاتے ہیں اور ایک قلعہ ہے کہ زمانوں کے ہاتھ اس سے قاصر ہیں۔ جسے کوئی بھی سر نہیں کر سکا اور دن اور سال گردچکر کھا کر پڑے ہیں پھر وہ داخل ہوا تو دیکھا ایک بہت بڑا شہر ہے۔ جنت و حریر سے قبے ہیں جن کی طرف نجوم اسرار رواں ہیں۔ اور برج ہیں کہ انکی سطحوں سے تقدیر کے ہاتھ پھیلتے اور صحن بوقلمو کنکریوں کے فرش کا ہے۔ گویا کہ وہ باغ ہیں۔

الزَّهْرَاءُ ، وَجُدْرَانٌ صَقِيلَةٌ مَلْسَاءُ تَصِفُ مَا بَيْنَ يَدَيْهَا مِنَ الأَشْيَاءِ ، كَمَا تَصِفُ الْمِرْآةُ وَجْهَ الْحَسْنَاءِ ، وَكَأَنَّ كُلَّ جِدَارٍ مِنْهَا لُجَّةٌ مُتَلَاطِمَةُ الأَمْوَاجِ يَحْبِسُهَا عَنِ الْجَرَيَانِ لَوْحٌ مِنْ زُجَاجٍ ، فَمَشَى يُقَلِّبُ نَظَرَ الْعِظَةِ وَالاعْتِبَارِ ، بَيْنَ تِلْكَ الْمَشَاهِدِ وَالآثَارِ وَيَتَنَغَّمُ فِي نَفْسِهِ بِقَوْلِ الْقَائِلِ :

وَقَفْتُ بِالْحَمْرَاءِ مُسْتَعْبِرًا ، مُعْتَبِرًا أَنْدُبُ أَشْتَاتَا
فَقُلْتُ يَا حَمْرَاءُ هَلْ رَجْعَةٌ قَالَتْ وَهَلْ يَرْجِعُ مَنْ مَاتَا
فَلَمْ أَزَلْ أَبْكِي عَلَى رَسْمِهَا هَيْهَاتَ يُغْنِي الدَّمْعُ هَيْهَاتَا
كَأَنَّمَا آثَارُ مَنْ قَدْ مَضَوْا نَوَادِبٌ يَنْدُبْنَ أَمْوَاتَا

حَتَّى وَصَلَ إِلَى السَّاحَةِ الْكُبْرَى فَرَأَى صَحْناً مَفْرُوشاً بِبَسَاطٍ مِنَ الْمَرْمَرِ الأَصْفَرِ قَدْ دَارَتْ بِهِ فِي جِهَاتِهِ الأَرْبَعِ أَرْبَعَةُ صُفُوفٍ مِنَ الأَعْمِدَةِ الثِّخَانِ الطِّوَالِ ، وَتَرَاءَتْ فِي جَوَانِبِهِ حُجُرَاتٌ مُتَقَابِلَاتٌ ، تَعْلُوهَا قِبَابٌ مُشْرِفَاتٌ ، فَعَلِمَ أَنَّهَا حُجُرَاتُ الأُمَرَاءِ وَالأَمِيرَاتِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فَهَاجَتْ فِي نَفْسِهِ الذِّكْرَى وَشَعَرَ أَنَّ صَدْرَهُ يُحَاوِلُ أَنْ يَنْشَقَّ عَنْ قَلْبِهِ حُزْناً وَوَجْداً ، وَأَحَسَّ بِحَاجَتِهِ إِلَى الْبُكَاءِ فَاسْتَحْيَا أَنْ يَبْكِيَ أَمَامَ « فلورندا » فَتَرَكَهَا فِي مَكَانِهَا لَاهِيَةً عَنْهُ بِالنَّظَرِ إِلَى بَعْضِ النُّقُوشِ ، وَمَشَى إِلَى بَعْضِ تِلْكَ الْقَاعَاتِ حَتَّى دَانَاهَا فَكَانَ أَوَّلُ مَا تَنَاوَلَ نَظَرَهُ مِنْهَا سَطْراً مَكْتُوباً عَلَى بَابِهَا فَمَا قَرَأَهُ حَتَّى صَاحَ صَيْحَةً شَدِيدَةً قَائِلاً : « وَا أَبَتَاهُ » وَسَقَطَ مَغْشِيّاً عَلَيْهِ ، فَلَمْ يَسْتَفِقْ إِلَّا بَعْدَ سَاعَةٍ طَوِيلَةٍ ، فَفَتَحَ عَيْنَيْهِ فَوَجَدَ رَأْسَهُ فِي حِجْرِ « فلورندا » وَوَجَدَ فِي عَيْنَيْهَا آثَارَ الْبُكَاءِ ، فَقَالَتْ لَهُ : لَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ قَبْلَ الْيَوْمِ أَنَّكَ تَكَاتِمُنِي شَيْئاً مِنْ أَسْرَارِ نَفْسِكَ ، وَالآنَ عَرَفْتُ أَنَّكَ لَسْتَ عَبْدَ بَنِي الأَحْمَرِ وَلَا مَوْلَاهُمْ كَمَا تَقُولُ ، وَلَكِنَّكَ أَحَدُ أُمَرَائِهِمْ ، وَأَنَّكَ السَّاعَةَ فِي قَصْرِ جَدِّكَ وَأَمَامَ حُجْرَةِ

روشن۔ ۔۔م اور چکنی دیواریں جو اپنے سامنے کی چیزوں کا آئینہ ہیں جیسے حسین عورت کے سامنے آئینہ۔ ہوا اسکی ہر دیوار موجیں مار رہی تھی جیسے شیشہ کی تختی ہو۔ وہ ان آثاروں میں عبرت کی نظریں دوڑانے لگا اور کسی شاعر کے یہ شعر گنگنانے لگا۔

٥ میں قصرِ حمراء کے پاس آنسو بہاتے ہوئے کھڑا ہُوا عبرت حاصل کرتا تھا۔ اور واویلا کر رہا تھا۔ میں نے کہا اے حمراء کیا واپسی ممکن ہے؟ اس نے جواب دیا کہ مردہ بھی لوٹ سکتے ہیں۔ میں اسکے نشانات پر روتا رہا۔ افسوس صد افسوس کیا آنسو کچھ فائدہ دے سکتے ہیں؟ گویا ان لوگوں کے آثار جو گذر گئے رونے والیاں ہیں جو مردوں کو رو رہی ہیں۔ حتیٰ کہ وہ جب بڑے صحن تک پہنچا تو اس نے دیکھا۔ کہ صحن میں زرد مرمر کا فرش بچھا ہوا ہے جسکے چہاروں طرف پتلے پتلے لمبے ستون صف بستہ ہیں اور اس نے دیکھا صحن کے اطراف میں آمنے سامنے کمرے ہیں جن پر بلند قبے ہیں سمجھ گیا کہ یہ اسکے خاندان کے شہزادوں اور شہزادیوں کے کمرے ہیں یاد نے اسکے دل میں جوش مارا اور محسوس کیا کہ اس کا سینہ غم والم کی وجہ سے اسکے دل کے پھٹنے سے پھٹا جا رہا ہے۔ وہ مجبور ہو گیا رونے پر لیکن اسے شرم مانع آئی کہ فلورنڈا کے سامنے روئے اسے چھوڑ دیا وہ مشغول تھی نقش و نگار دیکھنے میں وہ بعض ہال کمروں کی طرف گیا سب سے پہلے اسکی نظر اس سطر پر پڑی جو دروازے پر لکھی تھی اس نے پڑھا تو زور سے کہتے ہوئے چلایا۔ ولئے باپ اور غش کھا کر گر پڑا بڑی دیر بعد ہوش میں آیا۔ اپنی آنکھوں کو کھولا دیکھا تو اس کا سر فلورنڈا کی گود میں رکھا ہوا ہے اور وہ رو رہی ہے وہ بولی آج سے پہلے بھی میں جانتی تھی کہ آپکے دل میں کوئی راز ہے جو مجھ سے چھپا رہے ہیں اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ نہ تو تو ہمارے غلام ہیں اور نہ ان کے آزاد کردہ غلام جیسا کہ کہتے تھے بلکہ آپ تو شہزادے ہیں اور اس وقت آپ اپنے دادا کے محل میں اور باپ کے کمرے کے سامنے ہیں،

أبيك . فما أسوأ حظكم يا بني الأحمر وما أعظم شقائك أيها الأمير المسكين . فلم يجد سبيلاً بعد ذلك إلى كتمان أمره فأنشأ يقص عليها قصته وقصة أهل بيته، وما صنعت يد الدهر بهم منذ جلوا عن الأندلس حتى اليوم ، فلما فرغ من قصته نظر إليها نظرة منكسرة وقال لها : فلورندا ؟ إن جميع ما لقيته من الشقاء بالأمس يصغر بجانب الشقاء الذي تدخره لي الأيام غداً قالت : وأي شقاء ينتظرك أكثر مما أنت فيه ؟ فأطرق هنيهة ثم رفع رأسه وقال : إنني أستطيع أن أحتمل كل شيء في الحياة إلا أن أفارقك فراقاً لا لقاء من بعده ، قالت : أتحبني أيها الأمير ؟ قال : نعم ، حب الزهرة الذابلة للقطرة الهاطلة ، قالت : وهل تستطيع أن تحب فتاة مسيحية لا تدين بدينك ؟ قال : نعم لأن طريق الدين في القلب غير طريق الحب ، ولقد وجدت فيك الصفات التي أحبها فأحببتك لها ثم لا شأن لي بعد ذلك فيما تعتقدين قالت : وهل تستطيع أن تحب بلا أمل ؟ قال : ولم لا يكون الحب نفسه غاية من الغايات التي نجد فيها السعادة إن ظفرنا بها ؟ ومتى كان للسعادة في هذه الحياة نهاية محدودة ، فلا نجد الراحة إلا إذا وصلنا إلى نهايتها ؟ .

وكان الليل قد أظلهما فبرحا مكانهما ومشيا يتحدثان حتى بلغا الموضع الذي اعتادا أن يفترقا فيه ، فوضعت « فلورندا » يدها في يده وقالت له : « سأحبك كما أحببتني أيها الأمير ، وسيكون حبي لك بلا أمل كحبك . ولقد فرق الدين بين جسدينا ، فليجمع الحب بين قلبينا » وتركته وانصرفت .

ثم مرت بهما بعد ذلك أيام سعدا فيها بنعمة العيش سعادة أنستهما جميع ما لقيا في حياتهما الماضية من شقاء وعناء فأصبحا

ا - مرجمكانا

اے ہنواحمر تم کس قدر بدبخت ہو اور اے مسکین شہزادے تم کتنے بڑے بدبخت ہو اسکے بعد شہزادے نے معاملہ کو مخفی رکھنے کی کوئی راہ نہ پائی تو وہ اپنا اور اپنے گھر والوں کا قصہ سنانے لگا وہ کچھ زمانہ کے ہاتھوں نے اندلس سے جلاوطنی کے بعد ان کے ساتھ جواب تک کیا تھا جب قصہ سنا کر فارغ ہوا تو شکستہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا اور بولا فلورنڈا جس قدر بدبختی کل مجھ پر پڑی تھی وہ اس بدبختی کے مقابلہ میں جو کل مجھ پر واقع ہوگی مجھے بہت حقیر لگتی ہے۔ اس نے کہا کونسی بدبختی ہے وہ جو آپ کا انتظار کر رہی ہے۔ اور اس سے زیادہ بدبختی جس میں ابھی آپ مبتلا ہیں۔ شہزادے نے سر کو جھکا لیا پھر سر اٹھایا اور بولا میں زندگی میں ہر غم برداشت کر سکتا ہوں مگر وہ مذاق گوارا نہیں جس کے بعد پھر کبھی فصل نہ ہو وہ بولی اے شہزادے کیا تم مجھ سے محبت کرتے ہو؟ کہنے لگا۔ ہاں جس طرح پیاسا ہوتا ہے۔ پژمردہ پھول قطرہ باراں کی طرف، وہ بولی کیا آپ ایسی لڑکی مسیح سے پیار کرتے ہیں جو آپ کے مذہب کی نہیں شہزادہ کہنے لگا۔ ہاں کیونکہ دل میں دین کا طریقہ محبت کے طریقے سے جدا ہے۔ پھر میں نے تم میں ایسی خوبیاں پائی ہیں جو مجھے اچھی لگی ہیں انہیں اوصاف کی بناء پر میں تم سے محبت کرتا ہوں پھر اس بات سے کوئی سروکار نہیں کہ آپ کا عقیدہ کیا ہے؟ وہ بولی۔ کیا آپ بغیر کسی امید کے محبت کرتے ہیں؟ کہنے لگا کیوں نہیں؟ محبت تو خود ایک منتہیٰ ہے جہاں ہم سعادت حاصل کرتے ہیں۔ اگر وہ ہمارے مقدر میں ہو سعادت کیلئے اس زندگی میں ایک محدود انتہا ہے اسلئے ہم

کرتے ہیں۔ اگر وہ ہمارے مقدر میں ہو سعادت کیلئے اس زندگی میں ایک محدود انتہا ہے اسلئے ہم

اسوقت تک راحت نہیں پا سکتے جبتک اسکے منتہیٰ کو نہ پہنچ پائیں اور رات اندھیری ہو چکی تھی وہ دونوں اس جگہ سے اٹھے اور باتیں کرتے اس مقام پر پہنچے جہاں وہ جدا ہوا کرتے تھے فلورنڈا نے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ میں دیا اور کہا اے شہزادے جیسے آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں میں بھی آپ سے محبت کرونگی اور میری محبت بھی آپکی بے لوث ہوگی اگر مذہب نے ہم دونوں کے درمیان جدائی ڈال دی ہے تو محبت نے دونوں کے دلوں میں اتحاد پیدا کر دیا ہے یہ کہہ کر وہ چلی گئی پھر اسکے بعد ان کے کئی دن ایسے گزرے جن میں ان دونوں نے زندگی کا وہ لطف اٹھایا جسنے انہیں بیتی ہوئی زندگی کی تلخیوں اور پریشانیوں کو بھلا دیا۔

فَوْقَ أَرْضِ غَرْنَاطَةَ وَتَحْتَ سَمَائِهَا طَائِرَيْنِ جَمِيلَيْنِ يَطِيرَانِ حَيْثُ يَصْفُو لَهُمَا وَجْهُ السَّمَاءِ ، وَتَتَرَقْرَقُ صَفْحَةُ الْهَوَاءِ وَيَقَعَانِ حَيْثُ يَطِيبُ لَهُمَا التَّغَرُّدُ وَالتَّنْقِيرُ ، فَلَيْتَ الدَّهْرَ يَنَامُ عَنْهُمَا وَيَتْرُكُهُمَا وَشَأْنَهُمَا وَلَا يَنْفَسُ عَلَيْهِمَا هٰذِهِ السَّاعَاتِ الْقَلِيلَةَ مِنَ السَّعَادَةِ الَّتِي ابْتَاعَاهَا بِكَثِيرٍ مِنْ دُمُوعِهِمَا وَآلَامِهِمَا وَالَّتِي لَا يَمْلِكَانِ مِنْ سَعَادَةِ الْحَيَاةِ سِوَاهَا ، فَإِنْ خَسِرَاهَا خَسِرَا كُلَّ شَيْءٍ !

بَيْنَمَا هُمَا جَالِسَانِ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى ضَفَّةِ جَدْوَلٍ مِنْ جَدَاوِلِ عَيْنِ الدَّمْعِ إِذْ مَرَّ بِهِمَا « الدُّونْ رُودْرِيكْ » ابْنُ حَاكِمِ مَدِينَةِ غَرْنَاطَةَ ، فَرَآهَا فِي مَجْلِسِهِمَا هٰذَا مِنْ حَيْثُ لَا يَرَيَانِهِ ، وَكَانَ قَدْ رَأَى « فَلُورَنْدَا » قَبْلَ الْيَوْمِ فَأَحَبَّهَا فَاخْتَلَفَ إِلَى مَنْزِلِهَا أَيَّامًا يَتَحَبَّبُ إِلَيْهَا وَيَدْعُوهَا إِلَى الزَّوَاجِ مِنْهُ فَأَبَتْ أَنْ تُصْغِيَ إِلَيْهِ وَقَالَتْ لَهُ : إِنَّنِي لَا أَتَزَوَّجُ ابْنَ قَاتِلِ أَبِي . فَانْصَرَفَ بِلَوْعَةٍ لَا تَزَالُ كَامِنَةً فِي نَفْسِهِ حَتَّى الْيَوْمِ ، فَلَمَّا رَآهَا جَالِسَةً مَجْلِسَهَا هٰذَا زَعَمَ فِي نَفْسِهِ أَنَّهَا مَا أَوْصَدَتْ بَابَ قَلْبِهَا فِي وَجْهِهِ إِلَّا لِأَنَّهَا كَانَتْ قَدْ فَتَحَتْهُ مِنْ قَبْلُ لِذٰلِكَ الْفَتَى الْعَرَبِيِّ الْجَمِيلِ الَّذِي يُجَالِسُهَا ، فَذَهَبَ إِلَى قَصْرِهَا فِي الْيَوْمِ الثَّانِي لِيُفْضِيَ إِلَيْهَا بِمَا وَقَعَ فِي نَفْسِهِ ، فَأَبَتْ أَنْ تُقَابِلَهُ ، فَخَرَجَ غَاضِبًا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِأَفْظَعِ أَنْوَاعِ الِانْتِقَامِ .

وَمَا هِيَ إِلَّا أَيَّامٌ قَلَائِلُ حَتَّى سِيقَ الْأَمِيرُ سَعِيدُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ سَلِيلُ بَنِي الْأَحْمَرِ مُلُوكِ هٰذِهِ الْبِلَادِ بِالْأَمْسِ وَمُؤَسِّسِي مَجْدِهَا وَعَظَمَتِهَا ، وَبُنَاةِ قِلَاعِهَا وَحُصُونِهَا ، وَأَصْحَابِ قُصُورِهَا وَبَسَاتِينِهَا ، ذَلِيلًا مُهَانًا إِلَى مَحْكَمَةِ التَّفْتِيشِ (۱) مُتَّهَمًا بِمُحَاوَلَةِ إِغْرَاءِ فَتَاةٍ مَسِيحِيَّةٍ بِتَرْكِ دِينِهَا ، وَهِيَ عِنْدَهُمْ أَفْظَعُ الْجَرَائِمِ وَأَهْوَلُهَا .

---

۱ چہچہانا ۲ چونچیں مارنا ۳ محبت کرنا ۴ بہت نگلنے والا

وہ سرزمین غرناطہ پر اس آسمان کے نیچے دو خوبصورت پرندوں کی طرح ہو گئے کہ وہ اڑتے ہیں جہاں ان کے لئے کھلی فضا صاف میسر ہو اور ہوا کی سطح روشن ہوتی ہے۔ اور جہاں انہیں چہچہانا چونچیں ملانا نصیب ہو۔ بیٹھ جاتے ہیں کاش زمانہ ان سے غافل ہو جاتا اور ان کی حالت پر انہیں چھوڑ دیتا اور مہلت دیتیں ان کو یہ سعادت کی چند گھڑیاں جنہیں انہوں نے بہت سارے آنسو اور کافی تکالیف کے عوض خریدا تھا۔ چونکہ وہ زندگی میں اس سعادت کے ماسوا کسی سعادت کے مالک نہ تھے اگر اس میں بھی خسارہ اٹھایا تو پھر وہ ہر چیز کے خسارہ میں ہونگے۔ اسی دوران وہ دونوں ایک دن عین الدمع ایک نہر کے کنارے بیٹھے تھے کہ ڈان راڈرا یک شہر غرناطہ کے حاکم کا بیٹا گذرا اس نے ان دونوں کو اکٹھے دیکھ لیا لیکن انہوں نے اسکو نہ دیکھا اس نے اس سے قبل بھی فلورنڈا کو دیکھا تھا اور اسے پسند کیا تھا۔ وہ کئی دن اسکے گھر آتا جاتا رہا۔ اظہار محبت بھی کیا اور شادی کیلئے کہا فلورنڈا نے صاف انکار کر دیا اور کہنے لگی میں اپنے باپ کے قاتل کے بیٹے سے ہرگز شادی نہیں کر سکتی وہ واپس چلا گیا۔ مگر دل میں ایک چنگاری ایسی تھی جو آج تک نہ بجھی تھی جب اس نے یہاں بیٹھے ہوئے دیکھا تو دل میں یہ خیال کیا کہ فلورنڈا نے اپنے دل کا دروازہ اس آدمی کی وجہ سے بند کیا ہوا ہے کیونکہ مجھ سے پہلے اس شخص کیلئے جو خوبصورت عربی نوجوان اسکے پاس بیٹھا ہے دل کا دروازہ وا کیا ہے۔ وہ دوسرے دن اسکے قصر میں گیا تاکہ اپنا مقصد و مدعا بتائے فلورنڈا نے اسکے ملنے سے انکار کر دیا وہ سخت غصہ کی حالت میں وہاں سے نکلا۔ دل میں شدید ترین انتقام لئے ہوئے۔

چند دن گذرے تھے کہ شہزادہ سعید بن یوسف بن ابی عبداللہ اولاد بنو احمر جو کل تک ان اطراف کے بادشاہ اس کی بزرگی و شرافت کے بانی مبانی اور اسکے قلعوں کو بنانے والے اور ان محلات اور باغات کے اصل والی وارث نہایت ذلت و حقارت کے ساتھ تفتیش کے لئے لایا گیا اور فرد جرم یہ عائد کیا۔ کہ وہ ایک مسیح لڑکی کو ترک مذہب کی ترغیب دے رہا ہے۔ اور یہ ان کے ہاں سب سے بڑا جرم ہے (جو ناقابل معافی ہے)

وَقَفَ الأَمِيرُ أَمَامَ قُضَاةِ مَحْكَمَةِ التَّفْتِيشِ فَسَأَلَهُ الرَّئِيسُ عَنْ تُهمته فَأَنْكَرَهَا فَلَمْ يَحْفِلْ بِإِنْكَارِهِ ، وَقَالَ لَهُ : لَا يَدُلُّ عَلَى بَرَاءَتِكَ إِلَّا أَمْرٌ وَاحِدٌ ، وَهُوَ أَنْ تَتْرُكَ دِينَكَ وَتَأْخُذَ بِدِينِ الْمَسِيحِ ، فَطَارَ الْغَضَبُ فِي دِمَاغِهِ ، وَصَرَخَ صَرْخَةً دَوَّتْ بِهَا أَرْجَاءُ الْقَاعَةِ وَقَالَ :

فِي أَيِّ كِتَابٍ مِنْ كُتُبِكُمْ ، وَفِي أَيِّ عَهْدٍ مِنْ عُهُودِ أَنْبِيَائِكُمْ وَرُسُلِكُمْ أَنْ سُفِكَ الدَّمُ عِقَابَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِإِيمَانِكُمْ ، وَلَا يَدِينُونَ بِدِينِكُمْ ؟.

مِنْ أَيِّ عَالَمٍ مِنْ عَوَالِمِ الْأَرْضِ أَوِ السَّمَاءِ أَتَيْتُمْ بِهَذِهِ الْعُقُولِ الَّتِي تُصَوِّرُ لَكُمْ أَنَّ الشُّعُوبَ تُسَاقُ إِلَى الْإِيمَانِ سَوْقاً ، وَأَنَّ الْعَقَائِدَ تُسْقَى لِلنَّاسِ كَمَا يُسْقَى الْمَاءُ وَالْخَمْرُ ؟.

أَيْنَ الْعَهْدُ الَّذِي اتَّخَذْتُمُوهُ عَلَى أَنْفُسِكُمْ يَوْمَ وَطِئَتْ أَقْدَامُكُمْ هَذِهِ الْبِلَادَ أَنْ تَتْرُكُونَا أَحْرَاراً فِي عَقَائِدِنَا وَمَذَاهِبِنَا وَأَنْ لَا تُؤْذُونَا فِي عَاطِفَةٍ مِنْ عَوَاطِفِ قُلُوبِنَا ، وَلَا فِي شَعِيرَةٍ مِنْ شَعَائِرِ دِينِنَا ؟.

أَهَذَا الَّذِي تَصْنَعُونَ الْيَوْمَ ، وَالَّذِي صَنَعْتُمْ بِالْأَمْسِ ، هُوَ كُلُّ مَا عِنْدَكُمْ مِنَ الْوَفَاءِ بِالْعُهُودِ وَالرَّعْيِ لِلذِّمَمِ ؟.

نَعَمْ لَكُمْ أَنْ تَفْعَلُوا مَا تَشَاءُونَ ، فَقَدْ خَلَا لَكُمْ وَجْهُ الْبِلَادِ وَأَصْبَحْتُمْ أَصْحَابَ الْقُوَّةِ وَالسُّلْطَانِ فِيهَا ، وَلِلسُّلْطَانِ عِزَّةٌ لَا تُبَالِي بِعَهْدٍ وَلَا وَفَاءٍ .

إِنَّ الْعُهُودَ الَّتِي تَكُونُ بَيْنَ الْأَقْوِيَاءِ وَالضُّعَفَاءِ إِنَّمَا هِيَ سَيْفٌ قَاطِعٌ فِي يَدِ الْأَوَّلِينَ ، وَغُلٌّ مُلْتَفٌّ عَلَى أَعْنَاقِ الْآخَرِينَ ، فَلَا أَقَالَ اللهُ عَثْرَةَ الْبُلَهَاءِ وَلَا أَقَرَّ عُيُونَ الْأَغْبِيَاءِ .

أَنْتُمْ أَقْوِيَاءُ وَنَحْنُ ضُعَفَاءُ فَأَنْتُمْ أَصْحَابُ الْحَقِّ الْأَبْلَجِ وَالْحُجَّةِ

شہزادہ محکمہ تفتیش کے مجسٹریٹ کے رُو برو کھڑا ہوا حاکم نے اس تہمت کے بارے میں دریافت کیا جسمیں وہ متہم کیا گیا تھا تو اس نے انکار کیا لیکن حاکم نے اسکے انکار کی کوئی پرواہ نہ کی اور کہنے لگا تمہاری برات کی ایک دلیل وہ یہ کہ تم اپنا دین چھوڑ دو اور عیسائیت اختیار کرلو شہزادے کا دماغ غصہ سے بھنبھنا اٹھا اور اتنے زور سے چیخ کر کہا کہ کمرہ گونج اٹھا تمہاری کونسی کتاب اور تمہارے رسولوں کے کونسے صحیفے ہیں کہ ان لوگوں کی سزا خون ہے۔ جو تم جیسا ایمان نہیں لاتے اور نہ تمہارا مذہب قبول کرتے ہیں؟ زمین و آسمان کے کونسے عالم سے یہ عقول لائے ہو جو تمہیں یہ سمجھاتی ہیں کہ لوگ ایمان کی طرف زبردستی ہنکائے جاتے ہیں اور عقائد ایسے پلائے جاتے ہیں۔ جیسے پانی اور شراب پلائی جاتی ہے۔

وہ وعدہ جو تم نے کیا تھا۔ کہاں ہے؟ جس دن کہ تمہارے قدموں نے اس شہر کو روندا تھا۔ کہ تم ہمیں اپنے مذہب و عقیدہ میں آزادی دوگے اور قلبی میلان و رحجان کے بارے میں ہمیں کوئی ایذا نہ دوگے اور نہ ہی کسی دینی شعار کے بارے میں تکلیف دوگے کیا آج تم جو کچھ کر رہے ہو یہی ہے جو کل تم نے وعدہ کیا تھا اسے کہتے ہیں ایفائے عہد اور رعایت معاہدات —

جی ہاں، تم جو چاہو کرو تمہیں اختیار ہے کیونکہ اب شہر تمہارے لئے خالی ہیں اور تم غلبہ و سلطنت والے ہو۔ بادشاہوں کی یہ عزت نفس ہے کہ وہ عہد کا پاس نہ کریں؟ وہ عہد جو ایک کمزور اور طاقتور کے درمیان ہوتے ہیں وہ دراصل مضبوط ہاتھوں میں سیف قاطع ہوتے ہیں۔ اور ضعیفوں کی گردنوں کے طوق ہوتے ہیں۔ خدا تعالےٰ احمقوں کی لغزشوں کو درگذر نہ کرے اور بے وقوفوں کی آنکھوں کو ٹھنڈا نہ کرے۔

تم لوگ طاقتور ہو اور ہم کمزور ہیں۔ تم واضح حق والے ہو۔
تو تمہاری دلیل اور حجت زیادہ حق ہے۔

القارعة ، فاصنعوا ما شئتم فهذا حقكم الذي خولتكم إياه قوتكم .

أسفكوا من دمائنا ما شئتم ، واسلبوا من حقوقنا ما أردتم ، واملكوا علينا مشاعرنا وعقولنا حتى لا ندين إلا بما تدينون ، ولا نذهب إلا حيث تذهبون فقد عجزنا عن أن نكون أقوياء ، فلا بد أن ينالنا ما ينال الضعفاء .

ثم حاول الاستمرار في حديثه فقاطعه الرئيس وأمر أن يساق إلى ساحة الموت التي هلك فيها من قبله عشرة آلاف من المسلمين قتلاً أو حرقاً ، فسيق إليها واجتمع الناس حول مصرعه رجالاً ونساءً ، وما جرد الجلاد سيفه فوق رأسه حتى سمع الناس صرخة امرأة بين الصفوف ، فالتفتوا فلم يعرفوا مصدرها ، وما هي إلا غمضة وانتباهة أن سقط ذلك الرأس الذي ليس له مثيل .

• • •

يرى المار اليوم بجانب مقبرة بني الأحمر في ظاهر غرناطة قبراً جميلاً مزخرفاً هو قطعة واحدة من الرخام الأزرق الصافي قد نحتت في سطحها حفرة جوفاء تمتلئ بماء المطر فيهوي إليها الطير في أيام الصيف الحار فيشرب منها ، ونقشت على ضلع من أضلاعها هذه السطور :

« هذا قبر آخر بني الأحمر »

« من صديقته الوفية بعهده حتى الموت

« فلورندا فيليب »

ا میدان موت ۲ تلوار کا گوشت میں گھس جانا ۳ خوبصورت آراستہ

سونا ۴ چڑیاں کی خوبصورتی ۵ سنگِ مرمر کا ایک ٹکڑا ۵ نیلگوں

اب تم جو چاہو کر دیں تمہارا حق ہے جو عطا کیا تمہیں تمہاری طاقت نے جس قدر چاہو خون ریزیاں کرو اور جتنا چاہو ہمارے حقوق سلب کرلو۔ ہمارے عقل و شعور پر غلبہ حاصل کرو جب کہ تمہارے دین کو اختیار نہ کرلیں اور جہاں تم جانا چاہتے ہو۔ جاؤ ہمارے بس میں نہیں ہے کہ قوی بن سکیں۔ پس ضروری ہے کہ وہی کچھ ہمیں حاصل ہو جو کمزوروں کو حاصل ہوتا ہے۔

پھر اس (شہزادہ) نے اپنی بات کو جاری رکھنا چاہا لیکن حاکم نے اسکی بات کو کاٹ دیا اور حکم دیا کہ اسے بھی اسی موت کے میدان کی طرف لے جایا جائے جہاں اس سے قبل دس ہزار مسلمان قتل کئے گئے ہیں یا جلائے جا چکے ہیں۔ لہذا اسے وہاں لے گئے۔ لوگ اس کے مقتل کے ارد گرد اکٹھے ہو گئے جن میں مرد بھی عورتیں بھی تھے۔ جلاد نے شہزادے پر تلوار چلائی ہی تھی کہ صفوں میں سے ایک عورت کے چیخنے کی لوگوں نے آواز سنی لوگ اسکی طرف متوجہ ہوئے مگر آواز نکلنے کی جب کہ نہ پہچان سکے۔ پل جھپکنے کی دیر بھی گذری کہ وہ ایسی روئے زمین پر گرا جس کی کوئی نظیر نہیں ہے۔ آج بھی گذرنے والا شخص مقبرہ بنو احمر کے قبرستان کے قریب غرناطہ کے باہر ایک خوبصورت آراستہ و پیراستہ قبر دیکھتا ہے جو نیلے صاف شفاف پتھر سے بنائی گئی ہے جس کے اندر ایک گہرا گڑھا ہے جس میں بارش کا پانی جمع ہو جاتا ہے۔ اس میں گرتا ہے پرندے سخت سردی کے موسم میں پانی پینے کے لئے یہاں آتے ہیں۔ اور اسکے ایک طرف پہلو میں یہ سطریں درج ہیں۔ یہ قبر بنو احمر کے آخری فرد کی ہے۔ جو جو اسکی وفادار دوست کی طرف سے جس نے مرتے دم تک اس کے عہد کی لاج رکھی۔

خلاصہ جہنم

مدت سے متلاشی تھا ایک مخلص شخص کی دوستی کا جو بڑی مشکل سے میسر آئی۔ طویل عرصہ تک ہم اچھے دوستوں کی طرح رہے۔ ایک ساتھ ہمارے دن اور رات ہوتے تھے، ناگاہ مجبوراً مجھے قاہرہ کو خیرباد کہنا پڑا۔ جس وجہ سے میری عزیز از جان دوست سے جدائی ہو گئی۔ پھر ہماری دوستی خط و کتابت کے ذریعے بدستور قائم رہی۔ لیکن پھر یہ سلسلہ بھی مستقل نہ رہ سکا۔ نہ معلوم کیا بیتی۔ ایک دوسرے کی خیر و خیریت کا کچھ پتہ نہ چل سکا

میں چند سال بعد اپنے دوست سے ملنے کیلئے قاہرہ آیا۔ گھر جا کر معلوم کیا۔ تو پتہ چلا اسکی حالت دگرگوں ہو چکی ہے۔ اب وہ پہلے والا نہیں رہا۔ اسکی بیوی سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اس کے تباہ کرنے میں اس کے افسر کا بہت زیادہ عمل دخل ہے۔ اس نے ہی اس کو ایسی عادت ڈالی ہے۔ شراب۔ جوا اور بری عادات نے اسے کہیں کا نہ چھوڑا۔ مال و دولت۔ صحت و سکون سب کچھ برباد ہو گیا۔ اسکی غائبانہ حالت سن کر مجھے بڑا دکھ ہوا۔ اور پھر میں نے اس سے از خود ملاقات کی ٹھانی۔ جب اس سے سامنا ہوا تو ایسے لگا جیسے میں اسے بالکل نہیں جانتا اور نہیں پہچانتا۔ میں نے شراب کے نقصانات بتاتے ہوئے اسے ترک کرنے پر زور دیا۔ اسے شفقت و نرمی سے بھی سمجھایا اور سختی سے بھی لیکن اس پر میری باتوں کا کوئی اثر نہ ہوا اور شراب چھوڑنے پر ہرگز تیار نہ ہوا۔ آخر کار نتیجہ یہ نکلا کہ اس کی حالت ابتری کی وجہ سے اسے ملازمت سے ہاتھ دھونے پڑے۔ مکان فروخت ہو گیا اور بیوی بچوں کا برا حال ہو گیا۔ لیکن وہ پتھر کا بنا رہا۔ اور منشیات کثرت استعمال کی وجہ سے ذہنی طور پر ناکارہ ہو گیا۔ دنیا جہاں سے بے خبری۔ ہر وقت نشے میں دھت رہتا اور نشے نے اسے پاگل کر دیا۔

نہ بچوں کی فکر نہ بیوی کی پرواہ۔ بیوی نے ایک بچی کو جنم دیا۔ اور جنم دینے

کے فوراً بعد اللہ کو پیاری ہوگئی۔ اسی دوران وہ بیوی کے پاس پیسے لینے کیلئے
آیا۔ لیکن اسے مردہ حالت میں دیکھ کر خوف سے پلٹنے لگا کہ اپنی معصوم نوزائیدہ
بچی کو پاؤں تلے روند ڈالا۔ اس کے بعد بہت زیادہ حواس باختہ ہوگیا۔ اس کا ذہن
مفلوج ہو کر رہ گیا اور پھر اُسے پاگل خانے میں پہنچانے کے سوا کوئی چارہ کار نہ رہا۔
نشہ کے عادی کا اس طرح گھر اور اپنا آپ برباد ہُوا۔
اسی لئے کہتے ہیں بُرے کا انجام بُرا۔

As you sow so shall you reap.

الهاوية

« موضوعة »

ما أكثر أيام الحياة وما أقلها !؟

لم أعش من تلك الأعوام الطوال التي عشتها في هذا العالم إلا عاماً واحداً مرّ بي كما يمرّ النجم الدهريّ في سماء الدنيا ليلة واحدة ثم لا يراه الناس بعد ذلك .

قضيت الشطر الأول من حياتي أفتش عن صديق ينظر إلى أصدقائه بعين غير العين التي ينظر بها التاجر إلى سلعته ، والزارع إلى ماشيته ، فأعوزني ذلك حتى عرفت « فلاناً » منذ ثماني عشرة عاماً فعرفت امرءاً ما شئت أن أرى خلة من خلال الخير والمعروف في ثياب رجل إلا وجدتها فيه . ولا تخيلت صورة من صور الكمال الإنساني في وجه إنسان إلا أضاءت لي في وجهه ، فجلت مكانته عندي ونزل من نفسي منزلة لم ينزلها أحد من قبله ، وصفت كأس الود بيني وبينه لا يكدرها علينا مكدر حتى عرض لي من حوادث الدهر ما أزعجني من مستقري فهجرت القاهرة إلى مسقط رأسي غير آسف على شيء فيها إلا على فراق ذلك الصديق الكريم ، فتراسلنا حقبة من الزمن ثم فترت عني كتبه ثم انقطعت ، فحزنت لذلك حزناً شديداً وذهبت في الظنون في شأنه كل مذهب ، إلا أن أرتاب في صدقه ووفائه ، وكنت كلما هممت بالمسير إليه لأتعرف حالة قعد بي عن ذلك همّ كان يقعدني عن كل شأن

---

١ سامان ٢ محتاجی بدحالی ٣ بیقراری ٤ نرم پڑنا ٥ شک

الہاویہ — موضوعہ

جہنم —— طبع زاد

زندگی کے دن کس قدر کم ہیں، اور کس قدر زیادہ؟

ان طویل دعویض سالوں میں۔ جن میں میں نے اس دُنیا میں زندگی بسر کی ہے۔ دراصل صرف ایک سال زندہ رہا ہوں، مگر وہ سال بھی ایسے بیت گیا جیسے نجم وہری کہ وہ آسمانِ دُنیا پر صرف ایک رات چمکتا ہے۔ پھر اس کے بعد اسے لوگ کبھی نہیں دیکھ پاتے۔ میں نے اپنی زندگی کا پہلا آدھا حصہ ایک ایسے دوست کی تلاش میں گزار دیا جو اپنے دوستوں کی طرف اس نظر سے نہ دیکھے جس سے تاجر لوگ اپنے سامانِ تجارت کو اور کسان لوگ اپنے جانوروں کو دیکھتے ہیں۔ تو مجھے اس بارے میں ناکامی ہوئی۔ حتیٰ کہ فلاں شخص سے اٹھارہ سال ہوئے تعارف ہوا۔ میں نے اسے ایک ایسا انسان پایا کہ جو بھی اچھائی اور خوبی کی تشکیل میں کسی انسان کی صورت میں دیکھنا چاہتا تو اس میں متشکل معلوم ہوتی۔ اور جب بھی کسی کمالِ انسانی کی صورت کا تصور کرتا تو وہ مجھے اس کے چہرے میں دکھائی دیتی، لہٰذا میری نگاہوں میں اس کی عزت قائم ہو گئی۔ اور وہ میرے دل میں اس مقام پر اترا جہاں اس سے پہلے کوئی اس مقام پر نہ اُترا تھا۔ میرے اور اس کے درمیان جامِ محبت صاف ہو گیا کہ کسی قسم کا تکدر اس میں نہ رہا۔ حتیٰ کہ حوادثاتِ دہر نے مجھے میری قیام گاہ سے سفر کرنے پر مجبور کر دیا اور میں قاہرہ کو چھوڑ کر اپنے وطن جانے پر مجبور ہو گیا۔ مجھے کسی بات کا رنج نہ تھا۔ صرف اس صدیق کریم کی جدائی کا صدمہ تھا ایک مدت تک ہم نے خط و کتابت جاری رکھی۔ پھر اس کے خطوط دیر دیر سے آنے لگے اور پھر یہ سلسلہ بھی منقطع ہو گیا۔ تو مجھے بڑا ہی دُکھ ہوا اور مجھے اس کے بارے میں عجیب عجیب خیالات آنے لگے۔ مگر کبھی بھی اس کی سچائی اور وفا کے بارے میں مجھے شک نہیں ہوا۔ جب بھی میں اس کے پاس جانا چاہتا۔ تاکہ اس کے حالی احوال سے اطلاع پاؤں۔ تو مجھے ایک ایسا غم اس خیال سے باز رکھتا جو مجھے ہر بات سے بٹھا دیتا تھا۔

حقَّ شأنِ نفسِهِ . فلمْ أعُدْ إلى القاهرةِ إلّا بعدَ أعوامٍ فكانَ أوّلَ همّي يومَ هبطتُ أرضَها أنْ أراهُ فذهبتُ إلى منزلِهِ في الساعةِ الأولى مِنَ الليلِ فرأيتُ ما لا تزالُ حسرتُهُ متّصلةً بقلبي حتّى اليومِ .

تركتُ هذا المنزلَ فردوساً صغيراً مِن فراديسِ الجِنانِ تتراءى فيهِ السعادةُ في ألوانِها المختلفةِ ، وتترقرقُ وجوهُ ساكنيهِ بِشراً وسروراً ، ثمّ زرتُهُ اليومَ فخُيِّلَ إليَّ أنّي أمامَ مقبرةٍ موحشةٍ ساكنةٍ لا ينبعثُ فيها صوتٌ ولا يتراءى في جوانبِها شبحٌ ولا يلمعُ في أرجائِها مصباحٌ ؛ فظننتُ أنّي أخطأتُ المنزلَ الذي أريدُهُ ، أو أنّي بينَ يدَي منزلٍ مهجورٍ حتّى سمعتُ بكاءَ طفلٍ صغيرٍ ولمحتُ في بعضِ النوافذِ نوراً ضعيفاً فمشيتُ إلى البابِ فطرقتُهُ فلم يجبْني أحدٌ فطرقتُهُ أخرى فلمحتُ مِن خصاصِهِ (١) نوراً مقبلاً ثمّ لم يلبثْ أنِ انفرجَ لي عن وجهِ غلامٍ صغيرٍ في أسمالٍ بالِيةٍ يحملُ في يدِهِ مصباحاً ضئيلاً فتأمّلتُهُ على ضوءِ المصباحِ فرأيتُ في وجهِهِ صورةَ أبيهِ فعرفتُ أنّهُ ذلكَ الطفلُ الجميلُ المدلَّلُ الذي كانَ بالأمسِ زهرةَ هذا المنزلِ وبدرَ سمائِهِ ، فسألتُهُ عن أبيهِ فأشارَ إليَّ بالدخولِ ومشى أمامي بمصباحِهِ حتّى وصلَ بي إلى قاعةٍ شعثاءَ مغبرّةٍ باليةِ المقاعدِ والأستارِ ، ولولا نقوشٌ كانتْ لي في بعضِ جدرانِها كباقي الوشمِ في ظاهرِ اليدِ — ما عرفتُ أنّها القاعةُ التي قضينا فيها ليالي السعادةِ والهناءِ اثنَي عشرَ هلالاً ، ثمّ جرى بيني وبينَ الغلامِ حديثٌ قصيرٌ عرفَ فيهِ مَن أنا وعرفتُ أنّ أباهُ لم يعدْ إلى المنزلِ حتّى الساعةِ وأنّهُ عائدٌ عمّا قليلٍ ؛ ثمّ تركَني ومضى وما لبثَ إلّا قليلاً حتّى عادَ يقولُ لي : إنّ والدتَهُ تريدُ أن تحدّثني حديثاً يتعلّقُ بأبيهِ ، فخفقَ قلبي خفقةً

ا باغ ٢ پانی لگا لگا بہتا ٣ لمبے چوڑے بازو والا ٤ پراگندہ ۵ گودے کے نشان ٦ دھڑکن

حتیٰ کہ خود اپنے ذاتی معاملات سے بھی۔ لہٰذا میں قاہرہ نہ جاسکا۔ البتہ چند سال کے بعد جانا ہوا سرزمین قاہرہ پہنچتے ہی سب سے پہلے میں نے اس بات کا ارادہ کیا۔ کہ دوست سے ملاقات کروں۔ لہٰذا میں اس کے گھر رات کے پہلے حصے میں پہنچ گیا میں نے وہاں وہ بات دیکھی جس کی حسرت دل میں ہوئی ہے کہ میں نے اس گھر کو جنت الفردوس کا نمونہ چھوڑا تھا۔ جہاں خوش بختی اپنے مختلف رنگوں میں جلوہ گر تھی اور اس کے باشندوں کے چہرے سرور و مسرت سے جگمگا رہے تھے۔ پھر میں نے آج اس کی زیارت کی تو مجھے ایسا گمان ہوا گویا میں ایک وحشت ناک خاموش مقبرے کے سامنے کھڑا ہوں جہاں نہ کوئی آواز سنائی دیتی ہے۔ اور نہ اس کے اطراف میں کوئی صورت دکھائی دیتی ہے نہ وہاں کوئی چراغ جلتا نظر آتا ہے۔ مجھے خیال ہوا کہ میں جس گھر پہ جانا چاہتا تھا۔ اسے بھول گیا ہوں یا میں کسی متروکہ مکان کے سامنے کھڑا ہوں حتیٰ کہ میں نے ایک چھوٹے بچے کے رونے کی آواز سنی اور بعض روشندانوں سے ہلکی ہلکی مدھم سی روشنی دیکھی تو میں دروازہ کی طرف بڑھا اور میں نے اسے دوبارہ کھٹکھٹایا۔ میں نے دروازے کی درزوں سے ایک روشنی آگے بڑھتی ہوئی دیکھی۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک بچہ پرانے چیتھڑوں میں ملبوس ہاتھ میں ٹمٹاتا چراغ لئے نظر آیا۔ میں نے چراغ کی روشنی میں دیکھا تو مجھے اس کے باپ کی شباہت نظر آئی۔ یہ وہی حسین ناز پروردہ لڑکا ہے جو کل شام تک اس گھر کی رونق اور اسکے آسمان کا چاند تھا۔ میں نے اس کے باپ کے بارے میں معلوم کیا۔ اس نے اندر آنے کے لئے اشارہ کیا اور میرے آگے آگے چراغ لیکر چل پڑا حتیٰ کہ ایک بڑے ہال کمرے کی طرف لے گیا جو پراگندہ غبار آلود، پرانے صوفوں اور پردوں پر مشتمل تھا۔ اگرچہ وہ نقوش جو بعض دیواروں پر مٹے مٹے سے جیسے گودنے کے نشانات ہاتھ کی سطح پر ہوا مجھے دکھائی نہ دیتے تو میں نہ پہچانتا کہ یہ وہی ہال کمرہ ہے جہاں ہم نے سعادت و خوش بختی کے بارہ ماہ گزارے تھے پھر میرے اور لڑکے کے درمیان مختصر سی گفتگو ہوئی جس سے وہ پہچان گیا کہ میں کون ہوں۔ اور میں پہچان گیا کہ اس کا باپ ابھی تک واپس نہیں لوٹا اور عنقریب واپس آنے والا ہے۔ پھر وہ مجھے چھوڑ کر چلا گیا۔ تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ وہ آکر بولا۔ میری والدہ آپ سے والد صاحب کے بارے میں کوئی بات کرنا چاہتی ہیں۔ یہ سنتے ہی میرا دل خوف سے کانپ اُٹھا۔

الرُّعبُ وَالخوفُ وَأَحسَستُ بِشَرٍّ لا أَعرِفُ مَأتَاهُ(١)، ثُمَّ التَفَتُّ فإذَا امرَأَةٌ مُلتَفِةٌ بِرِدَاءٍ أَسوَدَ وَاقِفَةٌ عَلى عَتَبَةِ البَابِ فَحَيَّتنِي فَحَيَّيتُهَا ثُمَّ قَالَت لِي هَل عَلِمتَ مَا صَنَعَ الدَّهرُ بِفُلَانٍ مِن بَعدِكَ؟ قُلتُ: لا، فَهذَا أَوَّلُ يَومٍ هَبَطتُ فِيهِ هذَا البَلَدَ بَعدَ مَا فَارَقتُهُ سَبعَةَ أَعوَامٍ. قَالَت: لَيتَكَ لَم تُفَارِقهُ، فَقَد كُنتَ عِصمَتَهُ الَّتِي يَعتَصِمُ بِهَا وَحِمَاهُ مِن غَوَائِلِ الدَّهرِ وَشُرُورِهِ، فَمَا هُوَ إِلَّا أَن فَارَقتَهُ حَتَّى أَحَاطَت بِهِ زُمرَةٌ(٢) مِن زُمَرِ الشَّيطَانِ، وَكَانَ فَتًى كَمَا تَعلَمُهُ غَرِيرًا سَاذِجًا فَمَا زَالَت تُغرِيهِ بِالشَّرِّ وَتُزَيِّنُ لَهُ مِنهُ مَا يُزَيِّنُ الشَّيطَانُ لِلإِنسَانِ حَتَّى سَقَطَ فِيهِ فَسَقَطنَا جَمِيعًا فِي هـذَا الشَّقَاءِ الَّذِي تَرَاهُ، قُلتُ: وَأَيَّ شَرٍّ تُرِيدِينَ يَا سَيِّدَتِي؟ وَمَن هُمُ الَّذِينَ أَحَاطُوا بِهِ فَأَسقَطُوهُ؟ قَالَت: سَأَقُصُّ عَلَيكَ كُلَّ شَيءٍ فَاستَمِع لِمَا أَقُولُ:

مَا زَالَ الرَّجُلُ بِخَيرٍ حَتَّى اتَّصَلَ بِفُلَانٍ رَئِيسِ دِيوَانِهِ وَعَلِقَت حِبَالُهُ بِحِبَالِهِ وَأَصبَحَ مِن خَاصَّتِهِ الَّذِينَ لَا يُفَارِقُونَ مَجلِسَهُ حَيثُ كَانَ وَلَا تَزَالُ نِعَالُهُم خَافِقَةً وَرَاءَهُ فِي غَدَوَاتِهِ وَرَوحَاتِهِ فَاستَحَالَ مِن ذلِكَ اليَومِ أَمرُهُ وَتَنَكَّرَت صُورَةُ أَخلَاقِهِ وَأَصبَحَ مُنقَطِعًا عَن أَهلِهِ وَأَولَادِهِ لَا يَرَاهُم إِلَّا القَينَةَ بَعدَ القَينَةِ وَعَن مَنزِلِهِ لَا يَزُورُهُ إِلَّا فِي أُخرَيَاتِ اللَّيَالِي؛ وَلَقَدِ اغتَبَطتُ فِي مَبدَأِ الأَمرِ بِتِلكَ الحُظوَةِ الَّتِي نَالَهَا عِندَ ذلِكَ الرَّئِيسِ وَالمَنزِلَةِ الَّتِي نَالَهَا مِن نَفسِهِ وَرَجَوتُ لَهُ مِن وَرَائِهَا خَيرًا كَثِيرًا مُغتَفِرَةً فِي سَبِيلِ ذلِكَ مَا كُنتُ أَشعُرُ بِهِ مِنَ الوَحشَةِ وَالأَلَمِ لِانقِطَاعِهِ عَنِّي وَإِغفَالِهِ أَمرِي وَأَمرَ أَولَادِهِ حَتَّى عَادَ فِي لَيلَةٍ مِنَ اللَّيَالِي شَاكِيًا مُتَأَلِّمًا يُكَابِدُ غُصَصًا شَدِيدَةً وَآلَامًا جِسَامًا فَدَنَوتُ مِنهُ فَشَمَمتُ مِن فِيهِ رَائِحَةَ الخَمرِ،

---

١ زادِ عزیز ٢ جماعت لوگ ٣ اچھی عادات ٤ سمت کاٹ

اور مجھے ایک ایسے خطر کا احساس ہونے لگا جس کے آنے کا راستہ بھی مجھے معلوم نہ تھا۔ کہ کس طرف سے آئے گا۔ میں نے جو مڑ کر دیکھا تو ایک عورت سیاہ چادر میں لپٹی ہوئی دروازے کی چوکھٹ پر کھڑی ہے اس نے مجھے سلام کیا اور میں نے سلام کا جواب دیا۔ پھر وہ بولی کیا آپ کو معلوم ہے کہ فلاں شخص کے ساتھ آپکی عدم موجودگی میں زمانے نے کیا کیا۔ میں نے کہا۔ نہیں! کیونکہ سات سال کے بعد آج پہلی بار میں یہاں آیا ہوں۔ اس نے کہا کاش۔ آپ اس سے الگ نہ ہوتے۔ کیونکہ آپ اس کے لئے حوادثات دہر سے رکاوٹ اور جائے پناہ تھے۔ آپ کے الگ ہوتے ہی اسے ایک شیطانی گروہ نے گھیر لیا۔ آپ جانتے ہیں کہ وہ بھولا بھالا سیدھا سادھا ساجوان تھا۔ شیطانی گروہ کے لوگ اسے شہر کے لئے اکساتے رہے اور شیطان کی طرح اس کے لئے برائی کا گڑھا کھودتے رہے۔ حتیٰ کہ وہ اس میں گر گیا اور اس کے ساتھ ہمیں بھی بدبختی نے گھیر لیا۔ جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں۔ میں نے کہا۔ محترمہ: میں آپکا مطلب نہیں سمجھ سکا۔ وہ کون لوگ ہیں۔ جنہوں نے اسے گھیر لیا اور بدبختی کے گڑھے میں گرا دیا۔ وہ بولی میں آپکو سارا واقعہ سناتی ہوں۔ جو کچھ میں کہہ رہی ہوں غور سے سنیں میرا شوہر بھلائی کے راستے پر گامزن تھا کہ فلاں شخص سے جو دفتر میں افسر اعلیٰ تھا۔ اسکے ساتھ تعلق ہو گیا اور وہ اسکے خاص لوگوں میں شامل ہو گیا کہ جہاں بھی وہ جاتا وہ بھی جدا نہ ہوتا ہمیشہ انکے جوتے صبح و شام اس کے پیچھے آہٹ کرتے رہتے اس دن سے اسکی حالت بدل گئی۔ اور اسکے اخلاق بگڑ گئے وہ بیوی بچوں سے لاتعلق رہنے لگا۔ اور انہیں گاہے بگاہے دیکھتا اور رات کے آخری حصے میں گھر آتا۔ مجھے پہلے پہل تو خوشی ہوئی۔ کہ اسے اتنا بڑا مرتبہ افسر کے ہاں ملا ہے اور وہ اس کے دل کے اتنا قریب ہو گیا ہے۔ چونکہ مجھے بھلائی کی توقع تھی۔ لہٰذا اس وجہ سے اسے معاف کر دیتی تھی۔ کیونکہ مجھے اس کے لاتعلق ہونے سے وحشت والم کا شعور ہوتا تھا۔ اور وہ میرے اور اپنے بچوں سے غفلت برتتا تھا۔ حتیٰ کہ ایک رات وہ بڑا دکھی لوٹا جیسے بڑی تکلیف اور بڑے صدمات لئے ہوئے ہو۔ میں اس کے قریب گئی تو اس کے منہ سے شراب کی بو آئی۔

فَعَلِمْتُ كُلَّ شَيْءٍ .

عَلِمْتُ أَنَّ ذَلِكَ الرَّئِيسَ الْعَظِيمَ هُوَ قُدْوَةُ مَرْؤُوسِيهِ فِي الْخَيْرِ إِنْ سَلَكَ طَرِيقَ الْخَيْرِ ، وَالشَّرِّ إِنْ سَلَكَ طَرِيقَ الشَّرِّ . قَادَ زَوْجِي أَخِي الْمِسْكِينَ إِلَى شَرِّ طَرِيقٍ . وَسَلَكَ بِهِ أَسْوَأَ السَّبِيلَيْنِ ، وَإِنَّهُ مَا كَانَ يَتَعَهَّدُهُ [illegible] ثُمَّ يَدْعُوهُ عَلَى الشَّرَابِ ، فَتَوَسَّلْتُ إِلَيْهِ بِكُلِّ عَزِيزٍ عَلَيْهِ ، وَسَكَبْتُ [illegible] الدُّمُوعِ كُلَّ مَا [illegible] سَجِيَّةُ نَفْسٍ ، وَرَجَاءَ أَنْ يَعُودَ فِي [illegible] الْأُولَى الَّتِي كَانَ [illegible] سَعِيداً بَيْنَ أَهْلِهِ وَأَوْلَادِهِ ، فَلَمْ [illegible]

ثُمَّ عَلِمْتُ بَعْدَ ذَلِكَ أَنَّ الْيَدَ الَّتِي سَاقَتْهُ إِلَى الشَّرَابِ [illegible] سَاقَتْهُ إِلَى اللَّعِبِ ، فَلَمْ أَعْجَبْ لِذَلِكَ ؛ لِأَنِّي أَعْلَمُ أَنَّ طَرِيقَ الشَّرِّ وَاحِدَةٌ فَمَنْ وَقَفَ عَلَى رَأْسِهَا لَا بُدَّ لَهُ أَنْ يَنْحَدِرَ فِيهَا حَتَّى يَصِلَ إِلَى نِهَايَتِهَا . فَأَصْبَحَ ذَلِكَ الْفَتَى النَّبِيلُ الشَّرِيفُ ، الَّذِي كَانَ يَعِفُّ بِالْأَمْسِ عَنْ شُرْبِ الدَّوَاءِ إِذَا اشْتَمَّ فِيهِ رَائِحَةَ النَّبِيذِ وَيَسْتَحِي أَنْ يَجْلِسَ فِي مُجْتَمَعٍ يَجْلِسُ فِيهِ قَوْمٌ شَارِبُونَ ــ سِكِّيراً مُقَامِراً مُسْتَهْتِراً لَا يَحْتَشِمُ ، وَلَا يَتَلَوَّمُ ، وَلَا يَتَّقِي عَاراً وَلَا مَأْثَماً ، وَأَصْبَحَ ذَلِكَ الْأَبُ الرَّحِيمُ وَالزَّوْجُ الْكَرِيمُ الَّذِي كَانَ يَضَنُّ بِأَوْلَادِهِ أَنْ يَعْلَقَ بِهِمُ الذَّرُّ ، وَبِزَوْجِهِ أَنْ يَتَجَهَّمَ لَهَا وَجْهُ السَّمَاءِ ، أَباً قَاسِياً وَزَوْجاً سَلِيطاً ، يَضْرِبُ أَوْلَادَهُ كُلَّمَا دَنَوْا مِنْهُ ، وَيَشْتِمُ زَوْجَتَهُ وَيَنْتَهِرُهَا كُلَّمَا رَآهَا ، وَأَصْبَحَ ذَلِكَ الرَّجُلُ الْغَيُورُ الضَّنِينُ بِعِرْضِهِ وَشَرَفِهِ لَا يُبَالِي أَنْ يَعُودَ إِلَى الْمَنْزِلِ فِي بَعْضِ اللَّيَالِي فِي جَمْعٍ مِنْ عُشَرَائِهِ الْأَشْرَارِ فَيَصْعَدُ بِهِمْ إِلَى الطَّبَقَةِ الَّتِي [illegible] فِيهَا أَنَا وَأَوْلَادِي فَيَجْلِسُونَ فِي بَعْضِ غُرَفِهَا ، وَلَا [illegible] يَشْرَبُونَ وَيَقْصِفُونَ حَتَّى تَذْهَبَ بِعُقُولِهِمُ الشَّرَابُ فَيَهْتَاجُوا وَيَرْقُصُوا وَيَمْلَأُوا الْجَوَّ

---

١ استقامت ٢ صاحب نجابت وفضیلت ٣ گروه جیز عیش وعشرت کھانے پینے میں افراط ٥ ناچنا

تو میں سب کچھ سمجھ گئی مجھے معلوم ہوگیا کہ وہ بڑا افسر جو اپنے ماتحتوں کا مرشد ہے بھلائی کی طرف اگر وہ بھلائی کا راستہ چلے اور برائی کی طرف اگر وہ برائی کے راستے پر گامزن ہو۔ اس نے میرے نوجوان مسکین شوہر کو دور راہوں میں بری راہ پر ڈال دیا ہے اور وہ دوست نہ تھا۔ جیسا کہ میرا شوہر کہتا تھا بلکہ ندیم شراب تھا۔ میں نے اسکے ہر پیارے کی دہائی دی اور جتنے آنسو بہا سکتی تھی بہائے ۔ اس توقع پر کہ وہ اپنی پہلی زندگی کی طرف لوٹ آئے جس میں وہ اپنی آن اولاد کے ساتھ ذمہ داری کی زندگی گزارتا تھا۔ تو کچھ بھی فائدہ نہ ہوا۔ پھر مجھے اس کے بعد معلوم ہوا کہ وہ ہاتھ جو اسے شراب کی طرف لے گیا۔ وہی جوئے کی طرف بھی لے گیا ہے۔ تو مجھے اس پر حیرت ... چونکہ مجھے معلوم ہے کہ شر کا راستہ ایک ہے جو شخص اس کے کونے پر کھڑا ہوگیا۔ ضروری ہے کہ وہ اس کی انتہا تک پہنچ جائے۔ یہ نوجوان شریف جو کل تک اس دواء کے پینے سے بھی پرہیز کرتا تھا۔ جس میں الکحل ہوتی۔ اور اس بات سے شرماتا تھا کہ ایسی محل میں بیٹھے جس میں پینے والے بیٹھے ہوں۔ شرابی، جواری، لوفر اور بچھیا ہو گیا کہ نہ کسی بات کو برا سمجھتا ہے اور نہ کسی گناہ یا عار کی بات سے بچتا ہے اور یہ رحم دل باپ اور مہربان شوہر جو کل تک اس بارے میں بڑا بخیل تھا کہ انہیں جھونٹی بھر کھلائے اور اسکی بیوی کو چشم فلک بھی بری نگاہ سے دیکھے۔ ایک سنگدل باپ اور سخت مزاج شوہر بن گیا ہے وہ اپنی اولاد کو مارتا۔ جب بھی وہ اس کے قریب جاتے، بیوی کو گالیاں دیتا اور اسے جھڑکتا جب بھی اسے دیکھتا ۔ اور یہ غیرت مند اپنی آبرو اور شرافت کے بارے میں انتہائی بخیل انسان ایسا ہو گیا کہ وہ کسی رات اپنے بدمعاش دوستوں کے ساتھ گھر آتا تو انہیں اس منزل میں لے آتا جہاں میں اور بچے سوتے ہیں۔ تو وہ اس منزل کے ایک کمرے میں بیٹھ جاتے اور پینے پلانے گانے بجانے میں مصروف ہو جاتے۔ حتیٰ کہ شراب انکی عقلوں کو ختم کر دیتی وہ آپے سے باہر ہو جاتے ناچتے، گاتے اور گھر کی فضا کو چیخنے چلانے اور تالیوں کی آوازسے بھر دیتے۔

صَرَاخاً وَهِتَافاً ثُمَّ يَتَعَادَوْا(١) بَعْضُهُمْ وَرَاءَ بَعْضٍ فِي الأَبْهَاءِ(٢) وَالحُجُرَاتِ حَتَّى يَلْجَئُوا عَلَى بَابِ غُرْفَتِي وَرُبَّمَا حَدَقَ بَعْضُهُمْ فِي وَجْهِي أَوْ حَاوَلَ نَزْعَ خِمَارِي عَلَى مَرْأًى مِنْ زَوْجِي وَمَسْمَعٍ فَلَا يَقُولُ شَيْئاً، وَلَا يَسْتَنْكِرُ أَمْراً فَأَفِرُّ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ مِنْ مَكَانٍ إِلَى مَكَانٍ وَرُبَّمَا فَرَرْتُ مِنَ المَنْزِلِ جَمِيعِهِ وَخَرَجْتُ بِلَا إِزَارٍ، وَلَا خِمَارٍ، غَيْرَ إِزَارِ الظَّلَامِ وَخِمَارِهِ، حَتَّى أَصِلَ إِلَى بَيْتِ جَارَةٍ مِنْ جَارَاتِي فَأَقْضِي عِنْدَهُمْ بَقِيَّةَ اللَّيْلِ.

وَهُنَا تَغَيَّرَتْ نَغْمَةُ صَوْتِهَا فَأَمْسَكَتْ عَنِ الحَدِيثِ وَأَطْرَقَتْ بِرَأْسِهَا، فَعَلِمْتُ أَنَّهَا تَبْكِي فَبَكَيْتُ بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي لِبُكَائِهَا، ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا، وَعَادَتْ إِلَى حَدِيثِهَا تَقُولُ:

وَمَا هِيَ إِلَّا أَعْوَامٌ قَلَائِلُ حَتَّى أَنْفَقَ جَمِيعَ مَا كَانَ فِي يَدِهِ مِنَ المَالِ وَكَانَ لَا بُدَّ لَهُ أَنْ يَسْتَدِينَ فَفَعَلَ، فَأَثْقَلَهُ الدَّيْنُ فَرَهَنَ فَعَجَزَ عَنِ الوَفَاءِ فَبَاعَ جَمِيعَ مَا يَمْلِكُ حَتَّى هَذَا البَيْتَ الَّذِي نَسْكُنُهُ، وَلَمْ يَبْقَ فِي يَدِهِ غَيْرُ رَاتِبِهِ الشَّهْرِيِّ الصَّغِيرِ، عَلَى لَمْ يَبْقَ فِي يَدِهِ شَيْءٌ حَتَّى رَاتِبُهُ، لِأَنَّهُ لَا يَمْلِكُهُ إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، ثُمَّ هُوَ بَعْدَ ذَلِكَ مِلْكٌ لِلدَّائِنِينَ، أَوْ غَنِيمَةٌ لِلْمُقَامِرِينَ.

هَذَا مَا صَنَعَتْ يَدُ الدَّهْرِ بِهِ، أَمَّا مَا صَنَعَتْ بِي وَبِأَوْلَادِي، فَقَدْ مَرَّ عَلَى آخِرِ حِلْيَةٍ بِعْتُهَا مِنْ حِلَايَ عَامٌ كَامِلٌ، وَهَا هِيَ حَوَانِيتُ المُرَابِينَ وَالمُرْتَهِنِينَ مَلْأَى بِمَلَابِسِي، وَأَدَوَاتِ بَيْتِي وَأَثَاثِهِ. وَلَوْلَا رَجُلٌ مِنْ ذَوِي قُرْبَايَ رَقِيقُ الحَالِ يَعُودُ عَلَيَّ مِنْ حِينٍ إِلَى حِينٍ بِالنَّزْرِ القَلِيلِ مِمَّا بَسَطَهُ مِنْ أَشْدَاقِ عِيَالِهِ لَهَلَكْتُ

---

١ لوجھرکنا ٢ نخواہ ٣ دوکان
٤ عطیہ کم

پھر ایک کے پیچھے ایک برآمدوں اور کمروں میں بھاگا بھاگا پھرتا۔ حتیٰ کہ میرے کمرے
کے دروازے پر آجاتے، بعض تو بسا اوقات مجھے تاڑتے یا میرے شوہر کے سامنے
میرا دوپٹہ اتارنا چاہتے، وہ کچھ بھی نہ بولتا اور نہ کسی بات کو غلط سمجھتا۔ لہٰذا میں
ان کے آگے ایک جگہ سے دوسری جگہ بھاگی بھاگی پھرتی اور کبھی تو بھرے گھر سے
بغیر چادر اور دوپٹہ کے بھاگ کھڑی ہوئی۔ صرف رات کی تاریکی کی چادر اور دوپٹہ میرے
سر پہ ہوتا حتیٰ کہ پڑوسن کے گھر چلی جاتی اور باقی رات وہاں بسر کرتی۔ یہاں اسکی آواز
کا لہجہ بدل گیا۔ اور وہ بات تک نہ کر سکی اس نے سر جھکا لیا۔ تو میں سمجھ گیا کہ وہ رو رہی
میں بھی دل ہی دل میں رونے لگا۔ پھر اس نے سر اٹھا کر بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔
کہا۔ ابھی چند سال نہ گزرے تھے کہ جو کچھ مال اس کے پاس تھا۔ اس نے خرچ کر ڈالا۔
لہٰذا قرض لینا پڑا تو اس نے قرض لے لیا۔ جب قرض کا بوجھ پڑا تو چیزیں گروی رکھنا
شروع کر دیں۔ جب ادا نہ کر سکا تو جس چیز کا بھی وہ مالک تھا بیچ ڈالی۔ حتیٰ کہ یہ گھر بھی،
جس میں ہم رہتے ہیں۔ اب اس کے ہاتھوں میں سوائے اس قلیل تنخواہ کے کچھ نہ رہا تھا۔
بلکہ اس کے ہاتھ میں ماہانہ تنخواہ بھی نہ رہی تھی کیونکہ وہ صرف چند گھنٹوں کے لیے اس کا
مالک ہوتا تھا پھر اس کے بعد قرض خواہوں یا جوئے بازوں کی ملکیت ہو جاتی تھی۔ یہ ہے
جو زمانے کے ہاتھوں نے اس کے ساتھ کیا۔ آخری چھلے کو بکے ہوئے [illegible] سال گزر گیا
ہے یہ سود خوروں اور گروی رکھنے والوں کی دوکانیں میرے کپڑوں اور اثاث البیت
سے بھری پڑی ہیں۔ اگر میرا ایک غریب عزیز نہ ہوتا جو کبھی کبھی بہت
تھوڑے پیسے کے ساتھ میری مدد کرتا رہتا ہے جو وہ اپنے بچوں کا پیٹ کاٹ کر مجھے دیتا ہے۔

وَهَلَكَ أَوْلَادِي جُوعاً .

فَلَعَلَّكَ تَسْتَطِيعُ يَا سَيِّدِي أَنْ تَكُونَ عَوْناً لِي عَلَى هٰذَا الرَّجُلِ الْمِسْكِينِ فَتُنْقِذَهُ مِنْ شَقَائِهِ وَبَلَائِهِ بِمَا تَرَى لَهُ فِي ذٰلِكَ الرَّأْيِ الصَّالِحِ وَأَحْسَبُ أَنَّكَ تَقْدِرُ مِنْهُ — لِلْمَنْزِلَةِ الَّتِي تَنْزِلُهَا مِنْ نَفْسِهِ — عَلَى مَا عَجَزَ عَنْهُ النَّاسُ جَمِيعاً ، فَإِنْ فَعَلْتَ أَحْسَنْتَ إِلَيْهِ وَإِلَيْنَا إِحْسَاناً لَا نَنْسَى يَدَكَ فِيهِ حَتَّى الْمَوْتِ .

ثُمَّ حَيَّتْنِي وَمَضَتْ لِسَبِيلِهَا ، فَسَأَلْتُ الْغُلَامَ عَنِ السَّاعَةِ الَّتِي أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرَى أَبَاهُ فِيهَا فِي الْمَنْزِلِ ، فَقَالَ : إِنَّكَ تَرَاهُ فِي الصَّبَاحِ قَبْلَ ذَهَابِهِ إِلَى الدِّيوَانِ ، فَانْصَرَفْتُ لِشَأْنِي ، وَقَدْ أَضْمَرَتْ بَيْنَ جَنْبَيَّ لَوْعَةٌ مَا زَالَتْ تُقِيمُنِي وَتُقْعِدُنِي وَتَذُودُ عَنْ عَيْنَيَّ سِنَةَ الْكَرَى حَتَّى انْقَضَى اللَّيْلُ ، وَمَا كَادَ يَنْقَضِي .

ثُمَّ عُدْتُ فِي صَبَاحِ الْيَوْمِ الثَّانِي لِأَرَى ذٰلِكَ الصَّدِيقَ الْقَدِيمَ الَّذِي كُنْتُ بِالْأَمْسِ أَسْعَدَ النَّاسِ بِهِ ، وَلَا أَعْلَمُ مَا مَصِيرُ أَمْرِي مَعَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ ، وَفِي نَفْسِي مِنَ الْقَلَقِ وَالْاِضْطِرَابِ مَا يَكُونُ فِي نَفْسِ الذَّاهِبِ إِلَى مَيْدَانِ سِبَاقٍ قَدْ خَاطَرَ فِيهِ بِجَمِيعِ مَا يَمْتَلِكُ لَا يَعْلَمُ أَيَكُونُ بَعْدَ سَاعَةٍ أَسْعَدَ النَّاسِ أَمْ أَشْقَاهُمْ ؟

• • •

الْآنَ عَرَفْتُ أَنَّ الْوُجُوهَ مَرَايَا النُّفُوسِ تُضِيءُ بِضِيَائِهَا وَتُظْلِمُ بِظَلَامِهَا فَقَدْ فَارَقْتُ الرَّجُلَ مُنْذُ سَبْعِ سَنَوَاتٍ فَأَنْسَتْنِي الْأَيَّامُ صُورَتَهُ ، وَلَمْ يَبْقَ فِي ذَاكِرَتِي مِنْهَا إِلَّا ذٰلِكَ الضِّيَاءُ اللَّامِعُ ضِيَاءُ الْفَضِيلَةِ وَالشَّرَفِ الَّذِي كَانَ يَتَلَأْلَأُ فِيهَا تَلَأْلُؤَ نُورِ الشَّمْسِ

اشیئے ۲ جمکدار ۳ حیانا

ورنہ میں اور میرے بچے بھوک سے ہلاک ہو جاتے۔ اے محترم۔ شاید آپ اس مسکین مرد کے سلسلہ میں میرے مددگار ہو سکیں اور اسے اسکی بدبختی اور مصیبت سے چھڑا سکیں۔ کیونکہ آپ اس کے بارے میں اچھے جذبات رکھتے ہیں۔ میں خیال کرتی ہوں کہ آپ ایسا کر سکتے ہیں۔ کیونکہ اس کے دل میں آپکو ایک مقام حاصل ہے جس سے دوسرے محروم ہیں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو اسپر اور ہم سب پر احسان کریں گے جسے ہم مرتے دم تک نہیں بھول سکتے؟ پھر وہ مجھے سلام کرتے ہوئے چلی گئی۔ میں نے لڑکے سے پوچھا میں کسی وقت آپکے والد صاحب سے مکان پر مل سکتا ہوں۔ وہ بولا۔ آپ ان سے صبح صبح دفتر جانے سے پہلے ملاقات کر سکتے ہیں۔ لہٰذا میں واپس چلا آیا۔ حالانکہ میرے دل میں ایک سوزش باطنی تھی جو مجھے بے چین کئے ہوئے تھی۔ جس نے میری آنکھوں سے نیند تو نیند اونگھ بھی اڑا دی تھی۔ حتیٰ کہ رات ختم ہو گئی؟ پھر میں دوسرے دن کی صبح ہی لوٹا۔ تاکہ اس پرانے دوست سے مل سکوں جس کے بارے میں کل تک نہایت خوش امید تھا۔ مجھے معلوم نہ تھا کہ اس کے بعد انجام کیا ہوگا۔ میرے دل میں سخت قلق و اضطراب تھا جیسا کہ اس شخص کے دل میں ہوتا ہے جو مقابلے کے میدان میں داخل ہوتا ہے۔ جس نے تمام مال لگا دیا ہو اور اسے خبر نہیں ہوتی۔ کہ تھوڑی دیر بعد وہ لوگوں میں سب سے زیادہ نیک بخت ہو گیا۔ بدبخت؟ اب مجھے معلوم ہوا کہ چہرے نفوس کے آئینہ کی طرح ہوتے ہیں جو ان کے روشن ہونے سے اور ان کے تاریک ہونے سے تاریک ہو جاتے ہیں۔ سات برس قبل میں اس سے جدا ہوا۔ طویل عرصہ نے مجھے اس کی صورت بھلا دی۔ میرے ذہن میں صرف وہی چمک باقی رہ گئی تھی جو اس کے رخساروں پر نورِ آفتاب کی طرح چمکتی تھی۔

فِي صَفْحَتِهَا ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُ الآنَ ، وَلَمْ أَرَ أَمَامَ عَيْنِيَ تِلْكَ الهَالَةَ البَيْضَاءَ الَّتِي كُنْتُ أَعْرِفُهَا ، خُيِّلَ إِلَيَّ أَنَّنِي أَرَى صُورَةً غَيْرَ الصُّورَةِ المَاضِيَةِ ، وَرَجُلاً غَيْرَ الَّذِي كُنْتُ أَعْرِفُهُ مِنْ قَبْلُ .

لَمْ أَرَ أَمَامِي ذَلِكَ الفَتَى الجَمِيلَ الوَضَّاحَ الَّذِي كَانَ كُلُّ مَنْبِتِ شَعْرَةٍ فِي وَجْهِهِ فَماً ضَاحِكاً تَمُوجُ فِيهِ ابْتِسَامَةٌ لَامِعَةٌ ، بَلْ رَأَيْتُ مَكَانَهُ رَجُلاً شَقِيّاً مَنْكُوباً قَدْ لَبِسَ الهَرَمَ قَبْلَ أَوَانِهِ وَأَوْفَى عَلَى السِّتِّينَ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ الثَّلاثِينَ ، فَاسْتَرْخَى حَاجِبَاهُ وَثَقُلَتْ أَجْفَانُهُ ، وَجَمَدَتْ نَظَرَاتُهُ ، وَتَهَدَّلَ عَارِضَاهُ ، وَتَجَعَّدَ جَبِينُهُ ، اِسْتَشْرَفَ(١) عَاتِقَاهُ وَهَوَى رَأْسُهُ بَيْنَهُمَا هَوِيَّةً بَيْنَ عَاتِقَيِ الأَحْدَبِ ، فَكَانَ أَوَّلُ مَاقُلْتُ لَهُ : لَقَدْ تَغَيَّرَ فِيكَ كُلُّ شَيْءٍ يَا صَدِيقِي حَتَّى صُورَتُكَ ! وَكَأَنَّمَا أَلَمَّ بِمَا فِي نَفْسِي وَعَرَفَ أَنِّي قَدْ عَلِمْتُ مِنْ أَمْرِهِ كُلَّ شَيْءٍ ، فَأَطْرَقَ بِرَأْسِهِ إِطْرَاقَ مَنْ يَرَى أَنَّ بَاطِنَ الأَرْضِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ظَهْرِهَا ، وَلَمْ يَقُلْ شَيْئاً ، فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتَّى وَضَعْتُ يَدِي عَلَى عَاتِقِهِ وَقُلْتُ لَهُ :

وَاللهِ مَا أَدْرِي مَاذَا أَقُولُ لَكَ ؟ أَأَعِظُكَ ، وَقَدْ كُنْتَ وَاعِظِي بِالأَمْسِ ، وَنَجْمَ هِدَايَ الَّذِي أَسْتَنِيرُ بِهِ فِي ظُلُمَاتِ حَيَاتِي ؟ أَمْ أُرْشِدُكَ إِلَى مَا أَوْجَبَ اللهُ عَلَيْكَ فِي نَفْسِكَ ، وَفِي أَهْلِكَ ؟ وَلَا أَعْرِفُ شَيْئاً أَنْتَ تَجْهَلُهُ ، وَلَا تَصِلُ يَدِي إِلَى عِبْرَةٍ تَقْصُرُ يَدُكَ عَنْ نَيْلِهَا ، أَمْ أَسْتَرْحِمُكَ لِأَطْفَالِكَ الضُّعَفَاءِ وَزَوْجَتِكَ البَائِسَةِ المِسْكِينَةِ الَّتِي لَا عَضُدَ لَهَا فِي الحَيَاةِ ، وَلَا مُعِينَ سِوَاكَ ؟ وَأَنْتَ صَاحِبُ القَلْبِ الرَّحِيمِ الَّذِي طَالَمَا خَفَقَ بِالبُعَدَاءِ ، فَأَحْرَى أَنْ يَخْفِقَ رَحْمَةً بِالأَقْرِبَاءِ ! .

إِنَّ هٰذِهِ الحَيَاةَ الَّتِي تَحْيَاهَا يَا سَيِّدِي إِنَّمَا يَلْجَأُ إِلَيْهَا الهَمَلُ العَاطِلُونَ

---

(١) اُٹھیلا (٢) عزرہ (٣) سہارا (٤) دھڑکن (٥) بےکار

اب جو میں نے اسے دیکھا اور اپنی آنکھوں کے سامنے وہ سپید نقاب روشنی کی نہ دیکھی جو مجھے یاد تھی۔ تو مجھے ایسا معلوم ہوا کہ میں پچھلی صورت کے علاوہ کوئی اور صورت دیکھ رہا ہوں۔ کوئی اور ہی شخص دیکھ رہا ہوں جو وہ نہیں ہے جسے میں جانتا تھا۔ میں نے اپنے سامنے وہ خوبصورت حسین جوان نہیں دیکھا جس کے چہرے کا ہر رواں ایک ہنستا ہوا منہ تھا۔ جس میں چمکدار تبسم موجیں مارتا تھا۔ بلکہ میں نے اس کی جگہ ایک بدبخت مصیبت زدہ انسان دیکھا جس نے قبل از وقت بڑھاپے کو پہن لیا تھا اور ساٹھ سال کو پہنچ چکا تھا۔ حالانکہ وہ ابھی تیس سال سے بھی نہیں گزرا تھا۔ اسکی دونوں بھویں ڈھیلی پڑ گئی تھیں۔ پلکیں بھاری ہو گئی تھیں۔ نگاہیں جم گئیں تھیں۔ رخساروں پر شکنیں پڑ گئی تھیں۔ پیشانی پر جھریاں آگئی تھیں۔ کندھے ابھر آئے تھے اور اس کا سر دونوں کندھوں کے درمیان اس طرح گر پڑا تھا۔ جیسے کبڑے کا سر جھک جاتا ہے۔ سب سے پہلے جو بات میں نے اس سے کی۔ اے دوست! آپکی ہر چیز بدل چکی ہے حتیٰ کہ تیری صورت بھی۔ ایسے معلوم ہوا کہ وہ میری بات کو بھانپ گیا ہے۔ جیسے میں اسکی ہر بات جان گیا ہوں۔ اس نے سر جھکا لیا۔ جیسے وہ شخص سر جھکا لیتا ہے جو یہ خیال کرے کہ زمین کا اندرونی حصہ اس کے لئے بیرونی حصے سے بہتر ہے۔ اس نے کچھ نہ کہا۔ میں اس کے قریب گیا اور اپنا ہاتھ اس کے کندھے پر رکھ کر کہا۔ خدا کی قسم میں نہیں جانتا کہ آپسے کیا کہوں؟ کیا میں آپکو نصیحت کروں حالانکہ کل تک آپ میرے ناصح تھے اور میرے لئے ہدایت کے ستارے تھے۔ جس سے میں زندگی کی تاریکیوں میں روشنی حاصل کرتا تھا۔ یا میں آپ کو اس طرف ہدایت کروں جو اللہ نے آپ پر آپ کے نفس کے بارے میں اور آپکی بیوی کے بارے واجب کئے ہیں۔ مجھے ایسی کوئی بات معلوم نہیں جس آپ لاعلم ہوں۔ نہ میرا ہاتھ کسی ایسی عبرت تک پہنچا ہے جس کے پانے سے آپ کا ہاتھ عاجز ہو۔ یا میں آپ سے آپ کے کمزور بچوں اور مصیبت زدہ غریب بیوی کے بارے میں رحم کی درخواست کروں جس کا آپ کے سوا کوئی مددگار اور کوئی بازو نہیں ہے۔ آپ رحم دل ہیں۔ جو بسا اوقات دور والوں کے لئے دھڑکا۔ تو یہ زیادہ شایاں ہے کہ قریب والوں کے لئے دھڑکے؟ اے دوست یہ زندگی جو آپ گذار رہے ہیں۔ اس سے بیکار نکمے لوگ پناہ پکڑتے ہیں۔

الَّذِينَ لَا يَصْلُحُونَ لِعَمَلٍ مِنَ الْأَعْمَالِ لِيَتَوَارَوْا فِيهَا عَنْ أَعْيُنِ النَّاسِ حَيَاءً وَخَجَلًا حَتَّى يَأْتِيَهُمُ الْمَوْتُ فَيُنْقِذُهُمْ مِنْ عَارِهِمْ وَشَقَائِهِمْ وَمَا أَنْتَ بِوَاحِدٍ مِنْهُمْ !.

إِنَّكَ تَمْشِي يَا سَيِّدِي فِي طَرِيقِ الْقَبْرِ ، وَمَا أَنْتَ بِنَاقِمٍ عَلَى الدُّنْيَا وَلَا بِمُتَبَرِّمٍ بِهَا ، فَمَا رَغْبَتُكَ فِي الْخُرُوجِ مِنْهَا خُرُوجَ الْيَائِسِ الْمُنْتَحِرِ ! عَذَرْتُكَ لَوْ أَنَّ مَا رَبِحْتَ فِي حَيَاتِكَ الثَّانِيَةِ يَقُومُ لَكَ مَقَامَ مَا خَسِرْتَ مِنْ حَيَاتِكَ الْأُولَى ، وَلٰكِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّكَ كُنْتَ غَنِيًّا فَأَصْبَحْتَ فَقِيرًا ، وَصَحِيحًا فَأَصْبَحْتَ سَقِيمًا ، وَشَرِيفًا فَأَصْبَحْتَ وَضِيعًا ؛ فَإِنْ كُنْتَ تَرَى بَعْدَ ذٰلِكَ أَنَّكَ سَعِيدٌ فَقَدْ خَلَتْ رُقْعَةُ الْأَرْضِ مِنَ الْأَشْقِيَاءِ .

إِنَّ كُلَّ مَا يَعْنِيكَ مِنْ حَيَاتِكَ هٰذِهِ أَنْ تَطْلُبَ فِيهَا الْمَوْتَ فَاطْلُبْهُ فِي جَرْعَةِ سُمٍّ تَشْرَبُهَا دَفْعَةً وَاحِدَةً ، فَذٰلِكَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ هٰذَا الْمَوْتِ الْمُتَقَطِّعِ الَّذِي يَكْثُرُ فِيهِ عَذَابُكَ وَأَلَمُكَ ، وَتَعْظُمُ فِيهِ آثَامُكَ وَجَرَائِمُكَ ، وَمَا يُعَاقِبُكَ اللّٰهُ عَلَى الْأُخْرَى بِأَكْثَرَ مِمَّا يُعَاقِبُكَ عَلَى الْأُولَى .

حَسْبُنَا يَا صَدِيقِي مِنَ الشَّقَاءِ فِي هٰذِهِ الْحَيَاةِ مَا يَأْتِينَا بِهِ الْقَدَرُ فَلَا نَضُمُّ إِلَيْهِ شَقَاءً جَدِيدًا نَجْلِبُهُ بِأَنْفُسِنَا لِأَنْفُسِنَا ، فَهَاتِ يَدَكَ وَعَاهِدْنِي عَلَى أَنْ تَكُونَ لِي مُنْذُ الْيَوْمِ كَمَا كُنْتَ لِي بِالْأَمْسِ فَقَدْ كُنَّا سُعَدَاءَ قَبْلَ أَنْ نَفْتَرِقَ ، ثُمَّ افْتَرَقْنَا فَشَقِينَا ، وَهَا نَحْنُ أُولَاءِ قَدِ الْتَقَيْنَا . فَلْنَعِشْ فِي ظِلَالِ الْفَضِيلَةِ وَالشَّرَفِ سُعَدَاءَ كَمَا كُنَّا ثُمَّ مَدَدْتُ يَدِي إِلَيْهِ فَرَاعَنِي أَنَّهُ لَمْ يُحَرِّكْ يَدَهُ فَقُلْتُ لَهُ : مَا لَكَ لَا تَمُدُّ يَدَكَ إِلَيَّ ؟ فَاسْتَعْبَرَ بَاكِيًا وَقَالَ : لِأَنَّنِي لَا أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ

...مدا لکھونٹ ۲ جرائم گناہ

جو کسی عمل کی صلاحیت نہیں رکھتے تاکہ وہ لوگوں کی آنکھوں سے شرم و ندامت سے چھپے رہیں حتیٰ کہ انہیں موت آجاتی ہے۔ تو وہ انہیں ان کی عار و بدبختی سے چھڑا دیتی ہے۔ اور آپ تو اُن میں سے ہرگز نہیں ہیں۔ محترم آپ قبر کی طرف جا رہے ہیں مگر آپ دُنیا سے کوئی ناراض یا تنگ دل نہیں ہیں؟ تو پھر خودکشی کرنیوالے نا اُمید کی طرح سے کیوں دُنیا سے چلے جاتے ہیں۔ میں آپ کو معذور سمجھتا اگر اس دوسری زندگی میں آپ کوئی فائدہ اُٹھاتے جو آپ کی پہلی زندگی کے خسارے و نقصان کو پورا کر دیتا۔ آپ جانتے ہیں کہ آپ امیر تھے۔ فقیر ہو گئے۔ تندرست تھے بیمار پڑ گئے۔ شریف تھے کمینے بن گئے۔ اگر اس کے باوجود بھی آپ اپنے آپکو سعید و نیک بخت سمجھتے ہیں تو سطح زمین بدبختوں سے خالی ہے؟ آپ کا مطمحِ نظر اس زندگی میں صرف یہی ہے۔ کہ موت کو تلاش کرے۔ تو زہر کے ایک گھونٹ سے کام تمام کر لیجئے۔ یہ آپ کے لئے اس طرح تڑپ کر مرنے سے بہتر ہے جس میں آپ کی تکالیف و آلام ختم ہو جائیں گے اور گناہ بڑھ جائیں گے۔ آخرت میں اللہ جو سزا دے گا۔ وہ اس سے کہیں زیادہ ہو گی جو اس دُنیا میں دے رہا ہے؟ آئیے! دوست ہمارے لئے یہی بدبختی کافی ہے جو تقدیر الٰہی لاتی ہے۔ تو ہم ایک اور نئی بدبختی کو اپنے نفوس کے لئے خود گھسیٹ کر کیوں لائیں۔ ہاتھ بڑھایئے اور مجھ سے عہد کیجئے۔ کہ آج کے دن سے آپ میرے لئے ایسے ہی ہو جائیں گے جیسے کل تھے ہم جدائی سے پہلے سعید تھے پھر جُدا ہوئے تو بدبخت ہو گئے اور اب ہم پھر ملے ہیں تو ہمیں چاہیئے کہ فضیلت و شرف کے عیسائیوں میں سعید بن کر زندہ رہیں جیسے پہلے تھے۔ پھر میں نے اُس کی طرف اپنا بڑھایا۔ میں یہ دیکھ کر گھبرا گیا کہ اُس نے ہاتھ کو حرکت تک نہ دی۔ تو میں نے اُس سے کہا۔ کیا ہوا ہاتھ کیوں نہیں بڑھاتے۔ رونے لگا اور کہا اس کیلئے میں نہیں چاہتا کہ میں جھوٹی قسم توڑنے والا بنوں۔

كَاذِباً وَلَا خَائِناً . قُلْتُ : وَمَا يَمْنَعُكَ مِنَ الْوَفَاءِ ؟ قَالَ : يَمْنَعُنِي مِنْهُ أَنَّنِي رَجُلٌ شَقِيٌّ ، لَا حَظَّ لِيَ فِي سَعَادَةِ السُّعَدَاءِ ، قُلْتُ : قَدِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ شَقِيّاً ، فَلِمَ لَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تَكُونَ سَعِيداً ؟ قَالَ : لِأَنَّ السَّعَادَةَ سَمَاءٌ وَالشَّقَاءَ أَرْضٌ ، وَالنُّزُولُ إِلَى الْأَرْضِ أَسْهَلُ مِنَ الصُّعُودِ إِلَى السَّمَاءِ ، وَقَدْ زَلَّتْ قَدَمِي عَنْ حَافَةِ الْهُوَّةِ فَلَا قُدْرَةَ لِي عَلَى الِاسْتِمْسَاكِ حَتَّى أَبْلُغَ قَرَارَهَا ، وَشَرِبْتُ أَوَّلَ جَرْعَةٍ مِنْ جَرَعَاتِ الْحَيَاةِ الْمُرِيرَةِ ، فَلَا بُدَّ لِي أَنْ أَشْرَبَهَا حَتَّى ثُمَالَتِهَا وَلَا شَيْءَ مِنَ الْأَشْيَاءِ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَقِفَ فِي سَبِيلِي إِلَّا شَيْءٌ وَاحِدٌ فَقَطْ ، هُوَ أَنْ لَا أَكُونَ قَدْ شَرِبْتُ الْكَأْسَ الْأُولَى قَبْلَ الْيَوْمِ ، وَمَا دُمْتُ قَدْ فَعَلْتُ فَلَا حِيلَةَ لِي فِيمَا قَضَى اللهُ ، قُلْتُ : لَيْسَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ النُّزُوعِ إِلَّا عَزْمَةٌ صَادِقَةٌ تَعْزِمُهَا فَإِذَا أَنْتَ مِنَ النَّاجِينَ ، قَالَ : إِنَّ الْعَزِيمَةَ أَثَرٌ مِنْ آثَارِ الْإِرَادَةِ ، وَقَدْ أَصْبَحْتُ رَجُلاً مَغْلُوباً عَلَى أَمْرِي ، لَا إِرَادَةَ لِي وَلَا اخْتِيَارَ ، فَدَعْنِي يَا صَدِيقِي وَالْقَضَاءُ يَصْنَعُ بِي مَا يَشَاءُ ، وَابْكِ صَدِيقَكَ الْقَدِيمَ مُنْذُ الْيَوْمِ إِنْ كُنْتَ لَا تَرَى بَأْساً فِي الْبُكَاءِ عَلَى السَّاقِطِينَ الْمُذْنِبِينَ .

ثُمَّ انْفَجَرَ بَاكِياً بِصَوْتٍ عَالٍ وَتَرَكَنِي مَكَانِي دُونَ أَنْ يُجِيبَنِي بِكَلِمَةٍ وَخَرَجَ هَائِماً عَلَى وَجْهِهِ لَا أَعْلَمُ أَيْنَ ذَهَبَ ، فَانْصَرَفْتُ لِشَأْنِي وَبَيْنَ جَنْبَيَّ مِنَ الْهَمِّ وَالْكَمَدِ مَا اللهُ بِهِ عَلِيمٌ .

• • •

لَمْ يَسْتَطِعْ رَئِيسُ الدِّيوَانِ أَنْ يَحْمِلَ نَدِيمَهُ بِالْأَمْسِ زَمَناً طَوِيلاً فَأَقْصَاهُ عَنْ مَجْلِسِهِ اسْتِثْقَالاً لَهُ ثُمَّ عَزَلَهُ عَنْ وَظِيفَتِهِ اسْتِنْكَاراً لِعَمَلِهِ ، وَلَمْ تَذْرِفْ عَيْنُهُ دَمْعَةً وَاحِدَةً عَلَى مَنْظَرِ صَرِيعِهِ السَّاقِطِ بَيْنَ يَدَيْهِ ، وَلَمْ يَسْتَطِعْ مَالِكُ الْبَيْتِ الْجَدِيدِ أَنْ يُمْهِلَ فِيهِ الْمَالِكَ الْقَدِيمَ أَكْثَرَ مِنْ بِضْعَةِ شُهُورٍ ثُمَّ طَرَدَهُ مِنْهُ ، فَلَجَأَ هُوَ وَزَوْجَتُهُ

---

۱ پیالہ ۲ آزمائش ۳ بہانہ چپینکنا۔ نکانا۔ ڈالنا

میں نے کہا آپ کو ایفائے عہد سے کیا بات روکتی ہے۔ بولا مجھے یہ بات روکتی ہے کہ
میں ایک بدبخت انسان ہوں جس کا نیک بختوں کی سعادت میں کوئی حصہ نہیں
ہے میں نے کہا اگر آپ بدبخت بن سکے تو سعید کیوں نہیں بن سکتے بولا اس لئے
کہ سعادت تمنا آسمان ہے اور بدبختی زمین ہے اور زمین کی طرف اترنا آسان
ہے۔ بانسبت آسمان پر چڑھنے کے میرا قدم گڑھے کی کنارے سے پھسل چکا ہے۔ اب
میں رکنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ جب تک کہ اس کی تہہ تک نہ پہنچ جاؤں میں نے تلخ
زندگی کا پہلا گھونٹ پی لیا ہے تو یہ ضروری ہے کہ میں اس کا تلچھٹ بھی پیئوں۔
میری راہ میں کوئی چیز آڑے نہیں آسکتی۔ البتہ صرف ایک چیز آسکتی ہے وہ یہ کہ آج
کے دن سے پیشتر میں نے پہلا جام نہ پیا ہوتا۔ اور چونکہ اب تو میں ایسا ہی کر چکا
ہوں۔ اب میری کوئی تدبیر تقدیر الٰہی کا مقابلہ نہیں کر سکتی میں نے کہا آپکے اور اس
سکے نکلنے کے درمیان ایک عزم صادق ہی ہے کہ آپ ارادہ کرلیں تو نجات پا جائیں۔ بولا
عزم ارادہ کی دلیل ہے اور میں تو ایک مغلوب الحال انسان بن چکا ہوں۔ کہ جس کا نہ
کوئی ارادہ ہے نہ اختیار۔ اے میرے دوست مجھے چھوڑ دے کہ تقدیر الٰہی جو چاہے
کرے اور آج کے بعد اپنے پرانے دوست کو روئے اگر تو گرے پڑے گناہگاروں
پر رونے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتا۔ پھر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا اور مجھے
میری جگہ چھوڑ کر چلا گیا۔ بغیر اس کے کہ ایک بات بھی جواب میں کہے میں چلا آیا۔
درانحالیکہ میرے دل میں درد و الم اس قدر شدید ہوا تھا کہ اللہ ہی جانتا ہے۔

دفتر کا افسر اپنے کل کے ندیم کو زیادہ برداشت نہ کر سکا لہٰذا اسے اپنی مجلس
سے نکال دیا۔ کیونکہ وہ اسے بوجھ سا محسوس نہ کرتا تھا۔ پھر اسے اس کی
ملازمت سے برطرف کر دیا کیونکہ اس کا کام اچھا نہیں لگتا تھا۔ اس کے
اس گرے پڑے منظر پر اس نے ایک آنسو بھی نہ بہایا۔ گھر کا نیا
مالک پرانے مالک کو چند ماہ سے زیادہ مہلت نہ دے سکا لہٰذا اسے وہاں سے نکال دیا۔

وَوَلَدَاهُ إِلَى غُرْفَةٍ حَقِيرَةٍ فِي بَيْتٍ قَدِيمٍ فِي زُقَاقٍ مَهْجُورٍ فَأَصْبَحْتُ لَا أَرَاهُ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَّا ذَاهِباً إِلَى الْحَانَةِ أَوْ عَائِداً مِنْهَا ، فَإِنْ رَأَيْتُهُ ذَاهِباً زَوَيْتُ وَجْهِي عَنْهُ ، أَوْ عَائِداً دَنَوْتُ مِنْهُ فَمَسَحْتُ عَنْ وَجْهِهِ مَا لَصِقَ بِهِ مِنَ التُّرَابِ أَوْ عَنْ جَبِينِهِ مَا سَالَ مِنْهُ مِنَ الدَّمِ ثُمَّ قُدْتُهُ إِلَى بَيْتِهِ .

وَهٰكَذَا . مَا زَالَتِ الْأَيَّامُ وَالْأَعْوَامُ تَأْخُذُ مِنْ جِسْمِ الرَّجُلِ وَمِنْ عَقْلِهِ حَتَّى أَصْبَحَ مَنْ يَرَاهُ يَرَى ظِلّاً مِنَ الظِّلَالِ الْمُتَنَقِّلَةِ ، أَوْ حُلْماً مِنَ الْأَحْلَامِ السَّارِيَةِ ، يَمْشِي فِي طَرِيقِهِ مِشْيَةَ الذَّاهِلِ الْمَشْدُوهِ لَا يَكَادُ يَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِمَّا حَوْلَهُ ، وَلَا يَتَّقِي مَا يَعْتَرِضُ سَبِيلَهُ حَتَّى يُدَانِيَهُ ، وَيَقِفُ حِيناً بَعْدَ حِينٍ فَيُدَوِّرُ بِعَيْنَيْهِ حَوْلَ نَفْسِهِ كَأَنَّمَا يُفَتِّشُ عَنْ شَيْءٍ أَضَاعَهُ وَلَيْسَ فِي يَدِهِ شَيْءٌ يُضِيعُ ، أَوْ يُقَلِّبُ نَظَرَهُ فِي أَثْوَابِهِ وَمَا فِي أَثْوَابِهِ غَيْرَ الرِّقَاعِ[1] وَالْخُرُوقِ ، وَيَنْظُرُ إِلَى كُلِّ وَجْهٍ يُقَابِلُهُ نَظْرَةً شَزْرَاءَ[2] كَأَنَّمَا يَسْتَقْبِلُ عَدُوّاً بَغِيضاً وَلَيْسَ لَهُ عَدُوٌّ وَلَا صَدِيقٌ ، وَرُبَّمَا تَعَلَّقَ بَعْضُ الصِّبْيَانِ بِعَاتِقِهِ فَدَفَعَهُمْ عَنْهُ بِيَدِهِ دَفْعاً لَيِّناً غَيْرَ آبِهٍ وَلَا مُحْتَفِلٍ كَمَا يَدْفَعُ النَّائِمُ الْمُسْتَغْرِقُ عَنْ عَاتِقِهِ يَدَ مُوقِظِهِ ، حَتَّى إِذَا خَلَا جَوْفُهُ مِنَ الْخَمْرِ وَهَدَأَتْ ثَوْرَتُهَا فِي رَأْسِهِ انْحَدَرَ إِلَى الْحَانِ فَلَا يَزَالُ يَشْرَبُ وَيَتَزَايَدُ حَتَّى يَعُودَ إِلَى مَا كَانَ عَلَيْهِ .

وَلَمْ يَزَلْ هٰذَا شَأْنَهُ حَتَّى حَدَثَتْ مُنْذُ بِضْعَةِ شُهُورٍ الْحَادِثَةُ الْآتِيَةُ : عَجَزَتْ تِلْكَ الزَّوْجَةُ الْمِسْكِينَةُ أَنْ تَجِدَ سَبِيلاً إِلَى الْقُوتِ وَأَبْكَاهَا أَنْ تَرَى وَلَدَاهَا وَابْنَتَهَا بَاكِيَنَ بَيْنَ يَدَيْهَا تَنْطِقُ دُمُوعُهُمَا بِمَا يَصْمُتُ عَنْهُ لِسَانُهُمَا فَلَمْ تَرَ لَهَا بُدّاً مِنْ أَنْ تَرْكَبَ تِلْكَ السَّبِيلَ الَّتِي يَرْكَبُهَا كُلُّ مُضْطَرٍّ عَدِيمٍ فَأَرْسَلَتْهُمَا خَادِمَيْنِ فِي بَعْضِ الْبُيُوتِ يَقْتَاتَانِ فِيهَا وَيُقِيتَانِهَا ، فَكَانَتْ لَا تَرَاهُمَا إِلَّا قَلِيلاً وَلَا تَرَى

---
[1] کوچہ تنگ گلی ۲ کپڑے پر پیوند لگانا ۳ کانٹا
[2]. خراب

اور دو بچے ایک حقیر سی کوٹھڑی جو ایک پرانے گھر میں غیر آبادی گلی میں تھی جا بسے۔ اس کے بیں اسے شراب خانے جاتے دیکھتا یا وہاں سے واپس لوٹتے دیکھتا تھا۔ جاتے دیکھتا تھا تو بیٹا اس کی جانب سے منہ پھیر لیتا تھا۔ اسے لوٹتے دیکھتا تو اس کے قریب جاتا اس کے چہرے سے خاک پونچھتا اس کا خون صاف کرتا جو اس کی پیشانی پر لگا ہوتا۔ پھر اسے اس کے گھر پہنچا آتا۔ اس طرح دن اور سال اس کے جسم اور عقل کو سلب کرتے رہے۔ حتیٰ کہ جو کوئی اسے دیکھتا ایسا معلوم ہوتا کہ وہ کوئی چلتا پھرتا سایہ ہے یا کوئی خواب ہے وہ راہ میں ایسا چلتا جیسے بھولا بسرا انسان جو اپنے ماحول کا کوئی شعور نہیں رکھتا اور نہ سامنے آڑے آجانے والی چیز سے بچتا ہے جب تک کہ اس کے قریب نہیں چلا جاتا۔ تھوڑی تھوڑی دیر بعد کھڑے ہو کر اپنے ارد گرد آنکھیں گھماتا ہے۔ جیسے وہ کسی ضائع شدہ چیز کو تلاش کر رہا ہو۔ حالانکہ اس کے ہاتھ میں کیا دھرا تھا کہ وہ اسے ضائع کرتا یا اپنی نظروں کو اپنے کپڑوں میں گھماتا۔ حالانکہ اس کے کپڑوں میں سوائے پیوندوں اور چیتھڑوں کے اور کیا تھا۔ وہ ہر چیز کو جو اس کے سامنے آتا گھور کر دیکھتا جیسے وہ کسی مبغوض دشمن کا استقبال کر رہا ہو۔ جبکہ اس کا کوئی دشمن نہ تھا اور نہ دوست تھا۔ بسا اوقات بعض بچے اس کے کندھے سے لٹک جاتے تو وہ انہیں نہایت نرمی اور بے پرواہی سے دور کر دیتا ہے جیسے گہری نیند سونے والا اپنے کندھے سے بیدار کرنے والے ہاتھ کو ہٹا دیتا ہے تا آنکہ جب اس کا پیٹ شراب سے خالی ہو جاتا اور اس کی تیزی اسکے سر میں فرو ہو جاتی تو وہ شراب خانے چلا جاتا اور خوب پیتا حتیٰ کہ سابقہ حالات پر آجاتا۔ اسکی یہی حالت رہی یہاں تک کہ چند ماہ ہوئے آنیوالا حادثہ پیش آیا۔ وہ مسکین بیوی عاجز آگئی کہ کوئی راہ روزی کی طرف پائے۔ وہ روتی جب اپنے بیٹے اور بیٹی کو اپنے سامنے روتا دیکھتی کہ ان دونوں کے آنسو بولتے ہیں۔ جس چیز کے بارے میں انکی زبانیں خاموش تھیں۔ اس نے اپنے لئے سوائے اسی راہ کے کوئی راہ نہ دیکھی جس پر ایک پریشان حال مفلس چلتا ہے یعنی ان دونوں کو نوکر بنا کر گھروں میں بھیج دیا تا کہ خود بھی کھائیں اور اسے بھی کھلائیں۔ وہ ان دونوں کو بہت کم دیکھتی۔

زوجها إلا في الليلة التي تغفل فيها عنه عيون الشرطة ، وقلما تغفل عنه ، فأصبحت وحيدة في غرفتها لا مؤنس لها ولا معين إلا جارة عجوز تختلف إليها من حين إلى حين ، فإذا فارقتها جارتها وخلت بنفسها ذكرت تلك الأيام السعيدة التي كانت تتقلب فيها في أعطاف العيش الناعم والنعمة السابغة بين زوج كريم وأولاد كالكواكب الزهر حسناً وبهاء ، ثم تذكر كيف أصبح السيد مسوداً ، والمخدوم خادماً ، والعزيز الكريم ذليلاً مهيناً ، وكيف انتثر ذلك العقد اللؤلؤي المنظوم الذي كان حلية بديعة في جيد الدهر ، ثم استحال بعد انتثاره إلى حصيات منبوذات على سطح الغبراء تطؤها النعال وتدوسها الحوافر والأقدام . فتبكي بكاء الوالِهِ في إثر قوم ظاعنين حتى تتلف نفسها أو تكاد ، على أنها ما أضمرت قط في قلبها حقداً لذلك الإنسان الذي كان سبباً في شقائها وشقاء ولديها ، لا حدثتها نفسها يوماً من الأيام بمغاضبته أو هجرانه ، لأنها امرأة شريفة ، والمرأة الشريفة لا تغدر بزوجها المنكوب ، بل كانت تنظر إليه نظرة الأم الحنون إلى طفلها الصغير فترحمه وتعطف عليه وتسهر بجانبه إن كان مريضاً ، وتأسو جراحه إن عاد جريحاً ، وربما طرده الخمار في بعض لياليه من حانه حينما لا يجد معه ثمن الشراب فيعود إلى بيته ثائراً مهتاجاً يطلب الشراب طلباً شديداً فلا تجد بداً من أن تعطيه نفقة طعامها أو تبتاع له من الخمر ما يسكن به نفسه رحمة به وإبقاء على تلك البقية الباقية من عقله .

وكأن الدهر لم يكفه ما وضع على عاتقها من الأثقال حتى أضاف إليها ثقلاً جديداً ، فقد شعرت في يوم من أيامها بنسمة تتحرك في أحشائها فعلمت أنها حامل وأنها ستأتي إلى دار الشقاء بشقي جديد فهتفت صارخة : رحمتك اللهم فقد امتلأت الكأس بحيث لا تسع قطرة واحدة . وما زالت تكابد من آلام الحمل

---

١ ناز وانداز ٢ عجیب وغریب ٣ کوچ ٤ کہنہ نبض ٥ ہوا ٦ اشتریان

نہ اپنے شوہر کو دیکھ پاتی۔ مگر صرف اس رات جب پولیس کی نظریں اس سے غافل ہوجاتیں اور ایسا کم ہوتا۔ لہٰذا وہ اپنی کوٹھری میں رہ جاتی۔ نہ اس کا مونس تھا نہ غم خوار۔ البتہ ایک بوڑھی پڑوسن تھی جو گاہے بگاہے اسکی خبر لیتی رہتی تھی۔ جب پڑوسن چلی جاتی اور وہ تنہائی میں ہوتی تو ان اچھے ایام کو یاد کرتی جن میں وہ خوش عیشی اور نعمت کاملہ کے ساتھ شریف شوہر اور ایسی اولاد کے درمیان زندگی گزار رہی تھی جو حسن و جمال میں روشن ستاروں کی مانند تھی۔ پھر یاد کرتی آقا کیسے غلام، مخدوم کیسے خادم اور عزت دار شریف کیسے ذلیل کمینہ بن گیا اور کیسے وہ موتیوں بھرا ہار جو زمانے کی گردن میں نادر زیور تھا۔ بکھر گیا۔ پھر بکھرنے کے بعد سطح زمین پر پھینکی ہو کنکریوں کی مانند ہو گیا۔ جنہیں جوتے، قدم اور کھر روندتے ہیں۔ تو وہ ایسے روتی جیسے عاشق زار محبوبہ کے گھر والوں کے سفر پر روتا ہے۔ حتیٰ کہ مرنے لگتی اور مرنے کے قریب ہوجاتی۔ حالانکہ اس نے کبھی بھی اس انسان کے لئے دل میں حسد کو جگہ نہیں دی جو اسکی اور اسکی اولاد کی بدبختی کا سبب بنا نہ کسی دن اس کے دل نے اس سے کہا کہ ابھی سے ناراض ہوجا۔ یا چھوڑ کر چلی جا۔ کیونکہ وہ ایک شریف عورت تھی۔ اور شریف عورت اپنے بدبخت شوہر کے ساتھ کبھی غداری نہیں کرتی بلکہ وہ اسکی طرف ایسے دیکھتی جیسے مہرباں ماں اپنے چھوٹے بچے کی طرف دیکھتی ہے۔ تو اس پر رحم کھاتی اور شفقت کرتی اگر وہ بیمار ہوتا تو اس کے ساتھ ساتھ جاگتی اور اگر وہ زخمی ہو کر واپس آتا تو اس کے زخموں کی مرہم پٹی کرتی۔ بسا اوقات بعض راتوں کو ساقی میکدہ اپنے میخانہ سے اسے دھکے دے کر نکال دیتا جبکہ اس کے پاس شراب کی قیمت نہ ہوتی۔ وہ اپنے گھر پریشان و بےحال واپس آتا نہ اسے شراب کی سخت طلب ہے تو اسکے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہ ہوتا کہ وہ کھانے کے خرچ میں سے اسے کچھ دے دیتی یا پھر شراب خرید کر دیتی جس سے اسکے نفس کو سکون ہوجاتا۔ ایسا وہ اسپر رحم کرتے ہوئے کرتی۔ تاکہ اس کی باقی عقل تو قائم رہے زمانے نے جو بوجھ اسکے کاندھے پر ڈالا تھا۔ اسی پر اکتفا نہیں کیا۔ حتیٰ کہ ایک نئے بوجھ کا اضافہ کر دیا۔ ایک دن اسے محسوس ہوا کہ کوئی چیز اس کے پیٹ میں حرکت کر رہی ہے۔ تو وہ سمجھ گئی کہ وہ حاملہ ہوگئی ہے اور عنقریب وہ بدبختی کے گھر کی طرف آنے والی بنت لائے گی۔ چیخ پڑی۔ اے اللہ۔ رحم کیونکہ پیالہ بھر چکا ہے۔ حتیٰ کہ ایک قطرے کی بھی گنجائش نہیں رہی اس طرح وہ حمل کی تکالیف برداشت کرتی رہی۔

ما يجب أن تكابده امرأة مريضة منكوبة حتى جاءت ساعة وضعها
فلم يحضرها أحد إلا جارتها العجوز فأعانها الله على أمرها فوضعت
ثم مرضت بعد ذلك بحمى النفاس مرضاً شديداً فلم تجد طبيباً
يتصدق عليها بعلاجها ، لأن البلد الذي لا يستحي أطباؤه أن يطالبوا
أهل المريض بعد موته بأجرة علاجهم الذي قتله لا يمكن أن يوجد فيها
طبيب محسن أو متصدق ، فما زال الموت يدنو منها رويداً رويداً
حتى أدركتها رحمة الله فوافاها أجلها في ساعة لا يوجد فيها بجانبها
غير طفلتها الصغيرة عالقة بثديها .

في هذه الساعة دخل الرجل ثائراً مهتاجاً يطلب الشراب ويفتش
عن زوجته لتأتي له منه بما يريد فدار بعينيه في أنحاء الغرفة حتى
رآها ممددة على حصيرها ورأى ابنتها تبكي بجانبها فظنها نائمة فدنا
منها ودفع الطفلة بعيداً عنها وأخذ يحركها تحريكاً شديداً فلم يشعر
بحركة ، فرابه الأمر وأحس برعدة تتمشى في أعضائه حتى
أصابت قلبه فبدأ صوابه يعود إليه شيئاً فشيئاً . فأكب عليها يحدق
في وجهها تحديقاً شديداً ويزحف نحوها رويداً رويداً حتى رأى
شبح الموت يحدق إليه من عينيها الشاخصتين الجامدتين فتراجع
خوفاً وذعراً فوطىء في تراجعه صدر ابنته فأنت أنة مؤلمة لم تتحرك
بعدها حركة واحدة ، فصرخ صرخة شديدة وقال : واشقاءاه
واشقاءاه ؟ وخرج هائماً على وجهه يعدو في الطرق ويضرب رأسه
بالعمد والجدران ويدفع كل ما يجده في طريقه من إنسان أو حيوان
ويصيح : ابنتي ! زوجتي ، هلموا إلي ؟ أدركوني ! حتى أعيا
فسقط على الأرض وأخذ يفحص التراب برجليه ويئن أنين الذبيح
والناس من حوله آسفون عليه ، لا لأنهم يعرفونه بل لأنهم قرأوا
في وجهه آيات شقائه .

۱۔ نیست زدہ ۲۔ آہستہ ۳۔ بیقرار و بے کل

جیسی کہ ایک بیمار مفلس عورت کو برداشت کرنی چاہیئے حتیٰ کہ وضع حمل کا وقت آن پہنچا۔ تو اس کے پاس سوائے بوڑھی پڑوسن کے کوئی نہ تھا۔ اللہ نے اس کی مدد کی اور وضع حمل ہوگیا پھر وہ نفاس کے بخار میں بیمار پڑ گئی تو اسے کوئی ڈاکٹر نہ ملا جو اس کا مفت علاج کرتا۔ کیونکہ وہ شہر جس کے ڈاکٹر اس بات سے شرم نہ کریں۔ کہ مریض کے گھر والوں سے اس کے مرنے کے بعد اس علاج کی اجرت طلب کریں جس نے اسے مار ڈالا ہے۔ وہاں کب ممکن ہے کہ ایسا ڈاکٹر پایا جاتا جو احسان یا خیرات کے طور پر کام کرنے والا ہو۔ موت آہستہ آہستہ اس کے قریب آتی گئی حتیٰ کہ رحمت الٰہی نے اسے آلیا۔ اسے ایسے وقت موت آئی کہ اس کے پاس سوائے اسکی چھوٹی بچی کے کوئی نہ تھا جو اسکے پستان سے چمٹی ہوئی تھی۔ ایسے وقت وہ شخص برافروختہ ہیجان زدہ گھر میں آیا۔ شراب کی شدید طلب تھی۔ وہ بیوی کو تلاش کر رہا تھا۔ تاکہ وہ جو کچھ چاہتا ہے لائے۔ اس نے اپنی دونوں آنکھیں کمرے کے اردگرد گھمائیں تو دیکھا کہ وہ اپنی چٹائی پر دراز پڑی ہے اور اسکی بچی اس کے برابر رو رہی ہے خیال کیا کہ وہ سو رہی ہے۔ وہ اس کے قریب گیا اور بچی کو دور پھینک دیا اور اسے سختی سے جھنجھوڑنے لگا۔ مگر وہاں حرکت کہاں۔ اسے شک ہوا اور اس کے اعضاء میں رعشہ سرایت کر گیا حتیٰ کہ اس کے دل تک پہنچ گیا۔ اب اس کو آہستہ آہستہ ہوش آنے لگا۔ تو وہ اس پر اوندھا ہو کر اس کے چہرے کو گھورنے لگا اور آہستہ آہستہ اسکی طرف بڑھنے لگا حتیٰ کہ موت کی صورت اسکی طرف اسکی پھٹی ہوئی جامد آنکھوں سے گھورنے لگی۔ وہ خوف سے پیچھے ہٹا پیچھے لوٹا تو اپنی بچی کو روند ڈالا۔ بچی نے ایک دردناک چیخ ماری اور پھر ذرا بھی حرکت نہ کی۔ اس نے ایک زور سے چیخ ماری اور کہا۔ آہ۔ بدبختی۔ آہ بدبختی۔ جدھر منہ اٹھا دوڑا چلا گیا۔ اپنے سر کو ستونوں اور دیواروں سے ٹکراتا تھا اور جس انسان یا حیوان کو راہ میں پاتا تھا اسے دھکے دیتا اور چیختا اے میری بیوی آؤ۔ آؤ۔ مجھے سنبھال لو حتیٰ کہ تھک کر زمین پر گر پڑا اور اپنے پاؤں سے زمین کو رگڑنے لگا اور مذبوح کی طرح چیخنے لگا لوگ اسکے اردگرد کھڑے افسوس کر رہے تھے۔ اس لئے نہیں کہ وہ اسے پہچانتے تھے بلکہ اس لئے کہ انہوں نے اس کے چہرے پر بدبختی کی نشانیاں دیکھ لی تھیں۔

فَكَانَتْ تِلْكَ اللَّحْظَةُ الْقَصِيرَةُ الَّتِي اِسْتَفَاقَ فِيهَا مِنْ ذُهُولِهِ[١] الطَّوِيلِ سَبَباً فِي ضَيَاعِ مَا بَقِيَ مِنْ عَقْلِهِ.

وَمَا هِيَ إِلَّا سَاعَةٌ أَوْ سَاعَتَانِ حَتَّى أَصْبَحَ مُقَيَّداً مَغْلُولاً فِي قَاعَةٍ مِنْ قَاعَاتِ الْبِيمَارَسْتَانِ، فَوَارَحْمَتَاهُ لَهُ وَلِزَوْجَتِهِ الشَّهِيدِ وَلِطِفْلَتِهِ الصَّرِيعَةِ وَلِأَوْلَادِهِ الْمُشَرَّدِينَ[٢] الْبُؤَسَاءِ.

---

١ بے ہوش، غافل ٢ بدبخت

یہ چھوٹا سا لمحہ جس میں وہ اپنی طویل غفلت سے بیدار ہوا۔ اس کی رہی سہی عقل کے ضائع ہونے کا سبب بن گیا۔ ایک دو لمحے گزرنے نہ پائے تھے۔ طوق درگلو پاگل خانے کے ایک کمرے میں بند کر دیا گیا۔ اللہ اس پر اسکی شہید بیوی پر اسکی ننھی مقتولہ بچی پر اور اسکی بچھڑی ہوئی بدبخت اولاد پر رحم فرمائے۔

خلاصہ الجزا (بدلہ)

سوزان دیہاتی ایک خوبصورت لڑکی ہے جس کا چچا زاد گلبرٹ منگیتر دونوں ایک ساتھ رہتے ہوئے ایک دوسرے کو بہت چاہتے ہیں لیکن قدرت کا کرنا ایسا ہوتا ہے کہ سوزان اِس علاقے کے رئیس گستاف کے ہتھے چڑھ جاتی ہے۔ اور اس نواب سے سوزان کی شادی ہو جاتی ہے ایک بیٹی بھی پیدا ہوتی ہے۔ کچھ عرصہ بعد گستاف اسے تنہا چھوڑ کر شہر چلا جاتا ہے۔ اور دو سال تک واپس نہیں آتا۔ سوزان اپنی جگہ حیران و پریشان ہے اور گلبرٹ سوزان کی بے رُخی سے دیوانہ ہو چکا ہے۔ دُنیا جہان سے بے خبر ہے ہمہ وقت اسی کا نام پکارتا ہے۔ اسکی ماں اس کے لئے بہت پریشان ہے۔ اچانک گستاف کی واپسی ہوتی ہے تو سوزان کے سامنے اپنی شادی کا انکشاف کرتا ہے اور سوزان سے تعلق توڑ لیتا ہے اور ساتھ ہی بنگلے سے نکل جانے کا حکم صادر کرتا ہے۔ سوزان کو اب ندامت ہوتی ہے۔ اور غلطی کا زبردست احساس ہوتا ہے۔ کہ پُر خلوص پیار کرنے والے کو چھوڑ کر ایک دولتمند سے ناطہ جوڑا۔ بڑی بھول ہوئی۔ بنگلہ چھوڑ دیتی ہے۔ انجام پر غور کرتی ہے۔ اچانک پہاڑوں میں سے اسے نیا نام سنائی دیتا ہے۔ قریب جا کر دیکھتی ہے کہ دو چٹانوں کے درمیان گلبرٹ آخری سانس لے رہا ہے۔ جان بلب ہے پھر بھی سوزان کا نام زبان پر جاری و ساری ہے اسکی یہ حالت دیکھ کر اس کے ہاتھوں کو بوسہ دیتی ہے۔ نادم ہے خجل ہے۔ معافی مانگتی ہے۔ گلبرٹ ایک نظر دیکھ کر تبسم کرتے ہوئے اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دیتا

سوزان دریا میں چھلانگ لگا کر خودکشی کر لیتی ہے۔ گستاف اپنی نئی نویلی دُلہن کے ساتھ ہنی مون منا رہا تھا جبکہ اس نے دیکھا کہ بچی دریا کے کنارے پڑی رو رہی ہے اور ایک لاش دریا میں تیر رہی ہے۔ بیوی کو چھوڑ کر نوکر بُلا کر دریا میں انہیں غوطہ زن کرتا ہے۔ جب سوزان کو ساحل پر لاتے ہیں تو وہ مُردہ حالت میں تھی۔ گستاف یہ دیکھ کر پاگل ہو جاتا ہے اور پھر کئی بار وہ بھی دریا میں ڈوبنے کی کوشش کرتا ہے۔

بیوی ساتھ چھوڑ دیتی ہے۔ اب زندہ ہے لیکن بدترین حالت میں آخر کار کچھ دن بعد اُسے بھی لوگ دریا میں مردہ حالت میں دیکھتے ہیں اور اپنے انجام کو پہنچتا ہے۔ یہ تھا بدلہ جو اسے مل گیا۔

اَلْجَــزَاءُ

"مُتَرْجَمَةٌ"

جَلَسَتْ عَلىٰ ضَفَّةِ الْبُحَيْرَةِ لِتَمْلَأَ جَرَّتَهَا ، وَكَانَ الْمَاءُ سَاكِناً هَادِئاً كَأَنَّمَا قَدِ امْتَدَّتْ فَوْقَ سَطْحِهِ طَبَقَةٌ لَامِعَةٌ مِنَ الْجَلِيْدِ ؛ فَعَزَّ عَلَيْهَا أَنْ تَكْسِرَ بِيَدِهَا هٰذِهِ الْمِرْآةَ النَّاعِمَةَ الصَّقِيلَةَ ، وَلَا شَيْءَ أَحَبُّ إِلَى الْمَرْأَةِ مِنَ الْمِرْآةِ ؛ فَظَلَّتْ تُقَلِّبُ نَظَرَهَا فِيهَا فَلَمَحَتْ فِي صَفْحَتِهَا وَجْهاً أَبْيَضَ رَائِقاً يَنْظُرُ إِلَيْهَا نَظَراً عَذْباً فَاتِراً . فَابْتَسَمَتْ لَهُ ، فَابْتَسَمَ لَهَا ، فَعَلِمَتْ أَنَّهُ الْوَجْهُ الَّذِي افْتَتَنَ بِهِ خَطِيبُهَا الْقَرَوِيُّ الْجَمِيلُ .

أَنِسَتْ بِهٰذَا الْمَنْظَرِ سَاعَةً ، ثُمَّ رَاعَهَا أَنْ رَأَتْ بِجَانِبِ خَيَالِهَا فِي الْمَاءِ خَيَالاً آخَرَ فَتَبَيَّنَتْهُ فَإِذَا بِهِ خَيَالُ رَجُلٍ فَذُعِرَتْ ، وَلٰكِنَّهَا لَمْ تَلْتَفِتْ وَرَاءَهَا وَمَدَّتْ يَدَهَا إِلَى الْمَاءِ فَمَلَأَتْ جَرَّتَهَا ، ثُمَّ نَهَضَتْ لِتَحْمِلَهَا ، فَتَقَدَّمَ إِلَيْهَا ذٰلِكَ الْوَاقِفُ بِجَانِبِهَا وَقَالَ لَهَا : هَلْ تَأْذَنِيْنَ لِي يَا سَيِّدَتِي أَنْ أُعِيْنَكِ عَلَى حَمْلِ جَرَّتِكِ ؟ فَالْتَفَتَتْ فَإِذَا فَتًى حَضَرِيٌّ غَرِيْبٌ حَسَنُ الصُّوْرَةِ وَالْبِزَّةِ لَا تَعْرِفُهُ ، وَلَا تَعْرِفُ أَنَّ هٰذِهِ الْأَرْضَ مِمَّا تُنْبِتُ مِثْلَهُ ، فَرَابَهَا أَمْرُهُ وَاتَّقَدَ وَجْهُهَا حَيَاءً وَخَجَلاً ، وَلَمْ تَقُلْ شَيْئاً ، وَاسْتَلَفَتْ جَرَّتَهَا وَمَضَتْ فِي سَبِيلِهَا .

• • •

نَشَأَتْ سُوْزَانُ وَابْنُ عَمِّهَا جِلْبَرْتُ فِي بَيْتٍ وَاحِدٍ كَمَا تَنْشَأُ الزَّهْرَتَانِ الْمُتَعَانِقَتَانِ فِي مَغْرِسٍ وَاحِدٍ فَرَضِعَتْ مَعَهُ وَلِيْدَةً ، وَلَعِبَتْ مَعَهُ طِفْلَةً ، وَأَحَبَّتْهُ فَتَاةً ، وَمَرَّتْ بِهِمَا فِي جَمِيعِ تِلْكَ الْأَدْوَارِ

---

۱ کنارا ۲ پرسکون ۳ ناگوار ۴ خوبصورت ۵ گھبراہٹ ۶ ہیئت ۷ پودا لگانے کی جگہ

الجزاء ، سزا

(مترجمہ)

سمندر کے کنارے وہ بیٹھی تھی " تاکہ گھڑا بھر لے اور پانی میں سکون اور ٹھہراؤ تھا گویا اسکی سطح پر برف کی ایک چمکدار تہہ جمی ہو۔ اسے یہ بات ناگوار گزری کہ اس خوبصورت صیقل شدہ شیشے کو اپنے ہاتھوں سے توڑ ڈالے اور عورت کیلئے آئینہ سے زیادہ پسندیدہ شے کوئی نہیں ہوتی وہ اپنی نظریں اس میں پھیرنے لگی تو اسے سطح پر ایک سفید دل لبھانے والا چہرہ نظر آیا۔ جو اس کی طرف شیریں فریفتہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ وہ مسکرا پڑی۔ وہ بھی مسکرایا تو جان گئی کہ یہ وہی چہرہ ہے جس پر فریفتہ ہے اس کا بستی والا خوبصورت منگیتر تھوڑی دیر کے لئے وہ اس منظر سے لطف اندوز ہوئی۔ پھر وہ گھبرا گئی جبکہ دیکھا اس نے اپنے عکس کے مقابل دوسرا عکس غور سے دیکھا تو ایک مرد کا چہرہ تھا۔ وہ خوف زدہ ہو گئی لیکن پیچھے کی طرف متوجہ نہ ہوئی۔ پانی کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ گھڑا بھرا اور پھر اٹھا کے چلی گئی۔ وہ کھڑا ہونے والا اس کی طرف بڑھا اور کہنے لگا۔ کیا آپ مجھے اجازت دیں گی اے محترمہ تاکہ آپکے گھڑا اٹھانے میں آپکی مدد کر دوں، وہ متوجہ ہوئی تو دیکھا ایک شہری حسین صورت و لباس والا نوجوان کھڑا ہے جس کے بارے میں وہ کچھ نہیں جانتی اور نہ اسے یہ معلوم ہے کہ یہ سرزمین ایسے ایسے انسان بھی پیدا کر سکتی ہے۔ اسے شک ہوا اور اس کا چہرہ شرم و حیاء سے سرخ ہو گیا وہ کوئی جواب نہ دے پائی۔ گھڑا اٹھایا اور چل پڑی ھموزان اور اس کے چچا کا بیٹا گلبر ایک ہی گھر میں بڑھے پلے تھے۔ جیسے دو پھول ملے جلے ایک شاخ پر لگیں۔ وہ جبھی تو اس کے ساتھ دودھ پیتی تھی اور جب ذرا بڑی ہوئی تو اس کے ساتھ کھیلتی تھی۔ اور جب جوان ہو گئی۔ تو اسکی محبت سے سرشار ہو گئی۔ تو ان تمام ادوار حیات میں خوشی بخشی کی زندگی گزارتے رہے۔

سَعَادَةً لَمْ يَسْتَمِدَّاهَا مِنَ الْقُصُورِ وَالْبَسَاتِينِ وَالْأَرَائِكِ وَالْأَسِرَّةِ ، وَالْجِيَادِ وَالْمَرْكَبَاتِ ، وَالْأَكْوَابِ وَالدِّنَانِ ، وَالْمَزَاهِرِ وَالْعِيدَانِ ، وَالذَّهَبِ اللَّامِعِ وَاللُّؤْلُؤِ السَّاطِعِ ، وَالْأَثْوَابِ الْمُطَرَّزَةِ وَالْغَلَائِلِ الْمُرَصَّعَةِ ، لِأَنَّهُمَا كَانَا قَرَوِيَّيْنِ فَقِيرَيْنِ ، بَلِ اسْتَمَدَّاهَا مِنْ مَطْلَعِ الشَّمْسِ وَمَغْرِبِهَا ، وَإِقْبَالِ اللَّيْلِ وَإِدْبَارِهِ ، وَتَلَأْلُؤِ السَّمَاءِ بِنُجُومِهَا الزَّاهِرَةِ وَالْأَرْضِ بِأَعْشَابِهَا النَّاضِرَةِ ، وَمِنَ الْوَقَفَاتِ الطِّوَالِ فَوْقَ الصُّخُورِ الْبَارِزَةِ عَلَى ضِفَافِ الْبُحَيْرَةِ الْهَادِئَةِ ، وَالْجَلَسَاتِ الْحُلْوَةِ الْجَمِيلَةِ عَلَى الْأَعْشَابِ النَّاعِمَةِ تَحْتَ ظِلَالِ الْأَشْجَارِ الْوَارِفَةِ ، وَمِنْ سَمَاعِ أَنَاشِيدِ الْحَيَاةِ وَأَغَانِي الرُّعَاةِ وَضَوْضَاءِ السَّائِمَةِ فِي غُدُوِّهَا وَرَوَاحِهَا وَبُكَاءِ النَّوَاعِيرِ فِي مَسَائِهَا وَصَبَاحِهَا ، وَمِنَ الْحُبِّ الطَّاهِرِ الشَّرِيفِ الَّذِي يُشْرِقُ عَلَى الْقُلُوبِ الْحَزِينَةِ فَيُسْعِدُهَا ، وَالْأَفْئِدَةِ الْمُظْلِمَةِ فَيُنِيرُهَا ، وَالْأَجْنِحَةِ الْكَسِيرَةِ فَيُرِيشُهَا ، وَالَّذِي هُوَ الْعَزَاءُ الْوَحِيدُ عَنْ كُلِّ فَائِتٍ فِي هَذِهِ الْحَيَاةِ ، وَالسَّلْوَى عَنْ كُلِّ مَفْقُودٍ ، وَلَمْ يَزَلْ هَذَا شَأْنَهُمَا حَتَّى كَانَ يَوْمُ الْبُحَيْرَةِ .

• • •

لَا تَعْرِفُ الْمَرْأَةُ لَهَا وُجُوداً إِلَّا فِي عُيُونِ الرِّجَالِ وَقُلُوبِهِمْ فَلَوْ خَلَتْ رُقْعَةُ الْأَرْضِ مِنْ وُجُوهِ النَّاظِرِينَ ، أَوْ أَقْفَرَتْ جَنَبَاتُ الضُّلُوعِ مِنْ خَوَافِقِ الْقُلُوبِ ، لَأَصْبَحَ الْوُجُودُ وَالْعَدَمُ فِي نَظَرِهَا سَوَاءً ، وَلَوْ أَنَّ وَرَاءَهَا أَلْفُ عَيْنٍ تَنْظُرُ إِلَيْهَا ثُمَّ لَمَحَتْ فِي كَوْكَبٍ مِنْ كَوَاكِبِ السَّمَاءِ نَظْرَةَ حُبٍّ ، أَوْ سَمِعَتْ فِي زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَا الْأَرْضِ أَنَّهُ وَجَدَ لَأَعْجَبَهَا ذَلِكَ الْغَرَامُ الْجَدِيدُ وَمَلَأَ قَلْبَهَا غِبْطَةً وَسُرُوراً .

ر ٤ ابيث ٢ ميرتي ٣ رشاب

جو محلات، باغوں، تختوں، چارپائیوں، گھوڑوں، سواریوں، بیابانوں، مشکوں، چنگ رباب، دمکتے سونے، چمکتے موتیوں، منقش کپڑوں اور مرصع تاروں کی مرہون منت نہ تھی کیونکہ وہ دونوں گاڈزدی فقیر تھے۔ بلکہ ان کی خوش علینی طلوع وغروب شمس، رات کے آنے جانے آسمان کے روشن ستاروں کے چمکنے، زمین کے سرسبز و شاداب سبزے، دیر تک ساکن جھیل کے کنارے نکلی ہوئی چٹانوں پر کھڑے ہونے، پتوں بھرے درختوں کے سائے تلے نرم گھاس کی شیریں حسین نشستوں، چیلوں کے گیتوں، چرواہوں کے گانوں، صبح و شام چرنے والے جانوروں کے شور اور رہٹ کی درد بھری آوازوں سے مستعار تھی۔ پاکیزہ شریف محبت جو غمگین دلوں پر چمکتی ہے تو انہیں سعید بنا دیتی ہے۔ تنگ و تاریک سینوں پر پڑتی ہے تو انہیں روشن کر دیتی ہے اور ٹوٹے ہوئے بازوؤں پر پڑتی ہے تو انہیں پر پرواز عطا کرتی ہے وہ محبت جو اس زندگی میں ہاتھ سے جاتی رہنے والی ہر ایک چیز سے صبر دلاتی ہے اور ہر گم شدہ چیز کے لئے باعث تسلی ہوتی ہے۔ جھیل کے ان تک اسکی یہی حالت رہی۔

عورت اپنے وجود کا اس وقت احساس کرتی ہے جبکہ وہ مردوں کی نظروں میں آجائے اور ان کے دلوں میں اتر جائے۔ اگر سرزمین دیکھنے والوں سے خالی ہو جائے یا ٹیڑھی پسلیاں دھڑکتے دلوں سے خالی ہو جائیں تو اسکی نظروں میں وجود و عدم برابر ہو جاتا ہے۔ اگر اس کے پیچھے ہزار نظریں بھی لگی ہوں اور پھر آسمانی ستاروں میں سے ایک ستارہ محبت کی نظر سے اس کی طرف دیکھنے لگے یا وہ زمین کے کسی گوشے سے عشق کی صدا سن لے تو یہ عشق جدید اس کو بھلا لگتا ہے اور اس کے دل کو سرور سے بھر دیتا ہے۔

فقد عادت الفتاة إلى بيتها طيبة النفس قريرة العين مزهوة مختالة، لا لأن حبا جديدا حل في قلبها محل الحب القديم، ولا لأن نفسها حدثتها أن تصل حياتها بحياة أحد غير خطيبها، بل لأنها وجدت في طريقها برهانا جديدا على جمالها فأعجبها، فكانت لا تزال تختلف بعد ذلك بجرتها إلى البحيرة غير خائفة ولا مرتابة، فترى ذلك السيد الحضري في غدوها أو رواحها يحييها أو يبتسم لها، أو يسائلها عن طريق، أو يستسقيها شربة ماء، أو يقدم إليها زهرة جميلة، أو يلقي في أذنها كلمة عذبة، حتى استطاع في يوم من الأيام أن يجلس بجانبها لحظة قصيرة في ظل صخرة منفردة فكانت هذه اللحظة آخر عهدها بحياتها القديمة، وأول عهدها بحياتها الجديدة.

• • •

هبط المركيز جوستاف روستان هذه الأرض منذ أيام ليتفقد مزارعه فيها وكان لا يزال يختلف إليها من حين إلى حين فيقضي في قصره الجميل الذي بناه فيها على بعد ساعتين من البحيرة بضعة أيام، ثم يعود إلى بلدته «نيش»، حتى رأى هذه المرأة هذه الفتاة في بعض غدواته إلى ضفاف البحيرة فاستلهاه حسنها، وما زال بها يفيض على قلبها من حبه، وعلى أذنها من سحره، وعلى جيدها ومعصميها من لآلئه وجواهره، ويصور لها جمال الحياة الحضرية في أجمل صورها وأبهاها، ويمنيها الأماني الكبار في حاضرها ومستقبلها، حتى أذعنت واستقادت وخضعت للتي تخضع لها كل أنثى نامت عنها عين راعيها، وأسلمها حظها إلى أنياب الذئاب.

---

١ ٹھنڈک ٢ موتی ٣ داڑھیں

لڑکی خوش خوش ٹھنڈی آنکھوں اور غرور و نخوت سے سرشار گھر آئی۔ اس لئے نہیں کہ نئی محبت اس کے دل میں پہلی محبت کی جگہ قائم ہو گئی تھی۔ نہ اس لئے کہ اس نے دل میں سوچا تھا کہ اپنی زندگی کو اپنے منگیتر کے علاوہ کسی اور سے جوڑ دے گی۔ بلکہ اس لئے کہ اس نے راستے میں ایک نئی اپنے حسن و جمال پر پالی تھی۔ لہٰذا وہ اسے اچھی لگی وہ ہمیشہ جھیل کے کنارے اپنی گاگر بیخوف و خطر بے دھڑک لے جاتی اور لے آتی اور وہ اسی شہری سردار کو دیکھتی جو صبح و شام اسے سلام کرتا اور مسکراتا یا راستہ معلوم کرتا یا پینے کے لئے پانی مانگتا یا کوئی خوبصورت پھول پیش کرتا۔ یا اس کے کانوں میں شیریں کلمہ ڈالتا۔ حتیٰ کہ ایک دن وہ ایک گھڑی کے لئے ایک اکیلی چٹان کے سائے میں اس کے پاس بیٹھ گیا۔ یہ لمحہ اسکی پرانی زندگی کا آخری دور تھا اور نئی زندگی کا پہلا دور تھا۔ سر گستاف روشان۔ اس سرزمین میں چند دنوں سے اپنے کھیتوں کو دیکھنے آیا تھا۔ وہ اکثر کبھی کبھی ادھر آجایا کرتا تھا اور یہاں کے خوبصورت محل میں جو اس نے جھیل سے دو گھنٹے کی مسافت پر بنایا تھا چند دن گزارتا، پھر اپنے شہر نیس کی طرف چلا جاتا۔ ایک صبح جھیل کے کنارے جو اس نے لڑکی کو دیکھا تو اس کے حسن پر عاشق ہو گیا۔

وہ اس کے دل پر محبت کا فیضان کرتا رہا اس کے کانوں میں جادو پھونکتا رہا۔ اور اس کی گردن اور کلائیوں پر اپنے موتیوں اور جواہرات کی بارش کرتا رہا۔ اس کے لئے شہری زندگی کے حسن و جمال کو حسین ترین صورتوں میں پیش کرتا رہا اور اسے حاضر و مستقبل کی بڑی بڑی آرزوئیں دلاتا رہا۔ حتیٰ کہ وہ جھک گئی . . . .

جس طرح ہر وہ عورت جھک جاتی ہے جس سے محافظ غافل ہو گئے ہوں۔ اور اس کے نصیب نے اس بھیڑیوں کی کچکیوں کے سپرد کر دیا ہو۔

اِسْتَيقَظَ الفَتَى جَلبِرتُ فِي السَّاعَةِ الَّتِي يَستَيقِظُ فِيهَا مِن صَبَاحِ كُلِّ يَومٍ فَعَمِدَ إِلَى بَقَرَتِهِ فَحَلَّ عِقَالَهَا، ثُمَّ هَتَفَ بِاسْمِ سُوزَانَ يَدعُوهَا إِلَى الذِّهَابِ مَعَهُ إِلَى المَرعَى فَلَم تُجِبهُ، فَصَعِدَ إِلَى غُرفَتِهَا فِي سَطحِ المَنزِلِ لِيُوقِظَهَا فَلَم يَجِدهَا، فَسَأَلَ عَنهَا أُمَّهُ فَلَم تَعلَم مِن أَمرِهَا أَكثَرَ مِمَّا يَعلَمُ، فَظَنَّ أَنَّهَا خَرَجَت لِقَضَاءِ بَعضِ الشُّؤُونِ، ثُمَّ تَعُودُ، فَلَبِثَ يَنتَظِرُهَا وَقتاً طَوِيلاً فَلَم تَعُد، فَرَابَهُ الأَمرُ وَأَعَادَ البَقَرَةَ إِلَى مُعتَلَفِهَا وَخَرَجَ يُفَتِّشُ عَنهَا فِي كُلِّ مَكَانٍ وَيُسَائِلُ عَنهَا النَّاسَ جَمِيعاً غَادِيهِم وَرَائِحِهِم فَلَم يَجِد مَن يَدُلُّهُ عَلَيهَا حَتَّى أَظَلَّهُ اللَّيلُ فَعَادَ حَزِيناً مُكتَئِباً لَا يَرَى أَنَّ أَحَداً عَلَى وَجهِ الأَرضِ أَعظَمُ لَوعَةً مِنهُ، وَلَا أَشقَى، فَرَأَى أُمَّهُ قَابِعَةً فِي كَسْرِ البَيتِ مُطرِقَةً بِرَأسِهَا تَفلِي التُّرَابَ بِعُودٍ فِي يَدِهَا فَدَنَا مِنهَا فَرَفَعَت رَأسَهَا إِلَيهِ وَقَالَت لَهُ: أَينَ كُنتَ يَا جَلبِرتُ؟ قَالَ: فَتَّشتُ عَن سُوزَانَ فِي كُلِّ مَكَانٍ فَلَم أَجِدهَا، فَأَلقَت عَلَيهِ نَظرَةً مَملُوءَةً حُزناً وَدُمُوعاً وَقَالَت: خَيرٌ لَكَ يَا بُنَيَّ أَلَّا تَنتَظِرَهَا بَعدَ اليَومِ. فَانتَفَضَ انتِفَاضَةً شَدِيدَةً وَقَالَ: لِمَاذَا؟ قَالَت: قَد دَخَلَت عَلَيَّ السَّاعَةَ جَارَتُنَا فُلَانَةُ فَحَدَّثَتنِي أَنَّهَا مَا زَالَت تَرَاهَا مُنذُ لَيَالٍ تَختَلِفُ إِلَى البُحَيرَةِ لِلِاجتِمَاعِ عَلَى ضِفَافِهَا بِفَتًى حَضَرِيٍّ غَرِيبٍ عَن هٰذِهِ القَريَةِ أَحسَبُهُ المَركِيزَ «جُوستَاف رُوستَان» صَاحِبَ هٰذِهِ المَزَارِعِ الَّتِي تَلِينَا وَالقَصرِ الأَحمَرِ الَّذِي يَلِيهَا وَقَالَت لِي: إِنَّهَا رَأَتهَا لَيلَةَ أَمسِ بَعدَ مُنتَصَفِ اللَّيلِ رَاكِبَةً وَرَاءَهُ عَلَى فَرَسٍ أَشهَبَ يَعدُو بِهَا فِي طَرِيقِ القَصرِ الأَحمَرِ، وَلَا بُدَّ أَنَّهَا فَرَّت مَعَهُ، فَصَرَخَ جَلبِرتُ صَرخَةً جَادَت لَهَا نَفسُهُ أَو كَادَت. وَخَرَّ فِي مَكَانِهِ صَعِقاً، فَلَم تَزَل أُمُّهُ جَاثِيَةً بِجَانِبِهِ اللَّيلَ كُلَّهُ تَبكِي عَلَيهِ مَرَّةً وَتَمسَحُ جَبِينَهُ بِالمَاءِ أُخرَى حَتَّى اسْتَفَاقَ فِي مَطلَعِ الفَجرِ فَنَظَرَ حَولَهُ نَظرَةً حَائِرَةً فَرَأَى أُمَّهُ مُكِبَّةً عَلَى وَجهِهَا تَبكِي وَتَنتَحِبُ، فَذَكَرَ كُلَّ ذٰلِكَ فَأَطرَقَ هُنَيهَةً، ثُمَّ

---

۱ چراگاہ۔ ۲ عورت کا پوشیدہ ہونا۔ ۳ گرنا۔

نوجوان گلبرٹ اس گھڑی بیدار ہُوا جس وقت کہ ہر صبح بیدار ہوا کرتا تھا۔ گائے کے پاس گیا۔ اسکی رسّی کھولی۔ پھر سوزان کا نام لے کر پکارا تاکہ وہ اس کے ساتھ چراگاہ چلے تو اسے کچھ جواب نہ ملا۔ لہٰذا وہ اسے گھر کی چھت پر کوشک میں دیکھنے گیا تاکہ اسے جگا دے تو وہاں اسے نہ پایا۔ اسکی ماں سے معلوم کیا تو اس نے بھی لاعلمی ظاہر کی۔ اس نے کہا وہ کسی ضرورت سے باہر گئی ہو گی۔ پلٹ آئے گی۔ وہ کافی دیر تک انتظار کرتا رہا مگر وہ نہ پلٹی اسے شک ہُوا۔ گائے کو چارہ ڈال دیا اور ادھر ادھر تلاش کرنے لگا آنے جانے والوں سے پوچھ گچھ کرتا رہا۔ کسی سے پتہ نہ چلا حتیٰ کہ رات سایہ کناں ہو گئی۔ لہٰذا وہ غمگین لوٹ آیا کہ اپنے سے زیادہ سطح زمین پر کسی کو دردمند اور بدبخت نہ سمجھا تھا۔ دیکھا کہ ماں سر جھکائے ایک لکڑی لئے مٹی کرید رہی ہے۔ اس کے قریب گیا تو اس نے سر اُٹھا کر دیکھا اور بولی۔ گلبرٹ تو کہاں تھا؟ وہ بولا۔ میں نے سوزان کو ہر جگہ دیکھا مگر اسے نہیں پایا۔ اس نے ایک تنفر غم واشک سے بھرپور اس پر ڈالی اور بولی۔ بہتر یہ ہے کہ آج کے بعد اسکا انتظار نہ کرنا۔ گلبرٹ نے زور سے ایک جھرجھری لی اور کہا۔ کیوں؟ وہ بولی۔ ابھی فلاں پڑوسن آئی تھی۔ اس نے کہا کہ وہ کئی راتوں سے اسے جھیل کے کنارے جاتے دیکھ رہی تھی تاکہ اس کنارے ایک شہری سے ملاقات کرے وہ شخص اس گاؤں کا نہیں ہے۔ کوئی اجنبی ہے۔ میں خیال کرتی ہوں کہ وہ سرگشاف روشان ہو گا۔ برابر والی زمینوں کا زمیندار اور سُرخ محل والا جوان زمینوں کے قریب ہے۔ جس نے کل آدھی رات کے بعد اسے اس کے پیچھے ایک دھولے گھوڑے پر سوار جاتے دیکھا تھا کہ وہ سرخ محل کی طرف جا رہے تھے۔ یقیناً وہ اس کیساتھ بھاگ گئی ہے۔ گلبرٹ نے ایک چیخ ماری جس سے اسکی روح پرواز کر گئی یا قریب تھا کہ پرواز کر جائے اور وہ بیہوش ہو کر وہیں گر پڑا۔ اسکی ماں برابر اس کے پاس ساری رات بیٹھی رہی کبھی روتی اور کبھی پانی سے اسکی پیشانی پر چھینٹے مارتی حتیٰ کہ صبح صبح اسے افاقہ ہو گیا۔ اس نے چاروں چاروں طرف حیرت سے دیکھا۔ ماں کو منہ لٹکائے روتے اور واویلا کرتے [illegible] تو اسے سب کچھ یاد آ گیا۔ اس نے ذرا سر جھکایا۔

رَفَعَ رَأْسَهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى عَاتِقِهَا وَسَأَلَهَا : مَا بُكَاؤُكِ يَا أُمَّاهُ ؟ قَالَتْ : أَبْكِي عَلَيْكَ يَا بُنَيَّ وَعَلَيْهَا ، قَالَ : إِنْ كُنْتِ بَاكِيَةً فَابْكِي عَلَى غَيْرِي ، أَمَّا أَنَا فَلَسْتُ بِحَزِينٍ ، وَلَا بَاكٍ ، فَقَدْ كُنْتُ أُحِبُّ هٰذِهِ الْفَتَاةَ لِأَنَّهَا كَانَتْ تُحِبُّنِي ، وَقَدِ اسْتَحَالَ قَلْبِي الْآنَ إِلَى صَخْرَةٍ عَاتِيَةٍ لَا يَنَالُ مِنْهَا شَيْءٌ ، فَلَا رَجْعَةَ لِي إِلَيْهَا بَعْدَ الْيَوْمِ ، ثُمَّ مَسَحَ عَنْ خَدِّهِ آخِرَ دَمْعَةٍ كَانَتْ تَتَحَيَّرُ فِيهِ ، وَقَامَ إِلَى بَقَرَتِهِ فَأَخَذَ بِزِمَامِهَا وَمَضَى بِهَا إِلَى الْمَزْرَعَةِ وَحْدَهُ .

• • •

لَقَدْ كَذَبَتِ الْمِسْكِينَ نَفْسُهُ ، فَإِنَّهُ مَا سَلَا سُوزَانَ وَلَا هَدَأَتْ عَنْ قَلْبِهِ لَوْعَةُ حُبِّهَا ، وَلٰكِنَّهَا الْغَضْبَةُ الَّتِي يَغْضَبُهَا الْمُحِبُّ الْمَهْجُورُ تُخَيِّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ نَفَضَ يَدَهُ مِنَ الْحُبِّ أَشَدَّ مَا يَكُونُ بِهِ عَالِقاً ، فَإِنَّهُ مَا وَصَلَ إِلَى الْمَزْرَعَةِ وَأَرْسَلَ سَائِمَتَهُ فِي مَرْعَاهَا حَتَّى رَأَى كَوْكَبَ الشَّمْسِ يَتَنَاهَضُ مِنْ مَطْلَعِهِ قَلِيلاً قَلِيلاً وَيُرْسِلُ أَشِعَّتَهُ الْيَاقُوتِيَّةَ الْحَمْرَاءَ عَلَى هٰذِهِ الْكَائِنَاتِ فَتُنِيرُ ظَلَامَهَا ، وَتَجْلُو صَفْحَتَهَا وَتَتَرَقْرَقُ مَا بَيْنَ خَضْرَائِهَا وَغَبْرَائِهَا ، فَأَعْجَبَهُ مَنْظَرُ هٰذِهِ الطَّبِيعَةِ الْمُتَلَأْلِئَةِ بَيْنَ يَدَيْ هٰذَا الْكَوْكَبِ الْمُنِيرِ وَدَارَ بِنَظَرِهِ فِي الْفَضَاءِ مِنْ مَشْرِقِهِ إِلَى مَغْرِبِهِ فَلَمَحَ فِي الْأُفُقِ الْغَرْبِيِّ بَارِقاً يَخْطَفُ الْبَصَرَ بِلَأْلَائِهِ ، فَخُيِّلَ إِلَيْهِ أَنَّ الْمَغْرِبَ قَدْ أَطْلَعَ فِي أُفُقِهِ شَمْساً كَتِلْكَ الَّتِي أَطْلَعَهَا الْمَشْرِقُ حَتَّى تَبَيَّنَهُ فَإِذَا هُوَ لَوْحٌ كَبِيرٌ مِنَ الزُّجَاجِ أَصْفَرُ مُسْتَدِيرٌ تُعَابِثُهُ أَشِعَّةُ الشَّمْسِ فِيمَا تُعَابِثُ مِنَ الْكَائِنَاتِ فَيَلْتَمِعُ الْتِمَاعاً شَدِيداً ، فَاسْتَرَدَّ بَصَرَهُ إِلَيْهِ سَرِيعاً وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى يُسْرَى أَضَالِعِهِ كَأَنَّمَا يَحُولُ بَيْنَ قَلْبِهِ وَبَيْنَ الْفِرَارِ ، لِأَنَّهُ عَلِمَ أَنَّ ذٰلِكَ اللَّوْحَ الزُّجَاجِيَّ الْأَصْفَرَ إِنَّمَا يَلُوحُ فِي بُرْجٍ مِنْ أَبْرَاجِ الْقَصْرِ الْأَحْمَرِ .

هُنَا عَلِمَ أَنَّ نَفْسَهُ قَدْ كَذَبَتْهُ فِيمَا حَدَّثَتْهُ ، وَأَنَّ تِلْكَ الْبَارِقَةَ

---

(١) سخت (٢) تمام - اسى (٣) شيشة (٤) ليسليان -

پھر سر اُٹھایا اور اپنا ہاتھ کندھے پر رکھ کر پوچھنے لگا۔ ماں کیوں رو رہی ہے۔ بولی۔ بیٹیا تجھے اور اسے روتی ہوں' وہ بولا۔ اگر تجھے رونا ہی ہے تو مجھ پر نہ رو۔ کسی اور پر رو' میں نہ غمگین نہ گریہ کناں' میں تو اس لڑکی سے اس لئے محبت کرتا تھا کہ وہ مجھ سے محبت کرتی ہے۔ اب تو میرا دل ایک سخت چٹان کی طرح ہو گیا ہے کہ اب اس کے بارے میں کوئی اثر نہیں۔ آج کے بعد میں اسکی طرف توجہ نہ کرونگا۔ پھر اس نے اپنے رخسار سے آخری آنسو جو ٹپکا تھا پونچھا اور گائے کی طرف گیا۔ اسکی رسی تھامی اور تنہا کھیت کی طرف روانہ ہو گیا۔ مگر اس مسکین نوجوان کے دل نے اسے دھوکا دیا کیونکہ وہ سوزان کو نہیں بھولا تھا اور نہ اس کے دل سے اسکی محبت کی سوزش دُور ہوئی تھی۔ صرف اس غصے کا جوش آتا جو ایک عاشق مہجور کو عارض ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے اسے خیال ہُوا کہ وہ اپنی محبوبہ کو جس قدر چاہتا تھا۔ اب اسی قدر اس سے متنفر ہو گیا ہے۔ کیونکہ وہ جونہی کھیت پر پہنچا۔ اور اس نے اپنے ریوڑ کو چرنے کیلئے چھوڑ دیا تو دیکھا کہ سورج اپنے مطلع سے آہستہ آہستہ طلوع ہو رہا ہے اور اپنی یاقوتی سُرخ شعاعیں اس کائنات پر ڈال کر اسے روشن کر رہا ہے۔ اسکی سطح کو جلا بخش رہا ہے۔ اور اس کے سبزے اور خاک کو رونق بخش رہا ہے۔ چونکہ فطرت کا یہ نظارہ شمسی اسے بڑا بھلا معلوم ہُوا۔ اس نے مشرق سے لے کر مغرب تک فضا میں نظریں دوڑائیں تو مغربی افق میں ایک بجلی سی دیکھی جو اپنی چمک سے نگاہوں کو چکا چوند کر رہی تھی۔ اسے ایسا معلوم ہوا کہ مغرب نے افق پر ایک ایسا ہی سورج روشن کر دیا ہے۔ جیسا مشرق میں روشن کیا ہے۔ غور سے دیکھا تو وہ زرد گول شیشے کی ایک بڑی لوح ہے۔ جس سے سورج کی شعاعیں اٹھکیلیاں کر رہی ہیں۔ لہٰذا وہ شدت کے ساتھ چمک رہی ہیں۔ اس نے جلدی سے اپنی نظر ہٹالی اور اپنا ہاتھ بائیں پسلیوں پر رکھ لیا۔ جیسے وہ دل کو بھاگ جانے سے روک رہا ہو۔ کیونکہ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ یہ زرد شیشہ کی تختی سُرخ محل کی ایک برج سے چمک رہی ہے۔ اب اسے معلوم ہو گیا کہ دل نے اسے دھوکا دیا تھا اور وہ محبت کی بجلی

الّتي كَانَتْ تضيءُ مَا بَيْنَ جَنْبَيْهِ مِنَ الحبِّ قَد اسْتَحالَتْ إِلَى جَذْوَةِ نَارٍ مُشْتعِلةٍ تقْضِمُ فُؤَادَهُ قَضماً ، وَتمْشِي فِي نَفْسِهِ مَشي المَوْتِ فِي الحيَاةِ ، فَأطْلَقَ لِعَبَرَتِهِ سَبِيلَها وَأنشأَ يَبْنَ أنِيناً مُحْزِناً تُرَدِّدُهُ الرِّيَاحُ فِي جَوّهَا ، وَالأمْوَاجُ فِي بَحْرِهَا ، وَالأعْشَابُ فِي مَغَارِسِهَا ، وَالسَّائِمَةُ فِي مَرَابِضِهَا ، حَتّى سَمِعَ أصْوَاتَ الرُّعَاةِ وَضَوْضَاءَ السَّائِمَةِ فَكَفْكَفَ عَبَرَاتَهُ ، وَأسْلَمَ رَأسَهُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَذَهَبَ مَعَ هُمُومِهِ وَأحْزَانِهِ إِلَى حَيْثُ شَاءَ اللهُ أنْ تَذْهَبَ .

هَكَذَا لَمْ يَنْتَفِعِ المِسْكِينُ بِنَفْسِهِ بَعْدَ اليَوْمِ فَقَدْ ذَهَبَ مِنَ الحُزْنِ إِلَى أبْعَدِ مَذَاهِبِهِ حَتَّى نَالَ مِنْهُ مَا لَمْ يَنَلْ كَرُّ الغَدَاةِ وَمَرُّ العَشِيِّ فَأصْبَحَ مَنْ يَرَاهُ فِي طَرِيقِهِ يَرَى رَجُلاً بَائِساً مَنْكُوباً مُشَرَّدَ العَقْلِ ، مُشْتَرِكَ اللُّبِّ ، مَذْهُوباً بِهِ كُلَّ مَذْهَبٍ يَهِيمُ عَلَى وَجْهِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَأطْرَافَ النَّهَارِ بَيْنَ الغَابَاتِ وَالحَرَجَاتِ ، وَفَوْقَ ضِفَافِ الأنْهَارِ وَتَحْتَ مَشَارِفِ الجِبَالِ ، يَأنَسُ بِالوُحُوشِ أنْسَ العَشِيرِ بِعَشِيرِهِ وَيَفِرُّ مِنَ النَّاسِ إِنْ دَنَوْا مِنْهُ فِرَارَ الإِنْسَانِ مِنَ الوَحْشِ ، وَيَرِدُ المَنَاهِلَ مَعَ الظِّبَاءِ وَاليَعَافِيرِ (١) ، ثُمَّ يَصْدُرُ إِذَا صَدَرَتْ مَعَهَا ، وَرُبَّمَا تَرَامَى بِهِ السَّيْرُ أحْيَاناً إِلَى أفْنِيَةِ القَصْرِ الأحْمَرِ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُ فَإِذَا رَأى أبْرَاجَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ ذُعِرَ ذُعْراً شَدِيداً وَصَاحَ صَيْحَةً عَظِيمَةً ، وَانْكَفَأ رَاجِعاً إِلَى قَرْيَتِهِ لَا يَلْوِي عَلَى شَيْءٍ ، وَكَثِيراً مَا قَضَتْ أمُّهُ النَّهَارَ كُلَّهُ حَامِلَةً عَلَى يَدِهَا الطَّعَامَ تَفْتَشُ عَنْهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ حَتَّى تَرَاهُ مُلْقًى بَيْنَ الأحْجَارِ عَلَى ضَفَّةِ نَهْرٍ أوْ فِي سَفْحِ جَبَلٍ فَتَضَعُ الطَّعَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُ بِمَكَانِهَا ثُمَّ تَرْفَعُ يَدَيْهَا إِلَى السَّمَاءِ ضَارِعَةً مُتَخَشِّعَةً تَسْألُ اللهَ بِدُمُوعِهَا وَزَفَرَاتِهَا أنْ يَرُدَّ إِلَيْهَا وَحِيدَهَا ، ثُمَّ تَعُودُ أدْرَاجَهَا .

• • •

---

١ چنگاری ٢ منتشر ٣ کنارے ٤ چشمہ ٥ ڈرجانا

جواسکی پیشانی کے درمیان چمکتی تھی۔ ایک بھڑکتی ہوئی آگ کا شعلہ بن گئی ہے۔ جو اس کے دل کو توڑے جا رہی ہے۔ اور اس کے دل میں اس طرح سرایت کر رہی ہے جیسے موت کی زندگی میں سرایت کرتی ہے۔ تو اس نے آنسوؤں کی راہ چھوڑ دی اور غم انگیز چیخیں مارنے لگا جن کی صدائے بازگشت ہوائیں فضاء میں موجیں سمندروں میں، سبزہ مرغزاروں میں اور ریوڑ چراگاہوں میں دہراتے تھے۔ حتیٰ کہ اس نے چرواہوں کی آوازیں اور گلے کا شور سنا تو آنسو روک لئے۔ سر گھٹنوں میں ڈال لیا اور اپنے صدمات میں کھو گیا؟ اس دن کے بعد وہ مسکین بیکار ہو گیا۔ وہ غموں میں دُور تک چلا گیا۔ حتیٰ کہ صبح کے آنے اور شام کے گزرنے نے اسے اس قدر بکھر نہیں کیا جتنا کہ اس غم نے تباہ کیا۔ جو کوئی اسے راہ میں دیکھتا تو اسے مصیبت زدہ، بدبخت، بے عقل، بے اوسان پاتا کہ جدھر تدھر مارا مارا پھرتا ہے۔ رات دن جھاڑیوں، نہروں کے کناروں اور پہاڑ کی چوٹیوں پر سرگشتہ پھرتا ہے۔ وحشی جانوروں سے مانوس ہوتا ہے۔ جیسے ساتھی ساتھی سے اور اگر آدمی اس کے قریب آتے ہیں۔ تو وہ انسے اسطرح دُور بھاگتا ہے، جیسے وحشی جانور انسانوں سے وہ ہرنوں اور سانبھروں کے ساتھ گھاٹ پر پانی پیتا ہے اور جب وہ لوٹتے ہیں۔ تو وہ بھی لوٹ جاتا ہے لبعض اوقات وہ چلتے چلتے سُرخ محل تک لاشعوری طور پر پہنچ جاتا۔ جب اس کے برجوں کو دیکھتا تو ڈر جاتا۔ ایک چیخ مارتا اور اپنے گاؤں کی طرف بغیر کسی چیز کی طرف التفات کیے پلٹ آتا۔ لبعض اوقات اس کی ماں سارے سارے دن ہاتھ پر کھانا دھرے اسے ہر جگہ تلاش کرتی پھرتی تا آنکہ اسے نہروں کے درمیان کسی دریا کے کنارے یا دامنِ کوہ میں پڑا دیکھتی تو اس کے سامنے کھانا رکھ دیتی۔ اسے شعور بھی نہ ہوتا۔ پھر آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر خشوع و خضوع، آہوں اور آنسوؤں کے درمیان اللہ سے دُعا مانگتی کہ اس کے اکلوتے کو اس کے سپرد کر دے۔

مضى الليل إلا أقله، وسوزان جالسة إلى نافذة قصرها المشرفة على النهر، تلتفت إلى سرير ابنتها مرة، وتقلب وجهها في السماء أخرى، وكان القمر في ليلة تمه، فظلت تناجيه وتقول:

أيها القمر الساري في كبد السماء ها أنذا أراك في ليلة تمك وحدي للمرة الرابعة والعشرين، فهل يعود إلى خطيبي «جوستاف» فينظر إليك معي كما كان يفعل من قبل؟

لقد كنت لي أيها الكوكب المنير نعم المعين في ليالي الموحشة على همومي وأحزاني، فهل تستطيع أن تحدثني عن «جوستاف» أين مكانه ومتى يعود؟ وهل نلتقي قريباً فتتم بذلك يدك عندي؟

حدثني عنه.. هل يذكرني كما أذكره، وهل يحفظ عهدي كما أحفظ عهده؟ وهل يجلس إليك حيناً فيسائلك عني كما أسائلك عنه؟ فإن فعل، فقل له: إن ابنته جميلة[1] جداً جمال الابتسامة الحائرة في فم الحسناء، وبيضاء بياض القطرة الصافية في الزنبقة الناصعة تحت الأشعة الساطعة، وقل له: إنها لا تهتف باسم غير اسمه، ولا تبتسم لرسم غير رسمه، وإنه إن رآها أغنته رؤيتها عن المرآة المجلوة، لأنه يرى صورته في وجهها كما تتشابه الدميتان المصبوبتان في قالب واحد.

ولم تزل تناجي القمر بمثل هذا النجاء حتى رأته ينحدر إلى مغربه فودعته وداعاً جميلاً، وقالت: إلى الغد يا صديقي العزيز... ثم قامت إلى سرير ابنتها فحنت عليها برفق وقبلتها في جبينها قبلة المساء، وذهبت إلى مضجعها[2]، وما هو إلا أن عبثت بجفنها[3] السنة الأولى من النوم، حتى أسلمتها أحلامها إلى أمانيها وآمالها، فرأت كأن «جوستاف» قد عاد من سفره فاستقبلته هي وابنتها.

[1] بهت خوبصورت [2] بستر [3] پلکیں

تھوڑی سی رات گذری تھی کہ سوزان اپنے محل کے اس روشندان کی طرف بیٹھی ہوئی
تھی جو دریا کی طرف کھلتا ہے، کبھی اپنی بیٹی کی چارپائی کی طرف دیکھتی اور کبھی آسمان
کی طرف چاند کی چودھویں رات تھی۔ وہ چاند سے سرگوشیاں کرنے لگی۔ "اے
چاند میں تجھے بیچ آسمان میں تیری شب تمام میں تجھے چوبیسویں بار دیکھ رہی ہوں،
کیا میرا شوہر سرگشاف واپس آجائے گا اور میرے ساتھ تجھے دیکھے گا۔
جیسے پہلے میرے ساتھ تجھے دیکھا کرتا تھا؟ اے روشن ستارے تو میرے
وحشت ناک راتوں میں میرے غموں کو بٹا لیتا ہے۔ تو کیا گشاف کے بارے میں مجھے
بتا سکتا ہے۔ کہ وہ کہاں ہے کب لوٹے گا اور آیا ہم عنقریب ایک دوسرے سے ملیں گے تو مجھ
پر احسان کی تکمیل ہو جائے گی؟ مجھے بتا کیا وہ مجھے اسی طرح یاد کرتا ہے جیسے میں اُسے یاد
کرتی ہوں۔ اور کیا وہ میرے عہد کا اسی طرح پاس کرتا ہے جیسے میں اس کے عہد کا پاس
کرتی ہوں اور کیا وہ تیری طرف منہ کر کے اسی طرح بیٹھتا ہے اور میرے بارے میں تجھ سے
پوچھ گچھ کرتا ہے۔ جیسے میں کرتی ہوں۔ اگر وہ ایسا ہی کرتا ہے تو اس سے کہنا کہ تیری بیٹی
بڑی خوبصورت ہے۔ جیسے ایک حسینہ کے مُنہ پر حیران کن تبسم ہوتا ہے اور اس قدر گوری
ہے جیسے وہ صاف قطرہ جو چنبیلی کے پھول پر چمکدار شعاعوں میں پڑا ہو۔ اس سے کہنا وہ
سوائے تیرے نام کے کسی کا نام نہیں لیتی اور تیری ہی تصویر دیکھ کر مُسکراتی ہے اگر وہ اسے
دیکھ پائے گا تو صیقل شدہ آئینہ کی بھی اسے ضرورت نہ رہے گی، کیونکہ وہ اس کی صورت
میں اپنی تصویر دیکھے گا جیسے ایک قالب میں ڈھلے ہوئے دو بت ایک دوسرے کے مُشابہ
ہوتے ہیں؟ وہ چاند سے اسی قسم کی سرگوشیاں کرتی رہی۔ حتیٰ کہ دیکھا کہ وہ مغرب کی طرف
جا رہا ہے۔ تو اسے خوبصورتی سے الوداع کہا اور بولی اے عزیز دوست کل ملیں گے۔ پھر
اپنی بیٹی کی چارپائی کی طرف بڑھی اور آہستہ سے جھکی اسکی پیشانی پر بوسہ شب دیا اور اپنے
بستر پر چلی گئی۔ ابھی اسکی پلکوں کے ساتھ اونگھ نے اٹھکیلیاں شروع نہ کیں تھیں کہ اسکے خوابوں
نے اُسے اسکی امیدوں کے سپرد کر دیا اس نے دیکھا جیسے گشاف سفر سے واپس آگیا ہے۔
وہ اور اسکی بیٹی دونوں محل کے دروازے پر استقبال کے لئے گئے ہیں۔

عَلَى بَابِ الْقَصْرِ ، فَنَزَلَ مِنْ مَرْكَبَتِهِ وَضَمَّهُمَا مَعاً إِلَى صَدْرِهِ ضَمّاً شَدِيداً ، وَظَلَّ يُقَبِّلُهُمَا وَيَبْكِي فَرَحاً وَسُرُوراً .

فَإِنَّهَا لَمُسْتَغْرِقَةٌ فِي حُلْمِهَا هٰذَا إِذْ شَعَرَتْ بِيَدٍ تُحَرِّكُهَا فَانْتَبَهَتْ فَإِذَا صَدْرُ النَّهَارِ قَدْ عَلَا ، وَإِذَا خَادِمَتُهَا وَاقِفَةٌ عَلَى رَأْسِهَا ضَاحِكَةً مُتَطَلِّقَةً تَقُولُ لَهَا : بُشْرَاكِ يَا سَيِّدَتِي فَقَدْ حَضَرَ سَيِّدِي ، فَاسْتَطَارَتْ فَرَحاً وَسُرُوراً وَقَالَتْ : أَحْمَدُكَ اللّٰهُمَّ فَقَدْ صَدَقَتْ أَحْلَامِي ، وَأَسْرَعَتْ إِلَى غُرْفَةِ مَلَابِسِهَا فَبَدَّلَتْ أَثْوَابَهَا ، ثُمَّ دَخَلَتْ عَلَيْهِ فِي غُرْفَتِهِ بَاسِمَةً مُتَهَلِّلَةً تَحْمِلُ ابْنَتَهَا عَلَى يَدِهَا ، فَرَأَتْهُ وَاقِفاً فِي وَسْطِ الْغُرْفَةِ مُتَّكِئاً عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَهَرَعَتْ إِلَيْهِ ، وَلٰكِنَّهَا مَا دَنَتْ مِنْهُ حَتَّى تَرَاجَعَتْ حَائِرَةً مَدْهُوشَةً لِأَنَّهَا رَأَتْ أَمَامَهَا رَجُلاً لَا تَعْرِفُهُ وَلَا عَهْدَ لَهَا بِهِ مِنْ قَبْلُ ، لَا بَلْ هُوَ بِعَيْنِهِ ، وَلٰكِنَّهَا رَأَتْ وَجْهاً صَامِتاً مُتَحَجِّراً لَا تَلْمَعُ فِيهِ بَارِقَةُ ابْتِسَامٍ وَلَا تَجْرِي فِيهِ نَظْرَةُ بَشَاشَةٍ فَأَنْكَرَتْهُ ؛ إِلَّا أَنَّهَا تَمَاسَكَتْ قَلِيلاً وَمَدَّتْ إِلَيْهِ يَدَهَا تُحَيِّيهِ فَمَدَّ إِلَيْهَا يَدَهُ بِتَثَاقُلٍ وَفُتُورٍ كَأَنَّمَا يَنْقُلُهَا مِنْ مَكَانِهَا نَقْلاً وَلَمْ يُلْقِ عَلَى وَجْهِ الطِّفْلَةِ وَكَانَتْ تَبْتَسِمُ إِلَيْهِ وَتَمُدُّ نَحْوَهُ ذِرَاعَيْهَا ، نَظْرَةً وَاحِدَةً ، وَكَانَتْ أَوَّلُ كَلِمَةٍ قَالَهَا لَهَا : أَبَاقِيَةٌ أَنْتِ فِي الْقَصْرِ حَتَّى الْيَوْمِ ؟ فَازْدَادَتْ دَهْشَةً وَحَيْرَةً ، وَلَمْ تَفْهَمْ مَاذَا يُرِيدُ وَقَالَتْ لَهُ : وَأَيْنَ كُنْتَ تُرِيدُ أَنْ تَرَانِي يَا سَيِّدِي ؟ قَالَ : فِي هٰذَا الْقَصْرِ ، كَمَا تَرَكْتُكِ وَلٰكِنِّي أَظُنُّ أَنَّكِ لَا تَسْتَطِيعِينَ الْبَقَاءَ فِيهِ بَعْدَ الْيَوْمِ . قَالَتْ : لِمَاذَا ؟ قَالَ : لِأَنَّ زَوْجَتِي قَادِمَةٌ إِلَيْهِ الْيَوْمَ وَرُبَّمَا كَانَتْ لَا تُحِبُّ أَنْ تَرَى فِيهِ مَنْ يُزْعِجُهُ وُجُودُهَا .

هُنَالِكَ شَعَرَتْ أَنَّ جَمِيعَ مَا كَانَ يَنْبَعِثُ فِي عُرُوقِهَا[٢] مِنَ الدَّمِ قَدْ تَرَاجَعَ كُلُّهُ دَفْعَةً وَاحِدَةً إِلَى قَلْبِهَا ، فَأَصْبَحَ وَحْدَهُ الْوَاجِبُ

---

١ حيان ٢ ولكن

وہ اپنی سواری سے اُترا اور دونوں کو بڑے زور سے سینے سے چمٹالیا دونوں کو بوسے دینے لگا اور خوشی سے رونے لگا۔ وہ اپنے خوابوں میں گم تھی کہ اسے ایسا محسوس ہُوا کہ کوئی ہاتھ اسے جھنجھوڑ رہا ہے وہ بیدار ہوئی تو دیکھا دن چڑھ گیا ہے اور خادمہ سرہانے کھڑی ہنس رہی ہے۔ اور کہہ رہی ہے بیگم صاحبہ مبارک ہو۔ حضور تشریف لے آئے ہیں۔ وہ خوشی سے پھولا نہ سمائی۔ کہنے لگی خدا کا شکر ہے، میرے خواب سچے نکلے، جلدی سے ڈرائینگ روم میں جاکر کپڑے بدلے پھر مسکراتی اپنے کمرے میں آگئی، بچی کو گود میں لیے ہوئے تھی۔ اس نے دیکھا کہ وہ کمرے کے بیچ میں سامنے کرسی پر ٹیک لگائے کھڑا ہے تو وہ دوڑی۔ مگر قریب ہوگئی تو حیرت و دہشت سے فوراً الٹے پاؤں لوٹی۔ کیونکہ اس نے اپنے سامنے ایک ایسا مرد کھڑا دیکھا جسے وہ پہچانتی نہ تھی اور جس سے وہ کبھی بھی نرلی تھی نہیں بلکہ وہ وہی تھا۔ مگر اس کا چہرہ پتھر کی طرح خاموش۔ بے تبسم اور بے بشاشت تھا۔ لہٰذا اسے وہ اجنبی سا لگا اس پر وہ سنبھلی اور اپنا سلام کرتے ہوئے ہاتھ بڑھایا تو اس نے بڑی آہستہ اور بہت بوجھل پن سے اسکی طرف ہاتھ بڑھا دیا جیسے وہ اسے ایک جگہ سے دوسری جگہ کی طرف اٹھا رہا ہو۔ اس لیے بچی کے چہرے پر نظر تک نہ ڈالی۔ حالانکہ وہ اسے مُسکرا کر دیکھ رہی تھی۔ اور اس کی طرف اپنے ہاتھ بڑھا رہی تھی۔ سب سے پہلے جو بات اس نے کی وہ یہ تھی۔ کیا تو ابتک محل میں موجود ہے۔ تو وہ حیران رہ گئی اور اس جملے کا کچھ بھی مطلب نہ سمجھی۔ بولی۔ مگر میرا خیال ہے کہ اب تو یہاں نہیں رہ سکتی۔ وہ بولی! کیوں! کہنے لگا۔ اس لئے کہ آج یہاں میری بیوی آرہی ہے اور وہ کسی ایسی عورت کو یہاں نہیں دیکھ سکتی جسے وہ دیکھنا گوارا نہ کرے۔

اب اُسے ایسا محسوس جیسے اسکی رگوں کا سارا خون ایک دم اس کے دل میں لوٹ آیا ہے۔

الخفاق من دون أعضائها وأوصالها جميعاً ، ولكن المصيبة إذا عظمت خلت عن البكاء والأنين ، فلم تصح ولم تضطرب ، بل نظرت إليه نظرة طويلة هادئة ، ثم التفتت إلى ابنتها وقالت له : وما ترى في ابنتك هذه ؟ قال ليس لي ابنة أيتها السيدة ولا ولد لي ، لأني لم أتزوج إلا منذ ثلاثة أيام فخذي ابنتك معك وعيشي معها حيث تشائين ، وقد تركت لك هذا الكيس على المنضدة فخذيه واستعيني به على عيشك ، وتركها ومضى .

لم تلق على المنضدة نظرة واحدة ومشت تتحامل على نفسها حتى وصلت إلى غرفتها ، وهنالك انفجرت باكية ، وقالت : واسوأتاه ! إنه يعطيني ثمن عرضي ، وسقطت مغشياً عليها ، فلم تستفق حتى أظلها الليل ففتحت عينيها فإذا ابنتها تبكي بين ذراعي الخادمة وإذا الخادمة تبكي لبكائها ، فضمتها إلى صدرها ساعة ، ثم قامت إلى غرفة ملابسها وأخذت تفتش عن أثوابها القروية التي دخلت بها هذا القصر منذ ثلاثة أعوام ، وكانت تخفيها عن أعين الناس حياء وخجلاً فخلعت أثوابها ولبستها ولم تبق في معصميها ولا في جيدها لؤلؤة ولا ماسة إلا ألقت بها تحت قدميها . واحتملت طفلتها وخرجت تحت ستار الليل تترنح في مشيتها كأنما تمشي على رملة ميثاء .

وما جاوزت عتبة الباب ووصلت إلى الموضع الذي كانت واقفة فيه في حلمها هي ورابتها منذ ساعات تنظر خطيبها حتى لمحت على البعد مركبة فخمة مقبلة على القصر تحمل المركيز وامرأة بجانبه ! فأغمضت عينيها وتسللت تحت جدار القصر ، ومضت في سبيلها .

• • •

تھیلی ۲ ڈبکیں ۳ جھومنا ۴ نرم ۵ بند کرنا

لہٰذا اسکے سارے اعضاء بے حرکت ہو گئے ہیں۔ اور وہ خوب دھڑک رہا ہے جب مصیبت حد سے گزر جاتی ہے تو رونا پیٹنا ختم ہو جاتا ہے۔ لہٰذا وہ نہ چیخی نہ چلائی بلکہ اسکی طرف دیر تک نہایت سکون کے ساتھ دیکھتی رہی۔ پھر بیٹی کی طرف متوجہ ہو کر بولی اور اپنی اس بیٹی کے بارے میں کیا خیال ہے۔ وہ کہنے لگی۔ بیگم صاحبہ امیر تو نہ کوئی بیٹا نہ بیٹی کیونکہ ابھی مجھے شادی کئے ہوئے تیس دن ہوئے ہیں، اپنی بیٹی کو بھی اپنے ساتھ لے جا۔ اور جہاں چاہے اس کے ساتھ زندگی گزار۔ یہ تھیلی اس ڈیکس پر رکھی ہے۔ اسے لے لو اور زندگی کے دن گزارنے کے لئے اس سے مدد حاصل کر لو۔ یہ کہہ کر وہ اسے چھوڑ کر چلا گیا۔ اس نے ڈیکس پر ایک بھی نظر نہ ڈالی۔ وہ برداشت سے کام لے کر اپنے کمرے تک پہنچی اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ اے بدبختی۔ وہ مجھے میری آبرو کی قیمت دے رہا ہے۔ وہ بیہوش ہو کر گر پڑی ہوش میں آئی تو رات ہو چکی تھی۔ آنکھیں کھولیں تو دیکھا کہ لڑکی خادمہ کی گود میں رو رہی ہے۔ اور خادمہ بھی اس کے رونے کی وجہ سے رو رہی ہے۔ اس نے بچی کو ایک گھڑی کے لئے اپنے سینے سے لگا لیا۔ پھر ڈرائینگ روم میں گئی اور اپنے گاؤدی کپڑے تلاش کرنے لگی جنہیں پہن کر وہ تین سال پہلے اس محل میں داخل ہوئی تھی۔ اس نے کپڑے اتار کر دیہاتی کپڑے پہن لئے اب اس کے پہونچوں یا گردن میں کوئی ایسا موتی یا ہیرا نہ رہا تھا جسے اس نے اپنے قدموں میں نہ ڈال دیا ہو اور بچی کو لے کر رات کی تاریکی میں نکل کھڑی ہوئی وہ اس طرح جھومتی جا رہی تھی جیسے نرم ریت پر چل رہی ہو۔ ابھی وہ دروازے کی اس چوکھٹ سے باہر نہ نکلی تھی جہاں اس نے خواب میں اپنے آپکو اور اپنی بچی کو ابھی چند گھنٹے پہلے اپنے شوہر کے انتظار میں کھڑے دیکھا تھا کہ دور سے ایک شاندار سواری محل کی طرف آتی دکھائی دی جو سر گستاف اور اسکی بیوی کو لیے چلی آرہی تھی۔ اس نے آنکھیں بند کر لیں اور محل کی دیوار کے پیچھے چھپ گئی، پھر اپنی راہ لی،

لَا يَعْلَمُ إِلَّا اللهُ مَا كَانَتْ تَحْمِلُ هٰذِهِ الْفَتَاةُ الْمِسْكِينَةُ بَيْنَ جَنْبَيْهَا فِي تِلْكَ السَّاعَةِ مِنْ هُمُومٍ وَأَحْزَانٍ. فَقَدْ خَرَجَتْ مَطْرُودَةً مِنَ الْقَصْرِ الَّتِي كَانَتْ تَظُنُّ مُنْذُ سَاعَاتٍ أَنَّهَا صَاحِبَتُهُ، وَتَوَلَّى طَرْدَهَا مَنْ كَانَتْ تَزْعَمُ فِي نَفْسِهَا أَنَّهَا أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيْهِ، وَآثَرُهُمْ عِنْدَهُ. وَاسْتَحَالَتْ فِي سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْ فَتَاةٍ شَرِيفَةٍ ذَاتَ خَطِيبٍ شَرِيفٍ إِلَى امْرَأَةٍ عَاهِرَةٍ ذَاتَ وَلَدٍ مُرِيبٍ، وَأَصْبَحَ مُسْتَحِيلاً عَلَيْهَا أَنْ تَعُودَ إِلَى بَيْتِهَا الْقَدِيمِ بِعَارِهَا فَتَرَى وَجْهَ ذَيْنِكَ الشَّخْصَيْنِ اللَّذَيْنِ أَحْسَنَا إِلَيْهَا كَثِيراً وَأَحَبَّاهَا حُبّاً جَمّاً فَأَسَاءَتْ إِلَيْهِمَا وَغَدَرَتْ بِهِمَا فَقَدْ سُدَّتْ دُونَهَا السُّبُلُ وَأَظْلَمَ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعَالَمِ بِأَجْمَعِهِ فَمَا مِنْ رَحْمَةٍ لَهَا فِي الْأَرْضِ، وَلَا فِي السَّمَاءِ.

ذٰلِكَ مَا كَانَتْ تُحَدِّثُ نَفْسَهَا بِهِ، وَهِيَ سَائِرَةٌ تَحْتَ سُوَارِ الْقَصْرِ سَيْرَ الذَّاهِلِ الْمَشْدُوهِ لَا تَعْرِفُ لَهَا مَذْهَباً وَلَا مُضْطَرَباً، حَتَّى رَأَتْ رَأْسَ ابْنَتِهَا يَمِيلُ بِهِ الْكَرَى فَمَشَتْ إِلَى رَبْوَةٍ عَالِيَةٍ عَلَى ضَفَّةِ النَّهْرِ الْجَارِي عَلَى مَقْرُبَةٍ مِنَ الْقَصْرِ فَأَضْجَعَتْهَا فَوْقَ عُشْبِهَا وَأَسْبَلَتْ عَلَيْهَا رِدَاءَهَا وَجَلَسَتْ بِجَانِبِهَا تُفَكِّرُ فِي مَصِيرِهَا.

فَإِنَّهَا لَجَالِسَةٌ مَجْلِسَهَا هٰذَا، وَقَدْ سَكَنَ اللَّيْلُ وَسَكَنَ كُلُّ شَيْءٍ فِيهِ إِلَّا ضَوْءَ الْقَمَرِ الْمُنْبَعِثَ فِي أَجْوَازِ الْفَضَاءِ، وَنَسَمَاتِ الْهَوَاءِ الْمُرَفْرِفَةِ عَلَى صَفَحَاتِ الْمَاءِ إِذْ شَعَرَتْ كَأَنَّهَا تَسْمَعُ بِالْقُرْبِ مِنْهَا هَاتِفاً يَهْتِفُ بِاسْمِهَا بِصَوْتٍ ضَعِيفٍ فَالْتَفَتَتْ حَيْثُ سَمِعَتِ الصَّوْتَ فَإِذَا شَبَحٌ أَسْوَدُ مُمْتَدٌّ بَيْنَ صَخْرَتَيْنِ عَلَى ضَفَّةِ النَّهْرِ، كَأَنَّهُ إِنْسَانٌ نَائِمٌ فَارْتَاعَتْ وَفَزِعَتْ، ثُمَّ سَمِعَتِ الصَّوْتَ يَتَكَرَّرُ بِنَغْمَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَهَمَّهَا الْأَمْرُ وَنَهَضَتْ مِنْ مَكَانِهَا وَأَخَذَتْ تَدْنُو مِنَ الشَّبَحِ رُوَيْداً رُوَيْداً حَتَّى دَانَتْهُ، فَإِذَا هُوَ إِنْسَانٌ فِي زِيِّ الْمَسَاكِينِ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ شَاخِصٌ بِبَصَرِهِ إِلَى جِدَارِ الْقَصْرِ فَذَهَبَتْ بِنَظَرِهَا حَيْثُ يَذْهَبُ فَإِذَا عَيْنُهُ

---

۱ بے کارہ ۲ سخت محبت ۳ مخبوط الحواس ۴ چوٹی ۵ ڈالنا۔ لٹکانا ۶ اکیلیاں آنا

خُدا ہی جانتا ہے جو کچھ یہ نوجوان لڑکی اپنے پہلو میں اس گھڑی رنج و الم لئے ہوئے تھی۔ وہ اس محل سے جسے وہ چند گھنٹوں پہلے اپنا محل تصور کر رہی تھی۔ دھکے دے کر نکال دی گئی۔ اور نکالا بھی اس ہستی نے جسے وہ خیال کرتی تھی کہ وہ سب سے زیادہ اسی کو چاہتا ہے۔ وہ ایک گھڑی میں ایک شریف نوجوان لڑکی۔ شریف شوہر والی سے ایک فاحشہ عورت، مشتبہ بچے والی بن چکی تھی۔ یہ بات تو اس کے لئے ناممکن تھی کہ وہ اس ننگ و عار کو لے کر اپنے پرائے گھر کی طرف جائے۔ اور ان دو ہستیوں کو دیکھے جنہوں نے اس کے ساتھ بہت احسانات کئے تھے۔ اور بڑی محبت کی تھی۔ مگر اس نے ان دونوں کے ساتھ برائی اور غداری ہی کی۔ اس کے لئے ساری راہیں بند ہو چکی تھیں اور اس کے سامنے سارا عالم تاریک ہو چکا تھا۔ اب آسمان و زمین میں اس پر رحم کرنے والا نہ تھا۔ یہ باتیں وہ سوچتی ہوئی محل کی دیواروں تلے سے مدہوش ، بدحواس کی طرح گزر رہی تھی کہ نہ اسے کوئی راستہ معلوم تھا۔ نہ منزل کہ اس نے بچی کو نیند میں جھومتے ہوئے دیکھا تو وہ ایک بلند ٹیلے پر قصر کے قریب نہر کے کنارے جا بیٹھی۔ بچی کو گھاس پر سُلا دیا۔ اس پر اپنی چادر ڈال دی اور انجام کار کے بارے میں سوچنے لگی۔ وہ یہاں بیٹھی تھی۔ رات پُر سکون ہو چکی تھی۔ اور سوائے اسی روشنی کے جو فضا میں چاند سے پھوٹ رہی تھی۔ اور اس ہوا کے جو اس پانی کی سطح پر اٹھکیلیاں کر رہی تھی۔ ہر چیز پر سکون طاری ہو چکا تھا۔ اچانک اسے قریب کسی کی آواز سنائی دی جو نہایت دھیمی آواز سے اس کا نام لے رہا ہے۔ وہ آواز کی طرف متوجہ ہوئی۔ تو کیا دیکھتی ہے کہ کوئی کالی کالی سی چیز نہر کے کنارے دو چٹانوں کے درمیان پڑی ہے جیسے کوئی آدمی سو رہا ہو۔ وہ ڈر گئی اور گھبرا گئی۔ پھر اسی طرح اس نے وہ آواز سنی تو اسے بات کچھ اہم سی معلوم ہوئی۔ لہٰذا وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور آہستہ آہستہ اس صورت کے قریب ہوتی گئی۔ تو کیا دیکھتی ہے کہ ایک مسکین چت لیٹا ہوا محل کی دیوار کی طرف دیکھ رہا ہے۔

عالقةٌ بنافذةِ غرفتِها التي كانتْ تجلسُ إليها كلَّ ليلةٍ، فعجبتْ لذلكَ كلَّ العجبِ وخفقَ قلبُها خفقاً متداركاً ورأتهُ يضمُّ إلى صدرِهِ هنةً بيضاءَ أشبهَ بالرّقعةِ ضمّاً شديداً فأكبّتْ عليهِ لتتبيّنهُ وترى ما يضمُّ إلى صدرِهِ فإذا الرّقعةُ رسمُها، وإذا هوَ «جلبرتُ» يجودُ بنفسِهِ، ويردّدُ بصوتٍ خافتٍ متغلغلٍ كأنّهُ أصواتُ المعذّبينَ في أعماقِ القبورِ: الوداعُ يا سوزانُ!! الوداعُ يا سوزانُ! ففهمتْ كلَّ شيءٍ، فصرختْ صرخةً عظمى، دوى بها الفضاءُ وقالتْ: آه.. لقدْ قتلتُكَ يا ابنَ عمّي، ثمَّ سقطتْ على يدِهِ تقبّلُها وتبلّلُها بدموعِها وتقولُ: ها أنذا يا «جلبرتُ» جاثيةٌ تحتَ قدميكَ، فارحمْني واغفرْ لي ذنبي فقدْ أصبحتُ امرأةً بائسةً شقيّةً ليسَ على وجهِ الأرضِ منْ هوَ أحقُّ بالرّحمةِ منّي. وكأنّما أحسَّ بنغمةِ صوتِها فارتعدَ قليلاً، ثمَّ مالَ بنظرِهِ نحوَها حتّى رآها، فسقطتْ منْ جفنِهِ دمعةٌ حارّةٌ على يدِها كانتْ آخرَ عهدِهِ بالحياةِ وقضى.

ولمّا دنا منّي السّياقُ تعرّضتْ
إليَّ ودوني منْ تعرّضِها شغلُ
أتتْ وحياضُ الموتِ بيني وبينَها
وجادتْ بوصلٍ حينَ لا ينفعُ الوصلُ

...

جثتْ سوزانُ بجانبِ جثّةِ جلبرتَ ساعةً قضتْ فيها ما يجبُ عليها لابنِ عمِّها وخطيبِها وعشيرِها الّذي أحبّها حبّاً لمْ يحبّهُ أحدٌ منْ قبلِهِ أحداً حتّى ماتَ حسرةً عليها، ثمَّ استفاقتْ فذكرتْ ابنتَها، وأنّها تركتْها على تلكَ الرّبوةِ نائمةً وحدَها فعادتْ إليها مسرعةً.

جہاں وہ ہر شب بیٹھا کرتی تھی۔ اسے بڑا تعجب ہوا۔ اور اس کا دل سختی سے دھڑکنے لگا۔ اس نے دیکھا کہ وہ اپنے سینے سے کوئی سپید سپید چیتھڑا سا لگائے ہوئے ہے۔ جھک کر دیکھنے لگی کہ کیا چیز ہے تو کیا دیکھتی ہے کہ اس کی کاغذی تصویر ہے۔ گلبرٹ دم توڑ رہا ہے اور اس طرح میٹھی میٹھی آواز سے بول رہا ہے جیسے قبر کی گہرائیوں سے عذاب میں مبتلا مُردوں کی سسکیاں ہوں۔ اے سوزان الوداع۔ اے سوزان الوداع۔ وہ سب کچھ سمجھ گئی۔ اور اس زور سے چیخی جس سے ساری فضا گونج اٹھی۔ وہ کہنے لگی افسوس۔ اسے میرے چچا کے بیٹے میں نے تجھے مار ڈالا۔ پھر اس کے ہاتھوں پر گر پڑی اسے چومنے لگی اور اپنے آنسوؤں سے تر کرنے لگی اور پکارنے لگی۔ ہاں ہاں گلبرٹ میں آگئی ہوں۔ میں تیرے قدموں تلے پڑی ہوں۔ مجھ پر رحم کر اور میرے گناہ بخش دے کیونکہ میں ایک بدبخت، بدنصیب عورت بن چکی ہوں۔ جس سے زیادہ مستحق رحم کوئی نہ ہوگا گلبرٹ نے جو اسکی آواز سنی تو وہ ذرا گھبرا گیا۔ پھر اسکی طرف نظر اٹھا کر دیکھا۔ دیکھتے ہی اسکی آنکھوں سے ایک گرم گرم آنسو اس کے ہاتھ پر ٹپکا۔ یہ تھا اسکی آخری زندگی کا مرحلہ پھر وہ مرگیا۔ جب جان جانے لگی تو وہ ...ں ایسے وقت۔ جب میں جان کنی کے عالم میں اس کی طرف متوجہ نہ ہوسکتا تھا۔ وہ آئی در آنحالیکہ میرے اس کے درمیان موت کا دریا حائل تھا۔ اور ایسے وقت وصال کے ساتھ سخاوت کی جبکہ وصل کا وقت نہ تھا۔

سوزان ایک گھڑی گلبرٹ کی لاش کے برابر بیٹھی اپنے چچا کے بیٹے، اپنے منگیتر اور اپنے دوست کا حق ادا کرتی رہی جس نے اس سے ایسی محبت کی تھی جتنی کہ حسرت سے اسی راہ میں مر ... پھر اسے ہوش آیا۔ تو بچی یاد آئی کہ تنہا اسے ٹیلے پر سوتے چھوڑ آئی ہے۔ تو وہ جلدی سے اس کی طرف لپکی،

وَقَدْ قَرَّرَتْ فِي نَفْسِهَا أَمْراً.

• • •

لَا أَعْرِفُ أَحَداً مِنَ النَّاسِ أُوصِيهِ بِكِ يَا بُنَيَّتِي، لِأَنَّ أَبَاكِ أَنْكَرَكِ وَلِأَنَّ الرَّجُلَ الْوَحِيدَ الَّذِي كَانَ يُحِبُّنِي فِي هٰذَا الْعَالَمِ ذَهَبَ لِسَبِيلِهِ وَلٰكِنِّي أَعْلَمُ أَنَّ لِهٰذَا الْكَوْنِ إِلٰهاً رَحِيماً يَعْلَمُ دَخَائِلَ الْقُلُوبِ وَسَرَائِرَ النُّفُوسِ، وَيَرَى لَوْعَةَ الْحُزْنِ فِي أَفْئِدَةِ الْمَحْزُونِينَ وَلَاعِجَ الشَّقَاءِ بَيْنَ جَوَانِحِ الْأَشْقِيَاءِ فَأَنَا أَكِلُ أَمْرَكِ إِلَيْهِ وَأَتْرُكُكِ بَيْنَ يَدَيْهِ فَهُوَ أَرْحَمُ بِكِ مِنْ جَمِيعِ الرُّحَمَاءِ. لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَعِيشَ لَكِ يَا بُنَيَّتِي، فَإِنَّ أَحَداً مِنَ النَّاسِ لَا يَغْتَفِرُ لِي الذَّنْبَ الَّذِي أَذْنَبْتُهُ حَتَّى الَّذِي أَغْرَانِي بِهِ وَشَارَكَنِي فِيهِ، فَأَنَا ذَاهِبَةٌ إِلَى ذٰلِكَ الْعَالَمِ الْعُلْوِيِّ الْمَمْلُوءِ عَدْلاً وَرَحْمَةً لَعَلِّي أَجِدُ فِيهِ مَنْ يَغْفِرُ لِي ذَنْبِي إِنْ كُنْتُ بَرِيئَةً، وَيَرْحَمُنِي إِنْ كُنْتُ مُذْنِبَةً.

لَا أُحِبُّ أَنْ تَكُونَ حَيَاتِي يَا بُنَيَّةُ شُؤْماً عَلَى حَيَاتِكِ، وَلَا أَنْ يَأْخُذَكِ النَّاسُ بِذَنْبِي كُلَّمَا رَأَوْكِ بِجَانِبِي فَأَنَا أَتْرُكُكِ وَحْدَكِ فِي هٰذَا الْمَكَانِ لَعَلَّ رَاحِماً مِنَ النَّاسِ يَمُرُّ بِكِ فَيَعْطِفُ عَلَيْكِ وَيَضُمُّكِ إِلَيْهِ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُ شَيْئاً مِنْ أَمْرِكِ فَتَعِيشِينَ فِي بَيْتِهِ سَعِيدَةً هَانِئَةً لَا تَعْرِفِينَ أَبَاكِ فَيُخْجِلُكِ مَرْآهُ، وَلَا أُمَّكِ فَتُؤْلِمُكِ ذِكْرَاهَا.

اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذِهِ الطِّفْلَةَ ضَعِيفَةٌ عَاجِزَةٌ تَحْتَاجُ إِلَى مَنْ يَرْحَمُهَا وَيَكْفُلُ أَمْرَهَا، وَأَنَّنِي قَدْ أَصْبَحْتُ عَاجِزَةً عَنِ الْبَقَاءِ بِجَانِبِهَا أَرْعَاهَا وَأَحْنُو عَلَيْهَا، وَأَنَّهَا بَرِيئَةٌ طَاهِرَةٌ لَا يَدَ لَهَا فِي الَّذِي أَذْنَبَهُ أَبَوَاهَا فَارْحَمْهَا وَأَسْبِلْ عَلَيْهَا سِتْرَ مَعْرُوفِكَ وَإِحْسَانِكَ وَهَيِّئْ لَهَا صَدْراً حَنُوناً، وَمَهْداً لَيِّناً، وَعَيْشاً رَغِيداً.

ثُمَّ بَدَأَتْ تَنْزِعُ ثِيَابَهَا عَنْ جِسْمِهَا وَتُغَطِّي بِهَا جِسْمَ ابْنَتِهَا وِقَايَةً

ا خوشحال زندگی

وہ اپنے دل میں ایک بات طے کر چکی تھی۔

میری بیٹی! میں تیرے بارے میں کیسے وصیت کروں۔ کیونکہ تیرا باپ تیری فرزندی سے انکار کر چکا ہے اور وہ شخص جو اس دنیا میں مجھی سے محبت کرتا تھا۔ رخصت ہو چکا ہے۔ مگر میں جانتی ہوں کہ اس عالم کا ایک مہربان پروردگار ہے جو دلوں کے راز جانتا ہے۔ ظلم کے ماروں کے دلوں کی جلن کو دیکھتا ہے اور بدبختوں کے سینوں میں دہکتی کی آگ کو دیکھتا ہے۔ لہٰذا میں تیرا معاملہ اسی کے سپرد کرتی ہوں اور اسی کے سامنے تجھے چھوڑ کر جاتی ہوں یعنی وہ تمام رحم والوں میں سب سے زیادہ رحیم ہے۔ بیٹی! میں تیرے لئے زندہ نہیں رہ سکتی۔ کیونکہ کوئی بھی میرے اس گناہ کو جس کا میں نے ارتکاب کیا ہے۔ نہیں بخشے گا۔ جس نے مجھے اکسایا۔ اور میرا شریک گناہ ہوا۔ لہٰذا میں اس عالم بالا کی طرف جا رہی ہوں۔ جو عدل و رحمت سے بھرپور ہے۔ شاید مجھے وہاں کوئی بخشنے والی ہستی مل جائے۔ اگر میں بے گناہ ثابت ہوئی۔ اور رحم کرنے والی ذات مل جائے۔ اگر میں گناہگار ثابت ہوئی؟ بیٹی! میں یہ نہیں چاہتی کہ میری زندگی تیرے لئے باعث بدبختی بنے۔ نہ مجھے یہ گوارا ہے کہ لوگ جب بھی مجھے تیرے برابر دیکھیں تو تجھ سے میرے گناہ کا مواخذہ کریں۔ لہٰذا میں تجھے تنہا اس جگہ چھوڑے جاتی ہوں۔ شاید کوئی رحم دل انسان گزرے اور تجھ پر رحم کرے اور تجھے اپنے سینے سے لگالے۔ درانحالیکہ اسے کچھ بھی پتہ نہ ہو۔ اس طرح تو اس کے گھر میں سعادت کی زندگی گزار سکے گی۔ کہ باپ سے واقف نہ ہو کہ اسے دیکھ کر شرمائے اور نہ ماں سے آگاہ ہو کہ اسکی یاد تجھے ستائے؟ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ بچی کمزور و عاجز ہے جسے ایک مہربان کفیل کی ضرورت ہے۔ اور میں اسکے ساتھ زندگی بسر نہیں کر سکتی کہ اسکی حفاظت کروں اور رحم کی نظر ڈالوں اور یہ کہ لڑکی پاک و بیگناہ ہے جس کا باپ کے گناہ میں کوئی ہاتھ نہیں ہے۔ تو اس پر رحم کر اور اپنے احسان کا پردہ ڈال اور اس کے لئے ایک مہربان دل پیدا کر دے، ایک نرم گہوارہ اور خوش عیشی کی زندگی مہیا کر دے۔

پھر وہ اپنے کپڑے اتار کر اپنی بیٹی کے جسم پر لپیٹنے

لَهَا مِنْ بَرْدِ اللَّيْلِ حَتَّى لَمْ يَبْقَ عَلَى جَسَدِهَا إِلَّا قَمِيصٌ وَاحِدٌ تَرَكَتْهُ لِيَكُونَ سِتْراً لِعَوْرَتِهَا عِنْدَ انْتِشَالِ جُثَّتِهَا، ثُمَّ حَنَتْ عَلَى الطِّفْلَةِ بِرِفْقٍ فَلَثَمَتْهَا فِي جَبِينِهَا لَثْمَةً أَوْدَعَتْهَا كُلَّ مَا فِي صَدْرِهَا مِنْ حُبٍّ وَرَحْمَةٍ وَرِفْقٍ وَحَنَانٍ، ثُمَّ هَتَفَتْ قَائِلَةً: الْوَدَاعُ يَا مَارِي، سَنَلْتَقِي عَمَّا قَلِيلٍ يَا جِلْبَرْتُ. الْمَغْفِرَةُ يَا كَاتِرِينْ. وَأَلْقَتْ بِنَفْسِهَا فِي الْمَاءِ.

• • •

قَضَى الْمَرْكِيزُ اللَّيْلَةَ الْأُولَى مِنْ لَيَالِي شَهْرِ الْعَسَلِ مَعَ عَرُوسِهِ فِي شُرْفَةِ الْقَصْرِ يَسْمُرَانِ وَيَتَنَاجَيَانِ، وَيَذْهَبَانِ بِنَظَرِهِمَا حَيْثُ تَذْهَبُ خُضْرَةُ الْأَرْضِ وَتَمْتَدُّ زُرْقَةُ السَّمَاءِ وَتَطَّرِدُ مِيَاهُ النَّهْرِ، وَيَتَقَلَّبَانِ بَيْنَ سَعَادَةٍ حَاضِرَةٍ وَأُخْرَى مَرْجُوَّةٍ وَيَرْشُفَانِ مِنْ كُلِّ كَأْسٍ مِنْ تِلْكَ الْكُؤُوسِ رَشْفَةً تَكْثُراً بِمَا عِنْدَهُمَا مِنْهَا حَتَّى ثَمِلَا وَاسْتَغْرَقَا وَأَصْبَحَا لَا يَشْعُرَانِ بِشَيْءٍ مِمَّا حَوْلَهُمَا فَلَمْ يَسْتَفِيقَا حَتَّى سَمِعَا دَوِيَّ الرِّيحِ فِي أَبْرَاجِ الْقَصْرِ وَفِي ذَوَائِبِ الْأَشْجَارِ، فَعَلِمَا أَنَّهَا الزَّوْبَعَةُ فَنَهَضَا مِنْ مَكَانِهِمَا لِيَذْهَبَا إِلَى مَضْجَعِهِمَا.

فَإِنَّهُمَا لَوَاقِفَانِ مَوْقِفَهُمَا هٰذَا إِذْ لَمَحَتِ الْمَرْكِيزَةُ فِي وَجْهِ الْمَرْكِيزِ دَهْشَةً وَاضْطِرَاباً وَرَأَتْهُ يَلْتَفِتُ الْتِفَاتاً شَدِيداً كَأَنَّمَا يَسْتَمِعُ لِصَوْتٍ غَرِيبٍ فَسَأَلَتْهُ مَا بَالُهُ. فَلَمْ يُجِبْهَا، وَأَطَلَّ مِنَ الشُّرْفَةِ عَلَى النَّهْرِ فَرَأَى كَمَا رَأَتْ هِيَ عَلَى نُورِ الْقَمَرِ طِفْلَةً وَاقِفَةً عَلَى الضِّفَّةِ تَصِيحُ وَتُعَوِّلُ وَتُشِيرُ بِيَدِهَا نَحْوَ الْمَاءِ وَتَقُولُ: أُمَّاهُ! أُمَّاهُ! فَنَظَرَا حَيْثُ تُشِيرُ فَإِذَا امْرَأَةٌ عَارِيَةٌ إِلَّا قَلِيلاً تَتَخَبَّطُ فِي لُجَجِ الْمَاءِ تَخَبُّطَ الْغَرِيقِ، فَتَرَكَ الْمَرْكِيزُ مَكَانَهُ وَنَزَلَ يَعْدُو إِلَى النَّهْرِ، وَهُوَ يَقُولُ: وَالْمَقْتَاهُ إِنْ كَانَتْ هِيَ. وَصَاحَ بِخَدَمِهِ أَنْ يَتْبَعُوهُ فَفَعَلُوا. حَتَّى بَلَغَ مَوْقِفَ الطِّفْلَةِ فَعَرَفَ أَنَّهَا ابْنَتُهُ، وَأَنَّ الْغَرِيقَةَ سُوزَانُ، فَأَظْلَمَ الْفَضَاءُ فِي عَيْنَيْهِ وَأَشَارَ إِلَى أَحَدِ خَدَمِهِ أَنْ يَعُودَ بِالطِّفْلَةِ إِلَى الْقَصْرِ وَأَمَرَ

ا تصورا نها هو ایاتی

لگی تاکہ رات کی سردی سے محفوظ رہے حتیٰ کہ اس کے بدن پر ایک کرتے کے سوا کچھ بھی نہ رہا۔ جسے اس نے صرف اپنے جسم پر چھوڑ دیا۔ تاکہ جب اسکی لاش تیرے تو اس کا پردہ رہے۔ بعدازاں نہایت آہستہ لڑکی پر جھکی اور اس کی پیشانی پر پوری مہربانی محبت اور پیار کے ساتھ بوسہ دیا۔ پھر چلائی میری الوداع! اے گلبرٹ! ہم عنقریب ملیں گے۔ اے کیتھرین! مجھے معاف کرنا یہ کہہ کر اس نے اپنے آپکو پانی میں ڈال دیا؟ سر گسٹاف نے ماہ عسل کی شب زفاف اپنی دلہن کے ساتھ محل کے سب سے اوپر کے بالا خانے پر گزاری تھی۔ وہ دونوں خوش گپیاں کرتے رہے۔ وہ کبھی سبزے کی طرف دیکھتے کبھی نیلے آسمان کی طرف اور کبھی بہتے ہوئے دریا کے پانی کی طرف۔ دونوں موجودہ خوش بختی اور آنے والی سعادت میں کروٹیں لے رہے تھے دونوں سعادت کے جام پر جام لنڈھا رہے تھے۔ حتیٰ کہ دونوں مدہوش ہو گئے اور صبح ہونے تک انہیں اپنے ماحول کی کچھ بھی خبر نہ رہی جبکہ انہوں نے محل کے برجوں اور درختوں کی شاخوں میں ہوا کی شائیں شائیں سنی تو وہ سمجھے کہ آندھی آ گئی ہے لہذا اپنی جگہ سے اُٹھے تاکہ اپنے بستروں پر چلے جائیں؟ وہ دونوں اپنی جگہ کھڑے تھے کہ گسٹاف کی بیوی نے گسٹاف کے چہرے پر ایک گونہ اضطراب و دہشت دیکھی اس نے دیکھا کہ وہ بُری طرح اِدھر اُدھر دیکھ رہا ہے۔ گویا کسی عجیب و غریب آواز کو سن رہا ہو۔ تو پوچھنے لگی۔ کیا بات ہے۔ اس نے کوئی جواب نہ دیا اور بالاخانے سے دریا کی طرف اس نے اور اس کی بیوی نے چاند کی روشنی میں دیکھا کہ ایک بچی دریا کے کنارے کھڑی چیخ رہی ہے اور اپنے ہاتھ سے پانی کی طرف اشارہ کر رہی ہے وہ ماں ماں کہہ کر پکار رہی ہے دونوں نے اس طرف دیکھا جدھر وہ اشارہ کر رہی تھی۔ تو کیا دیکھتے ہیں کہ ننگی عورت پانی کی موجوں سے ٹکرا رہی ہے گسٹاف دریا کی طرف دوڑا۔ وہ چلا رہا تھا۔ افسوس! اگر یہ وہی ہے اپنے ملازموں سے کہا میرے پیچھے آؤ۔ چنانچہ وہ دوڑے گئے حتیٰ کہ جہاں بچی کھڑی تھی۔ وہاں پہنچ گئے وہ پہچان گیا کہ وہ اسکی بیٹی ہے اور ڈوبنے والی سوزان ہے۔ یہ دیکھتے ہی اسکی آنکھوں میں فضا تاریک ہو گئی۔ اسنے اپنے ایک خادم سے کہا کہ بچی کو محل میں لے جائے

الباقين أن يسبحوا وراء الغريقة ، ثم سقط في مكانه واهنا متهالكا ، وكان قد اجتمع على الضفة خلق كثير من الفلاحين رجالا ونساء ، فسبح بعضهم وراء السابحين ووقف الباقون حول المركيز ينتظرون رحمة الله وإحسانه .

انتشر السابحون في كل مكان ومشت وراءهم عيون الناظرين وقلوبهم فقامت بينهم وبين الأمواج المتلاطمة معركة هائلة كانوا يطفون فيها مرة ويرسبون أخرى ، وكانوا إذا لاح لهم على البعد قميص الغريقة أو شعرها عظم عندهم الأمل فاندفعوا وراءها مستبقين مستبسلين يغالبون حال الأمواج المعترضة في طريقهم ، حتى إذا دنوا من المكان الذي لمحوها فيه لا يجدون أمامهم شيئا . ثم لا يلبث الموج أن يكر عليهم فيدفعهم إلى الضفة كما كانوا .

وما زالت الفترات بين ظهور الغريقة واختفائها تتسع شيئا فشيئا حتى غابت عن الأعين ولم تظهر ، فهبط السابحون وراءها ولبثوا ساعة يرسبون ويطفون ثم ظهروا على وجه الماء يحملونها على أيديهم ولا يعلم الناس أحية أم ميتة ؟ وما زالوا يسبحون بها وأصوات الدعاء لها والبكاء عليها ترن في الضفتين فتردد رنينها آفاق السماء ، حتى وصلوا بها إلى الضفة فألقوها على الأرض فإذا هي ميتة !

وما هي إلا ساعة أو بعض ساعة حتى كانت الضفة مأتما قائما يبكي فيه النساء على الشهيدة والرجال على الشهيد .

• • •

لم ينتفع المركيز بنفسه بعد هذا اليوم كما لم ينتفع جلبرت بنفسه من قبل ، فقد مرضت ابنته على أثر تلك الحادثة مرضا شديدا

إ پانی کی تہ میں چلا جانا

اور دوسرے خادموں کو حکم دیا کہ ڈوبنے والی کا تعاقب کریں پھر وہ وہیں گر پڑا دریا کے کنارے بہت سے کسان عورتیں اور مرد جمع ہو گئے تھے، ان میں کچھ لوگ تیرنے والوں کے پیچھے پیچھے تیرتے گئے اور کچھ گستاف کے پاس کھڑے ہو کر رحمتِ الٰہی کا انتظار کرنے لگے۔ تیرنے والے سارے دریا میں پھیل گئے۔ لوگوں کی نگاہیں اور دل ان کے پیچھے پیچھے جا رہے تھے۔ تیرنے والوں اور دریا کی موجوں میں سخت معرکہ ہو رہا تھا۔ کبھی وہ غلبہ پا لیتے اور کبھی وہ ناکام واپس لوٹتے انہیں ڈوبنے والی کا کرتا یا بال نظر آ جاتے تو وہ پُر اُمید ہو جاتے اور بہادری سے موجوں سے لڑتے ہوئے اسکے پیچھے تیزی سے بڑھتے مگر جب وہ ہولناک موجوں کا مقابلہ کرنے کے بعد اس مقام تک پہنچتے تو اپنے سامنے کچھ بھی نہ پاتے ادھر موجیں انہیں دھکا دے کر کنارے پر لا ڈالتیں۔ ڈوبنے والی کبھی دکھائی دے جاتی اور کبھی غائب ہو جاتی۔ حتیٰ کہ لوگوں کی نظروں سے بالکل اوجھل ہو گئی تیرنے والوں نے غوطے لگائے اور کچھ دیر کے بعد اسکی لاش کو لئے ظاہر ہوئے لوگوں کو پتہ نہ تھا کہ وہ زندہ ہے یا مر چکی ہے؟ وہ دعائیں مانگنے اور رونے لگے کہ دونوں ساحل گونج اُٹھے اور فضا میں لوگوں کے رونے سے گونج پیدا ہو گئی۔ حتیٰ کہ تیراک اسے لے کر کنارے پر پہنچ گئے اور زمین پر لاش ڈال دی وہ مر چکی تھی۔ ذرا دیر نہ ہوئی تھی کہ ساحل مجلسِ ماتم بن گیا۔ عورتیں اور مرد شہید شہیدہ پر آہ و بکا کر رہے تھے۔ اس کے بعد گستاف اپنے وجود سے ممتنع نہ ہو سکا جس طرح اس سے پہلے گلبرٹ اپنے آپ سے ممتنع نہ ہو سکا تھا۔ کیونکہ اسکی بیٹی اس حادثے کے بعد سخت بیمار ہو گئی۔

فَلَمْ تَلْبَثْ أَنْ لَحِقَتْ بِأُمِّهَا بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ ، وَاسْتَحَالَ الْحُبُّ الَّذِي كَانَتْ تُضْمِرُهُ لَهُ زَوْجَتُهُ إِلَى بُغْضٍ وَاحْتِقَارٍ ، فَهَجَرَتْهُ وَسَافَرَتْ إِلَى « نِيس » وَلَزِمَهُ خَيَالُ ذَلِكَ الْمَنْظَرِ الَّذِي رَآهُ مِنْ شُرْفَةِ الْقَصْرِ لَيْلَةَ الْغَرَقِ لَا يُفَارِقُهُ لَيْلَهُ وَنَهَارَهُ ، فَكَانَ كُلَّمَا مَشَى فِي طَرِيقٍ تَوَهَّمَ أَنَّ أَمَامَهُ نَهْرًا هَائِجًا تَتَخَبَّطُ سُوزَانُ فِي لُجَّتِهِ وَتَصِيحُ مَارِي عَلَى ضَفَّتِهِ ، فَيَصْرُخُ قَائِلًا : لَبَّيْكِ يَا سُوزَانُ ، وَيَنْدَفِعُ إِلَى الْأَمَامِ كَأَنَّمَا يُرِيدُ أَنْ يُلْقِيَ بِنَفْسِهِ فِي النَّهْرِ الَّذِي تَوَهَّمَهُ لِيُنَجِّيَ الْغَرِيقَةَ الَّتِي تَخَيَّلَهَا فَيَتَنَاءَى عَنْهُ الْمَنْظَرُ كُلَّمَا دَنَا مِنْهُ حَتَّى يَنَالَ مِنْهُ التَّعَبُ ، فَيَسْقُطَ حَسِيرًا طَرِيحًا . وَكَانَ يَهِيمُ عَلَى وَجْهِهِ أَحْيَانًا حَتَّى يَصِلَ إِلَى ضَاحِيَةِ قَرْيَةِ « لِنِيِّ » فَيَرَى امْرَأَةً عَجُوزًا مُكِبَّةً عَلَى قَبْرٍ بَيْنَ يَدَيْهَا تَبْكِي وَتَنْتَحِبُ ، فَيَعْلَمُ أَنَّهَا كَاتْرِينُ ، وَأَنَّ الْقَبْرَ قَبْرُ قَتْلَاهُ ، فَيَتَرَاجَعُ خَائِفًا مَذْعُورًا ، وَيَصْرُخُ قَائِلًا : الرَّحْمَةَ الرَّحْمَةَ ! الْعَفْوَ الْعَفْوَ ! وَكَثِيرًا مَا كَانَ يَرَاهُ بَعْضُ الْمَلَّاحِينَ سَائِرًا فِي بَعْضِ الْأَمَاكِنِ الَّتِي كُنَّ يَرَيْنَ فِيهَا حَسَرَاتٍ فَيَقُولُ : تَغَمَّدَ اللهُ الشَّهِيدَ الْمِسْكِينَ وَالشَّهِيدَةَ الْمَظْلُومَةَ ، وَكَانَ مَنْظَرُ الْمَاءِ يُهَيِّجُهُ أَكْثَرَ مِنْ كُلِّ مَنْظَرٍ سِوَاهُ ، فَإِذَا رَآهُ ثَارَ وَاضْطَرَبَ وَتَهَافَتَ عَلَيْهِ يُرِيدُ اقْتِحَامَهُ . وَلَوْلَا أَنْ يَتَدَارَكَهُ مَنْ يَرَاهُ مِنَ الْمَارَّةِ .

وَلَمْ يَزَلْ هَذَا شَأْنُهُ حَتَّى رَأَى النَّاسُ جُثَّتَهُ فِي صَبَاحِ يَوْمٍ مِنَ الْأَيَّامِ طَافِيَةً عَلَى وَجْهِ النَّهْرِ فِي الْمَكَانِ الَّذِي غَرِقَتْ فِيهِ سُوزَانُ ، فَعَلِمُوا أَنَّهَا نِهَايَةُ الْجَزَاءِ ..

• • •

مَرَّتْ عَلَى هَذِهِ الْحَادِثَةِ أَعْوَامٌ طِوَالٌ وَلَا يَزَالُ عَجَائِزُ قَرْيَةِ « لِنِيِّ » وَالْقُرَى الْمُحِيطَةِ بِهَا يَحْفَظْنَهَا حَتَّى الْيَوْمِ وَيَبْكِينَ كُلَّمَا ذَكَرْنَهَا ، وَيَرْوِينَهَا لِبَنَاتِهِنَّ وَحَفِيدَاتِهِنَّ عِبْرَةً يَعْتَبِرْنَ بِهَا كُلَّمَا طَافَ بِهِنَّ طَائِفٌ مِنْ شُرُورِ الرِّجَالِ .

---

۱ تھک جانا ۲ پھینکنا ۳ مرحینر کے سامنے کا پہلو ۴ لڑکھڑاہٹ

اور تین رات کے بعد اپنی ماں سے جا ملی۔ اب وہ محبت جو اس کی بیوی اپنے دِل میں چھپائے ہوئے تھی۔ بغض و حقارت سے بدل چکی تھی لہٰذا وہ اسے چھوڑ کر نبس چلی گئی۔ سر گسٹاف نے بالاخانے سے جو ڈوبنے کا منظر رات کے وقت دیکھا تھا۔ اس کا خیال دن رات اس سے جدا نہ ہوتا۔ وہ جب بھی کسی طرف جاتا تو اُسے اپنے سامنے ٹھاٹیں مارتا دریا دکھائی دیتا جس میں سوزان غوطے مار رہی ہوتی تھی۔ وہ آگے بڑھتا، گویا وہ اس خیالی دریا میں چھلانگ لگانا چاہتا ہے تاکہ ڈوبنے والی کو بچالے مگر وہ جس قدر اس نظارے کے قریب ہوتا اسی قدر اس سے دُور ہو جاتا۔ بالآخر وہ تھک جاتا اور تھک کر گر پڑتا۔ کبھی جدھر مُنہ اُٹھاتا بھاگ جاتا حتیٰ کہ گاؤں لینی کے بیرونی حصّے تک پہنچ جاتا۔ وہاں دیکھتا کہ ایک بوڑھی ایک قبر پہ جھکی ہوئی واویلا کر رہی ہے۔ وہ سمجھ جاتا یہ کیتھرین ہے اور یہ قبر اس کے مقتول کی ہے۔ لہٰذا ڈر کر پیچھے کو لوٹتا اور چلاتا۔ رحم! رحم! معافی! معافی! بعض اوقات گاؤں کی لڑکیاں اسے اس مقام پر پڑا دیکھتیں جہاں وہ گلبرٹ کو پڑا پاتی تھیں تو کہتیں اللہ نے شہید اور شہیدہ مطلوبہ کا بدلہ لے لیا۔ سب سے زیادہ ہیجان اسے پانی کو دیکھ کر ہوتا تھا جب بھی پانی کو دیکھتا۔ آپے سے باہر ہو جاتا اور اس میں گھسنا چاہتا کہ اگر گزرنے والے اسے نہ پکڑ لیں تو وہ یقیناً پانی میں جا کودے۔

ایسی ہی حالت رہی حتیٰ کہ ایک صبح لوگوں نے اس کی لاش دریا میں تیرتی دیکھی خاص اُسی مقام پر جہاں سوزان ڈوبی تھی تو لوگ سمجھ گئے یہ آخری سزا ہے اس حادثے کو کئی سال گزر گئے "لینی" گاؤں اور اس کے اردگرد کی بوڑھیاں آجتک اس واقعے کو یاد کرتی ہیں اور جب بھی یہ واقعہ سناتی ہیں تو رو پڑتی ہیں۔ وہ اس واقعے کو اپنی بیٹیوں اور پوتیوں کو عبرت کے لئے سناتی ہیں تاکہ جب کبھی بُرے لوگ ان کو گھیرنا چاہیں تو وہ اس قصّے سے عبرت حاصل کریں۔

خلاصۂ عذاب

مُصنف اپنا خواب بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ میں نے ایک بہت بڑا شہر دیکھا۔ جس میں ایک خاصی وسیع و عریض عمارت میں عدالت لگی ہوئی ہے۔ فیصلے سنے سُنائے جا رہے ہیں۔

بہت زیادہ ہجوم میں ایک مجرم کو عدالت کے کٹہرے میں لایا جاتا ہے۔ جس پر چوری کرنے کا الزام ہوتا ہے۔ پھر ایک ایسے نوجوان کی باری آتی ہے جس پر قتل کا الزام ہوتا ہے اور پھر آخر میں ایک نوجوان حسین عورت پیش کی جاتی ہے۔ جو زنا کے فعل میں مرتکب ہوتی ہے۔ انہیں آناً فاناً فیصلہ سُنا دیا جاتا ہے اور ان سب کی گردنیں اڑا دی جاتی ہیں، اس فیصلے سے نہ تو کسی کو ملال ہوتا ہے اور نہ دُکھ۔ البتہ مجھے ان کے اچانک احکامات سے بڑا رنج ہوتا ہے کہ کیسے بے حس منصف ہیں اور یہ کیسی عدالت ہے۔ کہ نہ تو مُقدّمہ پر جرح ہوئی۔ نہ ملزمان کو صفائی کا موقع دیا گیا اور پھر جرم کی نوعیت کے مطابق سزا بھی نہیں سنائی گئی۔۔ یہی سوچتے سوچتے میرا گذر ملزمان کی لاشوں کے قریب سے ہُوا۔ اس بھیانک منظر کی تاب نہ لاتے ہوئے میں بیہوش ہو گیا۔ کافی رات گئے تک جب ہوش آیا۔ تو میں نے ان مُردوں کے لواحقین کو دیکھا۔ سب سے پہلے مجھے ایک بڑھیا نظر آئی۔ جو اپنے بوڑھے شوہر کی لاش زمین میں دفن کرنے آئی تھی۔ میں نے حقیقت واقعہ دریافت کی۔ تو بڑھیا گویا ہوئی۔ کہ میرا شوہر ایک ایماندار اور دیانت دار شخص تھا۔ اپنے یتیم پوتوں کی خاطر گرجا کے پادری سے صدقے کی گندم لینے آیا تو پادری نے گندم دینے سے انکار کر دیا۔ بلکہ غلط مشورہ دے کر چوری کے الزام میں پھنسا کر اسے موت سے

گھاٹ اتار دیا۔ اس کے بعد پھر ایک نوجوان لڑکی آئی جو اپنے بھائی کی لاش سے لپٹ کر رونے لگی میرے دریافت کرنے پر اس نے بتایا کہ میرے بھائی کے ذمہ ٹیکس کی رقم تھی۔ سرکاری اہلکاروں نے مطالبہ کیا اور میرے بھائی نے مہلت مانگی لیکن انہوں نے مجھے رہن رکھنے پر اصرار کیا میرے بھائی کو ان کی ڈھٹائی پر غصہ آیا۔ اور میری عزت پر حملہ آور ہونے والے کا کام تمام کر دیا۔ اسے اسی پاداش میں اسے تختہ دار پر لٹکا دیا گیا۔ اس واقعہ نے میرے دل پہ اثر کیا اور میں رونے لگا اور اس کے کہنے پر میں نے اس کے بھائی کی لاش دفن کرنے میں اسکی مدد کی۔ اور وہ چلی گئی۔ میں نے دیکھا ایک عورت کا خون آلودہ سنگسار شدہ جسم لٹکا کھڑا ہے۔ اس کے دفن کرنے کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ اتنے میں ایک نوجوان آیا۔ جس نے بتایا کہ میں اس کا بدنصیب منگیتر ہوں۔ ہماری بچپن میں منگنی طے ہوگئی اور کچھ عرصہ بعد میرے سسر کا انتقال ہوگیا۔ اب یہ اپنے چچا کے زیر کفالت تھی۔ وہ دنیاوی حرص و ہوس میں آکر اس کا رشتہ شہر کے قاضی سے کر رہا تھا اور یہ بھاگ کر میرے پاس آئی تو اُسے زنا کے جرم میں گرفتار کرلیا اور پھر سنگسار کر دیا گیا۔ اس کے جانے کے بعد۔ میں نے سوچا کہ یہ سب بیچارے بے قصور مارے گئے ہیں۔ اور پھر میں نے دیکھا ان کے خون کے تالاب میں مریخ کا عکس پڑ رہا ہے۔ ناگاہ وہ عذاب کے فرشتہ کی شکل اختیار کر گیا اور اس نے منادی کی کہ پوری دنیا ظلم و بربریت کی تحویل میں آچکی ہے لہذا سب فنا ہوجائیں گے۔ جونہی اس نے اعلان کیا خون کا تالاب پھوٹ پڑا اور خون آہستہ آہستہ چڑھتا ہوا اس ٹیلے تک آن پہنچا۔ جہاں میں براجمان تھا۔ اور آنکھ کھل گئی۔

(یہ اٹھائیس جولائی ۱۹۱۲ء کی صبح کی بات ہے)

العِقَابُ

«مَوْضُوعَةٌ» (١)

رَأَيْتُ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ فِي لَيْلَةٍ مِنْ لَيَالِي الصَّيْفِ المَاضِي كَأَنِّي هَبَطْتُ مَدِينَةً كُبْرَى لَا عِلْمَ لِي بِاسْمِهَا وَلَا بِمَوْقِعِهَا مِنَ البِلَادِ وَلَا بِالعَصْرِ الَّذِي يَعِيشُ أَهْلُهَا فِيهِ، فَمَشَيْتُ فِي طُرُقِهَا بِضْعَ سَاعَاتٍ فَرَأَيْتُ أَجْنَاساً مِنَ البَشَرِ لَا عِدَادَ لَهُمْ يَنْطِقُونَ بِأَنْوَاعٍ مِنَ اللُّغَاتِ لَا حَصْرَ لَهَا، فَخُيِّلَ إِلَيَّ أَنَّ الدُّنْيَا قَدِ اسْتَحَالَتْ إِلَى مَدِينَةٍ وَأَنَّ الَّذِي أَرَاهُ بَيْنَ يَدَيَّ إِنَّمَا هُوَ العَالَمُ بِأَجْمَعِهِ مِنْ أَدْنَاهُ إِلَى أَقْصَاهُ، فَلَمْ أَزَلْ أَتَنَقَّلُ مِنْ مَكَانٍ إِلَى مَكَانٍ وَأُدَاوِلُ بَيْنَ الحَرَكَةِ وَالسُّكُونِ حَتَّى انْتَهَى بِي المَسِيرُ إِلَى بِنْيَةٍ عَظِيمَةٍ لَمْ أَرَ بَيْنَ البِنَى أَعْظَمَ مِنْهَا شَأْناً وَلَا أَهْوَلَ مَنْظَراً، وَقَدِ ازْدَحَمَ عَلَى بَابِهَا خَلْقٌ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، وَمَشَى فِي أَفْنِيَتِهَا وَأَبْهَائِهَا طَوَائِفُ مِنَ الجُنْدِ يَخْطِرُونَ بِسُيُوفِهِمْ وَحَمَائِلِهِمْ جِيئَةً وَذُهُوباً، فَسَأَلْتُ بَعْضَ الوَاقِفِينَ: مَا هٰذِهِ البِنْيَةُ وَمَا هٰذَا الجَمْعُ المُحْتَشِدُ عَلَى بَابِهَا؟ فَعَلِمْتُ أَنَّهَا قَصْرُ الأَمِيرِ وَأَنَّ اليَوْمَ يَوْمُ القَضَاءِ بَيْنَ النَّاسِ وَالفَصْلِ فِي خُصُومَاتِهِمْ، وَمَا هِيَ إِلَّا سَاعَةٌ حَتَّى نَادَى مُنَادٍ فِي النَّاسِ: أَنْ قَدِ اجْتَمَعَ مَجْلِسُ القَضَاءِ فَاشْهَدُوهُ، فَدَخَلَ النَّاسُ وَدَخَلْتُ عَلَى أَثَرِهِمْ، وَجَلَسْتُ حَيْثُ انْتَهَى بِي المَجْلِسُ، فَرَأَيْتُ الأَمِيرَ جَالِساً عَلَى كُرْسِيٍّ مِنَ الذَّهَبِ يَتَلَأْلَأُ فِي وَسَطِ الفِنَاءِ تَلَأْلُؤَ الشَّمْسِ فِي دَارَتِهَا وَقَدْ جَلَسَ عَلَى يَمِينِهِ

إ.رش

العقاب

عذابِ الٰہی

گذشتہ گرمیوں کے دنوں میں میں نے ایک رات خواب دیکھا کہ ایک بڑے بھاری شہر میں نہر گشت ہوا ہوں۔ جس کے نام اور موقع محل کے بارے میں میں کچھ نہیں جانتا اور نہ ہی وہ دور جس سے اس کے باشندے تعلق رکھتے ہیں۔ میں چند گھنٹوں تک ان سڑکوں پر گھومتا رہا۔ میں نے وہاں بہت سے انسان دیکھے جو مختلف قسم کے تھے اور اتنے زیادہ تھے کہ انکی تعداد بیشمار تھی اور مختلف زبانیں بولتے تھے۔ مجھے یوں معلوم ہوا کہ پوری دنیا ایک شہر بن گئی ہے اور جو میں دیکھ رہا ہوں۔ وہ سارا عالم شروع سے لے کر آخر تک جمع ہو گیا ہے۔ میں ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتا رہا۔ کبھی ٹھہرتا تھا۔ کبھی چلتا تھا۔ آخر میں ایک بڑی سی عمارت کے قریب پہنچ گیا۔ وہاں اس عمارت سے کوئی بڑی عمارت نہ تھی اسکے صدر دروازے پر لوگوں کا ایک جم غفیر جمع تھا۔ اس کے برآمدوں اور صحنوں میں فوجی تلواریں اور پرتلے لٹکائے آجا رہے تھے۔ میں نے ایک شخص سے پوچھا' یہ عمارت کیا ہے اور اس کے دروازے پر لوگ جمع کیوں ہیں؟ اس نے کہا کہ یہ بادشاہ کا محل ہے اور آج لوگوں کے مقدمات کے فیصلے کا دن ہے اسی لئے یہ لوگ جمع ہیں' ابھی ایک گھڑی نہ گزری تھی کہ لوگوں میں سے ایک آواز دینے والے نے آواز دی۔ عدالت کھل گئی ہے۔ آؤ۔ لوگ اندر داخل ہونے لگے۔ میں بھی ان کے ساتھ اندر داخل ہو گیا۔ اور جہاں جگہ ملی۔ میں بیٹھ گیا۔ میں نے دیکھا کہ صحن کے بیچ میں سونے کی کرسی پر بادشاہ بیٹھا ہے۔ کرسی اس طرح چمک رہی تھی جیسے سورج اپنے ہالہ میں چمکتا ہے اسکے داہنے بازو کی طرف۔

رَجُلٌ يَلْبَسُ مُتُوحاً ١ وَعَلَى يَسَارِهِ آخَرُ يَلْبَسُ طِيلَسَاناً ، فَسَأَلْتُ عَنْهُمَا ، فَعَرَفْتُ أَنَّ الَّذِي عَلَى يَمِينِهِ كَاهِنُ الدَّيْرِ ، وَأَنَّ الَّذِي عَلَى يَسَارِهِ قَاضِي الْمَدِينَةِ ، وَرَأَيْتُهُ يَنْظُرُ فِي وَرَقَةٍ بَيْضَاءَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَكَبَّ عَلَيْهَا سَاعَةً ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَقَالَ : لِيُؤْتَ بِالْمُجْرِمِينَ ، فَفُتِحَ بَابُ السِّجْنِ .وَكَانَ عَلَى يَسَارِ الْفِنَاءِ فَتَكَشَّفَ عَنْ مِثْلِ خَلْقِ اللَّيْثِ مَنْظَراً وَزَئِيراً ، وَخَرَجَ مِنْهُ الْأَعْوَانُ يَقْتَادُونَ شَيْخاً هَرِماً تَكَادُ تُسْلِمُهُ قَوَائِمُهُ ضَعْفاً وَوَهْناً ، فَسَأَلَ الْأَمِيرُ : مَا جَرِيمَتُهُ ؟ فَقَالَ الْكَاهِنُ : إِنَّهُ لِصٌّ دَخَلَ الدَّيْرَ ، فَسَرَقَ مِنْهُ غِرَارَةً ٢ مِنْ غَرَائِرِ الدَّقِيقِ الْمَحْبُوسَةِ عَلَى الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ . فَضَجَّ النَّاسُ ضَجِيجاً عَالِياً وَصَاحُوا : وَيْلٌ لِلْمُجْرِمِ الْأَثِيمِ ، أَيَسْرِقُ مَالَ اللَّهِ فِي بَيْتِ اللَّهِ ؟ ثُمَّ نُودِيَ بِالشُّهُودِ . فَشَهِدَ عَلَيْهِ رُهْبَانُ الدَّيْرِ ، فَسَارَّ الْأَمِيرُ مَعَ الْكَاهِنِ هُنَيْهَةً ثُمَّ صَاحَ : يُقَادُ الْمُجْرِمُ إِلَى سَاحَةِ الْمَوْتِ فَتُقْطَعُ يُمْنَاهُ ثُمَّ يُسْرَاهُ ، ثُمَّ بَقِيَّةُ أَطْرَافِهِ ، ثُمَّ يُقْطَعُ رَأْسُهُ ، وَيُقْطَعُ طَعَاماً لِلطَّيْرِ الْغَادِي وَالْوَحْشِ السَّاغِبِ ، فَجَثَا الشَّيْخُ بَيْنَ يَدَيِ الْأَمِيرِ وَمَدَّ إِلَيْهِ يَدَهُ الضَّعِيفَةَ الْمُرْتَعِشَةَ يُحَاوِلُ أَنْ يَسْتَرْحِمَهُ . فَضَرَبَ الْأَعْوَانُ عَلَى فَمِهِ وَاحْتَمَلُوهُ إِلَى مَحْبَسِهِ . ثُمَّ عَادُوا وَبَيْنَ أَيْدِيهِمْ فَتًى فِي الثَّامِنَةَ عَشْرَةَ مِنْ عُمْرِهِ أَصْفَرُ نَحِيلٌ يَضْطَرِبُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ خَوْفاً وَفَرَقاً حَتَّى وَقَفُوا بِهِ بَيْنَ يَدَيِ الْأَمِيرِ . فَسَأَلَ : مَا جَرِيمَتُهُ ؟ فَقَالَ : إِنَّهُ قَاتِلٌ ، ذَهَبَ أَحَدُ قُوَّادِ الْأَمِيرِ إِلَى قَرْيَتِهِ لِجَمْعِ الضَّرَائِبِ ، فَطَالَبَهُ بِأَدَاءِ مَا عَلَيْهِ مِنَ الْمَالِ فَأَبَى وَتَوَقَّحَ ٣ فِي إِبَائِهِ ، فَانْتَهَرَهُ الْقَائِدُ فَاحْتَدَمَ غَيْظاً وَجَرَّدَ سَيْفَهُ مِنْ غِمْدِهِ وَضَرَبَهُ بِهِ ضَرْبَةً ذَهَبَتْ بِحَيَاتِهِ . فَصَاحَ النَّاسُ : يَا لِلْفَظَاعَةِ وَالْهَوْلِ ، إِنَّ مَنْ يَقْتُلُ نَائِبَ الْأَمِيرِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ الْأَمِيرَ نَفْسَهُ ؛ ثُمَّ جِيءَ بِأَعْوَانِ الْقَائِدِ الْمَقْتُولِ ، فَأَدَّوْا شَهَادَتَهُمْ ،

---

١ ٹاٹ کا لباس پہنے ہوئے ٢ بڑی خرجی یا بورا ٣ بے حیا بے شرم

ایک شخص جبّہ پہنے بیٹھا ہے۔ میں نے دونوں کے بارے میں پوچھا تو پتہ چلا کہ داہنی طرف کلیسے کا کاہن بیٹھا ہے اور بائیں طرف قاضیٔ شہر بیٹھا ہوا ہے۔ وہ اپنے سامنے رکھے ہوئے ایک سفید کاغذ کو لغور کچھ دیر دیکھتا رہا۔ پھر اپنا سر اُٹھا کر بولا۔ مجرموں کو حاضر کیا جائے۔ قید خانے کا دروازہ کھولا گیا۔ اس کے بائیں جانب صحن تھا۔ تو ایسا معلوم ہُوا جیسے شیروں کا پنجرہ کھول دیا گیا ہو۔ پولیس کا ایک آدمی ایک بڈھے کھوسٹ کو گھسیٹ لایا۔ جس کے اعضاء ضعف کی وجہ سے جواب دے چکے تھے کنیسہ میں داخل ہُوا۔ اس نے ایک بوری آٹے کی جو مسکینوں پر تقسیم کرنے کے لئے رکھی ہوئی تھی چرالی۔ یہ سُنتے ہی مجمع چیخ اُٹھا۔ گناہ گار مجرم پر افسوس ہے۔ خانۂ خدا سے مالِ خدا چراتا ہے۔ پھر گواہوں کو پکارا گیا۔ تو کلیسا کے راہبوں نے اس کے خلاف گواہی دی۔ بادشاہ نے کاہن کے ساتھ تھوڑی دیر سر گوشی کی۔ پھر بلند آواز سے کہا۔ مجرم کو موت کے میدان کی طرف لے جایا جائے۔ پہلے اس کا داہنا ہاتھ پھر بائیاں ہاتھ کاٹا جائے۔ پھر پاؤں کاٹے جائیں پھر سر قلم کر دیا جائے۔ بوڑھا بادشاہ کے سامنے جھکا اور کانپتے ہوئے ہاتھ رحم کے لئے اسکی طرف بڑھائے تو پولیس کے آدمیوں نے اس کا مُنہ چھپت دیا۔ اور جیل کی طرف لے گئے پھر وہ ایک زرد رو دُبلے پتلے نوجوان کو لائے جو خوف سے کانپ رہا تھا۔ اسے بھی بادشاہ کے سامنے لاکھڑا کیا۔ بادشاہ نے پوچھا۔ اس کا جرم؟ قاضی نے کہا۔ یہ قاتل ہے۔ آپکا ایک لشکری اس کے گاؤں میں ٹیکس جمع کرنے گیا تھا۔ اس نے اس سے ٹیکس کا مطالبہ کیا اس نے انکار کیا۔ اور بڑی ڈھٹائی سے انکار کیا۔ لشکری نے اسے جھڑکا تو یہ غُصّے سے لال پیلا ہوگا اور تلوار نیام سے کھینچ کر اس کا کام تمام کر دیا۔ لوگ چیخے کتنا بڑا جرم ہے۔ جو شخص بادشاہ کے نائب کو قتل کرتا ہے وہ گویا بادشاہ کو قتل کرتا ہے۔ پھر مقتول فوجی کے مددگاروں کو بلایا گیا۔ انہوں نے گواہی دی تو

فأطرق الأمير لحظة، ثم رفع رأسه وقال: يقاد المجرم إلى ساحة الموت فيصلب على أعواد شجرة، ثم تفصد عروقه كلها، حتى لا يبقى في جسمه قطرة واحدة من الدم، فصرخ الغلام صرخة، حال الأعوان بينه وبين إتمامها واحتملوه إلى السجن، وما لبثوا أن عادوا بفتاة جميلة كأنها الكوكب المشبوب حسناً وبهاء لولا سحابة غبراء من الحزن تتدجى فوق جبينها، فقال الأمير: ما جريمتها؟ فقال القاضي: إنها امرأة زانية، دخل عليها رجل من أهلها فوجدها خالية بفتى غريب كان يحبها ويطمع في الزواج منها قبل اليوم، فهاج الناس واحتدموا وهتفوا: القتل القتل. الرجم الرجم!! إنها الجريمة العظمى والخيانة الكبرى. فقال الأمير: أين شاهدها؟ فدخل قريبها الذي كشف أمرها فشهد عليها. فهمس القاضي في أذن الأمير ساعة، ثم قال الأمير: تؤخذ الفتاة إلى ساحة الموت فترجم عارية حتى لا يبقى على لحمها قطعة جلد ولا على عظمها قطعة لحم، فهلل الناس وكبروا إعجاباً بعدل الأمير وحزمه، وإكباراً لسطوته وقوته، وهتفوا له ولكاهنه وقاضيه بالدعاء، ثم نهض فنهض الناس بنهوضه ومضوا لسبيلهم فرحين مغتبطين، وخرجت على أثرهم حزيناً مكتئباً أفكر في هذه المحاكمة الغريبة التي لم تسمع فيها دفاع المتهمين عن أنفسهم، ولم يشهد فيها على المتهمين غير خصومهم، ولم تقدر فيها العقوبات على مقدار الجرائم! وأعجب للناس في ضعفهم واستخذائهم أمام القوة القاهرة وغلوهم في تقديسها وإعظامها وإغراقهم في الثقة بها والنزول على حكمها عدلاً كان أو ظلماً، رحمة أو قسوة، وأردد في نفسي هذه الكلمات:

ليت شعري: ألا يوجد بين هذه الجماهير لص أو قاتل أو زان يعلم عذرهم فيرحمهم، وينظر إلى جرائمهم بالعين التي

١ المسنة ٢ يجور

بادشاہ نے ایک لحظہ کے لئے سر جھکا لیا۔ پھر سر اُٹھا کر کہا مجرم کو میدان موت کی طرف لے جایا جائے اور کسی درخت کی شاخ پر سولی چڑھا دیا جائے پھر اسکی تمام رگیں کاٹ دی جائیں حتیٰ کہ اس کے جسم میں ایک بھی قطرہ خون کا نہ رہے نوجوان چیخ پڑا وہ کچھ بھی کہنے نہ پایا تھا کہ پولیس کے آدمی اسے قید خانے کی طرف لے گئے۔ دیر نہ ہوئی تھی کہ وہ ایک حسین وجمیل خوبصورت لڑکی کو لے آئے جیسے وہ حسین وجمال سے بھرپور ستارہ ہو اگر غم کا بادل اسکی جبین پر سایہ افگن نہ ہوتا۔ بادشاہ نے کہا۔ اس نے کیا جرم کیا ہے۔ قاضی بولا یہ زنا کار عورت ہے۔ اس کے خاندان کا ایک مرد اس کے پاس گیا تو دیکھا کہ وہ ایک اجنبی جوان کے ساتھ جو اس سے محبت کرتا تھا اور شادی کرنا چاہتا تھا مصروف خلوت ہے لوگ یہ سنتے ہی آپے سے باہر ہو گئے اور چلانے لگے۔ قتل۔ قتل۔ رجم۔ رجم۔ یہ تو بڑا بھاری گناہ ہے اور بڑی بھاری خیانت ہے۔ بادشاہ نے کہا گواہ کون ہے۔ تو اس کا قریبی عزیز بڑھا جس نے اس خلوت میں دیکھا تھا اور گواہی دی۔ قاضی نے بادشاہ کے کان میں کچھ دیر آہستہ آہستہ کچھ کہا پھر بادشاہ نے کہا۔ اس لڑکی کو بھی موت کے میدان میں لے جاؤ۔ اسے ننگا کر کے سنگسار کرو حتیٰ کہ اس کے گوشت پر ذرا سی بھی کھال باقی نہ رہے اور نہ اسکی ہڈی پر گوشت کی بوٹی رہے لوگ سن کر نعرے بلند کرنے لگے کہ بادشاہ کتنا عادل اور محتاط ہے۔ وہ اسکی سطوت وقوت کی داد دے رہے تھے اور تالیاں بجا رہے تھے اور کاہن و قاضی کو دعائیں دے رہے تھے۔ پھر بادشاہ اُٹھ کھڑا ہوا تو لوگ بھی کھڑے ہو گئے۔ اور خوش خوش اپنے کاموں کی طرف چلتے بنے۔ میں انکے پیچھے پیچھے انتہائی غم اندوہ لئے چلا کہ یہ عجیب و غریب فیصلہ ہے کہ مجرموں کو کچھ کہنے سننے کا موقع ہی نہیں دیا گیا۔ اور سوائے انکے مخالفوں کے کسی اور کی گواہی بھی نہیں لی گئی۔ پھر یہ کہ بقدر جرم سزا نہیں دی گئی۔ مجھے اس پر بھی تعجب تھا کہ لوگ کس قدر کمزور ہیں اور کسقدر قوت وسلطنت کے سامنے جھک جانے والے ہیں کسقدر حکومت کو مقدس جانتے ہیں۔ اور کس درجہ اس پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اسکے ظلم و عدل اور رحم و جبر کے سامنے کیسے سر جھکا دیتے ہیں۔ یہ کلمات دل ہی دل میں کہہ رہا تھا کاش۔ مجھے کوئی بتلائے اس عوام میں کوئی چور، قاتل اور زانی نہیں تھا جو ان لوگوں کو معذور سمجھ کر رحم کرتا۔ اور ان کے جرائم کو اس نظر سے دیکھتا

ينظر بها إلى جريمته ، ويتمنى لهم من الرحمة والمغفرة ما يتمنى لنفسه إن قدر له أن يقف في موقف مثل موقفهم ، أمام قضاة مثل قضاتهم ؟

ألا يجوز أن تكون الزانية غير زانية ، والقاتل إنما قتل دفاعاً عن عرضه أو ماله ، واللص إنما سرق ما يسد به جوعته أو جوعة أهل بيته ؟

ألم يرتكب الأمير جريمة القتل مرة واحدة في حياته فيرحم القاتلين عند النظر في جرائمهم ؟

ألم يسقط إلى يد الكاهن يوماً من الأيام دينار من غير حله ، فتخف لذعة أسفه على العرارة المسروقة من ديره ويغتفر هذه لتلك ؟ .

ألم تزل قدم القاضي مرة واحدة فيما مر به من أيام حياته فتهدأ ثورة غضبه على الساقطين والساقطات ؟ .

من هم هؤلاء الجالسون على هذه المقاعد يتحكمون في أرواح العباد وأموالهم كما يشاؤون ؟ ويقسمون السعود والنحوس بين البشر كما يريدون ؟

إنهم ليسوا بأنبياء معصومين ، ولا بأملاك مطهرين ، ولا يحملون في أيديهم عهداً من الله تعالى بالنظر في أمر عباده وتوزيع حظوظهم وأنصبتهم بينهم ، فبأي حق يجلسون هذه الجلسة على هذه السورة ؟ ومن أي قوة شرعية يستمدون هذه السلطة التي يستأثرون بها من دون الناس جميعاً ؟ .

من هو الأمير ؟ أليس هو المستبد الأعظم في الأمة أو سلالة

---

١ عزت ٢ گرجانا ٣ زبان دراز

ان کے لئے رحم و مغفرت کی دُعا کرتا۔ جیسے کہ اپنے لئے کرتا ہے جبکہ وہ خود ان کے مقام پر لا کھڑا کر دیا جائے۔ ایسے قاضیوں کے سامنے جیسے ان کے قاضی ہیں تو کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ زانیہ غیر زانیہ ہو۔ اور قاتل نے اپنی آبرو کی مدافعت میں قتل کا ارتکاب کیا ہو۔ یا چور نے اپنے کنبے کی بھوک مٹانے کے لئے چوری کی ہو تو کیا بادشاہ نے اپنی زندگی میں قتل کا ارتکاب کبھی نہیں کیا کہ وہ قاتلوں کے جرم پر غور کرنے کے وقت ان پر رحم کرتا!

کیا کبھی کاہن کے ہاتھ کبھی حرام دینار نہیں لگا کہ کنبے کی بوری کی چوری پر اسے کم افسوس ہوتا۔ اور وہ اس گناہ کو اپنے گناہ کی وجہ سے بخش دیتا!

کیا کبھی بھی قاضی کا قدم نہیں ڈگمگایا کہ گنہگار مردوں اور عورتوں پر اس کے غصہ کی آگ بجھ جاتی تو یہ ان کرسیوں پر بیٹھنے والے لوگوں کی روحوں اور مالوں پر اپنی حسب خواہش حکومت کرنے والے کون ہیں کہ جیسے چاہیں سعادت و نحوست کو لوگوں میں تقسیم کر دیتے ہیں۔ یہ معصوم نبی نہیں ہیں۔ اور نہ ہی پاکیزہ فرشتے ہیں۔ اور نہ ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی حکم امر ہے کہ یہ اس کے بندوں کو فکر کریں اور ان کی قسمتوں اور حصوں کو تقسیم کریں۔ تو یہ اس طور پر اس طرح کیسے بیٹھے ہیں! اور کونسی شرعی طاقت ان کے ہاتھوں میں ایسی ہے کہ وہ تمام لوگوں میں سلطنت کے مستحق بن بیٹھے ہیں!

یہ بادشاہ کون ہے؟

کیا یہ امت کا سب سے بڑا چیرہ دست یا سب سے بڑے چیرہ دست کی اولاد نہیں ہے!

الْمُسْتَبِدِ الأَعْظَمِ فِيهَا الَّذِي اِسْتَطَاعَ بِقُوَّتِهِ وَقَهْرِهِ أَنْ يَتَّخِذَ مِنْ أَعْنَاقِ النَّاسِ وَكَوَاهِلِهِمْ سُلَّماً يَصْعُدُ عَلَيْهَا إِلَى الْعَرْشِ الَّذِي يَجْلِسُ عَلَيْهِ؟.

مَنْ هُوَ الكَاهِنُ ؟ أَلَيْسَ هُوَ أَبْرَعُ النَّاسِ وَأَمْهَرُهُمْ فِي اسْتِغْلَالِ النُّفُوسِ الضَّعِيفَةِ وَالقُلُوبِ الْمَرِيضَةِ ؟.

مَنْ هُوَ الْقَاضِي ؟ أَلَيْسَ هُوَ أَقْدَرُ النَّاسِ عَلَى إِلْبَاسِ الْحَقِّ صُورَةَ الْبَاطِلِ وَالْبَاطِلِ صُورَةَ الْحَقِّ ؟ .

وَمَتَى كَانَ الْمُسْتَبِدُّونَ وَاللُّصُوصُ وَالظَّلَمَةُ أَخْيَاراً صَالِحِينَ وَأَبْرَاراً طَاهِرِينَ ؟

عَجِيبٌ جِدّاً أَنْ يَقْتُلَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ لِغَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا لِعِرْضِهِ أَوْ شَرَفِهِ فَيُسَمَّى مُجْرِماً ، فَإِذَا قَتَلَ الأَمِيرُ الْقَاتِلَ سُمِّيَ عَادِلاً ، وَأَنْ يَسْرِقَ السَّارِقُ اللُّقْمَةَ يَقْتَاتُ بِهَا أَوْ يَقِيتُ بِهَا عِيَالَهُ فَيُسَمَّى لِصّاً . فَإِذَا أَمَرَ الْقَاضِي بِقَطْعِ أَطْرَافِهِ وَالتَّمْثِيلِ بِهِ سُمِّيَ حَازِماً . وَأَنْ تَسْقُطَ الْمَرْأَةُ سَقْطَةً رُبَّمَا سَاقَتْهَا إِلَيْهَا خَدْعَةٌ مِنْ خِدَاعِ الرِّجَالِ أَوْ نَزْعَةٌ مِنْ نَزَعَاتِ الشَّيْطَانِ فَيَسْتَنْكِرُ النَّاسُ أَمْرَهَا ، وَيَسْتَبْشِعُونَ مَنْظَرَهَا ، فَإِذَا رَأَوْهَا مَشْدُودَةً إِلَى بَعْضِ الأَنْصَابِ عَارِيَةً تَتَسَاقَطُ عَلَيْهَا حِجَارَةٌ مِنْ كُلِّ صَوْبٍ أَنِسُوا بِمَشْهَدِهَا وَأَعْجَبَهُمْ مَوْقِفُهَا وَمَصِيرُهَا .

كَمَا أَنَّ النَّارَ لَا تُطْفِىءُ النَّارَ ، وَشَارِبَ السُّمِّ لَا يُعَالِجُ بِشُرْبِهِ مَرَّةً أُخْرَى ، وَكَمَا أَنَّ مَقْطُوعَ الْيَدِ الْيُمْنَى لَا يُعَالِجُ بِقَطْعِ الْيَدِ الْيُسْرَى ، كَذَلِكَ لَا يُعَالَجُ الشَّرُّ بِالشَّرِّ ، وَلَا يُمْحَى الشَّقَاءُ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا بِالشَّقَاءِ .

وَلَمْ أَزَلْ أُحَدِّثُ نَفْسِي بِمِثْلِ هَذَا الْحَدِيثِ حَتَّى أَقْبَلَ اللَّيْلُ فَمَرَرْتُ بِسَاحَةٍ مُظْلِمَةٍ مُوحِشَةٍ تَتَطَايَرُ فِي جَوِّهَا أَسْرَابٌ مِنَ الطَّيْرِ غَادِيَةٌ

اِسْتِغلال خوز . ا نجوه . رقعت کسی چیز کو برباد کردینا

کہ اس نے اپنی طاقت و جبروت کے بل بوتے پر لوگوں کی گردنوں اور ان کے کندھوں کو اپنے تخت پر چڑھنے کے لئے سیڑھی بنا رکھا ہے جس پر وہ جلوہ افروز ہوتا ہے؟ بیر کاہن کون ہے؟ کیا یہ ضعیف نفوس اور مریض دلوں کے غضب کرنے میں سب سے زیادہ ماہر نہیں ہے؟ ظالم چور اور جیرہ دست کیسے صالح ابرار اور پاکیزہ بن بیٹھے؟ یہ بات تو بڑی عجیب ہے کہ ایک آدمی ایک آدمی کو اس بنا پر قتل کر دے کہ اسے اپنی عزت و شرافت کی وجہ سے غصہ آ گیا تو وہ مجرم کہلائے۔ مگر جب بادشاہ اسے قتل کر دے تو عادل کہلائے۔ اور چور اس بنا پر چرائے کہ وہ اپنا یا اپنی اولاد کا پیٹ بھرے تو اسے چور کہا جائے۔ مگر جب قاضی اس کے ہاتھ کاٹ ڈالنے اور مثلہ کرنے کا حکم دے تو وہ پختہ کار کہلائے۔ اور اگر ایک عورت کا قدم پھسل جائے جو ہو سکتا ہے کہ کسی مرد کے بہلانے یا شیطان کے اغوا کرنے سے پھسلا ہو۔ تو لوگ اسے بُری نظروں سے دیکھیں اور اس کی شکل سے کراہت کریں۔ مگر جب اسے کسی ستون سے ننگا بندھا ہوا دیکھیں کہ ہر طرف سے پتھر برسائے جا رہے ہوں۔ تو وہ اس منظر سے خوش ہوں اور اس کا یہ موقف اور یہ انجام کار انہیں اچھا لگے؟ جیسے آگ آگ کو نہیں بجھا سکتی یا جیسے زہر کا ایک گھونٹ دوسرے گھونٹ سے نجات نہیں دے سکتا۔ یا داہنے کٹے ہوئے ہاتھ کا علاج بائیں ہاتھ کو کاٹ کر نہیں کیا جا سکتا اس طرح برائی کا علاج برائی سے نہیں کیا جا سکتا اور اس دنیا میں بدبختی کو بدبختی سے نہیں مٹایا جا سکتا؟ میں دل ہی دل میں یہ باتیں کرتا جا رہا تھا کہ رات ہونے لگی۔ تو میرا گذر ایک وحشت ناک تاریک میدان سے ہوا۔ جس کی فضاء میں مردار خور پرندوں کی ٹولیاں آ جا رہی تھیں

رَائِحَةً ، فَاخْتَرَقْتُهَا حَتَّى بَلَغْتُ أَبْعَدَ بِقَاعِهَا ، فَرَأَيْتُ مَنْظَراً هَائِلاً لَا يَزَالُ أَثَرُهُ عَالِقاً بِنَفْسِي حَتَّى السَّاعَةِ.

رَأَيْتُ الشَّيْخَ جُثَّةً مُعَفَّرَةً بِالتُّرَابِ لَا رَأْسَ لَهَا ، وَلَا أَطْرَافَ ، ثُمَّ رَأَيْتُ رَأْسَهُ وَأَطْرَافَهُ مُبَعْثَرَةً حَوَالَيْهِ كَأَنَّهَا نَوَادِبُ يَنْدُبْنَهُ حَاسِرَاتٍ. وَرَأَيْتُ الْفَتَى مَشْدُوداً إِلَى شَجَرَةٍ فَرْعَاءَ كَأَنَّهُ بَعْضُ أَغْصَانِهَا ، وَقَدْ سَالَ جَمِيعُ مَا فِي عُرُوقِهِ مِنَ الدَّمِ حَتَّى أَصْبَحَ شَبَحاً مَائِلاً ، أَوْ خَيَالاً سَارِياً. وَرَأَيْتُ الْفَتَاةَ كُتْلَةً حَمْرَاءَ مِنَ اللَّحْمِ لَا يَسْتَبِينُ لَهَا رَأْسٌ ، وَلَا قَدَمٌ ، وَقَدْ أَحَاطَتْ بِهَا أَكْوَامٌ مِنَ الْحِجَارَةِ الْمُخَضَّبَةِ بِدِمَائِهَا ، ثُمَّ رَأَيْتُ بِجَانِبِ هٰذِهِ الْجُثَثِ الثَّلَاثِ حُفْرَةً جَوْفَاءَ تَفْهَقُ[1] بِالدَّمِ ، فَعَلِمْتُ أَنَّهَا مَجْمَعُ دِمَاءِ هٰؤُلَاءِ الْمَسَاكِينِ ، فَشَعَرْتُ كَأَنَّ سَحَابَةً سَوْدَاءَ تَهْبِطُ عَلَى عَيْنِي قَلِيلاً قَلِيلاً حَتَّى غَابَ عَنْ نَظَرِي كُلُّ شَيْءٍ فَسَقَطْتُ فِي مَكَانِي لَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِمَّا حَوْلِي ، فَلَمْ أَسْتَفِقْ حَتَّى مَضَتْ دَوْلَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَفَتَحْتُ عَيْنِي فَإِذَا شَبَحٌ أَسْوَدُ يَدْنُو مِنِّي رُوَيْداً رُوَيْداً ، فَارْتَعْتُ لِمَنْظَرِهِ ، وَفَزِعْتُ إِلَى سَاقِ الشَّجَرَةِ فَاخْتَبَأْتُ وَرَاءَهُ ، فَمَا زَالَ يَتَقَدَّمُ حَتَّى صَارَ بِجَانِبِي فَأَشْعَلَ مِصْبَاحاً صَغِيراً كَانَ فِي يَدِهِ فَتَبَيَّنْتُهُ عَلَى نُورِهِ فَإِذَا عَجُوزٌ شَمْطَاءُ فِي زِيِّ الْمَسَاكِينِ وَسَحْنَتِهِمْ ، فَمَشَتْ تَتَصَفَّحُ وُجُوهَ الْقَتْلَى حَتَّى بَلَغَتْ مَصْرَعَ الشَّيْخِ فَجَثَتْ بِجَانِبِهِ سَاعَةً تَبْكِيهِ وَتَنْدُبُهُ ، ثُمَّ مَشَتْ إِلَى رَأْسِهِ وَأَطْرَافِهِ فَجَمَعَتْهَا وَضَمَّتْهَا إِلَى جُثَّتِهِ ، ثُمَّ احْتَفَرَتْ لَهُ حُفْرَةً تَحْتَ سَاقِ الشَّجَرَةِ فَدَفَنَتْهُ فِيهَا وَقَامَتْ عَلَى قَبْرِهِ تُوَدِّعُهُ وَتَقُولُ : « فِي سَبِيلِ اللهِ مَا لَقِيتَ فِي سَبِيلِي وَسَبِيلِ أَحْفَادِكَ الْبُؤَسَاءِ أَيُّهَا الشَّهِيدُ الْمَظْلُومُ ، وَفِي ذِمَّةِ اللهِ وَكَنَفِهِ رُوحٌ طَارَ عَنْ جَسَدِكَ ، وَجَسَدٌ نَسَمَةٌ تَرَكَ ، فَقَدْ كُنْتَ خَيْرَ النَّاسِ زَوْجاً وَأَباً وَأَطْهَرَهُمْ لِسَاناً وَيَداً وَأَشْرَفَهُمْ قَلْباً وَنَفْساً ، فَاذْهَبْ إِلَى رَبِّكَ لِتَلْقَى جَزَاءَكَ عِنْدَهُ وَاطْلُبْ إِلَيْهِ الرَّحْمَةَ لِجَمِيعِ النَّاسِ حَتَّى لِقَاتِلِيكَ وَظَالِمِيكَ ، وَاسْأَلْهُ أَنْ يُلْحِقَنِي

---

[1] درخت کے پتے جھڑنا [2] کسی کی مصیبت پر خوش ہونا

میں اسے پار کر گیا اور اس کے پرلے کنارے پر پہنچ گیا تو میں نے ایک خوفناک منظر دیکھا۔ جس کا انزاج تک میرے نفس سے چمٹا ہوا ہے۔ میں نے اسے بوڑھے کا مٹی میں لتھڑا ہوا جثہ دیکھا جس کے نہ سر تھا نہ ہاتھ پاؤں۔ پھر میں نے اس کا سر اور اس کے ہاتھ پاؤں اِدھر اُدھر پڑے دیکھے جیسے وہ ننگے سر ماتم کرنے والیاں ہوں اور نوجوان کو ایک گھنے درخت سے بندھا دیکھا جیسے وہ بھی اسکی ایک شاخ ہو۔ اسکی ساری رگوں کا خون بہہ گیا تھا۔ حتیٰ کہ وہ ایک تصویر یا خیال سا ہو گیا تھا۔ اور وہ نوجوان لڑکی گوشت کا سرخ سرخ لوتھڑا ہو گئی تھی۔ نہ اس کا سر تھا نہ پاؤں اس کے گرد اس کے خون میں رنگے ہوئے پتھروں کا ڈھیر تھا۔ پھر میں نے ان تینوں لاشوں کے پاس ایک بڑا گڑھا دیکھا جو خون سے بھرا ہوا تھا۔ تو میں سمجھ گیا کہ یہ ان مسکینوں کے خون کا نالہ ہے۔ مجھے ایسا محسوس ہوا گویا ایک سیاہ بادل آہستہ آہستہ میری آنکھوں پر اتر رہا ہے۔ حتیٰ کہ میری نظر سے ہر چیز غائب ہو گئی۔ میں وہیں گر پڑا اور مجھے اپنے ماحول کا کچھ بھی ہوش نہ رہا۔ رات گئے مجھے ہوش آیا۔ میں نے آنکھ کھولی تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ کوئی کالی کالی چیز میرے آہستہ آہستہ قریب آ رہی ہے۔ میں اسے دیکھ کر ڈر گیا۔ اور درخت کے تنے کے پیچھے چھپ گیا۔ وہ آگے بڑھتا گیا۔ حتیٰ کہ میرے قریب آ گیا تو اس نے ایک چھوٹا سا چراغ روشن کیا جو اسکے ہاتھ میں تھا۔ میں نے چراغ کی روشنی میں دیکھا تو ایک چڑیل سی بوڑھی مسکین صورت و ہیبت والی مقتولین کے چہرے کو ٹٹول رہی ہے۔ حتیٰ کہ وہ بوڑھے کی قتل گاہ تک پہنچ گئی وہ گھنٹہ بھر بیٹھی روتی رہی۔ پھر اس کے سر اور پاؤں کی طرف گئی۔ انہیں اٹھا کر اسی کے لاشے کے پاس رکھ دیا۔ پھر درخت کی جڑ میں ایک گڑھا کھود کر اسے دفن کر دیا اور قبر پر کھڑے ہو کر الوداعی کلمات کہنے لگی۔ اللہ کی راہ میں تو نے میرے اور اپنے بدنصیب پوتوں کے لئے اے مظلوم: یہ مصیبت اٹھائی اللہ کیلئے اور اس کی پناہ میں تیری روح تیرے جسم سے اڑ گئی اور تیرا جسم تیری قبر میں در آیا: تو بڑا اچھا شوہر۔ بڑا عمدہ باپ بڑے پاکیزہ دل اور زبان والا شریف النفس روح والا تھا۔ اپنے پروردگار کے پاس چلا جا تاکہ وہ تجھے جزا دے اس سے رحم کی درخواست کر حتیٰ کہ اپنے ظالموں اور قاتلوں کیلئے بھی اور میرے لئے ۔۔۔ کہ وہ مجھے بہت جلد تجھ سے ملا دے ۔۔۔۔۔

بلاءً وشيكاً ، فلا شيء يعزيني عنك بعد فراقك إلا الأمل في لقائك ، فأبكاني بكاؤها وأحزنني منظرها ، ووقع في نفسي أنها صادقة فيما تقول ، وأن شيخها شهيد من شهداء القضاء . وأحببت أن أقف على قصتها وقصته فبرزت من مخبئي ومشيت إليها فارتاعت لمرآي عند النظرة الأولى ، ثم سكتت كأنما ذكرت أن لا قيمة لمصائب الحياة بعد مصابها الذي نزل بها ، فابتدرتها بقولي : لا تراعي يا سيدتي فإنني رجل غريب عن هذا البلد لا أعرف من شأنه . ولا من شأن أهله شيئاً ، وقد رأيت الساعة موقفك على هذا القبر وتفجعك على ساكنه فرثيت لك وبكيت لبكائك وتمنيت لو أفضيت إليّ بذات نفسك علّني أستطيع أن أكون لك عوناً على همّك ، فاستعبرت باكية وأنشأت تحدثني وتقول :

إن زوجي لم يكن في يوم من أيام حياته لصاً ولا سارقاً ، بل قضى أيام شبابه وكهولته عاملاً مجداً لا يفتر ساعة واحدة عن السعي في طلب رزقه ورزق أهل بيته حتى كبر ولده ، وكان واحده ، فاشتد به ساعده واحتمل عنه بعد ما كان يستقل بحمله من الهم ، وما هو إلا أن نعمنا به وبمعونته حقبة من الدهر حتى نزلت به نازلة الموت فذهبت بحياته أحوج ما كنا إليه ، وخلف وراءه خمسة أولاد صغار لا يتجاوز أكبرهم العاشرة من عمره ، وكانت قد أدركت أباه الشيخوخة ، فاجتمع عليه همّ الكبر وهمّ الثكل فأصبح عاجزاً عن العمل لا يستطيعه إلا في الفينة بعد الفينة ، وأصبحنا جميعاً في حالة من الشقاء والبؤس لا يعرف مكانها من نفوسنا إلا من ألم به في حياته طرف منها حتى طلعت علينا شمس يوم من الأيام ، وليس في يدنا ما نقوّم به أصلاب صغارنا ،

(١) وقتاً فوقتاً

کیونکہ مجھے اب کوئی چیز بھی تسلی نہیں دے سکتی۔ مگر تجھ سے ملاقات کی اُمید" میں اس کے رونے کی وجہ سے رونے لگا۔ اس کے غمناک منظر سے میں کبیدہ خاطر ہو گیا۔ مجھے یقین ہو گیا کہ وہ جو کچھ کہہ رہی ہے اور اسکا بوڑھا فضلِ الٰہی کا شہید ہے مجھے ان دونوں کے قصے سے دلچسپی ہوئی۔ میں جہاں سے چھپا تھا۔ وہاں سے نکلا اور اسکی طرف بڑھا تو وہ دیکھتے ہی ڈر گئی۔ مگر پھر اسے اطمینان ہو گیا۔ گویا اسے اس بات کا خیال آگیا کہ جو مصیبت اس پر پڑی ہے اس کے بعد زندگی کی کسی مصیبت کی کیا قسمت ہو سکتی ہے میں نے جلدی سے اس سے کہا۔ محترمہ! آپ ڈریں نہیں۔ میں اس شہر میں ایک اجنبی ہوں انسان ہوں۔ میں اس شہر کے یا اس کے باشندوں کے بارے میں کچھ نہیں جانتا میں نے اس وقت آپ کو اس قبر پر کھڑے دیکھا۔ اور قبر والے پر آنسو بہاتے دیکھا تو مجھے آپ پر رحم آگیا اور میں آپ کے رونے کی وجہ سے رو پڑا۔ میری یہ خواہش ہوئی کہ آپ مجھ سے اپنے دل کی بات کہہ دیں۔ شاید میں آپ کے غم کے بارے میں آپ کی مدد کر سکوں۔ اسکی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور یوں گویا ہوئی "میرا شوہر زندگی بھر کبھی چور نہیں بنا۔ بلکہ اس نے اپنی جوانی اور پختہ عمری کام کاج میں بسر کی کہ کبھی بھی ایک گھڑی بھر کے لئے اپنے اور گھر والوں کیلئے رزق کی تلاش میں کبھی غفلت نہیں برتی۔ حتیٰ کہ اس کا بیٹا جوان ہو گیا۔ وہ اکلوتا بیٹا تھا۔ اس کے جوان ہونے سے اس کے بازو طاقتور ہو گئے اور اس کا بوجھ اٹھانے لگے۔ ابھی چند دنوں ہی ہم نے اس کا آرام و عیش دیکھا تھا کہ موت آگئی۔ اور اس کی زندگی کا ایسے وقت خاتمہ کر گئی کہ ہم اس کے بہت محتاج تھے۔ وہ اپنے پیچھے پانچ چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ گیا۔ سب سے بڑا دس سال سے زیادہ کا نہیں ہے۔ باپ بوڑھا ہو چکا تھا۔ اسے دو غم لگ گئے ایک بڑھاپے کا دوسرے بیٹے کے فوت ہونے کا۔ لہٰذا وہ کام کے قابل نہ رہا۔ البتہ گاہے بگاہے کچھ کر لیتا تھا۔ ہم سب کے سب ایک ایسی بدبختی میں مبتلا ہو گئے۔ جس کا صحیح اندازہ وہی شخص کر سکتا ہے۔ جس پر اس قسم کی مصیبت پڑی ہو حتیٰ کہ ایک دن سورج طلوع ہوا۔ تو ہمارے ہاتھ میں اتنا بھی نہ تھا کہ ہم اپنے بچوں کی کمر سیدھی رکھ سکیں۔ یا انہیں

وَلَا مَا نُعَلِّلُهُمْ بِهِ تَعْلِيلًا ، فَأَسْقَطَ فِي يَدِنَا وَعَلِمْنَا أَنَّا هَالِكُونَ جَمِيعاً إِنْ لَمْ يَتَدَارَكْنَا اللهُ بِرَحْمَةٍ مِنْ عِنْدِهِ فَلَمْ أَرَ بُدّاً مِنْ أَنْ أَلْجَأَ إِلَى الْخُطَّةِ الَّتِي يَلْجَأُ إِلَيْهَا كُلُّ مُضْطَرٍّ عَدِيمٍ ، فَبَرَزْتُ إِلَى النَّاسِ أَتَعَرَّضُ لِمَعْرُوفِهِمْ وَأَسْتَنْدِي مَاءَ أَكُفِّهِمْ فَلَمْ أَجِدْ بَيْنَهُمْ مَنْ يُحْسِنُ إِلَيَّ بِجُرْعَةٍ أَوْ مُضْغَةٍ ، وَلَا مَنْ يَدُلُّنِي عَلَى سَبِيلِ ذَلِكَ ، وَكَانَ أَكْبَرُ مَا حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ وَصَرَفَ وُجُوهَهُمْ عَنِّي أَنِّي لَا أَلْبَسُ مُرَقَّعَةَ الشَّحَّاذِينَ ، وَلَا أَحْمِلُ رَكْوَتَهُمْ فَعُدْتُ إِلَى مَنْزِلِي وَبَيْنَ جَنْبَيَّ مِنَ الْهَمِّ مَا اللهُ بِهِ عَلِيمٌ ، فَرَأَيْتُ الْأَطْفَالَ سُهَّداً يَتَضَاغَوْنَ جُوعاً ، وَرَأَيْتُ الشَّيْخَ جَالِساً بَيْنَهُمْ يَبُلُّ تُرْبَةَ الْأَرْضِ بِلَمْوعِهِ وَيَقْرَعُ كَفَّهُ بِكَفِّهِ لَا يَعْلَمُ مَاذَا يَصْنَعُ ، وَلَا كَيْفَ يَحْتَالُ ، وَلَوْ أَنَّ شَخْصَ الْمَوْتِ بَرَزَ إِلَيَّ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ لَكَانَ مَنْظَرُهُ أَهْوَنَ عَلَى نَفْسِي مِنْ مَنْظَرِ هَؤُلَاءِ الصِّبْيَةِ ، وَهُمْ يُحَدِّقُونَ فِي وَجْهِي عِنْدَ دُخُولِي وَيَلُوذُونَ حَوْلِي لِيَرَوْا هَلْ عُدْتُ إِلَيْهِمْ بِمَا يَسُدُّ جَوْعَتَهُمْ ؟ وَمَا عُدْتُ إِلَيْهِمْ إِلَّا بِالْيَأْسِ الْقَاتِلِ وَالْكَمَدِ الشَّامِلِ ؟ فَتَقَدَّمْتُ نَحْوَ الشَّيْخِ ، وَقُلْتُ لَهُ : إِنَّ فِي دَيْرِ الْمَدِينَةِ كَمَا يَزْعُمُونَ مَالاً لِلصَّدَقَاتِ يَتَوَلَّى الْكَاهِنُ الْأَعْظَمُ إِنْفَاقَهُ عَلَى الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ فَلَوْ ذَهَبْتَ إِلَيْهِ وَكَشَفْتَ لَهُ حَالَكَ وَسَأَلْتَهُ أَنْ يَمْنَحَكَ عُلَالَةً تَسْتَعِينُ بِهَا عَلَى أَمْرِكَ لَرَجَوْتُ أَنْ تُ[illegible] لَوْعَةَ هَؤُلَاءِ الْأَطْفَالِ الْمَسَاكِينِ ، فَاسْتَنَارَ وَجْهُهُ بِنُورِ الْأَمَلِ وَقَامَ إِلَى عَصَاهُ فَاعْتَمَدَ عَلَيْهَا وَمَشَى إِلَى الدَّيْرِ حَتَّى بَلَغَهُ فَصَعِدَ إِلَى حُجْرَةِ الْكَاهِنِ حَتَّى وَقَفَ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَنَفَضَ لَهُ جُمْلَةَ حَالِهِ وَسَكَبَ تَحْتَ قَدَمَيْهِ جَمِيعَ مَا أَبْقَتِ الْأَيَّامُ فِي جَفْنَيْهِ الْقَرِيحَيْنِ مِنْ دُمُوعٍ ، فَاسْتَقْبَلَهُ الْكَاهِنُ بِأَقْبَحِ مَا يُسْتَقْبَلُ بِهِ مَسْؤُولٌ سَائِلًا وَقَالَ لَهُ : إِنَّ الدَّيْرَ لَا يُحْسِنُ إِلَّا إِلَى الَّذِينَ أَسْلَفُوهُ الْإِحْسَانَ

---

۱ چھری تیز کرنا

کچھ بھی بہلا سکیں۔ ہمیں یقین ہوگیا کہ اگر رحمت الٰہی نے مدد نہ کی تو ہم سب ہلاک
ہو جائیں گے لہٰذا مجھے سوائے اسکے کوئی چارہ کار نظر نہ آیا جس کی طرف ہر مفلس پریشان
حال پناہ پکڑتا ہے۔ میں نکلی تا کہ لوگوں سے خیرات مانگوں اور انکی ہتھیلی کے پانی سے
تری حاصل کروں تو میں نے کسی ایک کو بھی نہ پایا جو ایک گھونٹ یا ایک بوٹی دے
دے یا اس کی طرف میری رہبری کرے۔ سب سے بڑی چیز جو میرے اور ان کے درمیان
حائل تھی وہ یہ تھی کہ میں بھیک مانگنے والوں کی طرح گدڑی پہنے ہوئے نہ تھی۔ نہ میرے
پاس ڈھوبرا تھا۔ لہٰذا میں گھر لوٹ آئی۔ میرے دِل میں ایک ایسا غم تھا جسے خدا ہی
جانتا ہے۔ میں نے دیکھا کہ بچے بیدار ہیں اور بھوک سے بلبلا رہے ہیں اور بڈھا
ان کے بیچ میں بیٹھا ہُوا ہے اور اپنے آنسوؤں سے زمین کو تر کر رہا ہے اور ہاتھ مل
رہا ہے۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ کیا کرے۔ کیا حیلہ کرے۔ اگر اس وقت موت میرے
سامنے آجاتی تو ان بچوں کے اس منظر سے میرے لئے اس کا منظر آسان تھا۔ جب میں
داخل ہوئی تو وہ میرا مُنہ تکنے لگے اور میرے ارد گرد گھومنے لگے کہ میں انکی بھوک
مارنے کیلئے کچھ لائی ہُوں۔ حالانکہ میں مار ڈالنے والی نااُمیدی اور غم کامل کے سوا کچھ نہ
لائی تھی۔ میں بوڑھے کی طرف بڑھی اور اس سے کہا شہر کے کینسے میں خیرات کا کچھ مال
ہے جس کو فقراء پر خرچ کرنے کا اختیار کاہنِ اعظم کو ہے اگر آپ وہاں جائیں اور
اس سے اپنی ضرورت کا اظہار کریں۔ اور تھوڑا سا اس سے طلب کریں۔ تو ہمیں
اُمید ہے کہ ہم ان مسکین بچوں کی آگ بجھا دیں گے۔ یہ سُن کر اُمید سے اس کا
چہرہ چمکنے لگا۔ اپنی لاٹھی کی طرف بڑھا اور ٹیک لگاتا ہُوا کلیسا کی طرف روانہ
ہُوا۔ وہاں پہنچا تو کاہن کے حجرے پر جا کر اس کے سامنے کھڑا ہوگیا۔ اس سے
سب کچھ حال واشگاف کر دیا۔ اور جو کچھ آنسو اسکی زخمی پلکوں میں زمانے نے
چھوڑے تھے۔ سارے ہی اس کے قدموں تلے بہا دیئے۔ کاہن نے اس کا بُری طرح
استقبال کیا کہ اس سے زیادہ بُرا سلوک کسی سائل کے ساتھ نہیں کیا جا سکتا۔
اور اس سے کہا کہ کینسہ تو صرف انہی لوگوں کے ساتھ احسان کرتا ہے۔
جنہوں نے پہلے اس کے ساتھ احسان کیا ہو۔

قَبْلُ ، وَمَا كُنْتَ فِيْ يَوْمٍ مِنْ أَيَّامِ رَغَدِكَ وَرِخَائِكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ إِلَيْهِ فَاذْهَبْ لِشَأْنِكَ فَأَبْوَابُ الْعَيْشِ وَاسِعَةٌ بَيْنَ يَدَيْكَ ، فَإِنْ ضَاقَتْ بِكَ فَأَبْوَابُ الْحَرَامِ أَوْسَعُ مِنْهَا ، فَخَرَجَ مِنْ حَضْرَتِهِ كَئِيْبًا مَحْزُوْنًا لَا يُرٰى فَضَاءُ الدُّنْيَا فِيْ نَظَرِهِ إِلَّا كَكِفَّةِ الْحَابِلِ أَوْ أُفْحُوْصِ الْقَطَاةِ حَتّٰى نَزَلَ إِلٰى سَاحَةِ الدَّيْرِ فَلَمَحَ فِيْ إِحْدٰى زَوَايَاهُ غِرَارَةَ دَقِيْقٍ فَحَدَّثَتْهُ نَفْسُهُ بِهَا ، وَمَا كَانَتْ تُحَدِّثُهُ لَوْلَا الْعَوَزُ وَالْفَاقَةُ ، ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْحَيَاءُ فَأَغْضٰى عَنْهَا وَاسْتَمَرَّ سَائِرًا فِيْ طَرِيْقِهِ حَتّٰى صَارَ بِجَانِبِهَا فَوَقَعَ نَظَرُهُ عَلَيْهَا مَرَّةً أُخْرٰى فَعَاوَدَهُ حَدِيْثُهُ الْأَوَّلُ فَحَاوَلَ دَفْعَهُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَجَلَسَ بِجَانِبِهَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ وَيَقُوْلُ : إِنَّ الطَّعَامَ طَعَامُ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ ، وَأَنَا فَقِيْرٌ مِسْكِيْنٌ ، لَا أَعْلَمُ أَنَّ بَيْنَ أَسْوَارِ هٰذِهِ الْمَدِيْنَةِ ، وَلَا فِيْ جَمِيْعِ أَرْبَاضِهَا رَجُلًا أَحْوَجُ ، وَلَا أَفْقَرُ مِنِّيْ ، فَإِنْ كَانَ الطَّمَعُ فِيْ هٰذِهِ الْغِرَارَةِ جَرِيْمَةً فَقَدْ أَذِنَ لِيَ الْكَاهِنُ بِارْتِكَابِ الْحَرَامِ فِيْ سَبِيْلِ الْعَيْشِ ، ثُمَّ مَشٰى إِلَيْهَا فَاحْتَمَلَهَا عَلٰى ظَهْرِهِ وَمَشٰى بِهَا جَاهِدًا مُتَرَجِّحًا ، فَمَا تَجَاوَزَ عَتَبَةَ الدَّيْرِ حَتّٰى أَثْقَلَهُ الْحَمْلُ وَشَعَرَ أَنَّهُ عَاجِزٌ عَنِ الْمَسِيْرِ فَحَدَّثَتْهُ نَفْسُهُ بِإِلْقَائِهِ عَنْ ظَهْرِهِ ، ثُمَّ تَمَثَّلَ لَهُ مَنْظَرُ أَحْفَادِهِ الصِّغَارِ ، وَهُمْ أَلْقَاءٌ تَحْتَ جُدْرَانِ الْبَيْتِ يَتَضَوَّرُوْنَ جُوْعًا فَتَحَامَلَ عَلٰى نَفْسِهِ وَمَشٰى يَعْتَمِدُ عَلٰى عَصَاهُ مَرَّةً ، وَعَلَى الْجِدَارِ مَرَّةً أُخْرٰى حَتّٰى نَالَ مِنْهُ الْجَهْدُ فَأَحَسَّ كَأَنَّ أَنْفَاسَهُ قَدْ جَمَدَتْ فِيْ صَدْرِهِ لَا تَهْبِطُ ، وَلَا تَعْلُوْ ، وَأَنَّ مَا كَانَ بَاقِيًا فِيْ عَيْنَيْهِ مِنْ نُوْرٍ قَدِ انْطَفَأَ دَفْعَةً وَاحِدَةً فَأَصْبَحَ لَا يَرٰى شَيْئًا مِمَّا حَوْلَهُ ، وَإِذَا نَفْثَةٌ مِنْ دَمٍ قَدْ دَفَقَتْ مِنْ صَدْرِهِ فَانْحَدَرَتْ

---

۱ آتا ۲ تفتیش ۳ عظمت نو عمری

تو اپنی خوش عیشی و خوشحالی میں کسی دن بھی محسنین میں سے نہیں ہوا ۔ لہٰذا اپنا راستہ لے زندگی کے دروازے تیرے سامنے کھلے ہیں ۔ اگر یہ راہ تنگ ہو جائے تو جرائم کی راہ اس سے زیادہ وسیع ہے ۔ وہ اسکی بارگاہ سے سخت غمگین لوٹا ۔ فضائے عالم اسکی آنکھوں میں جال لگانے والے کی کچھی کی طرح یا ٹیڑی کے انڈے سینے کی جگہ کی طرح تنگ تھی حتیٰ کہ وہ کلیسا کے صحن کی طرف اترا اس نے ایک کونے میں آٹے کی بوری دیکھی ۔ دِل نے کہا اسے لے چل ۔ اگر محتاجی اور فاقہ مستی نہ ہوتی تو اسے اس بات کا خیال تک نہ آتا ۔ پھر شرم دامنگیر ہوئی اور اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں ۔ وہ چلتا رہا حتیٰ کہ اس تک پہنچ گیا ۔ دوسری بار پھر اسکی نظر اس بوری پر پڑی پھر وہی پہلا خیال دامن گیر ہوا اس نے اسے دفع کرنا چاہا مگر نہ کر سکا وہ اس کے پاس بیٹھ کر دِل ہی دِل میں کہنے لگا ۔ یہ رزق فقراء کے لئے ہے ۔ اور میں فقیر مسکین ہوں میں سمجھتا ہوں کہ اس شہر پناہ اور اس سرزمین میں مجھ سے بڑھ کر کوئی فقیر و محتاج نہیں ۔ اگر اس بوری کا لالچ جرم بھی ہو تو کاہن نے مجھے زندگی گزارنے کے لئے اجازت دے دی ہے ۔ لہٰذا وہ اس کی طرف بڑھا اور بوری کو پیٹھ پر لاد کر گرتے پڑتے چلا کنیسہ کی چوکھٹ سے پار نہ ہوا تھا کہ بوجھ نے اسے عاجز کر دیا ۔ اسے احساس ہوا کہ وہ اٹھا نہیں سکتا ۔ لہٰذا دِل نے کہا اسے پیٹھ سے پھینک دے مگر چھوٹے چھوٹے پوتوں کی صورتیں آنکھوں کے سامنے گھوم گئیں ۔ کہ وہ گھر کی دیوار تلے پڑے بلبلا رہے ہیں ۔ اس نے تحمل سے کام لیا اور ایک بار پھر لاٹھی اور دیوار کا سہارا لے کر چل کھڑا ہوا مگر سخت تھکاوٹ محسوس ہوئی اور ایسا لگا جیسے سینے میں سانس جم گیا ہو کہ نہ چڑھتا ہے نہ اُترتا ہے اس کی آنکھوں کی روشنی دفعتاً بجھ گئی ، وہ ادگرد کچھ بھی نہ دیکھ سکا ۔ اچانک سینے سے خون آیا ۔

عَلَى رِدَائِهِ فَسَقَطَ فِي مَكَانِهِ مَغْشِيّاً عَلَيْهِ، وَلَمْ يَزَلْ عَلَى حَالِهِ تِلْكَ حَتَّى مَرَّ بِهِ الْعَسَسُ فَرَأَوْهُ وَرَأَوْا الْغَرَارَةَ بِجَانِبِهِ فَارْتَابُوا بِهِ، وَكَانَ رُهْبَانُ الدَّيْرِ قَدْ أَخَذُوا يَتَصَايَحُونَ فِيمَا بَيْنَهُمْ: الْغَرَارَةَ! الْغَرَارَةَ! وَيَنْشُدُونَهَا فِي أَنْحَاءِ الدَّيْرِ حَتَّى يَئِسُوا مِنْهَا فَخَرَجُوا يَطْلُبُونَهَا فِي كُلِّ مَكَانٍ حَتَّى الْتَقَوْا بِالْعَسَسِ حَوْلَ مَصْرَعِ الشَّيْخِ فَعَرَفُوا ضَالَّتَهُمْ، وَمَا هِيَ إِلَّا سَاعَةٌ حَتَّى كَانَتِ الْغَرَارَةُ فِي الدَّيْرِ وَكَانَ الشَّيْخُ فِي السِّجْنِ، ثُمَّ كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ مَا رَأَيْتُ مِنْ أَمْرِهِ، فَوَاأَسَفَاهُ عَلَيْهِ لَقَدْ مَاتَ شَهِيداً مَظْلُوماً، وَوَارَحْمَتَاهُ لِي وَلِأَطْفَالِي الْبُؤَسَاءِ الْمَسَاكِينِ مِنْ بَعْدِهِ!.

ثُمَّ نَهَضَتْ مِنْ مَكَانِهَا وَمَسَحَتْ عَبْرَتَهَا بِطَرَفِ رِدَائِهَا وَنَظَرَتْ إِلَى الْقَبْرِ نَظْرَةً طَوِيلَةً وَقَالَتْ: «الْوَدَاعَ يَا رَفِيقَ صِبَايَ، وَعِمَادَ شَيْخُوخَتِي! الْوَدَاعَ يَا خَيْرَ الْأَزْوَاجِ وَأَبَرَّ الْعُشَرَاءِ! الْوَدَاعَ حَتَّى يَجْمَعَ اللهُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي دَارِ جَزَائِهِ» ثُمَّ انْكَفَأَتْ رَاجِعَةً فِي الطَّرِيقِ الَّتِي جَاءَتْ مِنْهَا.

وَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ تَغَلْغَلَ شَخْصُهَا فِي أَعْمَاقِ الظَّلَامِ حَتَّى رَأَيْتُ شَبَحاً آخَرَ يَتَرَاءَى مِنْ حَيْثُ اخْتَفَى الشَّبَحُ الْأَوَّلُ وَمَا زَالَ يَتَقَدَّمُ نَحْوِي مُتَسَلِّلاً يَخْتَلِسُ خُطُوَاتِهِ اخْتِلَاساً فَاخْتَبَأْتُ وَرَاءَ الشَّجَرَةِ لِأَرَى مَا هُوَ صَانِعٌ، وَكَانَ الْقَمَرُ قَدْ بَدَأَ يُشْرِفُ عَلَى الْوُجُودِ مِنْ مَطْلَعِهِ وَيُرْسِلُ الْخُيُوطَ الْأُولَى مِنْ أَشِعَّتِهِ عَلَى تِلْكَ السَّاحَةِ الْكُبْرَى فَرَأَيْتُ الشَّبَحَ عَلَى نُورِهِ فَإِذَا فَتَاةٌ جَمِيلَةٌ بَاكِيَةٌ لَمْ أَرَ فِي حَيَاتِي دَمْعَةً عَلَى خَدٍّ أَجْمَلَ مِنْ دَمْعَتِهَا عَلَى خَدِّهَا، فَدَارَتْ بِعَيْنَيْهَا لَحْظَةً حَتَّى وَقَعَ نَظَرُهَا عَلَى جُثَّةِ الْمَصْلُوبِ بَيْنَ أَعْوَادِ الشَّجَرَةِ فَمَشَتْ إِلَيْهِ وَمَدَّتْ يَدَهَا إِلَى الْحَبْلِ الْمَشْدُودِ بِهِ فَعَالَجَتْ عُقْدَتَهُ حَتَّى انْحَلَّتْ ثُمَّ احْتَمَلَتْهُ

اچھ کیدار

اور اسکی چادر پر گر گیا۔ لہٰذا وہ وہیں بیہوش ہوکر گر پڑا اسی حالت میں تھا کہ پہرے دار ادھر سے گذرے انہوں نے دیکھا کہ بوری بوڑھے کے برابر پڑی ہوئی ہے لہٰذا انہیں شک ہُوا۔ کنیسے کے راہب ٹہل رہے تھے۔ بوری بوری تا آنکہ ناامید ہوگئے تو ادھر اِدھر اُدھر تلاش کرنے لگے حتیٰ کہ پہرہ داروں سے بوڑھے کے پاس ملاقات ہوگئی۔ انہوں نے گمشدہ بوری کو پہچان لیا۔ گھنٹہ بھر نہ گزرا تھا کہ بوری کنیسے میں اور بڈھا جیل میں تھا۔ پھر اس کے بعد جو کچھ ہُوا آپ نے دیکھا۔ افسوس ہے کہ اس پردہ شہید مظلوم مرا۔ خدا مجھ پر اور میرے مصیبت زدہ مسکین بچوں پر اس کے بعد رحم فرمائے؟ پھر وہ اپنی جگہ سے اُٹھی۔ اپنی چادر سے آنسو صاف کئے اور دیر تک قبر کی طرف دیکھتی رہی۔ پھر بولی۔ الوداع۔ اے بہترین شوہر اور اے بہترین دوست الوداع اے بچپن کے ساتھی اے میرے بڑھاپے کے سہارے الوداع۔ حتیٰ کہ اللہ ہمیں تمہیں ملا دے اپنے دار الجزا میں پھر وہ اسی راستے سے واپس چلی گئی جدھر سے آئی تھی؟ ابھی تاریکی میں اسکی پرچھائیں غائب ہی ہوئی تھی کہ دوسری پرچھائیں اسی طرف سے دکھائی دی۔ وہ چپکے چپکے آہستہ آہستہ بڑھی تو میں درخت کی آڑ میں ہوگیا۔ دیکھوں کیا کرتا ہے۔ چاند طلوع ہوچکا تھا۔ اور اس بڑے میدان میں اپنی شعاعوں کے تار پھیلا رہا تھا۔ میں نے آنے والی پرچھائیں کو چاند کی روشنی میں دیکھا۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک حسین وجمیل لڑکی روتی ہوئی آرہی ہے۔ میں نے عمر بھر کوئی آنسو اتنے حسین رُخساروں پر کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اس نے اِدھر اُدھر نظر گھمائی تو اس کی نگاہ درختوں کی شاخوں کے مصلوب پر پڑی وہ اس کی طرف بڑھی اور بندھی ہوئی رسی کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اسکی گرہ کھولی تو وہ کھل گئی۔ پھر اس

عَلَى يديها وأضجعته على الأرض ووقفت بجانبه ساعة تنظر إليه جامدة ساكنة كأنها غير آبهة ولا حافلة ثم هتفت صارخة : واشقيقاه ! وسقطت فوقه تضمّه وتقبّله وتلثم شعره وجبينه وتزفر فيما بين ذلك زفيراً متداركاً كأنما تنفث أفلاذ كبدها نفثاً ، حتى نال منها الجهد فترنحت قليلاً ثم هوت بجانبه هوي الجذع الساقط لا حراك بها ، فأهمني أمرها وخفت أن يكون قد لحق بها مكروه فمشيت إليها حتى صرت بجانبها فشعرت بأنفاسها الضعيفة تتردد في صدرها ، فعلمت أنها حية فجلست فوق رأسها أندبها وأدعو الله لها حتى استفاقت بعد هنيهة فرأتني بجانبها فنظرت إليّ نظرة حائرة ، ثم تقدمت نحوي وقالت : على من تبكي أيها الرجل الغريب ؟ قلت : أبكي عليك يا سيدتي وعلى فقيدك البائس المسكين ، قالت : نعم إنه بائس مسكين فابك عليه يا سيدي كثيراً فقد كان زينة الشباب وزهرة الحياة وريحانة النفوس ومتعة الأفئدة والقلوب ، ولقد ظلموه إذ قتلوه فما كان قاتلاً ولا مجرماً ، ولكنه رجل رأى عرضه فريسة في يد من يريد [illegible] فقطع تلك اليد الممتدة إليه وانتقم لنفسه وللشرف والفضيلة منها ، ولو أنصفوه لاستبقوه رحمة به وبشبابه ، فما أجرم من ذاد عن عرضه ولا أثم من قتل قاتله . قلت : هل لك أن تقصي عليّ قصته يا سيدتي ؟ قالت : نعم .

نزل قريتنا صباح يوم من الأيام قائد من قواد الأمير الذين يطوفون البلاد لجمع الضرائب فمر بأبيات القرية بيتاً بيتاً حتى بلغ منزلنا وكنت واقفة على بابه فنظر إليّ نظرة مريبة طار لها قلبي رعباً وفرقاً ثم سألني عن أخي فأرشدته إلى مكانه فسأله عن المال فاستنسأه إياه أياماً قلائل حتى يبيع غلته فأبى إلا

---

۱ تار تار ہونا ۔ کپڑا پھاڑنا
۲ پارہ پارہ ہونا ۔

نے لاش کو اپنے ہاتھوں پر لیا اور زمین پر لٹا دیا۔ ایک گھڑی بھر وہ اسے نہایت سکون سے دیکھتی رہی۔ جیسے اسے کوئی پرواہ نہ ہو۔ پھر یک لخت پھوٹ پڑی۔ ارے بھیا۔ وہ اس پر گر پڑی کبھی اسے اپنے سینے سے لگاتی اور کبھی اسے بوسہ دیتی کبھی اس کے بالوں اور پیشانی کو چومتی اور اس درمیان میں پے در پے ایسی آہیں بھرتی جیسے وہ جگر کے ٹکڑے اُگل رہی ہو۔ حتیٰ کہ تھک گئی۔ پھر کچھ لڑکھڑائی اور میت کے برابر گر پڑی جیسے درخت کا تنا گر پڑے۔ وہ بے حس و حرکت تھی۔ مجھے اس کے معاملہ سے دلچسپی ہوگئی۔ میں ڈرا کہیں اسے کوئی آواز نہ پہنچ جائے۔ لہٰذا اسکی طرف بڑھا۔ یہاں تک کہ اس کے کمزور سانس اس کے سینے میں لڑکھڑا رہے ہیں۔ مجھے معلوم ہوگیا کہ وہ زندہ ہے۔ میں اس کے سر کی طرف بیٹھ کر رونے اور دُعا کرنے لگا۔ حتیٰ کہ کچھ دیر بعد اسے ہوش آگیا اس نے مجھے اپنے برابر دیکھا تو حیرت سے دیکھنے لگی۔ پھر میری طرف بڑھی اور بولی۔ اے اجنبی تو کیوں روتا ہے۔ میں نے کہا۔ محترمہ۔ آپ پر اور آپ کے مرحوم مصیبت زدہ مسکین بھائی پر روتا ہوں۔ وہ بولی۔ ہاں! وہ مصیبت زدہ مسکین تھا۔ محترم۔ آپ جتنا چاہے رو لیجئے۔ وہ زینت شباب گل زندگی۔ ریحان قلوب اور تسکین نفوس تھا۔ انہوں نے اسے قتل کرکے ظلم کا ارتکاب کیا ہے۔ کیونکہ وہ قاتل تھا۔ نہ مجرم۔ البتہ اس نے دیکھا کہ اس کی آبرو بے حرمتی کرنیوالے کے ہاتھ لگ گئی ہے۔ لہٰذا اس نے بڑھنے والے ہاتھ کو کاٹ ڈالا۔ اور اپنے نفس، اپنی شرافت اور اپنی فضیلت کا بدلہ لے لیا۔ اگر لوگ انصاف کرتے تو ضرور اسکی جوانی پر اور اس پر رحم کرتے، کیونکہ جو شخص اپنی آبرو سے مدافعت کرے وہ مجرم نہیں ہوسکتا۔ نہ اپنے قاتل کو قتل کرنے والا گناہ گار ہوسکتا ہے۔ میں نے کہا محترمہ۔ کیا آپ مجھے اسکا قصہ سنا سکتی ہیں؟ اس نے کہا۔ ہاں! ایک دن صبح صبح ہمارے گاؤں میں بادشاہ کا ایک سپہ سالار آیا جو شہر شہر چکر لگا کر ٹیکس وصول کرتے ہیں۔ وہ گاؤں کے ایک ایک گھر سے گذرا حتیٰ کہ ہمارے گھر بھی پہنچ گیا۔ میں دروازے میں کھڑی تھی۔ تو اس نے مجھے بُری نگاہ سے دیکھا۔ میرا دل خوف سے بھر گیا۔ ہوگیا۔ پھر مجھ سے میرے بھائی کے بارے میں معلوم کیا۔ میں نے اسے وہاں تک پہنچا دیا۔ اس نے میرے بھائی سے مطالبہ کیا۔ تو اس نے چند دنوں کی مہلت طلب کی تاکہ اپنا غلہ بیچ سکے۔

أَن يَنقلَهُ السَّاعةَ أَوْ يأخذني رَهينةً عندَهُ إلى يَوْم الوفاءِ . وَغَمَزَ في بَعض أعوانِهِ فَدارُوا حَوْلي وَكُنتُ أَسمَعُ قَبلَ اليوم حديثَ أُولئكَ الفتيات الشقيات اللَّواتي يَدْخلنَ رَهائنَ في قَصرِ الأميرِ فلا يَخرُجنَ مِنهُ إلاَّ ساقطاتٍ أَوْ محمولاتٍ ، فَفَزِعتُ إلى أَخي وَلصقتُ بِهِ فوَقفَ بَيْني وَبَينَ الرَّجلِ ، وَقالَ لَهُ : لا شأنَ لكَ مَعَ الفتاةِ إنَّما أنا صاحِبُ المالِ وَأنا المأخُوذُ بِهِ مِنْ دُونِ النَّاسِ جَميعاً ، فإنْ كانَ لا بُدَّ لكَ مِن رَهينةٍ فأنا رَهينةُ مالِكَ حتَّى يَصِلَ إليكَ ، فقالَ لهُ لا بُدَّ لي مِنَ المالِ أوِ الرَّهينةِ وَلا بُدَّ أَن تكُونَ الرَّهينةُ كما أُريدُ ، فإنْ أَبَيتَ فَحَياتُكَ فِداءٌ عَنها ، فغَضِبَ أخي غَضبةً انتفضَ لها جَبينُهُ عرقاً وَلمْ أَرَهُ في ساعةٍ مِن ساعاتِ غَضَبِهِ قبلَ اليومِ وَقالَ لهُ : فلتكُنْ حَياتي فِداءً لِشَرَفي ، ثُمَّ جَرَّدَ سَيفَهُ وَضَرَبَهُ بِهِ ضَربةً طارتْ بِرَأسِهِ وَوَقفَ في مَكانِهِ لا يَبرحُهُ وَسَيفُهُ يَقطُرُ دماً حَتَّى غَلَّهُ[1] الأعوانُ واحتمَلُوهُ إلى السِّجنِ ، فتِلكَ حَياتُهُ يا سَيِّدي وَذاكَ مَماتُهُ ، فَلَئِنْ بَكَيتُهُ أَنا أَبكي فَتى الفِتيانِ هِمَّةً وَنَجدةً ، وَنادِرةَ الرِّجالِ عِزَّةً وَإباءً وَأفضلَ الأُخوةِ رَحمةً وَحَناناً .

ثُمَّ قالتْ : هَل لكَ أَن تُعينَني يا سَيِّدي عَلى مُوارَاتِهِ قَبلَ أَن يَحُولَ النَّهارُ بَيني وَبَينَهُ فقدْ أَصبحتُ واهيةً مُتَضَعْضِعَةً لا أَقوى عَلى شيءٍ ، فقُمتُ إلى الشَّجرةِ فاحتفرتُ حَوْلَ ساقِها حُفرةً بِجانبِ حُفرةِ الشَّيخِ فَوارَيتُهُ فيها ، فتقدَّمتِ الفتاةُ نحوَ القبرِ وَجَثتْ بجانبِهِ ساعةً مُطرِقةً ساكنةً ، لا أَعلمُ هَلْ هِيَ باكيةٌ أَوْ ذاهلةٌ حتَّى فارقتْ مَكانَها ؟ فرأيتُ تُربةَ القبرِ مُخضلَةً بِدُموعِها ثُمَّ مَدَّتْ يَدَها إليَّ وَقالتْ : شُكراً لكَ يا سَيِّدي فقدْ أَعَنتَني عَلى مَوْقِفٍ قَلَّما يَجِدُ فيهِ مُستَعِينٌ مُعيناً ، وَمَضتْ لِسَبيلِها .

---

[1] غيب لگانا يا كمزور، عاجز هونا

سپہ سالار نے کہا۔ ابھی دو ورنہ اس لڑکی کو ادائیگی کے دن تک گروی رکھو۔ اس نے اپنے مددگاروں کو اشارہ کیا تو انہوں نے مجھے گھیرے میں لے لیا۔ میں اس سے قبل ان نوجوان بدبخت لڑکیوں کے واقعات سن چکی تھی جو بادشاہ کے محل میں گروی رہتی ہیں تو وہاں سے بے آبرو ہو کر نکلتی ہیں۔ میں بھائی کی طرف دوڑی اور اس سے لپٹ گئی۔ وہ میرے اور سپہ سالار کے درمیان حائل ہو گیا۔ اور بولا آپ کو لڑکی سے کیا تعلق۔ مال والا میں۔ میں ہی ماخوذ ہو سکتا ہوں اگر رھن کی ضرورت ہے۔ تو میں ہی گروی ہو سکتا ہوں۔ اس نے کہا جب تک مال نہ پہنچے ٹیکس دو یا لڑکی۔ مال مرہون میری مرضی کے مطابق ہو گا۔ اگر تو انکار کرتا ہے تو اپنی زندگی سے ہاتھ دھولے۔ میرے بھائی کو سخت غصہ آگیا اور اسکی پیشانی سے پسینہ ٹپکنے لگا۔ جسے میں نے کبھی غصے کی حالت میں اس طرح نہ دیکھا تھا۔ وہ بولا میری زندگی میری شرافت پر قربان پھر اس نے تلوار سونت کر اسکی گردن اڑا دی۔ وہ وہیں کھڑا رہا۔ اسکی تلوار سے خون ٹپک رہا تھا۔ حتیٰ اس کے مددگاروں نے طوق در گلو کر کے قید خانے پہنچا دیا۔

اے محترم! یہ ہے اسکی زندگی اور یہ ہے اسکی موت۔ اگر میں اسے روتی ہوں تو میں ایک کامل ہمت و جرأت والے جوان ہمت و غیرت والے نادر انسان اور بہترین رحم دل والے بھائی کو روتی ہوں؟ اے محترم۔ کیا آپ اسکی نعش کے چھپانے میں میری مدد کر سکتے ہیں قبل اس کے کہ دن نکل آئے۔ کیونکہ میں بڑی کمزور ہو گئی ہوں۔ مجھ سے تو کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ میں درخت کی طرف گیا اور اس کے تنے کے نیچے بوڑھے کی قبر کے برابر گڑھا کھودا اور اس میں چھپا دیا۔ لڑکی قبر کی طرف آئی اور تھوڑی دیر سر جھکائے بیٹھی رہی۔ پتہ نہیں وہ رو رہی تھی یا بیہوش تھی۔ حتیٰ کہ وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ میں نے دیکھا تو قبر کی مٹی اس کے آنسوؤں سے بھیگی ہوئی تھی پھر اس نے میری طرف ہاتھ بڑھایا اور کہا شکریہ۔ کیونکہ آپ نے میری ایسے وقت مدد کی ہے جبکہ بہت کم کوئی مدد کرتا ہے۔ یہ کہہ کر اس نے اپنی راہ لی۔

فأتبعتها نظري حتى اختفت آخر طية من طيات ردائها ، فعدت إلى نفسي ، فإذا جثة الفتاة المرجومة لا تزال مكانها فهاجني منظرها وقلت في نفسي : إنني لا أدخر لنفسي عملاً أرجو فيه رحمة الله وإحسانه يوم جزائه ، أفضل من مواراة هذه المسكينة التراب ، فاحتفرت لها حفرة بجانب حفرة الشهيدين ثم ألقيت عليها ردائي واحتملتها على يدي حتى أضجعتها في حفرتها ، فإني لأحثو عليها التراب إذ شعرت بحركة ورائي ، فالتفت فإذا فتى يافع متلفع ببردة سوداء لا يستبين منها غير بياض وجهه ، فابتدرني بقوله : من صاحب هذا القبر الذي تحثو ترابه يا سيدي ؟ قلت : فتاة مرجومة رأيت جثتها الساعة منبوذة في هذا العراء فرحمت مصرعها واحتفرت لها هذا القبر الذي تراه ، فقال : إن لي يا سيدي مع هذه الفتاة شأناً ، فهل تأذن لي أن أودعها الوداع الأخير قبل أن يحول التراب بيني وبينها ؟ قلت : نعم شأنك وما تريد ، وتنحيت قليلاً فدنا من القبر وجثا فوق ... وظل يناجي الدفينة نجاء خلت أن الكواكب تردده في سمائها ، الرياح ترجعه في أجوائها ، حتى استنفد نفسه ، فقام إلى التراب يهيله عليها حتى واراها ، ثم التفت إلي وقال : لقد شكر الله لك يا سيدي هذه اليد التي أسديتها إلى هذه الفتاة المظلومة بستر ما كشف الناس عن عورتها ، وحفظ ما أضاعوا من حرمتها ، فجزاك الله خيراً بما فعلت ، وأحسن إليك كما أحسنت إليها ، وأراد الرجوع فاستوقفته وقلت له : وهل ماتت هذه الفتاة مظلومة كما تقول ؟ فانفجرت شفتاه عن ابتسامة مرة ونظر إلي نظرة هادئة مطمئنة وقال : نعم يا سيدي ؟ ولولا ذلك ما رأيتني الساعة واقفاً على حافة قبرها أندبها .

أنا الرجل الذي اتهموها به ، وأستطيع أن أقول لك كما أقول لربي يوم أقف بين يديه رافعاً إليه ظلامتها : إنها بريئة مما رموها به ،

ایک لگائے ہوئے ۲ ارادہ

میں نے اس کے پیچھے نظریں دوڑائیں۔ یہانتک کہ اسکی چادر کی آخری لپیٹ بھی میری نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ اب مجھے ہوش آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ نوجوان سنگسار شدہ لڑکی کی نعش ابتک اپنے ہی مقام پر پڑی ہے۔ یہ منظر دیکھ کر مجھے بڑا ہیجان ہوا اور دل میں کہا۔ اس سے زیادہ رحمت الٰہی کا داعیہ اور کون سا ئل ہو سکتا ہے کہ میں اس مسکین عورت کو مٹی میں چھپا دوں لہٰذا میں نے ان دونوں شہیدوں کے برابر ایک گڑھا کھودا۔ پھر اس پر اپنی چادر ڈال دی اور اپنے ہاتھوں پر اٹھا کر اسے اس گڑھے میں سلا دیا۔ میں اس پر مٹی ڈال ہی رہا تھا کہ پیچھے کچھ آہٹ محسوس ہوئی۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو ایک نوجوان سیاہ چادر میں لپٹا ہوا کھڑا ہے اور صرف اس کے چہرے کی سفید ٹکیہ دکھائی دے رہی ہے اس نے پہل کرتے ہوئے پوچھا۔ محترم جس پر آپ مٹی ڈال رہے ہیں یہ کس کی قبر ہے میں نے کہا سنگسار شدہ لڑکی کی۔ میں نے اس میدان میں اس کی لاش پڑی دیکھی تو مجھے رحم آ گیا۔ اور میں نے قبر کھود دی۔ جناب میرا اس لڑکی سے اس قسم کا تعلق ہے۔ تو کیا آپ مجھے اجازت دیں گے کہ اسے آخری بار رخصت کر دوں۔ قبل ازیں کہ اس کے اور میرے درمیان مٹی حائل ہو جائے۔ میں نے کہا۔ ہاں آپ کو اختیار ہے۔ میں ایک طرف ہو گیا تو وہ قبر کے قریب کر بیٹھ گیا

اور مدفونہ سے سرگوشی کرنے لگا۔ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ سارے آسمانوں پر اور ہوائیں فضاؤں میں اسے دہرا رہی ہیں حتیٰ کہ اس کا کلیجہ کچھ ٹھنڈا ہو گیا۔ تو وہ اس پر مٹی ڈالنے لگا۔ اور اسے چھپا دیا۔ پھر میری طرف متوجہ ہو کر بولا۔ جناب اللہ نے آپکا شکریہ ادا کیا کہ آپنے اس نوجوان لڑکی کیساتھ احسان کیا اور جس چیز کو لوگوں نے بے پردہ کر دیا تھا اسے چھپا دیا۔ اور جو اس کی حرمت ریزی کی گئی تھی اسپر پردہ ڈال دیا۔ اللہ آپکو جزائے خیر دے اور جس طرح آپ نے اسکے ساتھ احسان کیا اللہ آپ کے ساتھ احسان کرے۔ وہ واپس جانے لگا تو میں نے اسے روک لیا اور کہا۔ کیا یہ لڑکی مظلوم مری ہے جیسا کہ آپکا خیال ہے ایک تلخ مسکراہٹ کے ساتھ اس کے ہونٹ کھلے۔ وہ میری طرف پُر سکون نظر سے دیکھنے لگا اور بولا۔ ہاں جناب۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو اس وقت آپ مجھے اسکی قبر کے کنارے روتے نہ دیکھتے۔ میں ہی وہ شخص ہوں جس کے ساتھ انہوں نے اسے متہم کیا ہے۔ میں آپ سے کہہ سکتا ہوں جس طرح کہ اپنے پروردگار سے روز جزا میں اسکی طرف سے اپیل کرتے ہوئے کہوں گا کہ یہ اس بات سے بالکل بری ہے جسکے ساتھ متہم کی گئی ہے۔

وإنها أطهر من الزهرة المطلولة ، وأنقى من القطرة الصافية.

لقد أحببت هذه الفتاة مذ كانت طفلة لاعبة ، وأحبتني كذلك ثم شبينا وشب الحب معنا فتعاقدنا على الوفاء والإخلاص ، ثم خطبتها إلى أبيها فأخطبني راضياً مسروراً حتى إذا لم يبق بيني وبين البناء بها الا أيام معدودات . إذ نزلت بأبيها نازلة الموت ، فعلمنا أن لا بد لنا من الانتظار بأنفسنا عاماً كاملا ، ففعلنا ، حتى إذا انقضى العام أو كاد ، حدث أن ذهبت الفتاة إلى قاضي المدينة في أمر يتعلق بميراثها فرآها القاضي فتبعتها نفسه فأرسل وراء عمها ، وكان ولي أمرها بعد أبيها ، وهو رجل من الطامعين المداهنين الذين لا يبالون أن يخوضوا بحراً من الدم إذا تراءى لهم على شاطئه الآخر دينار لامع ، فعرض عليه رغبته في الزواج مع ابنة أخيه فطار بهذه المنحة فرحاً وسروراً ، ولم يتردد في إجابة طلبه ، وعاد إلى الفتاة يحمل إليها هذه البشرى فاستقبلته بوجه باسر وقالت له : إنني لا أستطيع أن أكون خطيبة رجلين في آن واحد ، فلم يبل بقولها وقال لها : ستتزوجين ممن أريد طائعة أو كارهة فلا خيار لك في نفسك إنما الخيار لي في أمرك وحدي ، وما هي إلا أيام قلائل حتى أعلنوا لها عدة زواجها وسموا يوماً لزفافها ، فما غربت شمس ذلك اليوم حتى جمعت ما كان لها في بيتها من ثياب وحلية ، وخرجت تحت ستار الليل هائمة على وجهها لا تعلم أين تذهب ، ولا أي طريق تسلك ، وكان عمها قد رفع إلى القاضي أمر فرارها فبث عليها عيونه وأرصاده يطلبونها في كل مكان ، حتى لمحها بعضهم جالسة تحت بعض الجدران فأقبل عليها فذعرت لمرآه وتركت حقيبتها مكانها وفرت بين يديه

إعوطه لكانا لا انتظار .

وہ شبنم آلود پھول سے زیادہ پاک اور صاف قطرے سے زیادہ صاف ہے۔ اس لڑکی سے جبکہ ابھی یہ کھیلنے کودنے کے ہی لائق تھی مجھے محبت ہوگئی اور اسے مجھ سے محبت ہوگئی۔ پھر ہم دونوں جوان ہوئے۔ تو دونوں کی محبت بھی جوان ہوگئی۔ لہٰذا ہم نے آپس میں وفا و اخلاص کا معاہدہ کیا۔ پھر اس کے باپ کو پیغام بھیجا تو اس نے خوشی خوشی منظور کر لیا۔ تا آنکہ جب میرے اور اس کے درمیان شب عروسی کے چند دن رہ گئے تو اس کا باپ مرگیا۔ ہم نے کہا سال بھر تو انتظار کرنا چاہیئے۔ حتیٰ کہ جب سال ختم ہوگیا یا ختم ہونے کے قریب آیا۔ تو میں اس لڑکی کے ساتھ میراث کے ایک معاملہ میں قاضی کے پاس گیا قاضی نے اسے دیکھا تو عاشق ہوگیا۔ لہٰذا اس کے چچا کے پاس جو اس کا ولی تھا آدمی بھیجا وہ ایک لالچی آدمی تھا۔ اگر اسے خون کے سمندر کے اس پار چمکتا ہوا دینار دکھائی دے تو وہ اس میں گھس جائے۔ قاضی نے اس کی بھتیجی سے شادی کرنے کا خیال ظاہر کیا تو وہ اس سنہری موقعہ سے پھولا نہ سمایا اور بغیر کسی عذر کے پیام قبول کر لیا۔ لڑکی کے پاس خوشخبری لایا تو اس نے ترش روئی سے جواب دیا اور کہا۔ میں بیک وقت دو آدمیوں کی منگیتر نہیں بن سکتی۔ اس نے اس بات کی پرواہ نہ کی اور کہا۔ تجھے مجبوراً یا بخوشی اس شخص کے ساتھ شادی کرنی پڑے گی جس سے میں چاہتا ہوں۔ تجھے اپنا کوئی اختیار نہیں۔ تیرا اختیار مجھے ہے۔ چند دن نہ گزرے تھے کہ شادی کی تیاری ہونے لگی اور رخصتی کا دن مقرر ہوگیا۔ اس دن سورج ڈوبنے کے بعد۔ وہ تمام زیور اور کپڑے لے کر رات کی تاریکی میں نکل کھڑی ہوئی اسے پتہ نہ تھا۔ کہ کہاں جا رہی ہے اور کس طرف جا رہی ہے۔ اس کے چچا نے اس کے فرار ہونے کے بارے میں قاضی کے ہاں اپیل کی تو اس نے اپنے جاسوس چھوڑ دیئے کہ اسے ڈھونڈھ کر لائیں۔ ایک شخص نے اسے ایک دیوار کے نیچے بیٹھا دیکھ لیا۔ وہ اس طرف بڑھا تو وہ ڈر گئی۔ گٹھڑی چھوڑ کر وہاں سے بھاگ کھڑی ہوئی۔

تعدو عدواً سريعاً ، وكنت عائداً في تلك الساعة إلى منزلي ، فرأتني فألقت نفسها عليّ وقالت : إنهم يتبعونني ، وإنهم إن ظفروا بي قتلوني ، فارحمني يرحمك الله ، فأمنتني أمرها وذهبت بها إلى منزلي وأخفيتها في بعض حجراته . وما هي إلا ساعة حتى دخل عمها ووراءه أعوان القاضي يطلبها طلباً شديداً ، فأنكرت رؤيتها فلم يصدقني ، وأخذ يضرب أبواب الحجرات باباً باباً حتى ظفر بها فصاح : ها هي الفتاة الزانية ، وهذا صاحبها ، فأقسمت له بكل محرجة من الأيمان أنها بريئة مما يرميها به فلم يصغ إلي ، وأمر الأعوان فاحتملوها ، وحاولت أن أحول بينهم وبينها فضربني أحدهم على رأسي ضربة طارت بصوابي فسقطت مغشياً عليّ ، فلم أستفق إلا بعد ساعة ، فوجدت الحمى قد أخذت مأخذها من جسمي ، فلزمت فراشي بضعة أيام لا أفيق ساعة حتى يتمثل لي ذلك المنظر الذي رأيته فأشعر بالرعدة تتمشى في أعضائي فأعود إلى ذهولي واستغراقي حتى أدركتني رحمة الله فأبللت منذ الأمس بعض الإبلال واستطعت أن أخرج الليلة من منزلي ، فعلمت ما تم من أمر تلك المسكينة ، فجئت كما تراني أودعها الوداع الأخير وأواري جثتها التراب ، وما أنا بالسالي عنها ، ولا بالذائق حلاوة العيش من بعدها حتى ألحق بها .

ثم ألقى على قبرها نظرة جمعت في طياتها جميع معاني النظرات البائسات من حزن وبأس ولوعة وشقاء ، ومضى لسبيله .

فما أبعد إلا قليلاً حتى رأيت القمر ينحدر إلى مغربه ، ثم ما لبث أن اختفى وإذا الفضاء ظلمة وسكون ، وإذا الساحة وحشة وانقباض ، فصعدت على ربوة عالية مشرفة على القبور الثلاثة ، ثم تلفعت بردائي وألقيت رأسي على بعض الصخور وأنشأت

میں اس وقت گھر کی طرف لوٹ رہا تھا۔ اس نے میری پناہ لی اور بولی۔ لوگ میرے پیچھے آرہے ہیں۔ اگر مجھے پالیا تو مار ڈالیں گے۔ مجھ پر رحم کر اللہ تجھ پر رحم کرے گا۔ مجھے بڑا دکھ ہوا اور اسے اپنے گھر لے گیا۔ اور ایک کوٹھڑی میں چھپا دیا۔ ایک گھڑی نہ گزری تھی اس کا چچا داخل ہوا۔ قاضی کے مددگار اس کے ساتھ ساتھ اسے سختی سے تلاش کر رہے تھے۔ میں نے انکار کر دیا کہ مجھے پتہ نہیں، مگر وہ نہ مانا۔ دروازے، دروازے ٹٹولتا پھرا حتیٰ کہ وہ ہاتھ لگ گئی تو وہ چلایا۔ دیکھو یہ ہے وہ زنا کار لڑکی اور یہ ہے اس کا یار میں نے ہر قسم کی قسمیں کھائیں کہ یہ بالکل پاک دامن ہے۔ مگر اس نے ایک نہ سنی اور قاضی کے آدمیوں سے کہا اسے گرفتار کر لو۔ میں درمیان میں آیا تو ایک شخص نے میرے سر پہ زور سے ضرب لگائی کہ مجھے ہوش نہ رہا۔ اور میں گر پڑا۔ ایک گھنٹے بعد ہوش آیا تو دیکھا کہ بخار نے آلیا ہے۔ چند دن میں صاحبِ فراش رہا کہ ایک گھڑی کیلئے بھی ہوش نہ آیا۔ اور جب بھی ذرا ہوش آتا تو وہ منظر نظروں کے سامنے آجاتا۔ تو میرے سارے اعضاء میں رعشہ پھیل جاتا۔ میں پھر بیہوش ہو جاتا۔ حتیٰ کہ اللہ نے فضل کیا اور کل شام سے مجھے شفا نصیب ہوئی۔ آج رات میں اپنے گھر سے نکلا ہوں مجھے علم ہوا کہ کیا بیتی تو اسے آخری الوداع کہنے آیا ہوں اور اسکی نعش کو مٹی تلے چھپا دوں اب اس کے بعد میں کبھی بھی اسے نہیں بھول سکتا۔ نہ لذت زندگی سے بہرہ ور ہو سکتا ہوں تا آنکہ اس سے جا ملوں۔ پھر اسکی قبر پہ نگاہ ڈالی۔ جس میں غم، حسرت، سوزش، بدبختی کے تمام معنی جمع تھے اور پھر اپنی راہ لی۔ تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ میں نے دیکھا۔ چاند اپنی غروب گاہ کی طرف اتر رہا ہے۔ پھر چھپ گیا تو ساری فضا تاریکی و خاموشی میں ڈوب گئی۔ اور میدان پر وحشت و انقباض طاری ہو گیا۔ میں ایک ٹیلے پر چڑھ گیا جو ان تینوں قبروں کے اوپر تھا۔ پھر چادر اوڑھ لی اور ایک چٹان پہ سر رکھ کر

أُحدِّثُ نفسِي وَأقُولُ :

لَيْتَ شِعْرِي ! أَلاَ يُوجَدُ فِي هذِهِ الدُّنْيَا عَادِلٌ ، وَلاَ رَاحِمٌ ، فَإِنْ خلَتْ مِنهُمَا رُقعةُ الأَرْضِ فَهَلْ خَلَتْ مِنهُمَا سَاحَةُ السَّمَاءِ ؟

أَجْرَمَ الزَّعِيمُ الدِّينِيُّ لِأَنَّهُ ضَنَّ عَلَى ذلِكَ الشَّيخِ المِسْكِينِ بِالنزرِ مِنْ مَالٍ يَسُدُّ بِهِ جُوعَتَهُ وَجُوعَةَ أَهْلِ بَيْتِهِ ، فَاضْطُرَّ الرَّجُلُ إِلَى ارْتِكَابِ جَرِيمَةِ السَّرِقَةِ ، فَعُوقِبَ السَّارِقُ عَلَى سَرِقَتِهِ ، وَلَمْ يُعَاقَبِ القَاسِي عَلَى قَسْوَتِهِ ، وَلَوْلَا قَسْوَةُ القَاسِي مَا كَانَت سَرِقَةُ السَّارِقِ .

وَأَجْرَمَ الأَمِيرُ لِأَنَّهُ أَرْسَلَ قَائِدَهُ لِاخْتِطَافِ فَتَاةٍ حُرَّةٍ لَا تُؤْثِرُ أَنْ تَجُودَ بِعِرْضِهَا فَاضْطُرَّ أَخُوهَا إِلَى الذَّوْدِ عَنْهَا فَارْتَكَبَ جَرِيمَةَ القَتْلِ ، فَعُوقِبَ الفَتَى عَلَى جَرِيمَتِهِ وَسَلِمَ مِنَ العُقُوبَةِ مَن دَفَعَهُ إِلَى الإِجْـرَامِ .

وَأَجْرَمَ القَاضِي لِأَنَّهُ أَرَادَ أَنْ يُكْرِهَ فَتَاةً لَا تُحِبُّهُ عَلَى الزَّوَاجِ مِنْهُ ، فَفَرَّتْ مِن وَجْهِهِ فَعَاقَبُوهَا عَلَى فِرَارِهَا ، وَلَمْ يُعَاقِبُوا القَاضِيَ عَلَى ظُلْمِهِ وَاسْتِبْدَادِهِ .

وَهٰكَذَا أَصْبَحَ المُجْرِمُ بَرِيئاً ، وَالبَرِيءُ مُجْرِماً ، بَلْ أَصْبَحَ المُجْرِمُ قَاضِيَ البَرِيءِ وَصَاحِبَ الحَقِّ فِي مُعَاقَبَتِهِ .

فَهَلْ تَسْقُطُ السَّمَاءُ عَلَى الأَرْضِ بَعْدَ اليَوْمِ ، أَمْ لَا تَزَالُ تُنِيرُهَا بِكَوَاكِبِهَا وَنُجُومِهَا ، وَتُمْطِرُهَا غَيْثَهَا وَمُزْنَهَا .

ثُمَّ الْتَفَتُّ إِلَى مَصْرَعِ المَقْبُورِينَ فَوَقَعَ نَظَرِي عَلَى بِرْكَةِ الدَّمِ الَّتِي اجْتَمَعَتْ فِيهَا دِمَاءُ هٰؤُلَاءِ الشُّهَدَاءِ . فَرَأَيْتُ خَيَالَ نَجْمٍ فِي السَّمَاءِ يَتَلَأْلَأُ فَوْقَ صَفْحَتِهَا ، فَرَفَعْتُ نَظَرِي إِلَى النَّجْمِ فَإِذَا هُوَ المِرِّيخُ .

إ تالاب

اپنے دل سے باتیں کرنے لگا۔ کیا اس دُنیا میں کوئی عادل اور رحم دِل نہیں ہے۔ اگر سطح زمین خالی ہوگئی ہے تو کیا آسمان کی پہنائی بھی اس سے خالی ہوگئی ہے۔ اس مذہبی رہنما نے جرم کیا کہ اس بوڑھے غریب کو ایک درہم بھی نہ دیا۔ جس سے وہ اپنی اور اپنے گھر والوں کی بھوک کو روک سکتا۔ لہذا بیچارہ چوری کرنے پر مجبور ہُوا۔ تو چور کو چوری کی سزا مل گئی۔ اور سنگدل کو سنگدلی کی سزا نہ ملی۔ اگر سنگدل کی سنگدلی نہ ہوتی تو چور سے چوری سرزد نہ ہوتی۔

جرم بادشاہ نے کیا کہ اپنے سپہ سالار کو شریف لڑکی کے اٹھا لانے کو بھیجا جو عزت دینا گوارا نہ کرتی تھی۔ لہذا اس کا بھائی اسکی طرف سے مدافعت پر مجبور ہوگیا۔ اور اس نے قتل کا ارتکاب کر لیا تو نوجوان کو جرم کی سزا مل گئی اور وہ شخص بھلا چنگا رہا۔ جس نے اسے اِس جرم پر مجبور کیا تھا۔

جرم قاضی نے کیا کہ ایک نوجوان لڑکی کو جو اس سے محبت نہ کرتی تھی۔ اسے شادی پر مجبور کیا وہ اس صورت حال سے بیزار ہو کر بھاگ گئی تو اسے بھاگنے کی سزا مل گئی اور قاضی کو اس کے ظلم و استبداد کی سزا نہ ملی۔ اس طرح مجرم بَری اور بَری مجرم بن گیا۔ بلکہ مجرم بَری کا قاضی اور حقدار بن گیا کہ اسے سزا دے تو کیا آج کے دن کے بعد آسمان زمین پر گر پڑے گا یا ہمیشہ اسے اپنے ستاروں سے منور کرتا رہے گا۔ اور اپنی بارشیں اس پر برساتا رہیگا۔ پھر میں ان قبروں کی قتل گاہ کی طرف متوجہ ہُوا۔ تو میری نظر اس خونی گڑھے پر پڑی جہاں ان شہیدوں کا خون جمع تھا۔ میں نے دیکھا کہ آسمان پر ایک ستارہ چمک رہا ہے۔ میں نے جو نظر اُٹھا کر دیکھا تو مریخ

يَتَلَهَّبُ وَيَضْطَرِمُ كَأَنَّهُ جَمْرَةُ الغَيْظِ فِيْ أَفْئِدَةِ المَوْتُوْرِيْنَ ، فَعَلِقَ نَظَرِيْ بِهِ سَاعَةً ، ثُمَّ رَأَيْتُ كَأَنَّهُ يَهْبِطُ مِنْ عَلْيَائِهِ رُوَيْداً رُوَيْداً ، فَيَعْظُمُ جَرْمُهُ كُلَّمَا ازْدَادَ هُبُوْطُهُ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الأَرْضِ إِلَّا مِيلٌ أَوْ بَعْضُ مِيلٍ ، إِذَا بِهِ يَنْتَفِضُ انْتِفَاضاً شَدِيْداً ، وَإِذَا هُوَ عَلَى صُوْرَةِ مَلَكٍ مِنْ مَلَائِكَةِ العَذَابِ يَنْبَعِثُ الشَّرَرُ مِنْ عَيْنَيْهِ وَمَنْخِرَيْهِ ، وَيَتَطَايَرُ مِنْ أَجْنِحَتِهِ وَأَطْرَافِهِ ، فَلَمْ يَزَلْ هَابِطاً حَتَّى نَزَلَ عَلَى رَأْسِ الشَّجَرَةِ الَّتِيْ تُظَلِّلُ قُبُوْرَ الشُّهَدَاءِ ، ثُمَّ صَفَّقَ بِجُنَاحَيْهِ تَصْفِيْقَةً اهْتَزَّتْ لَهَا جَوَانِبُ الأَرْضِ وَأَضَاءَتْ بِهَا الأَرْجَاءُ ، ثُمَّ أَخَذَ يَنْطِقُ بِصَوْتٍ كَأَنَّهُ جَلْجَلَةُ الرَّعْدِ فِيْ آفَاقِ السَّمَاءِ وَيَقُوْلُ : « هَا هُمُ النَّاسُ قَدْ عَادُوْا إِلَى مَا كَانُوْا عَلَيْهِ ، وَهَا هِيَ الأَرْضُ قَدْ مُلِئَتْ شُرُوْراً وَفَسَاداً حَتَّى لَمْ يَبْقَ فِيْهَا بُقْعَةٌ طَاهِرَةٌ يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَأْوِيَ إِلَيْهَا مَلَكٌ مِنْ أَمْلَاكِ السَّمَاءِ .

هَا هُمُ الأَقْوِيَاءُ قَدِ ازْدَادُوْا قُوَّةً ، وَالضُّعَفَاءُ قَدِ ازْدَادُوْا ضَعْفاً وَهَا هِيَ لُحُوْمُ الفُقَرَاءِ تَنْحَدِرُ فِيْ بُطُوْنِ الأَغْنِيَاءِ انْحِدَاراً ، فَلَا الأَوَّلُوْنَ بِمُسْتَمْسِكِيْنَ ، وَلَا الآخِرُوْنَ بِقَانِعِيْنَ .

هَا هُمُ الفُقَرَاءُ يَمُوْتُوْنَ جُوْعاً ، فَلَا يَجِدُوْنَ مَنْ يُحْسِنُ إِلَيْهِمْ . وَالمَنْكُوْبُوْنَ يَمُوْتُوْنَ كَمَداً ، فَلَا يَجِدُوْنَ مَنْ يُعِيْنُهُمْ عَلَى هُمُوْمِهِمْ وَأَحْزَانِهِمْ .

هَا هُمُ الأُمَرَاءُ قَدْ خَانُوْا عَهْدَ اللهِ وَخَفَرُوْا ذِمَامَهُ ، فَأَغْمَدُوْا السُّيُوْفَ الَّتِيْ وَضَعَهَا اللهُ فِيْ أَيْدِيْهِمْ لِإِقَامَةِ العَدْلِ وَالحَقِّ ، وَتَقَلَّدُوْا سُيُوْفاً غَيْرَهَا ، لَا هِيَ إِلَى الشَّرِيْعَةِ ، وَلَا إِلَى الطَّبِيْعَةِ ، وَمَشَوْا بِهَا يَفْتَتِحُوْنَ لِأَنْفُسِهِمْ طَرِيْقَ شَهَوَاتِهِمْ وَلَذَائِذِهِمْ حَتَّى يَنَالُوا مِنْهَا مَا يُرِيْدُوْنَ .

---

١ بھڑکنا ٢ مصیبت زدہ

شعلہ زن تھا۔ جیسے وہ طالب قصاص کے دلوں کا انگارہ ہو۔ ایک لمحہ بھر میں اسے دیکھتا رہا۔ پھر کیا دیکھتا ہوں کہ وہ آہستہ آہستہ اتر رہا ہے۔ اور جس قدر نیچے اُترتا آتا ہے اس کا جسم پھولتا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ اس کے اور زمین کے درمیان ایک میل یا اس سے کم فاصلہ رہ گیا۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ بڑے زور سے جُھرجُھری لے رہا ہے۔ پھر کیا تھا وہ عذاب کا فرشتہ بن گیا۔ جس کے نتھنوں، آنکھوں، بازوؤں اور پیروں سے شرارے جھڑ رہے تھے، وہ اترتا رہا۔ حتیٰ کہ اس درخت پر اتر آیا۔ جوان شہیدوں کی قبروں پر سایہ کئے ہوئے تھا۔ پھر اس نے اپنے دونوں بازو اس زور سے ہلائے کہ شش جہت زمین پر لرز گئے اور ہر طرف روشنی پھیل گئی۔ بعد ازاں وہ بجلی کی طرح کڑکتے ہوئے بولا۔ ہاں دیکھو لوگ پھر وہی حرکتیں کرنے لگے اور زمین شر و فساد سے بھر گئی۔ حتیٰ کہ ایک بھی پاکیزہ مکان باقی نہیں رہا۔ جہاں کوئی آسمانی فرشتہ پناہ لے سکے۔

دیکھو طاقتور بہت قوی ہو گئے ہیں۔ اور کمزور زیادہ کمزور ہو گئے ہیں۔ یہ دیکھو! فقیروں کے گوشت امیروں کے پیٹ میں اُتر رہے ہیں۔ نہ اگلے یاد آنے والے ہیں نہ پچھلے قناعت کرنے والے ہیں۔

دیکھو فقیر بھوکے رہ رہے ہیں کوئی ان پر احسان کرنے والا نہیں۔ اور مصیبت زدہ۔ بے چارے کسمپرسی بیار ہیں ان کا کوئی مددگار نہیں کوئی ہے ان کے مصائب اور غموں کا مداوا کرنے والا۔

دیکھو حکام۔ عہدِ الٰہی میں خیانت کر رہے ہیں اور اس کے عہد کو توڑ رہے ہیں۔ انہوں نے وہ تلوار جو اللہ نے ان کے ہاتھوں میں حق و عدل قائم کرنے کے لئے دی تھی۔ وہ نیام میں کر لی ہے اور دوسری طرح کی تلواریں نکال لی ہیں جو نہ شریعت کی پابند ہیں نہ فطرت کی وہ یہ تلواریں سے شہوتوں اور لذتوں کی راہیں کھول رہے ہیں تاکہ اپنا مقصد حاصل کر سکیں۔

هَا هُمُ القُضَاةُ قَدْ طَمِعُوا وَظَلَمُوا ، وَوَضَعُوا القَانُونَ تُرْساً أَمَامَ أَعْيُنِهِمْ يُصِيبُونَ مِنْ وَرَائِهِ ، وَلَا يُصَابُونَ ، وَيَنَالُونَ مَنْ يَشَاءُونَ تَحْتَ حِمَايَتِهِ ، وَلَا يُنَالُونَ .

هَا هُمْ زُعَمَاءُ الدِّينِ قَدْ أَصْبَحُوا زُعَمَاءَ الدُّنْيَا ، فَحَوَّلُوا مَعَابِدَهُمْ إِلَى مَغَاوِرَ لُصُوصٍ يَجْمَعُونَ فِيهَا مَا يَسْرِقُونَ مِنْ أَمْوَالِ العِبَادِ ، ثُمَّ يَضَنُّونَ بِالقَلِيلِ مِنْهُ عَلَى الفُقَرَاءِ وَالمَسَاكِينِ .

هَا هُمُ النَّاسُ جَمِيعاً قَدْ أَصْبَحُوا أَعْوَاناً لِلأُمَرَاءِ عَلَى شَهَوَاتِهِمْ ، وَالقُضَاةِ عَلَى ظُلْمِهِمْ ، وَزُعَمَاءِ الأَدْيَانِ عَلَى لُصُوصِيَّتِهِمْ ، فَلْتَسْقُطْ عَلَيْهِمْ جَمِيعاً نَقْمَةُ اللهِ مُلُوكاً وَمَمْلُوكِينَ وَرُؤَسَاءَ وَمَرْؤُوسِينَ .

لِتَسْقُطِ العُرُوشُ ، وَلْتَتَهَدَّمِ المَعَابِدُ ، وَلْتَتَقَوَّضِ المَحَاكِمُ ، وَلْيَعُمَّ الخَرَابُ المُدُنَ وَالأَمْصَارَ ، وَالسُّهُولَ وَالأَوْعَارَ ، وَالنِّجَادَ وَالأَغْوَارَ ، وَلْتَغْرَقِ الأَرْضُ فِي بَحْرٍ مِنَ الدِّمَاءِ يَهْلِكُ فِيهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ ، وَالشُّيُوخُ وَالأَطْفَالُ ، الأَخْيَارُ وَالأَشْرَارُ ، وَالمُجْرِمُونَ وَالأَبْرِيَاءُ ، وَمَا ظَلَمَهُمُ اللهُ ، وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ . »

وَمَا انْتَهَى مِنْ دَعْوَتِهِ بِالشَّرِّ ، حَتَّى رَأَيْتُ بِرْكَةَ الدَّمِ تَفُورُ كَمَا فَارَ التَّنُّورُ يَوْمَ دَعْوَةِ نُوحٍ ، ثُمَّ فَاضَتِ الدِّمَاءُ مِنْهَا وَمَشَتْ تَتَدَفَّقُ فِي الأَرْضِ تَدَفُّقَ السَّيْلِ المُنْحَدِرِ ، وَإِذَا الأَرْضُ بَحْرٌ أَحْمَرُ يَزْخَرُ وَيَعُجُّ وَيَكْتَسِحُ أَمَامَهُ كُلَّ شَيْءٍ مِنْ زَرْعٍ وَضَرْعٍ ، وَقُصُورٍ وَأَكْوَاخٍ ، وَحَيَوَانٍ وَإِنْسَانٍ ، وَنَاطِقٍ وَصَامِتٍ ، ثُمَّ شَعَرْتُ بِهِ يَعْلُو شَيْئاً فَشَيْئاً حَتَّى ضَرَبَ بِأَمْوَاجِهِ رَأْسَ الرَّبْوَةِ الَّتِي أَنَا جَالِسٌ فَوْقَهَا ، فَصَرَخْتُ صَرْخَةً عُظْمَى فَاسْتَيْقَظْتُ مِنْ نَوْمِي ، وَكَانَ ذَلِكَ فِي صَبَاحِ اليَوْمِ الثَّامِنِ وَالعِشْرِينَ مِنْ شَهْرِ يُولْيُو سَنَةَ ١٩١٤ ، فَإِذَا صَائِحٌ يَصِيحُ تَحْتَ نَافِذَةِ غُرْفَتِي : إِعْلَانُ الحَرْبِ !

یہ دیکھو قاضی لالچی ہو گئے ہیں۔ ظالم بن گئے ہیں اور انہوں نے ایسے قانون بنا لیئے ہیں کہ وہ ان کے پیچھے شکار کھیلیں اور انہیں ذرا سی بھی زک نہ پہنچے۔ وہ جسے چاہیں گرفتاری میں لے لیں اور انپر کوئی قابو نہ پا سکے۔ یہ دیکھو، دین کے زعیم دنیا کے زعیم بن گئے ہیں۔ انہوں نے اپنی عادت گاہوں کو چوروں کا ٹھکان بنا لیا ہے کہ وہاں لوگوں کے مالوں کو جمع کرتے ہیں۔ پھر مسکینوں فقیروں کو تھوڑا سا بھی نہیں دیتے۔ یہ دیکھو یہ سارے لوگ حکام کی شہوتوں کے مددگار، قاضیوں کے ظلم کے معاون اور دینی رہنماؤں کی چوری کے حامی بن گئے ہیں لہٰذا ان سب پر عذاب الٰہی نازل ہو۔ خواہ بادشاہ ہوں یا رعایا۔ حاکم ہوں یا محکوم۔ چاہیئے یہ کہ حکومتوں کے تحت اُلٹ دیئے جائیں۔ عبادت گاہیں مسمار کر دی جائیں۔ عدالتیں توڑ دی جائیں۔ اور سارے شہر و دیہات نرم اور سخت زمینیں، ٹیلے اور نشیب برباد کر دیئے جائیں۔ اور زمین خونی سمندر میں ڈبو دی جائے۔ جس میں مرد اور عورتیں، بوڑھے اور بچے، نیک اور بد۔ مجرم و غیر مجرم سب ڈبو دیئے جائیں۔ اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا مگر وہی اپنے اوپر ظلم ڈھاتے ہیں۔ وہ ابھی اپنی دُعا سے فارغ نہیں ہُوا تھا کہ میں نے خون کا دریا جوش مارتے دیکھا۔ جیسے نوحؑ کی بددُعا کے دن طوفان نے جوش مارا تھا۔ پھر خون بہتا چلا گیا اور نیچے اترنے والے سیلاب کی طرح اچھلتا چلا گیا۔ اچانک زمین سُرخ بن گئی کہ ٹھاٹھیں مارتا دریا تھا اور ہر کھیتی۔ جانور۔ محل۔ جھونپڑے، حیوان اور انسان، بولنے اور نہ بولنے والے کو بہائے لیئے چلا جا رہا تھا۔ بعد ازاں مجھے احساس ہوا کہ وہ چڑھتا ہی چلا جاتا ہے، حتیٰ کہ اس ٹیلے سے اس کی موجیں ٹکرانے لگیں جس پر میں بیٹھا تھا۔ تو میں بڑے زور سے چیخا اور آنکھ کھل گئی۔

یہ خواب ۲۸ ماہ تموز (۲۸ جولائی ۱۹۱۴ء) کی صبح کا تھا اچانک میں نے بالا خانے کی کھڑکی تلے کسی کو پکارتے سُنا۔

خلاصہ قربانی

اس میں فرانس کی ایک ایسی عورت کی کہانی ہے جو غربت کے باوجود حسن کی دولت سے مالا مال ہوتی ہے۔ حوادثات زمانہ اسے طوائف بننے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ وہ بدکار ضرور تھی لیکن اس کے وجود میں ایک شریف دل تھا اور یہ زندگی صرف مجبوری کی بنا پر اختیار کئے ہوئے تھی لیکن اس کے حسن وجمال کا چرچا پورے پیرس میں ہے۔ نہ جانے اس حسن کو کسی کی نظر لگ جاتی ہے۔ وہ بیمار پڑ جاتی ہے ڈاکٹروں کی تشخیص کے مطابق اسے ٹی۔بی کا مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ اتفاق سے دوق نوبان نامی سے ملاقات ہوتی ہے۔ جب وہ دیکھتا ہے تو اُسے مارگریٹ میں اپنی مرنے والی بیٹی کی شبیہ نظر آتی ہے وہ اسے بیٹی بناتا ہے۔ اور یہ شریفانہ زندگی بسر کرنے لگتی ہے کبھی کبھار وہ سینما ہال چلی جاتی ہے۔ تاکہ بیماری کا خیال دُور ہو جائے۔ اور تھوڑی سی طبیعت بہل جائے۔ سینما ہال میں ہی کھانسی کا دورہ پڑتا ہے۔ اسے ایک اجنبی سہارا دیتا ہے اور پھر یہی اجنبی اپنا بن جاتا ہے اور اسکے بعد وہ دونوں ایک دوسرے کو ٹوٹ کر چاہتے لگتے ہیں۔ وہ نوجوان ارمان نامی نیس کے علاقہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اور اپنا کچھ عرصہ پیرس میں گزارنے کے لئے آتا ہے۔ مارگریٹ کی یہ کوشش تھی کہ وہ عشق و محبت کے جال میں نہ پھنسے۔ لیکن اب تقدیر وار کر چکی تھی۔ اور وہ ارمان کی محبت میں پورے طور پر جکڑ چکی تھی۔ اس کے بغیر ایک پل بھی رہنا مارگریٹ کے لئے محال تھا۔ اور ارمان کی حالت بھی اس سے کچھ کم نہ تھی۔ مہربان ختم ہونے کے ساتھ ہی مارگریٹ قدرے روبصحت ہو گئی اور پھر انھوں نے پیرس سے کچھ دور ایک بستی بوجیفال میں الگ تھلگ قیام کا فیصلہ کر لیا۔ اور پھر وہیں رہنے لگے اور ان حسین ترین مقامات سے پورے طور پر لطف اندوز ہونے لگے۔ ارمان کے پاس پیسے ختم ہونے لگے تو اس نے اپنے

روک لیا۔ کہ فی الحال اتنی دولت ہے جس سے بآسانی ہم اپنی گذر اوقات کر سکتے ہیں۔ ہوا یوں کہ نقدی مارگریٹ کے پاس بھی ختم ہو گئی۔ تو اس نے اپنے زیورات بیچنا شروع کر دیئے اور بدستور ٹھاٹ بھاٹ کی زندگی بسر کرتے رہے۔

ادھر ارمان نے اپنے گھر والوں کو رقم بھیجنے کے لئے خط لکھ دیا تھا۔ لیکن رقم کی بجائے اس کا باپ دوفال آ گیا اور ارمان کو بوجیفال سے ایک نوکر بھیج کر بلا لیا ارمان کے بتلانے پر باپ سخت غصے میں آ گیا اور بدکارہ عورت سے تعلقات پر شدید لعن طعن کی۔ اور گھر کی روانگی کا حکم دے دیا۔ ارمان نے مارگریٹ کو ہر طرح پاکباز ظاہر کرنے کی کوشش کی اور کہا کہ ماضی جیسا تھا مگر اب تو وہ صرف میری ہے اور کسی کے بارے سوچ ہی نہیں سکتی۔ لہذا میں بھی اس سے ہرگز لاتعلقی اختیار نہیں کر سکتا باپ نے لوگوں کی بدنامی اپنی عزت پر دھبہ آنے کی بابت بہت سمجھایا مگر بیٹا کسی صورت چھوڑنے پر آمادہ نہ ہوا آخر کار باپ نے اسے وہیں رہنے کا حکم دیا کہ جب تک میں واپس نہ آؤں تم کہیں نہ جانا رات کو دوفال کی واپسی پر بیٹا اجازت لے کر بوجیفال چلا باپ نے یہ کہہ کر رخصت کیا کہ کل تم ضرور آ ؤ گے۔ ارمان بوجیفال پہنچا تو حسب دستور مارگریٹ کو منتظر نہ پایا کمرے میں گیا تو اس کے ہاتھ میں خط تھا وہ سمجھا شاید اس کے پرانے عاشق جان فیلپ کا ہو گا جو گاہے بگاہے مارگریٹ کو بھیجا کرتا تھا ارمان نے کوئی پرواہ نہ کی۔ اور مارگریٹ کو اپنے باپ کے ساتھ ہونیوالی پوری گفتگو کے متعلق بتایا اور یہ کہا کہ کل بلایا ہے لیکن میں نہیں جاؤں گا۔

مارگریٹ سر درد کا بہانہ بنا کر لیٹ گئی۔ صبح اٹھی تو ارمان کو مجبور کیا کہ وہ باپ کے پاس ضرور جائے۔ مارگریٹ اس کے جانے کے بعد چلاتے ہوئے گر پڑی۔ ارمان کے ہوٹل پہنچنے پر دوفال کا رقعہ ملا۔ کہ وہ اس کے آنے تک یہیں انتظار کرے دوفال واپس آیا تو اس کے چہرے پر پہلے والا غصہ نہ تھا بلکہ اس نے نہایت شفقت آمیز لہجے میں کہا بیٹا تم مارگریٹ کے ساتھ رہ تو سکتے ہو لیکن اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو تم کہیں نہیں جاؤ گے بلکہ [illegible]

بہت خوشی ہوئی۔ ارمان جب رات کو بوجیفال پہنچا تو مارگریٹ کو بدستور سابقہ منتظر نہ پایا۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ وہ کہیں چلی گئی ہے۔ صبح تک انتظار کیا مگر وہ نہ آئی۔ اس لئے پیرس کوٹھی پہنچا تو کوٹھی کے مالی نے رقعہ دیا۔ جس میں لکھا تھا۔ اے ارمان تیری میری ختم ہو گئی۔ لہذا اب نہ تو مجھ سے ملنے کی کوشش کرنا اور نہ میں تم سے ملوں گی۔ اور نہ ہی کوئی وجہ دریافت کرنا۔ ارمان یہ رقعہ پڑھتے ہی غش کھا کر گر پڑا ہوش آتے ہی فوراً باپ کے پاس ہوٹل پہنچا اور کہنے لگا۔ آپ نے سچ کہا تھا واقعی وہ بے وفا نکلی ہے۔ اب رات کو اس نے وہ ڈائری پڑھنا شروع کی جو اس نے دوران محبت تحریر کی تھی۔ اور اس نتیجے پر پہنچا کہ جب مارگریٹ نے محسوس کیا کہ میں بالکل تہی دست ہو چکا ہوں تو اس نے جان فلیپ سے معاشقہ کر لیا۔ اور ماں باپ کے ساتھ چلا گیا۔ اور مارگریٹ پھر سے پرانی ڈگر پر چلنے لگی اور اس نتیجے میں اسکی بیماری بھی عود کر آئی۔ جس سے ساری خوبصورتی جاتی رہی۔ بہت زیادہ مقروض ہو گئی۔ اب تو ایک ہی تمنا تھی کہ کسی طرح ارمان کو دیکھ لوں اس نے خط لکھا کہ ارمان صاحب ایک بار آ جاتا تا کہ قبل از مرگ اپنا قصور بتا سکوں۔ کافی انتظار کے بعد نہ تو ارمان آیا اور نہ ہی کوئی خط ملا۔ حالت دیکھ کر ارمان کے نام ڈائری لکھنا شروع کر دی۔

الضحية

«مترجمة»

نشأت «مرغريت جوتييه» فقيرة لا تملك مالاً تشتري به زوجاً، ولا تجد بين الرجال من يبيعها نفسه بلا مال أو يحسن إليها بما يسد خلتها، ويستر عورتها، وكان لا بد لها أن تعيش فلم تجد بين يديها سوى عرضها، فذهبت به إلى سوق الشقاء والآلام فساومها فيه بعض المساومين بأبخس الأثمان، فباعته إياه كارهة مرغمة[1]، وكانت من الخاسرين.

ولقد كان جمالها شؤماً عليها، فلو أنها كانت شوهاء لوجدت في الناس من يرحمها ويحنو عليها. لكن الجمال سلعة من السلع النافقة لا يستطيع صاحبه أن ينال ما في أيدي الناس إن كان فقيراً معوزاً، إلا من طريق المساومة فيه.

لذلك نقمت تلك الفتاة المنكوبة على الرجال جميعاً، وأقسمت أن تتخذ من جمالها الذي هو مطمح أنظارهم وقبلة آمالهم: آلة انتقام تنتقم بها منهم لعرضها وشرفها.

ولقد برت بيمينها بر الوفي بعهده، فعاشرت الرجال ولم تحبهم، ونكبتهم في أموالهم وفي أنفسهم، ولم تأسف عليهم، ونظرت إلى دموع الباكين تحت قدميها نظرات الغبطة والسرور، وهي تقول:

ا بعادہ ۲ ناک۔ عضبناک کرنیوالا عضہ

قُربانی

بچپن ہی سے مارگریٹ مفلسہ تھی۔ نہ تو اس کے پاس اتنا مال تھا کہ اس سے اپنے لئے ایک شوہر خرید سکے۔ نہ کوئی ایسا مرد ملتا تھا جو اس کے ہاتھوں بک جائے یا اس کی مالی ضرورت کو پورا کرے۔ جس سے کم از کم وہ اپنا بدن ڈھانپ لے۔ دُنیا میں اس نے زندگی بھی گزارنا تھی۔ مارگریٹ نے اپنی آبرو کے سوا اپنے سامنے کچھ نہ پایا۔ لہٰذا وہ اسی مجبوری کے تحت بدبختی و آلام کے بازار کی طرف گئی۔ کچھ خودغرض گاہکوں نے سستے داموں اسکی عزت کا سودا کرنا چاہا تو اس نے بادل نخواستہ اپنی عزت ان کے ہاتھوں بیچ ڈالی۔ یہ سودا اس کے لیے باعث خسارہ تھا۔

اس کا حسن اس کے لئے بدبختی کی علامت بن گیا۔ کیونکہ اگر وہ بدصورت ہوتی تو شاید رحم کرنے والا کوئی شخص اسے مل جاتا۔ مگر حُسن ایک مال تجارت ہے۔ اگر حسین صورت غریب و مفلس ہو۔ تو لوگوں سے بغیر سودا بازی کے کچھ وصول نہیں کر سکتا۔ اس لئے یہ حسین و جمیل نوجوان مصیبت زدہ لڑکی ہر آدمی سے نفرت کرتی تھی۔ اور اس نے قسم کھائی تھی کہ وہ اپنے حسن کو جو قبلہ آرزو و نظر ہے اپنی عزت کے لئے آلۂ انتقام بنائے گی۔ اور اس نے اپنی قسم کو پورا کیا۔ وہ مردوں کی صحبت میں رہنے لگی۔ مگر ان سے نفرت کرتی تھی۔ یہ ان کا مال و جان کا نقصان کر کے خوش ہوتی اور ذرہ بھی افسوس نہ کرتی۔ اور رونے والے کے آنسوں پر قدم رکھتی اور خوش ہو کر دل میں یہ بات کہتی۔

وَيحٌ لَكُمْ يا مَعشَرَ الرِّجالِ ، مَا كُنتُ أَطلُبُ مِنكُمْ بِاسمِ الفَضِيلَةِ وَالشَّرَفِ إِلَّا رَغِيفاً وَاحِداً لِغَدَائِي وَآخَرَ لِعَشَائِي فَأَبَيتُمُوهُمَا عَلَيَّ ، فَلَمَّا سَأَلتُ مِنكُمْ بِاسمِ الرَّذِيلَةِ جَمِيعَ مَا تَملِكُ أَيدِيكُمْ مِن مَالٍ وَنَشَبٍ ، بَذَلتُمُوهُ لِي طَائِعِينَ مُختَارِينَ ، فَمَا أَصغَرَ نُفُوسَكُمْ وَأَخَسَّ أَقدَارَكُمْ ! .

وَلَقَد كَانَ فِي استِطَاعَةِ أَصغَرِكُمْ شَأناً ، وَأَهوَنِكُمْ عَلَى نَفسِهِ وَعَلَى النَّاسِ جَمِيعاً ، أَن يَشتَرِيَ مِنِّي جِسمِي وَقَلبِي وَحَيَاتِي بِلَا ثَمَنٍ سِوَى سَدِّ خَلَّتِي وَصِيَانَةِ عِرضِي فَلَمْ تَفعَلُوا ، فَهَا هُمْ أُولَاءِ اليَومَ عُظَمَاؤُكُمْ وَأَشرَافُكُمْ يَجثُونَ تَحتَ قَدَمِي جُثِيَّ الكَلبِ الذَّلِيلِ تَحتَ مَائِدَةِ سَيِّدِهِ ، فَلَا يَنَالُونَ مِنِّي أَكثَرَ مِمَّا يَنَالُ مِنهَا .

أَحبَبتُمُ المَالَ حُبّاً جَمّاً فَأَبَيتُمْ إِلَّا أَن تَتَزَوَّجُوا ذَاتَ مَالٍ لِتَضُمُّوا طَارِفَهَا إِلَى تَلِيدِكُمْ فَابذُلُوا اليَومَ لِامرَأَةٍ مُومِسٍ لَا تَمنَحُكُمْ مَالاً وَلَا حُبّاً جَمِيعَ مَا فِي أَيدِيكُمْ مِن فِضَّةٍ وَذَهَبٍ ، حَتَّى لَا يَبقَى لَكُمْ طَارِفٌ وَلَا تَلِيدٌ.

• • •

ظَهَرَتْ مَرغَرِيتُ فِي سَمَاءِ بَارِيسَ كَوكَباً مُتَلَألِئاً يَبعَثُ الأَنوَارَ وَيَبهَرُ الأَنظَارَ ، وَيَملَأُ أَجوَازَ الفَضَاءِ بَهجَةً وَضِيَاءً ، فَطَارَتْ حَولَهَا العُقُولُ طَيَرَانَ النَّحلِ حَولَ الزَّهرِ ، وَسَالَ النُّضَارُ بَينَ يَدَيهَا سَيَلَانَ الجَدوَلِ المُتَدَفِّقِ تَحتَ أَشِعَّةِ الأَصِيلِ ، وَعَنَتْ لَهَا الوُجُوهُ الكَرِيمَةُ ، وَتَعَفَّرَتْ تَحتَ قَدَمَيهَا الجِبَاهُ الرَّفِيعَةُ وَأَصبَحَتْ أَعنَاقُ الرِّجَالِ فِي يَدِهَا كَأَنَّمَا قَد سَلَكَتهُمْ جَمِيعاً فِي سِلكٍ وَاحِدٍ ، ثُمَّ أَمسَكَتْ بِطَرَفِ السِّلكِ تُحَرِّكُهُ فَيَتَحَرَّكُونَ ، وَتُمسِكُ عَنهُ فَيَمسِكُونَ ، وَكَانَ شَأنُهَا

---

(١) الموروث (٢) الحديث

اے مردو! تم پر افسوس ہے کہ میں نے تو صرف تم سے شرافت کے نام پر روٹی طلب کی تھی۔ ایک روٹی صبح کو ایک روٹی شام کو جس سے تم نے صاف انکار کر دیا۔ مگر جب تم سے رذالت سے کچھ طلب کیا تو تم نے سب کچھ نچھاور کر دیا اور بخوشی سب کچھ دے دیا تم کس قدر چھوٹے دل کے مالک ہو۔ اور کس قدر حقیر ہے تمہاری قدر و منزلت تم میں سے ادنیٰ آدمی میرا جسم میرا دل اور میری زندگی کو بغیر قیمت ادا کئے خرید سکتا۔ اور اس میں صرف یہی تھا کہ میری ضرورت پوری کر کے میری عزت و آبرو کو محفوظ کر لیتا۔ مگر تم سے ایسا نہ ہو سکا تو آج تمہارے بڑے بڑے میرے قدموں پر اس طرح گرتے ہیں جس طرح کتا بھوکا اپنے آقا کی کھانے کی میز کے نیچے تو وہ مجھ سے وہی کچھ پاتے جتنا ایک کتا۔

تم مال کو چاہتے ہو۔ اس لئے تم نے مالدار عورت سے شادی رچانا چاہی اس کا مال اپنے مال میں ضم کر لو۔ تو آج ایک فاحشہ پر جو تمہیں نہ اپنا مال دیتی رہے۔ اور نہ محبت بھرا دل۔ اپنا مال لٹاؤ اور جو کچھ تمہارے پاس سونا چاندی موجود ہے اس کو لٹا دو کہ تمہارے پاس تمہاری اور ماں باپ تمہارے کی کمائی باقی نہ رہے۔

آسمان پیرس پر مارگریٹ روشن ستارہ بن کر چمکی۔ ایسا ستارہ جو نور کی شعاعیں پھیلاتا تھا۔ نگاہوں کو خیرہ کر دیتا تھا۔ اور فضا کو اس نے خوشی اور نور سے پُر کر دیا تھا۔ پھول کے اردگرد شہد کی مکھیوں کی طرح عقلیں اس کے اردگرد گھومنے لگیں۔ اس کے حسن کے سامنے مال و زر اس طرح بہنے لگا۔ جس طرح شام کی تابیانی میں اچھلتی ہوئی نہر کا پانی۔ معزز چہرے اس کے سامنے جھک گئے اعلیٰ مرتب پیشانیاں اس کے قدموں میں جھک گئیں۔ اور لوگوں کی گردنیں اس کے ہاتھوں میں آ گئیں کہ جیسے اس نے سب کو ایک لڑی میں پرو دیا ہے۔ جب چاہتی ڈوری ہلا دیتی حرکت میں لے آتی اور ٹھہرا دیتی

بجميعه فييأس منه ، فكانت تملأ نفس عاشقها أملاً ورجاءً حتى إذا ظن أن قد دنا به حظه ، وأن ليس بينه وبين أمله إلا أن يمد إليه يده فيناله ، ذادته عنه ذود الظامىء الهيمان عن ورده أدنى ما يكون إلى فمه ، فإذا علمت أن اليأس قد بلغ من نفسه ، وأنه قد أزمع أن يركب رأسه إلى حيث لا مرد له ، بعثت وراءه شعاعاً من أشعة ابتساماتها العذبة الخلابة فاسترددته إليها صاغراً مستسلماً .

وكذلك أصبحت تلك الفتاة الجائعة العارية التي كانت تعوزها بالأمس اللقمة ، وتعييها الخرقة ، سيدة باريس وصاحبة عرشها ، ومالكة أزمة رجالها ، وفاجعة قلوب نسائها ، والنجم الخالق الذي تبتهل إليه العيون ، والسر الغامض الذي تحار فيه الظنون .

ذلك ما يعلمه الناس من أمرها ؛ أما ما تعلمه من أمر نفسها فهي ترى أن جميع ما يبذله لها الناس من فضة وذهب ، وأثاث ورياش ، وقصور ودور ، وجياد ومركبات ، لا يساوي دمعة واحدة من تلك الدموع التي سكبتها على نفسها يوم باعت عرضها ، وأن جميع هذه اللآلىء والجواهر والأردية والتيجان التي يهبونها إنما يهبونها أنفسهم ليتمتعوا بمنظرها فوق جسمها كما يتمتع صاحب الكلب بمنظر القلادة في عنق كلبه ، وما له من ذلك شيء ، فكأنما باعت عرضها بلا ثمن ولا جزاء .

وكانت تخلو بنفسها حيناً فتتذكر أن جميع هذه القلوب الطائرة حولها إنما تطير على جمالها لا عليها ، وأنها إذ حرمت هذا الجمال ساعة واحدة انفض الناس جميعاً من حولها ، وأصبحت وحيدة منقطعة في هذا العالم لا يعطف عليها قلب ولا تبكي عليها عين ، فتبكي بكاء الأشقياء على أنفسهم ، بل ترى أنها شقية مثلهم ،

جیسے کتے کا مالک کتے کے ساتھ کرتا ۔ کہ وہ اس کو پیٹ بھر کر نہیں کھلاتا کہ وہ اس سے مستغنی بے پرواہ نہ ہو جائے اور نہ اسے بھوکا رکھ کر مایوس کرتا ہے ۔ لہذا جب وہ کسی عاشق کا دل بھر دیتی تو وہ اپنے آپ کو خوش نصیب تصور کرتا تھا ۔ اب اس کے اور کسی آرزو کے درمیان صرف اتنا فاصلہ رہ گیا ہے کہ وہ ہاتھ بڑھائے اور پالے اسے دھتکار دیتی ۔ جیسے پیاسا گھاٹ پر پہنچ جائے اور اسے دھتکار دیا جائے ۔ مگر جب دیکھتی کہ وہ مایوس ہو گیا ہے اور واپس نہ آنے والے راستے پر جانا چاہتا ہے ۔ تو اس کے پیچھے اپنے تبسم کی شیریں فریفتہ کن شعاع بھیج دیتی ۔ لہذا وہ نرما نرما ناچار لوٹ آتا ۔ اسی طرح یہ مفلسہ لڑکی جو کل تک ایک روٹی کی محتاج تھی اور بوسیدہ لباس بھی تن ڈھانپنے کے لئے میسر نہ آتا تھا ۔ پیرس کی مشہور عورت اپنی شاہی ملکہ مردوں کے دلوں کی حاکمہ عورتوں کے دلوں کا دود روشن ستارہ جس کی طرف نگاہیں اٹھتیں ایک پوشیدہ راز بن کر رہ گئی ۔ جس کے بارے ظن وگمان بھی ششدر رہ گئے ۔

یہ سب کچھ تھا جس کو لوگ اسکے بارے میں جانتے تھے مگر جو کچھ وہ اپنے بارے میں جانتی تھی وہ یہ تھا کہ جو کچھ لوگ مال ومتاع زر و دولت محلات وگھوڑے سواریاں اس پر قربان کرتے ہیں ۔ یہ سب کچھ اس آنسو کا بدلہ نہیں ہو سکتے جو اس نے اپنی عصمت بیچنے کے دن بہایا تھا ۔ یہ کچھ موتی وجواہرات ملبوسات وتاج جو اس کی نظر کرتے ہیں ۔ یہ صرف اس لیے دیتے تاکہ اس کے جسم پر انکو دیکھ کر اس طرح متمتع ہوں ۔ جیسے کتے والا اپنے کتے کے گلے میں طوق دیکھ کر خوش ہوتا رہے ۔ حالانکہ کتے کو اس سے کیا فائدہ ۔ تو گویا اس نے اپنی عصمت وعزت کو بے داموں فروخت کر دیا ۔ جب کبھی وہ علیحدہ بیٹھتی تو سوچتی کہ یہ تمام دل جو اس کے شیدائی نظر آتے ہیں یہ سب اس کے حسن کے پجاری ہیں اس کے پجاری نہیں ۔ اگر یہ حسن اس گھڑی کیلئے بھی اس سے جدا ہو گیا تو یہ سب اس کے پاس سے پرواز کر جائیں گے ۔ اور وہ اس دنیا میں اکیلی رہ جائے گی کہ کوئی دل بھی اس پر رحم نہیں کھائے گا اور کوئی آنکھ اس پر آنسو نہیں بہائے گی ۔ وہ بدبختوں کی طرح اپنے پر روتی ۔ بلکہ وہ بدنصیبوں کی طرح اپنے آپ کو تصور کرتی تھی ۔

لِأَنَّهَا تُعَاشِرُ مَنْ لَا تُحِبُّ ، وَتَحْيَا بَيْنَ قَوْمٍ لَا يُحِبُّونَهَا إِلَّا حُبّاً كَاذِباً .

وَرُبَّمَا مَرَّتْ فِي بَعْضِ غَدَوَاتِهَا أَوْ رَوْحَاتِهَا بِغُرْفَةِ حَارِسِ قَصْرِهَا وَهُوَ جَالِسٌ بَيْنَ زَوْجِهِ وَأَوْلَادِهِ يَمْنَحُهُمْ حُبَّهُ وَإِخْلَاصَهُ وَيَمْنَحُونَهُ مِنْ ذَلِكَ مِثْلَ مَا يَمْنَحُهُمْ ؛ فَتَتَمَنَّى أَنَّ لَوْ كَانَ حَظُّهَا مِنْ هٰذِهِ الْحَيَاةِ غُرْفَةً كَهٰذِهِ الْغُرْفَةِ وَزَوْجاً وَأَوْلَاداً كَهٰذَا الزَّوْجِ وَهٰؤُلَاءِ الْأَوْلَادِ . ثُمَّ لَا تَقْتَرِحُ عَلَى دَهْرِهَا بَعْدَ ذَلِكَ شَيْئاً .

وَمَا رَآهَا النَّاسُ فِي يَوْمٍ مِنْ أَيَّامِهَا اِسْتَقْبَلَتْ فِي قَصْرِهَا رَجُلاً مُتَزَوِّجاً أَوْ خَاطِباً ، فَكَانُوا يَحْمِلُونَ هٰذَا الْأَمْرَ مِنْهَا عَلَى مَحْمَلِ الْأَثَرَةِ ، وَيَقُولُونَ إِنَّهَا اِمْرَأَةٌ طَامِعَةٌ لَا تُحِبُّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَاشِقُهَا خَالِصاً لَهَا ، وَلَوْ أَنَّهُمْ عَرَفُوا حَقِيقَةَ أَمْرِهَا وَأَلَمُّوا بِسَرِيرَةِ نَفْسِهَا ، لَعَلِمُوا أَنَّهَا اِمْرَأَةٌ حَزِينَةٌ مَنْكُوبَةٌ ، قَدْ فَجَعَهَا الدَّهْرُ فِي سَعَادَةِ الزَّوْجِيَّةِ فَعَرَفَتْ لِيَمْتَهَا فَهِيَ لَا تُحِبُّ أَنْ تُفْجَعَ فِيهَا اِمْرَأَةٌ غَيْرُهَا .

لَقَدْ تَحَدَّثَ بَعْضُ الَّذِينَ أَلَمُّوا بِشُؤُونِ حَيَاتِهَا الْخَاصَّةِ أَنَّهَا وَهَبَتْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثاً بَعْضَ الْفَتَيَاتِ الْفَقِيرَاتِ مُهُوراً يَسْتَعِنَّ بِهَا عَلَى الزَّوَاجِ مِمَّنْ يُرِدْنَ ، فَلَمْ يُصَدِّقِ النَّاسُ هٰذَا الْخَبَرَ وَقَالُوا إِنَّ السَّالِبَ لَا يَكُونُ وَاهِباً ، وَإِنَّ يَنْبُوعَ الْخَيْرِ لَا يُمْكِنُ أَنْ يَنْفَجِرَ فِي قُلُوبِ النِّسَاءِ الْفَاجِرَاتِ ؟ وَلٰكِنَّ الْحَقِيقَةَ أَنَّهَا فَعَلَتْ ذَلِكَ ، وَرُبَّمَا فَعَلَتْ أَكْثَرَ مِنْهُ .

هٰذَا هُوَ قَلْبُ «بِهْرِغْرِيتِ» ، وَهٰذِهِ هِيَ سَرِيرَةُ نَفْسِهَا : فَهِيَ فَتَاةٌ فَاسِدَةٌ وَلٰكِنَّهَا غَيْرُ رَاضِيَةٍ عَنْ فَسَادِهَا ، وَسَاقِطَةٌ ، وَلٰكِنَّهَا لَا تُحِبُّ أَنْ تَرَى الْفَتَيَاتِ سَاقِطَاتٍ مِثْلَهَا ، وَلَوْ كَانَ فِي اسْتِطَاعَةِ الْمَرْأَةِ السَّاقِطَةِ أَنْ تَسْتَرْجِعَ بِتَوْبَتِهَا وَإِنَابَتِهَا مَكَانَتَهَا فِي قُلُوبِ النَّاسِ وَأَنْ تَمْحُوَ بِصَلَاحِهَا مَا سَلَفَ مِنْ فَسَادِهَا لَكَانَتْ هِيَ أَقْرَبَ النِّسَاءِ إِلَى التَّوْبَةِ وَالنُّزُوعِ ، وَلٰكِنَّ الْمُجْتَمَعَ الَّذِي أَسْقَطَهَا وَسَلَبَهَا ذَلِكَ الرِّدَاءَ مِنَ الشَّرَفِ الَّذِي كَانَتْ تَرْتَدِيهِ ، يَأْبَى عَلَيْهَا أَنْ يُعِيدَ إِلَيْهَا

ا چوکیدار ۲ راز ۳ مصیبت زدہ ۴ سنگدستی ۵ مٹانا۔

کیونکہ وہ لوگوں کے ساتھ معاملہ کرنے پر مجبور ہے۔ جن کو وہ پسند نہیں کرتی اور ناپسندیدہ لوگوں میں زندہ ہے۔ جو جھوٹی محبت کا دعوی کرتے ہیں۔ جب کبھی وہ اپنی صبح و شام کو اپنے چوکیدار کے گھر کے سامنے سے گزرتی اور اسنے اپنے بیوی بچوں سے پُرخلوص محبت کر رہا ہے دیکھتی اور وہ بھی اس سے پیار کر رہے ہیں۔ تو اس کے اندر ایک آرزو جنم لیتی۔ کہ کاش کہ مجھے ایسی ایک کٹیا مل جاتی اور سچی محبت کرنیوالا شوہر اور پیاری اولاد۔ جس کے بعد وہ زمانہ والوں سے مستغنی ہو جاتی اور کچھ طلب نہ کرتی۔

لوگوں نے اسے کبھی بھی ایسے شخص سے ملتے ہوئے نہیں دیکھا جو شادی شدہ ہو یا اسکی منگنی ہو چکی ہو۔ تو لوگ اس بات کو دیکھ کر یہ سمجھتے کہ یہ کتنی لالچی خود غرض عورت ہے جو یہ چاہتی ہے کہ اسکو چاہنے والا صرف اس کا ہو۔ لیکن لوگ اس بات کی حقیقت کو نہیں جانتے تھے اور اس کے دل کے بھید کو نہیں پا سکے اگر انہیں معلوم ہو جاتا کہ وہ ایک غمگین مصیبت زدہ عورت ہے جسکو بیوی بننے کی سعادت نصیب نہیں ہوئی وہ اسکی قیمت جانتی ہے لہذا وہ کسی عورت کا دل نہیں دکھانا چاہتی۔

خصوصی حالات کو جاننے والے لوگ بسا اوقات اس کے حالات یوں بیان کرتے ہیں۔ کہ چند بار اس نے کچھ مفلسہ لڑکیوں کو پیسہ دیا تاکہ وہ اپنی مرضی سے اپنی پسند کی شادی کر سکیں۔ تو لوگ اس بات کی تصدیق کرنیکی بجائے جھٹلاتے اور کہتے کہ یہ ٹرا کیسے سخی ہو سکتا ہے اور فاحشہ عورتوں کے دل میں چشمہ رحمت کیسے پھوٹ سکتا ہے۔ مگر یہ حقیقت ہے کئی بار اس نے ایسا کیا۔

یہ اسکی ذہنیت اور دل ہے کہ بدکار عورت اپنی بدکاری پر خوش نہیں۔ وہ ایک بے سہارا عورت ہے۔ مگر وہ اس بات کو پسند نہیں کرتی کہ دوسری لڑکیاں بھی اسکی مانند ہوں۔ اگر ایک فاحشہ اور بازاری عورت ایسا کر سکتی اور درستگی سے سابقہ کوتاہیوں کو مٹا سکتی تو یقیناً وہ سب سے پہلے توبہ کرنیوالی ہوتی۔ مگر وہ احول جس نے اسے ذلیل کیا اور اسکی چادر عصمت کو داغدار کیا۔ وہ کیسے یہ بات پسند کر سکتا تھا کہ طلب کرنے پر اس کی شرافت کی چادر کو اسے واپس کر دے۔

رِدَاءَهَ إِنْ طَلَبَتْهُ، فَلاَ بُدَّ لَهَا مِنَ الاِسْتِمْرَارِ فِي سُقُوطِهَا رَاضِيَةً أَوْ كَارِهَةً، وَكَذَلِكَ كَانَ شَأْنُهَا.

وَلَمْ يَمْضِ عَلَى «مَرْغَرِيتِ» فِي حَيَاتِهَا هَذِهِ أَكْثَرُ مِنْ بِضْعَةِ أَعْوَامٍ حَتَّى نَزَلَ بِهَا مَرَضٌ حَجَبَهَا فِي بَيْتِهَا عِدَّةَ أَيَّامٍ ثُمَّ اشْتَدَّ عَلَيْهَا، فَأَشَارَ عَلَيْهَا الأَطِبَّاءُ أَنْ تَذْهَبَ إِلَى حَمَّامَاتِ «الْبَانْيِيرِ» لِلاِسْتِشْفَاءِ بِمَائِهَا وَهَوَائِهَا، فَسَافَرَتْ إِلَيْهَا وَحْدَهَا لاَ تَصْحَبُهَا إِلاَّ خَادِمَتُهَا، وَكَانَ فِي ذَلِكَ الْمُصْطَافِ فِي هَذَا الْعَامِ شَيْخٌ مِنَ الأَثْرِيَاءِ اسْمُهُ «الدُّوقُ مُوهَان» حَضَرَ إِلَيْهَا مَعَ ابْنَتِهِ وَكَانَتْ مَرِيضَةً بِدَاءِ الصَّدْرِ لِيَسْتَشْفِيَ لَهَا مِنْ دَائِهَا فَلَمْ يُجْدِهَا الْعِلاَجُ وَمَاتَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَدَفَنَهَا هُنَاكَ وَلَبِثَ بَعْدَ مَوْتِهَا عِدَّةَ أَيَّامٍ يَخْتَلِفُ إِلَى قَبْرِهَا وَيَبْكِيهَا بُكَاءً شَدِيداً؛ فَإِنَّهُ لَعَائِدٌ مِنَ الْمَقْبَرَةِ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ لَمَحَ فِي طَرِيقِهِ «مَرْغَرِيتَ» سَائِرَةً وَحْدَهَا وَكَانَ ذَلِكَ الْيَوْمُ الثَّانِي مِنْ وُصُولِهَا إِلَى الْبَانْيِيرِ، فَدَهِشَ لِمَنْظَرِهَا دَهْشَةً عُظْمَى وَخُيِّلَ إِلَيْهِ أَنَّ اللهَ قَدْ بَعَثَ لَهُ ابْنَتَهُ مِنْ قَبْرِهَا، أَوْ أَرْسَلَ إِلَيْهِ خَيَالَهَا لِيُعَزِّيَهُ عَنْهَا لِمَكَانِ الشَّبَهِ بَيْنَ صُورَةِ هَذِهِ الْفَتَاةِ وَصُورَتِهَا فَتَقَدَّمَ نَحْوَهَا ذَاهِلاً مَشْدُوهاً وَأَمْسَكَ بِطَرَفِ رِدَائِهَا وَظَلَّ يُحَدِّقُ فِي وَجْهِهَا تَحْدِيقاً طَوِيلاً، فَعَجِبَتْ لِشَأْنِهِ وَسَأَلَتْهُ: مَا بَالُهُ؟ فَقَالَ لَهَا: هَلْ تَأْذَنِينَ لِي يَا سَيِّدَتِي أَنْ أُقَبِّلَ يَدَكِ؟ فَمَدَّتْ إِلَيْهِ يَدَهَا وَهِيَ لاَ تَعْلَمُ مَاذَا يُرِيدُ وَلاَ مَا الَّذِي أَصَابَهُ فَلَثَمَهَا ثُمَّ اعْتَذَرَ إِلَيْهَا عَنْ جُرْأَتِهِ، بِذُهُولِهِ وَدَهْشَتِهِ، وَمَشَى مَعَهَا يَقُصُّ عَلَيْهَا قِصَّتَهُ وَقِصَّةَ مُصَابِهِ فِي ابْنَتِهِ وَمَا رَاعَهُ مِنَ الشَّبَهِ بَيْنَ صُورَتِهَا وَصُورَتِهَا، فَرَثَتْ لَهُ، وَحَزِنَتْ لِحُزْنِهِ وَاسْتَهَلَّتْ دَمْعَةً رَآهَا الشَّيْخُ مِنْ خِلاَلِ أَهْدَابِ عَيْنَيْهَا الْمُبْتَلَّةِ بِالدُّمُوعِ فَسَقَطَ عَلَى يَدِهَا يُقَبِّلُهَا وَيَشْكُرُهَا لَهَا تِلْكَ الدَّمْعَةَ الَّتِي جَادَتْ بِهَا عَلَيْهِ فِي سَاعَةِ شَقَائِهِ، وَلَمْ

لہذا یہ ضروری ہے کہ وہ بنفرت یا بخوشی کرتی چلی جائے بہ حالت مذکورہ عورت کی تھی۔ اس طرح اسکی زندگی کی چند سال نہ گزرنے تھے کہ مارگریٹ کو ایک ایسی موذی مرض لگ گئی وہ کئی دن تک گھر سے نہ نکل سکی. پھر اسی فرض نے شدت پکڑلی تو ڈاکٹروں نے مشورہ دیا کہ اس عورت کو پانیر کے کی طرف چلا جانا چاہیئے تاکہ وہ وہاں کی آب وہوا اور پانی سے شفا پا سکے چنانچہ وہ اپنی خادمہ کو لیکر ادھر چلی گئی۔ ایک سیٹھ بھی اس سال موسم گرما گزارنے کے لیئے یہاں آیا ہوا تھا۔ ڈیوک موہن اس کا نام تھا۔ اسکی بیٹی بھی اس کے ساتھ تھی۔ اسکی بیٹی سل کی مریضہ تھی۔ بغرض علاج وہ یہاں آئی تھی۔ مگر اسے کچھ فائدہ نہ ہوا وہ مرگئی اور اس کو اسی مقام پہ دفن کر دیا گیا۔ کئی دن سے یہ سیٹھ یہیں قیام پذیر تھا۔ وہ اپنی بیٹی کی قبر پر جاتا اور آنسو بہاکر واپس آجاتا تھا۔ ایک دن جب وہ قبرستان سے واپس ہوا۔ تو اسکی نظر مارگریٹ پر پڑی جو اکیلی تھی۔ مارگریٹ کو یہاں آئے دو دن ہوئے تھے۔ وہ اسکو دیکھ کر حیران رہ گیا اسکو یوں محسوس ہوا کہ جیسے اسکی مردہ بیٹی کو خدا نے زندہ کر دیا ہے۔ یا اس کی ہم شکل اسکی تسلی کے لیئے بھیج دی ہے۔ کیونکہ ان دونوں کی شکل بالکل ملتی جلتی تھی۔ لہذا وہ مارگریٹ کی طرف نہایت بدحواسی سے بڑھا اور اسکی چادر کے دامن کو تھام لیا۔ اور اس کے چہرے کو دیکھنے لگا۔ مارگریٹ متعجب ہوئی اسکی حرکت پر اور کہنے لگی کیا بات ہے؟ سیٹھ نے کہا۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپکے ہاتھوں کو چوم لوں۔ تو اس نے ہاتھ بڑھا دیا۔ اسکو معلوم نہ تھا کہ اسکی کیا غرض ہے۔ اور وہ کس غم میں مبتلا ہے اس نے بوسہ دیا اور بدحواسی سے پیدا ہونے والی جرأت پر معافی کا طلب گار ہوا۔ پھر اپنے حالات سے مارگریٹ کو آگاہ کیا۔ اپنی بیٹی کی بیماری اور اسکی جدائی اور دونوں کی مشابہت کا تذکرہ کرنے لگا تو مارگریٹ کو بڑا صدمہ ہوا اور رحم آیا۔ اسکی پرنم پلکوں سے ایک آنسو غم ٹپک پڑا۔ جسے بوڑھے سیٹھ نے دیکھ لیا۔

يَزَلْ سَائِراً مَعَهَا حَتَّى وَصَلَا إِلَى النُّزُلِ فَوَدَّعَهَا وَمَضَى بَعْدَ مَا اسْتَأْذَنَهَا أَنْ يَخْتَلِفَ إِلَيْهَا مِنْ حِينٍ إِلَى حِينٍ فَأَذِنَتْ لَهُ بِذَلِكَ وَصَعِدَتْ إِلَى غُرْفَتِهَا ، فَلَمَّا خَلَتْ بِنَفْسِهَا أَنْشَأَتْ تُفَكِّرُ فِي أَمْرِ تِلْكَ الْفَتَاةِ الْمِسْكِينَةِ الَّتِي اخْتَطَفَهَا الْمَوْتُ مِنْ يَدِ أَبِيهَا فِي زَهْرَةِ صِبَاهَا مِنْ حَيْثُ لَمْ يَسْتَطِعْ طَبِيبٌ وَلَا عَائِذٌ رَدَّ دَعَابَةَ الْقَضَاءِ عَنْهَا ، ثُمَّ خَطَرَ لَهَا أَنَّهَا مَرِيضَةٌ بِمِثْلِ الْمَرَضِ الَّذِي مَاتَتْ بِهِ وَأَنَّهَا رُبَّمَا مَاتَتْ مَوْتَتَهَا فَلَا تَجِدُ بِجَانِبِهَا أَباً كَهَذَا الْأَبِ يَنْدُبُهَا وَيَبْكِي عَلَيْهَا ، فَأَثَّرَ فِي نَفْسِهَا هَذَا الْخَاطِرُ تَأْثِيراً شَدِيداً ، وَبَكَتْ لَهُ بُكَاءً طَوِيلاً وَلَزِمَتْ غُرْفَتَهَا فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ لَا تُفَارِقُهَا .

وَظَلَّ « الدُّوقُ » يَخْتَلِفُ إِلَيْهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَيُجَالِسُهَا طَوِيلاً وَيَجِدُ مِنَ الْأُنْسِ بِهَا ، وَالِاغْتِبَاطِ بِعِشْرَتِهَا ، مَا تَسْكُنُ بِهِ لَوْعَةُ نَفْسِهِ كُلَّمَا شَبَّهَا الْوَجْدُ فِي صَدْرِهِ ، حَتَّى أَصْبَحَ لَا يَسْتَطِيعُ مُفَارَقَتَهَا سَاعَةً وَاحِدَةً ، وَكَأَنَّمَا لَذَّ لَهَا أَنْ يَرَى ذَلِكَ الشَّيْخُ الثَّاكِلُ الْمَنْكُوبُ فِي وَجْهِهَا سَلْوَتَهُ وَعَزَاءَهُ ، فَمَنَحَتْهُ مِنْ عَطْفِهَا وَحُبِّهَا مَا لَمْ تَمْنَحْهُ أَحَداً مِنْ قَبْلِهِ ، وَأَنِسَتْ بِهِ أُنْساً لَمْ تَأْنَسْهُ بِإِنْسَانٍ سِوَاهُ .

وَمَا هِيَ إِلَّا أَيَّامٌ قَلَائِلُ حَتَّى أَبَلَّتْ مِنْ مَرَضِهَا بَعْضَ الْإِبْلَالِ (١) وَعَادَ إِلَى وَجْهِهَا الْجَمِيلِ رَوْنَقُهُ وَبَهَاؤُهُ ، وَإِلَى ثَغْرِهَا الذَّبِيلِ ابْتِسَامُهُ وَافْتِرَارُهُ ، فَلَذَّ لَهَا الْمُقَامُ فِي الْبَانْيِيرِ أَيَّاماً طِوَالاً حَتَّى شَعَرَتْ بِهُبُوبِ رِيَاحِ الشِّتَاءِ فَأَزْمَعَتِ الْعَوْدَةَ إِلَى بَارِيسَ ، فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى الدُّوقِ وَعَلِمَ أَنَّهَا إِنْ عَادَتْ إِلَيْهَا لَا يَظْفَرُ مِنْهَا فِي ذَلِكَ الْمُزْدَحَمِ الْعَظِيمِ الْحَافِلِ بِخُلَّانِهَا وَأَصْدِقَائِهَا بِمِثْلِ مَا كَانَ يَظْفَرُ بِهِ مِنْهَا فِي الْبَانْيِيرِ ، فَخَلَا بِهَا لَيْلَةَ السَّفَرِ سَاعَةً وَحَادَثَهَا حَدِيثاً طَوِيلاً انْتَهَى بِالِاتِّفَاقِ مَعَهَا عَلَى أَنْ تَهْجُرَ حَيَاتَهَا الْأُولَى حَيَاةَ الْمُخَالَطَةِ وَالْمُعَاشَرَةِ وَتَعِيشَ

---

۱ مرض سے صحت

یہ دونوں ایک ساتھ چلتے رہے اس کے بعد یہ بوڑھا پھر آنے کی اجازت لیکر چلا گیا۔ اور مارگریٹ اپنے کمرے میں واپس آ گئی۔ جب وہ خلوت میں پہنچی تو اس سیٹھ کی بیٹی جو مر گئی تھی اس کے بارے میں سوچنے لگی۔ کہ کیسے شباب جوانی میں موت نے اسکو باپ سے چھین لیا اور قضائے الٰہی کوئی حکیم اور طبیب اسے نہ بچا سکا۔ پھر وہ اپنے مرض کے متعلق سوچنے لگی کہ میں بھی اسی مرض کی مریضہ ہوں ممکن ہے اسکی طرح میں بھی مر جاؤں تو میرے پاس ایسا شفیق باپ بھی نہیں جو مجھ پر روئے گا۔ اس بات نے اسکے زخمی دل پر گہرا اثر کیا جسکی وجہ سے وہ سارا دن کمرے میں رہی اور روتی رہی۔ اس کے بعد ڈیوک اس کے پاس آتا اور دیر تک اس کے پاس بیٹھا رہتا وہ مارگریٹ کے پاس انسیت محسوس کرتا اور اسے ہم مجلسی سے خوشی و مسرت محسوس ہوتی۔ جب بھی اسپر غم جوش مارتا تو مارگریٹ اسکے لئے تسلی بن جاتی۔ یہاں تک کہ ایک لمحہ بھی اس سے وہ جدا ہونیکو پسند نہ کرتا تھا۔ شاید اس عورت کو یہ بات اچھی لگی کہ اس نے اس غمزدہ شخص کے چہرے خوشی کے اور تسلی و صبر کے آثار دیکھے۔ لہٰذا اس نے اس بوڑھے کو ایسی محبت سے نوازا جو کہ اس سے پہلے کسی کے ساتھ نہ کی تھی۔ وہ بھی اس بوڑھے سے ایسی مانوس ہوئی کہ اس سے پہلے اسی طرح کسی سے مانوس نہ ہوئی تھی کچھ دن گزرے ہوں گے کہ اسے بیماری سے آفاقہ محسوس ہوا اور وہ گم ہونے والی حسین چہرے کی خوبصورتی و رونق دوبارہ عود کر آئی۔ اور اس کے چہرے پر تبسم کی شعاعیں پھوٹنے لگیں۔ یہاں تک کہ موسم تبدیل ہوا اور سرد ہوائیں اسے محسوس ہونے لگیں۔ تو اس نے پیرس لوٹنے کا ارادہ کر لیا۔ ڈیوک سے اسکی جدائی قیامت سے کم نہ تھی۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اگر مارگریٹ پیرس چلی گئی۔ تو وہ اسکے دوستوں کی موجودگی میں اس کا قرب حاصل نہ کر سکے گا جیسا پانیر میں۔ لہٰذا سفر کی رات وہ دیر تک باتیں کرتا رہا۔ اور دونوں کا اس بات پر اتفاق ہو گیا کہ مارگریٹ وہ دوستانہ خود غرض ماحول چھوڑ دے گی۔

فِي مَنْزِلٍ يُهيئُهُ لَهَا وَيَقُومُ بِنَفَقَاتِهَا فِيهِ عَلَى أَنْ تَأذَنَ لَهُ بِالاخْتِلَافِ إِلَيْهَا مِنْ حِينٍ إِلَى حِينٍ ، ثُمَّ سَافَرَا فِي الْيَوْمِ الثَّانِي إِلَى بَارِيس .

وَمُنْذُ ذٰلِكَ الْيَوْمِ تَغَيَّرَتْ صُورَةُ حَيَاتِهَا عَمَّا كَانَتْ عَلَيْهِ مِنْ قَبْلُ ، فَأَصْبَحَتْ تَعِيشُ فِي قَصْرِهَا الَّذِي هَيَّأَهُ لَهَا الدُّوقُ عَيْشاً بَيْنَ الْعُزْلَةِ وَالاخْتِلَاطِ ، فَلَا تَسْتَقْبِلُ النَّاسَ فِيهِ إِلَّا قَلِيلاً . وَلَا تَمْتَزِجُ مَعَ الَّذِينَ تَسْتَقْبِلُهُمْ الامْتِزَاجَ كُلَّهُ . وَرُبَّمَا مَرَّتْ بِهَا أَيَّامٌ لَا يَرَاهَا النَّاسُ خَارِجَ قَصْرِهَا إِلَّا قَلِيلاً ، فَإِذَا خَرَجَتْ رَكِبَتْ عَرَبَتَهَا وَحْدَهَا دُونَ رَفِيقٍ أَوْ رَفِيقَةٍ وَمَشَتْ فِي طَرِيقِهَا تَقْرَأُ فِي كِتَابٍ أَوْ صَحِيفَةٍ ، فَرُبَّمَا مَرَّ بِهَا كَثِيرٌ مِمَّنْ تَعْرِفُهُمْ فَلَا تَرَاهُمْ ، فَإِذَا وَقَعَ نَظَرُهَا عَلَى وَاحِدٍ مِنْهُمْ ابْتَسَمَتْ لَهُ ابْتِسَامَةً قَصِيرَةً مُوجَزَةً قَلَّمَا يَشْعُرُ بِهَا أَحَدٌ سِوَاهُ ، ثُمَّ اسْتَمَرَّتْ أَدْرَاجَهَا حَتَّى تَصِلَ مُنْتَزَهَ « الشَّانزلزيه » فَتَنْزِلُ مِنْ عَرَبَتِهَا وَتَمْشِي فِي الْغَابَةِ عَلَى قَدَمَيْهَا سَاعَةً ثُمَّ تَعُودُ إِلَى قَصْرِهَا ؛ فَإِذَا جَاءَ اللَّيْلُ ذَهَبَتْ إِلَى مَلْعَبِ التَّمْثِيلِ وَحْدَهَا ، أَوْ مَعَ الرَّجُلِ الْقَائِمِ بِشَأْنِهَا ؛ فَتَقْضِي فِيهِ أَكْثَرَ وَقْتِهَا نَاظِرَةً إِلَى الْمَسْرَحِ لَا يَشْغَلُهَا كَثْرَةُ النَّاظِرِينَ إِلَيْهَا أَوْ الْمُتَهَافِتِينَ عَلَى مَقْصُورَتِهَا ، عَنْ تَتَبُّعِ فُصُولِ الرِّوَايَةِ وَالاهْتِمَامِ بِوَقْعِهَا حَتَّى تَنْتَهِي .

فَلَمْ تَمْضِ عَلَيْهَا أَيَّامٌ كَثِيرَةٌ حَتَّى عَلِمَ النَّاسُ جَمِيعاً أَنَّ « مَرْغِرِيت » قَدِ اسْتَحَالَتْ حَالُهَا ، وَتَغَيَّرَتْ صُورَةُ حَيَاتِهَا وَأَنَّهَا قَدْ قَنِعَتْ بِهٰذِهِ الْحَيَاةِ الْجَدِيدَةِ حَيَاةِ الْهُدُوءِ وَالسَّكِينَةِ ، وَالْوَحْشَةِ وَالانْفِرَادِ وَرَضِيَتْهَا لِنَفْسِهَا ، فَلَا سَبِيلَ إِلَى مُغَالَبَتِهَا عَلَيْهَا فَقَصَّرَتْ عَنْهَا أَطْمَاعُهُمْ وَانْقَطَعَتْ مِنْهَا آمَالُهُمْ وَظَلُّوا يَتَلَمَّسُونَ الْأَسْبَابَ لِتِلْكَ الْحَالَةِ الْغَرِيبَةِ الَّتِي طَرَأَتْ عَلَيْهَا ، فَذَهَبُوا فِي شَأْنِهَا الْمَذَاهِبَ كُلَّهَا إِلَّا الْمَذْهَبَ الصَّحِيحَ مِنْهَا وَهِيَ أَنَّ تِلْكَ الْحَادِثَةَ الْمُحْزِنَةَ الَّتِي حَدَثَتْ لِابْنَةِ الدُّوقِ شَبِيهَتِهَا فِي صُورَتِهَا وَمَرَضِهَا قَدْ أَثَّرَتْ فِي نَفْسِهَا تَأْثِيراً شَدِيداً

بور ایک باعزت عورت کی طرح گھر میں رہے گی اور اسکی ضروریات زندگی کا کفیل ڈیوک ہوگا۔ اس شرط پر کہ وہ اسے آنے جانے کی اجازت دے دے ۔ اس کے دوسرے دن دونوں نے مل کر پیرس کا سفر کیا۔ اس کے بعد اسکی زندگی میں انقلاب آگیا۔ لہذا وہ ڈیوک کے تیار کردہ محل میں اختلاط و عزت سے زندگی گزارنے لگی ۔ زیادہ لوگوں کا اس کے پاس آنا جانا بند ہوگیا تھا ۔ اور وہ خود بھی پوری طرح کسی سے اختلاط کرنے سے گریز کرتی ۔ بسا اوقات کئی کئی دن تک وہ لوگوں کو نظر نہ آتی اور اپنے محل ہی میں رہتی۔ اگر محل سے باہر آتی تو اپنی سواری میں بغیر دوست و سہیلی کے سفر کرتی اور دوران سفر کسی کتاب کے مطالعہ میں مصروف رہتی ۔ بسا اوقات اس کا ملنے والوں سے آمنا سامنا ہو جاتا یا ان پر نظر پڑ جاتی تو معمولی سا تبسم کر دیتی ۔ کہ اس آدمی کے سوا کوئی اور اسے محسوس نہ کر سکے ۔ پھر چلتے چلتے تفریح گاہ شانز لزیز پہنچ جاتی ۔ اور اپنی گاڑی سے اتر کر ایک گھڑی کے لئے درختوں کے سائے میں پیدل چلتی ہوئی واپس محل میں آجاتی تھی ۔ رات کو اکیلی گھر چلی جاتی یا بوڑھے کے ہمراہ ہوتی وہاں وہ کچھ وقت گزارتی اور نہ وہاں اس کے دیدار کرنے والوں کا اکٹھ ہوتا ۔ نہ آنے جانے والوں کا ۔ مارگریٹ بڑے قصے اور واقعات کو دیکھتی۔ ابھی اس طرح زیادہ دن نہیں گزرے تھے کہ سب لوگوں پر اسکی حقیقت کھل گئی کہ مارگریٹ کی زندگی میں انقلاب آگیا ہے اس نے نئی پرسکون حکومت وانفراد کی زندگی پر قناعت کر لی ہے لہذا اب اسکو کوئی مغلوب نہیں کر سکتا۔ یہ دیکھ کر اس کی طمع کوتاہ ہو گئی اور امیدیں منقطع ہو گئیں ۔

لوگ اسی عجیب و غریب حالت پر تبصرے کرتے اور طرح طرح کے خیالات دوڑاتے مگر اصل حقیقت کو کوئی بھی نہ پا سکا ۔ کہ یہ غمناک واقعہ جو ڈیوک کو پیش آیا تھا ۔ جس میں اس کی لڑکی شکل و صورت میں اور مرض میں اس کے مشابہ تھی ۔ اس نے اس کے دل پر گہرا اثر چھوڑا ۔

وَصَوَّرَتْ لَهَا الْحَيَاةُ بِصُورَةٍ غَيْرِ صُورَتِهَا الْأُولَى فَأَصْبَحَتْ تَعَافُ الرِّجَالَ لِأَنَّهُمْ سَبَبُ سُقُوطِهَا وَتَسْتَنْكِرُ سُقُوطَهَا أَكْثَرَ مِمَّا اسْتَنْكَرَتْهُ مِنْ قَبْلُ لِأَنَّهُ سَبَبُ مَرَضِهَا ، وَلَا تَأْسَفُ عَلَى مَا فَاتَهَا مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ لِأَنَّهَا تَعِيشُ مِنْ مَالِ الدُّوقِ فِي نِعْمَةٍ لَا يَطْمَعُ طَامِعٌ فِي أَكْثَرَ مِنْهَا ، وَرُبَّمَا خَطَرَ لَهَا أَنَّ حَيَاتَهَا مَعَ هٰذَا الشَّيْخِ الْهَرِمِ الَّذِي لَا يَطْمَعُ مِنْهَا فِي أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يَرَاهَا تُشْبِهُ حَيَاةَ بَعْضِ الْعَذَارَى الطَّاهِرَاتِ اللَّوَاتِي يَنْعَمْنَ بِنِعْمَةِ الشَّرَفِ فِي ظِلَالِ آبَائِهِنَّ ، فَأَعْجَبَهَا هٰذَا الْخَيَالُ وَلَذَّ لَهَا ، وَكَثِيرًا مَا بَكَتْ ذٰلِكَ الشَّرَفَ قَبْلَ الْيَوْمِ وَحَنَّتْ إِلَيْهِ .

• • •

انْقَضَتْ أَيَّامُ الْخَرِيفِ وَأَقْبَلَتْ أَيَّامُ الشِّتَاءِ ، وَسَالَتِ الْأَجْوَاءُ بَرْدًا وَقَرًّا ، فَثَارَ مَا كَانَ كَامِنًا مِنْ دَاءِ « مَرْغَرِيتِ » ، وَعَادَ إِلَيْهَا نَفْثُهَا وَسُعَالُهَا ، فَظَلَّتْ تُكَابِدُ مِنْ مَرَضِهَا آلَامًا جِسَامًا ، لَا تُفَارِقُهَا يَوْمًا حَتَّى تُعَاوِدُهَا أَيَّامًا ، فَإِنْ أَلَمَّتْ بِهَا لَزِمَتْ سَرِيرَهَا لَا تُفَارِقُهُ ، وَإِنْ رَوَّحَتْ عَنْهَا بَرَزَتْ إِلَى الْخَلَاءِ فِي بُكُورِ الْأَيَّامِ وَأَصَائِلِهَا تَطْلُبُ الْهَوَاءَ الطَّلْقَ وَالْجَوَّ النَّقِيَّ ؛ وَرُبَّمَا ذَهَبَتْ فِي بَعْضِ لَيَالِيهَا إِلَى مَلْعَبِ التَّمْثِيلِ لِتَتَفَرَّجَ مَا هِيَ فِيهِ فَتَخْلُو بِنَفْسِهَا فِي مَقْصُورَتِهَا سَاعَةً أَوْ سَاعَتَيْنِ ، ثُمَّ تَعُودُ إِلَى مَنْزِلِهَا .

وَكَانَتْ لَا تَزَالُ تَرَى فِي الْمَقْصُورَةِ الْمُجَاوِرَةِ لِمَقْصُورَتِهَا كُلَّمَا ذَهَبَتْ إِلَى الْمَلْعَبِ فَتًى فِي زِيِّ أَبْنَاءِ الْأَشْرَافِ وَشَمَائِلِهِمْ لَا يَزَالُ يُخَالِسُهَا النَّظَرَ مِنْ حِينٍ إِلَى حِينٍ ؛ فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا إِنْ غَضَّتْ عَنْهُ وَيُغْضِي عَنْهَا إِنْ نَظَرَتْ إِلَيْهِ ، وَلَا يَلْتَقِي نَظَرُهَا بِنَظَرِهِ حَتَّى يَتَلَهَّبَ وَجْهُهُ

إ صات

يا چك

اور اُس کی نگاہوں میں زندگی کا نیا راستہ نظر آنے لگا۔ جو پہلے راستے سے مختلف ہے۔ لہٰذا وہ مردوں سے متنفر رہنے لگی۔ کیونکہ یہ ہی اُس کو برباد کرنیوالے تھے۔ اور اب اسے اپنی بربادی کا پہلے سے کچھ زیادہ احساس ہونے لگا۔ کیونکہ یہی اسکی بیماری کا سبب بنی اُس کو مال و زر کا افسوس بالکل نہ تھا جو لوگوں سے بطور نظرانہ وصول کرتی تھی۔ کیونکہ اب وہ ڈیوک کے مال سے اچھی زندگی گزار رہی تھی۔ کہ کوئی اس سے زیادہ ہوس نہیں کر سکتا۔ کئی دفعہ اس کے دل میں یہ خیال آتا۔ کہ اُس کی زندگی اس بوڑھے کے ساتھ جو صرف اس کے دیدار حُسن کا پُجاری ہے۔ اِن پاکیزہ دوشیزاؤں کی طرح ہے۔ جو اپنے والدین کے سایہ میں پاکیزہ زندگی گزارتی ہیں۔ یہ بات اس کے لئے باعثِ خوشی تھی۔ اور یہ بات اُس کو اچھی لگتی۔ کیونکہ اس شرافت کے لئے وہ کئی دفعہ لائی تھی۔ اور اُس کی طرف راغب ہوئی تھی۔

موسم گرما گزر گیا سردی آگئی۔ جب سردی ٹھاٹھیں مارنے لگی تو مارگریٹ کی بیماری دوبارہ لوٹ آئی۔ اور کھانسی نفث الدم کی شکایت محسوس ہونے لگی جس کی وجہ سے اسے تکلیف ہوتی۔ اگر ایک دن کمی ہوتی تو کئی کئی دن تک پیچھا نہ چھوڑتی۔ اگر بیماری ٹھہر جاتی تو وہ چارپائی سے چمٹی رہتی اگر کمی ہوتی تو کُھلی فضا میں تازہ ہوا میں نکل جایا کرتی۔ کئی دفعہ وہ تھیٹر کی طرف چلی جاتی تاکہ اُس تکلیف سے کچھ دیر سکون حاصل کرے۔

ہاں وہ ایک دو گھنٹے کے لئے اپنی گیلری میں اکیلی بیٹھ کر چلی جایا کرتی۔ جب وہ گیلری میں جاتی تو اُس نے کئی بار اپنے برابر والی گیلری میں ایک شریف صورت نوجوان کو دیکھا جو [illegible] آنکھ سے دیکھتا ہے۔ اور پھر آنکھ [illegible] کی طرف [illegible] جب بھی اسکی آنکھیں ٹکرا جاتیں اور اسکا چہرہ [illegible]

حُمْرَةً وَيَرْفَضُّ جَبِينُهُ عرقاً ، كَأَنَّمَا جَنَى جِنَايَةً لا مقيلَ لَهُ مِنْهَا ، فَلَمْ تَحْفِلْ بِهِ كَثِيراً لِأَنَّهَا لَمْ تَرَ فِي أَمْرِهِ شَيْئاً جَدِيداً ، إِلَّا أَنَّهَا كَانَتْ تَعْجَبُ لِسُكُونِهِ وَجُمُودِهِ ، وَطُولِ إِغْضَائِهِ وَإِطْرَاقِهِ ، وَلِتِلْكَ الْعَبْرَةِ مِنَ الْحُزْنِ الْمُنْتَشِرَةِ عَلَى وَجْهِهِ ، وَكَانَ أَكْثَرُ مَا يَدْهِشُهَا مِنْهُ أَوْ يُعْجِبُهَا أَنَّهُ الْفَتَى الْوَحِيدُ الَّذِي كَانَ يَبْكِي فِي ذَلِكَ الْمُجْتَمَعِ لِمَنْظَرِ الْمَشَاهِدِ الْمَحْزُونَةِ الَّتِي تُمَثَّلُ عَلَى مَسْرَحِ التَّمْثِيلِ ، لِأَنَّهَا تَعْلَمُ أَنَّ الْفِتْيَانَ الْفَرِحِينَ الْمُغْتَبِطِينَ بِشَبَابِهِمْ وَصِحَّتِهِمْ لَا يَحْفِلُونَ بِمَنَاظِرِ الشَّقَاءِ الْحَقِيقِيَّةِ فَأَحْرَى أَنْ لَا يَحْفِلُوا بِتَمْثِيلِهَا .

فَإِنَّهَا لَخَالِيَةٌ بِنَفْسِهَا فِي مَقْصُورَتِهَا ذَاتَ لَيْلَةٍ ، وَكَانَ الْجَوُّ بَارِداً مُقْشَعِراً إِذْ فَاجَأَتْهَا نَوْبَةُ سُعَالٍ اشْتَدَّتْ عَلَيْهَا كَثِيراً حَتَّى كَادَتْ تَسْقُطُ عَنْ كُرْسِيِّهَا ضَعْفاً وَوَهْناً فَشَعَرَتْ بِيَدٍ تُمْسِكُ يَدَهَا فَاعْتَمَدَتْ عَلَيْهَا دُونَ أَنْ تَسْتَطِيعَ الِالْتِفَاتَ إِلَى صَاحِبِهَا حَتَّى بَلَغَتْ عَرَبَتَهَا فَرَكِبَتْهَا . فَشَعَرَتْ بِالرَّاحَةِ قَلِيلاً فَالْتَفَتَتْ تَشْكُرُ لِصَاحِبِ تِلْكَ الْيَدِ يَدَهُ ، فَلَمْ تَرَ أَمَامَهَا أَحَداً وَرَأَتْ عَنْ بُعْدِ خُطُوَاتٍ مِنْهَا إِنْسَاناً مُنْصَرِفاً فَلَمْ تَتَمَكَّنْ مِنْ رُؤْيَتِهِ إِلَّا أَنَّهَا تَخَيَّلَتْ صُورَتَهُ تَخَيُّلاً ، فَعَجِبَتْ لِأَمْرِهِ وَمَضَتْ فِي طَرِيقِهَا ؛ فَمَا وَصَلَتْ إِلَى مَنْزِلِهَا حَتَّى شَعَرَتْ بِرَعْدَةِ الْحُمَّى تَتَمَشَّى فِي أَعْضَائِهَا ، فَلَزِمَتْ سَرِيرَهَا بِضْعَةَ أَيَّامٍ لَا تُفَارِقُهُ حَتَّى أَبَلَّتْ (١) قَلِيلاً ، فَقَدَّمَتْ إِلَيْهَا خَادِمَتُهَا بِطَاقَاتِ الزِّيَارَةِ الَّتِي تَرَكَهَا الْفِتْيَانُ الَّذِينَ زَارُوهَا فِي أَثْنَاءِ مَرَضِهَا تَجَمُّلاً وَتَلَوُّماً ، فَلَمْ تَقْرَأْ وَاحِدَةً مِنْهَا ، ثُمَّ حَدَّثَتْهَا الْخَادِمُ أَنَّ فَتًى كَانَ يَأْتِي لِلسُّؤَالِ عَنْهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ، وَلَا يَذْكُرُ اسْمَهُ ، وَلَا يَتْرُكُ بِطَاقَتَهُ ، وَأَنَّهُ كَانَ يَنْقَبِضُ انْقِبَاضاً شَدِيداً كُلَّمَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا لَا تَزَالُ طَرِيحَةَ فِرَاشِهَا تَشْكُو وَتَتَأَلَّمُ ، فَاسْتَوْصَفَتْهَا إِيَّاهُ فَوَصَفَتْهُ لَهَا فَلَمْ

---

(١) أبلّ : برئ

اور اسکی پیشانی پر پسینہ آجاتا۔ گویا اُس نے کوئی گناہ کیا ہے جو ناقابل بخشش ہے۔ وہ کچھ زیادہ اس بات کی پرواہ نہ کرتی۔ کیونکہ اس نے کوئی نئی بات نہ دیکھی تھی۔ مگر وہ اسکی طویل چشم پوشی و جمود و سکون پر اور سر جھکا لینے پر اور اس کے چہرے پر غم کا بادل چھا جانے پر تعجب کرتی۔ وہ اس بات سے حیران ہوا کرتی تھی۔ کہ اس مجمع میں غم آلود مناظر جو تمثیل گاہ میں پیش کئے جاتے ہیں انپر صرف وہی رو تا تھا۔ کیونکہ وہ جانتی تھی صحت و شباب کے زمانے میں خوش باش نوجوان کب حقیقی بدنصیبی کے مناظر کی پرواہ کرتے ہیں۔ تو کسی تمثیل کی پرواہ کر سکتے ہیں۔

وہ ایک رات اپنے بکس میں اکیلی تھی۔ فضا ٹھنڈی رونگٹے کھڑے کر دینے والی تھی کہ اچانک اسے کھانسی کا شدید دورہ پڑا کہ وہ اپنی کرسی سے کمزوری و نقاہت کی وجہ سے گرنے لگی تو اسے ایسا معلوم ہوا کسی ہاتھ نے اسے تھام لیا ہے۔ اس نے ہاتھ والے کی طرف دیکھے بغیر اس کا سہارا لے لیا۔ یہانتک کہ وہ اپنی گاڑی تک پہنچ گئی۔ اور سوار ہو گئی جس کے بعد وہ کچھ سکون محسوس کرنے لگی۔ جب اس نے سہارا دینے والے کی طرف شکریہ ادا کرنے کے لئے مُنہ پھیرا تو وہاں کچھ نہ تھا۔ مگر چند قدم دُور ایک آدمی کو جاتے دیکھا مگر وہ ایسے پہچان نہ سکی۔ البتہ اسکی صورت کا ایک خاکہ سا اس کے سامنے رہ گیا۔ اسے بڑا تعجب ہوا اور وہ اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گئی۔ گھر پہنچی تھی کہ بخار کی شدت اپنے جسم میں محسوس کرنے لگی۔ وہ کئی دن تک بستر علالت سے نہ اُٹھ سکی جب اسے کچھ افاقہ ہوا تو خادم نے ایک نوجوان کے کچھ تعارفی خطوط پیش کئے۔ جو بیماری کے دنوں میں تیمارداری کے لئے آئے تھے۔ اس نے ان میں ایک خط کو نہ دیکھا پھر خادم کہنے لگی۔ ایک نوجوان روزانہ ایک دو بار تیمارداری کیلئے آتا تھا۔ مگر نام نہ بتلاتا نہ خط پیش کرتا۔ جب سنتا کہ آپ ابھی بیمار ہیں تو بہت کبیدہ خاطر ہوتا۔ مارگریٹ نے اس کا ناک نقشہ پوچھا۔ تو اس نے بیان کیا۔

تعرفه ، وعجبت لأمره كل العجب وتمنت لو رأته فتشكرت له هذا الإخلاص النادر الذي لا عهد لها به في أحد من الناس ، وأمرت خادمتها أن تخبرها خبره إن جاء للسؤال عنها مرة أخرى فلم يلبث أن جاء ، وكانت مرغريت جالسة في شرفة المنزل المطلة على الطريق فرأته فعرفت أنه ذلك الفتى الحزين الذي كانت تراه في المقصورة المجاورة لمقصورتها في ملعب التمثيل ، وأنه صاحب تلك اليد التي امتدت لمعونتها ليلة النازلة التي نزلت بها هناك ، فأشارت إلى خادمتها بالنزول إليه واستدعائه إليها ففعلت ، فاضطرب الفتى لهذه الدعوة اضطراباً شديداً حتى كاد يرفضها ، ثم شعر بمكان مرغريت من الشرفة فتلوم ومشى وراء الخادمة حتى صعدت به إلى غرفة سيدتها فتركته وانصرفت ، فدخل عليها فحياها ووجهه يرفض عرقاً ولسانه لا يكاد يبين ، فمدت إليه يدها فتناولها وقبلها قبلة طويلة عرفت مرغريت سر ما أودعها من عواطف قلبه ، وهي العالمة بأسرار القبلات ، ثم أذنته بالجلوس ، فجلس ، فأنشأت تسائله عن نفسه وعن قومه ، وعن سبب اهتمامه بشأنها وتبتسم له فيما بين ذلك ابتسامات تلاطفه بها وتمسح عن فؤاده ما ألم به من الروع ، فحدثها أنه غريب عن باريس ، وأنه وفد إليها منذ عشرين يوماً من بلدته «نيس» ليقضي فيها ثلاثة أشهر أذن له أبوه بها طلباً لتغيير الهواء وترويح النفس ، ثم يعود في نهايتها إلى وطنه ، فسألته : هل وجد المقام حميداً هنا ؟ فصمت هنيهة ثم نظر إليها نظرة منكسرة وقال : لا يا سيدتي ، قالت : لماذا ؟ فحارت بين شفتيه كلمة لم يستطع أن ينطق بها فعاد إلى صمته وإطراقه ، فأعادت عليه سؤالها . فقال لها : هل تأذنين لي يا سيدتي أن أقول لك كل ما في نفسي . فشعرت بما في نفسه قبل أن يقوله ، وقالت له : قل ما تشاء إلا أن تطارحني حبك وغرامك ، فإنني

مگر وہ پہچاننے سے قاصر رہی۔ اس کو اس آدمی کے بارے میں حیرانگی ہوئی وہ تمنا کرنے لگی۔
کاش! وہ ایک بار اسکو دیکھ لیتی اور اس کے اچھے سلوک کا شکریہ ادا کرتی۔ ایسا
سلوک جو کبھی کسی انسان نے نہ دیکھا تھا۔ اب خادمہ سے کہنے لگی۔ اب اگر وہ نوجوان
آئے تو مجھے بتانا۔ کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ وہ آدمی آگیا۔ مارگریٹ مکان کی بالکنی پر بیٹھی
ہوئی تھی جو راستے کی طرف تھی۔ تو اُسے دیکھ لیا وہ جان گئی کہ یہ وہی غمگین نوجوان ہے
جسے وہ تھیٹر میں اپنے برابر والے بکس میں دیکھا کرتی تھی۔ یہ وہی آدمی ہے جس نے اس
گرتی ہوئی کو اس رات سہارا دیا تھا۔ خادمہ سے کہا اتر کر اسکو بلاؤ۔ چنانچہ اس نے
بلایا۔ تو نوجوان اسکی آواز پر گھبرا گیا۔ حتیٰ کہ قریب تھا کہ وہ انکار کردے۔ پھر اسے
احساس ہوا۔ بالکنی میں مارگریٹ بیٹھی ہے اسلئے شرما گیا۔ اور خادمہ کے پیچھے پیچھے چلنے
لگا۔ حتیٰ کہ خادمہ نے اُسے مارگریٹ کے کمرے میں پہنچا دیا۔ اور اُسے وہاں چھوڑ کر واپس
آگئی۔ جب وہ داخل ہوا تو سلام کیا اسکی زبان بند جسم پسینہ سے تر ہو رہا تھا۔ مارگریٹ
نے ہاتھ بڑھایا اور اس نے بوسہ دیا۔ جس سے مارگریٹ کو اس کے دل کے اسرار
معلوم ہو گئے۔ وہ بوسوں کے اسرار سے خوب واقف تھی۔ پھر وہ اجازت پا کر بیٹھ گیا۔ وہ
اس کی التفات اور قومیت کے بارے میں سوال وجواب کرنے لگی درمیان میں وہ مسکراتی
جس سے مہربانی کا مقصود تھا۔ اور اسکے دل میں بیٹھ جانے والے خوف کو ختم کرنا تھا
اُس نے بتایا کہ وہ پیرس میں غریب الوطن ہے۔ اور بیس دن کے قریب ہوئے کہ وہ
اپنے وطن نیس سے یہاں آیا تھا۔ کیونکہ اس کے والد نے تبدیلی آب وہوا بغرض سیر وتفریح یہاں
ٹھہرنے کی اجازت دی ہے۔ اسکے بعد واپسی کا حکم ہے تو اس نے پوچھا آپکو یہاں ٹھہرنا کیسا
لگا؟ تو وہ تھوڑی دیر کے لئے چپ ہو گیا۔ پھر شرمیلی نگاہوں سے اسکی طرف دیکھا اور بولا۔
نہیں محترمہ۔ کیوں۔ ایک ہی لفظ پر اسکی زبان رک گئی۔ جس کو وہ ادا نہ کر سکا اور سر جھکا لیا
اس نے وہی سوال دہرایا۔ تو وہ بولا۔ کہ اے محترمہ۔ کیا آپ اجازت دیں گی جو کچھ میرے دل میں ہے
اسکو زبان پر لاؤں۔ جو کچھ اسکے دل میں تھا وہ سمجھ گئی۔ بولی جو دل چاہے کہیے مگر اظہار محبت سے گریز کرنا

إمْرَأَةٌ مَرِيضَةٌ لا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَحْتَمِلَ الحَيَاةَ وَحْدَهَا خَالِصَةً لا مَؤُونَةَ فِيهَا ، فَأَحْرَى أَنْ لا أَحْتَمِلَهَا مُثْقَلَةً بِالحُبِّ وَالغَرَامِ ، فَاصْفَرَّ وَجْهُهُ اصْفِرَاراً شَدِيداً وَمَدَّ يَدَهُ إِلَى دَمْعَةٍ تَتَرَقْرَقُ فِي عَيْنَيْهِ فَمَسَحَهَا ثُمَّ قَالَ لَهَا : ذَلِكَ مَا يُحْزِنُنِي يَا سَيِّدَتِي وَيُبْكِينِي وَيُنَغِّصُ عَلَيَّ عَيْشِي مُنْذُ هَبَطْتُ بَارِيسَ حَتَّى اليَوْمِ ، فَإِنِّي رَأَيْتُكِ فَأَحْبَبْتُكِ لِلنَّظْرَةِ الأُولَى ، ثُمَّ سَأَلْتُ عَنْكِ فَعَرَفْتُ مِنْ أَمْرِكِ كُلَّ شَيْءٍ ، وَعَلِمْتُ أَنَّكِ تَعِيشِينَ مُنْذُ شُهُورٍ عِيشَةً لا مَطْمَعَ فِيهَا لِطَامِعٍ وَلا أَمَلَ لِآمِلٍ ، فَانْقَطَعَ أَمَلِي مِنْكِ ، إِلَّا أَنَّ حُبِّي إِيَّاكِ لَمْ يَنْقَطِعْ ، ثُمَّ رَأَيْتُكِ بَعْدَ ذَلِكَ فِي مَلْعَبِ التَّمْثِيلِ وَرَأَيْتُ هَذَا القِنَاعَ الأَصْفَرَ الَّذِي تَنْسِجُهُ يَدُ المَرَضِ عَلَى وَجْهِكِ الجَمِيلِ فَاسْتَحَالَ حُبِّي إِيَّاكِ رَحْمَةً وَشَفَقَةً ، وَأَصْبَحْتُ أَبْكِي لِمَرَضِكِ أَكْثَرَ مِمَّا أَبْكِي لِحُبِّكِ ، وَأَصْبَحَ كُلُّ مَا أَتَمَنَّى عَلَى اللهِ فِي حَيَاتِي أَنْ أَرَاكِ بَارِئَةً نَاعِمَةً ، مَوْفُوراً لَكِ حَظُّكِ مِنْ سَعَادَةِ العَيْشِ وَهَنَائِهِ ، ثُمَّ لا أَطْمَعُ بَعْدَ ذَلِكَ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَطْمَعُ فِيهِ المُحِبُّونَ المُغْرَمُونَ ، فَأَنَا أَقِفُ السَّاعَةَ بَيْنَ يَدَيْكِ لا لِأُطَارِحَكِ الحُبَّ وَالغَرَامَ ؛ بَلْ لِأَسْأَلَ أَنْ تَأْذَنِي لِي بِالوُقُوفِ عَلَى بَابِكِ كُلَّمَا جِئْتُهُ أَسْأَلُ خَادِمَتَكِ عَنْكِ ، ثُمَّ أَمْضِي لِسَبِيلِي مِنْ حَيْثُ لا تَرَيْنَ وَجْهِي ، وَلا تَشْعُرِينَ بِمَكَانِي ، فَسَرَتْ فِي أَعْضَائِهَا رِعْدَةٌ غَيْرُ الرِّعْدَةِ الَّتِي تَعْرِفُهَا مِنَ الحُمَّى وَخُيِّلَ إِلَيْهَا أَنَّهَا تَسْمَعُ نَغْمَةً فِي الحُبِّ غَيْرَ النَّغْمَةِ الَّتِي كَانَتْ تَسْمَعُهَا مِنْ قَبْلَ اليَوْمِ مِنْ أَفْوَاهِ الرِّجَالِ ، فَنَظَرَتْ إِلَيْهِ نَظْرَةً لا تَأْوِيلَهَا إِلَّا اللهُ تَعَالَى . ثُمَّ قَالَتْ لَهُ : إِنِّي آذَنُ لَكَ بِذَلِكَ يَا سَيِّدِي ، وَأَشْكُرُهُ لَكَ شُكْراً جَزِيلاً ، بَلْ آذَنُكَ أَنْ تَزُورَنِي كُلَّمَا شِئْتَ عَلَى أَنْ تَفِدَ إِلَيَّ صَدِيقاً مُسَاعِداً ، لا مُحِبّاً مُغْرَماً ، فَإِنِّي إِلَى الأَصْدِقَاءِ المُخْلِصِينَ أَحْوَجُ مِنِّي إِلَى المُحِبِّينَ المُغْرَمِينَ ، وَمَدَّتْ إِلَيْهِ يَدَهَا ، فَعَلِمَ أَنَّهَا قَدْ أَذِنَتْهُ بِالانْصِرَافِ ، فَقَبَّلَهَا وَانْصَرَفَ مَسْرُوراً مُغْتَبِطاً ، فَأَتْبَعَتْهُ نَظَرَهَا حَتَّى غَابَ عَنْهَا ، فَسَقَطَتْ عَلَى وِسَادَةٍ بِجَانِبِهَا وَقَالَتْ :

لتكميه تقير

کیونکہ میں ایک مریضہ عورت ہوں۔ میں خالی بے لوث زندگی کو برداشت کرنے سے قاصر ہوں، چہ جائیکہ عشق و محبت کی زندگی کو برداشت کروں۔ نوجوان کا چہرہ متغیر ہوگیا۔ ایک آنسو اس کے چہرے پر تیر رہا ہے۔ اُسے صاف کرتے ہوئے بولا۔ ٹھہریے۔ یہی غم تو مجھے ہے جب سے میں پیرس میں داخل ہوا ہوں۔ کیونکہ جب آپ کو میں نے ایک نظر دیکھا تو شیدائی دگرویدہ ہوگیا۔ پھر آپ کے بارے میں دریافت کرنے پر سب کچھ پتہ چلا۔ اب مجھے معلوم ہورہے کہ آپ مہینوں سے ایسی زندگی گزار رہی ہیں جس میں کسی طامع کو لالچ کا موقعہ نہیں اور کسی اُمید رکھنے والے کو اُمید پورا کرنے کا موقعہ نہیں۔ تو آپ سے بالکل ہوگیا۔ مگر میری محبت آپ سے ختم نہ ہوئی۔ پھر میں اس کے بعد آپ کو ایک تھیٹر میں دیکھا اور آپ کے چہرے پر زرد نقاب دیکھی۔ جسے آپ کے حسین و جمیل چہرے پر بیماری نے بن دیا ہو۔ تو میری محبت رحمت و شفقت میں بدل گئی۔ اب مجھے آپ کی بیماری پر زیادہ رونا آنے لگا۔ آپکی محبت پر رونے سے۔ اب میری ایک ہی آرزو باقی رہ گئی کہ آپ کو تندرست اور عیش سعادت سے بہرہ ور دیکھوں۔ اس کے بعد اور کسی چیز کی تمنا و آرزو نہ کروں جسطرح عاشق کرتے ہیں۔ اب میرا آپکے پاس آنا عشق کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ اسلیئے کہ آپ مجھے اپنے در پر کھڑا ہونیکی اجازت دیں جبکہ میں آپکی ملازمہ سے حال دریافت کروں اور چلا جاؤں۔ اور آپکی نظر ہی مجھ پر نہ پڑے اور نہ میرے آنے کا آپکو پتہ چلے۔ یہ بات سُن کر اسکے اعضا میں رعشہ پیدا ہوگیا۔ جو بخار کا رعشہ نہ تھا۔ اسے ایسا محسوس ہوا کہ وہ محبت کا ایک ایسا گیت سن رہی ہے۔ جو ایسا نہیں ہے جیسے پہلے لوگوں کی زبانی سنا کرتی تھی۔ اُسنے اس کی طرف ایک البیلی نگاہ سے دیکھا جس کا مطلب تھا۔ آپکو معلوم۔ پھر بولی۔ نوجوان میں آپکو اس بات کی اجازت دیتی ہوں۔ اور آپکی مشکور ہوں۔ آپکو ملاقات کی اجازت ہے۔ کہ جب چاہیں ایک دوست اور مددگار کی حیثیت تشریف لائیں۔ ایک عاشق زار کی طرح نہیں۔ کیونکہ مجھے عاشقوں کی بجائے دوستوں کی ضرورت ہے۔ پھر اس نے ہاتھ بڑھایا۔ وہ سمجھ گیا کہ جانے کی اجازت ہے اس نے بوسہ دیا اور خوشی خوشی واپس لوٹا [illegible] کی نگاہیں نوجوان کا پیچھا کر رہی تھیں۔ یہانتک کہ وہ نظر سے اوجھل ہوگیا۔ اور وہ تکیہ پر [illegible]

رَحْمَتُكَ اللَّهُمَّ فَإِنِّي أَخشى أَنْ أُحِبَّهُ.

لَقَدْ أَحَبَّتْهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَدْرِي ؛ فَإِنَّ الْخَوْفَ مِنَ الْحُبِّ هُوَ الْحُبُّ نَفْسُهُ ، بَلْ شَعَرَتْ فِي حُبِّهِ بِسَعَادَةٍ لَمْ تَشْعُرْ بِمِثْلِهَا مِنْ قَبْلُ فَأَصْبَحَتْ تَسْتَقْبِلُهُ كُلَّ يَوْمٍ فِي مَنْزِلِهَا ، وَتَأْنَسُ بِهِ وَبِحَدِيثِهِ أُنْساً كَثِيراً . وَتُفْضِي إِلَيْهِ بِذَاتِ نَفْسِهَا إِفْضَاءَ الصَّدِيقِ إِلَى صَدِيقِهِ ، وَتَقُصُّ عَلَيْهِ قِصَّةَ مَاضِيهَا وَحَاضِرِهَا لَا تَكْذِبُهُ شَيْئاً وَلَا تَكْتُمُ عَنْهُ أَمْراً ، ثُمَّ تَرَامَى بِهَا الْأَمْرُ حَتَّى أَصْبَحَتْ تَشْعُرُ بِالْوَحْشَةِ إِنْ تَخَلَّفَ عَنْ مِيعَادِ زِيَارَتِهِ بِضْعَ دَقَائِقَ . ثُمَّ حَدَثَ أَنِ انْقَطَعَ عَنْ زِيَارَتِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لِأَمْرٍ عَرَضَ لَهُ لَمْ يَتَمَكَّنْ مِنْ إِخْبَارِهَا بِهِ . فَحَزِنَتْ لِانْقِطَاعِهِ حُزْناً عَظِيماً وَذَهَبَتْ بِهَا الْوَسَاوِسُ وَالظُّنُونُ كُلَّ مَذْهَبٍ ، ثُمَّ ذَكَرَتْ أَنَّ ذَلِكَ الْحُزْنَ وَهَذَا الْوَسْوَاسَ لَيْسَ مِنْ شَأْنِهَا قَبْلَ الْيَوْمِ . فَقَلِقَتْ لِذَلِكَ قَلَقاً شَدِيداً ، وَخَفَقَ قَلْبُهَا خَفْقَةَ الرُّعْبِ وَالْخَوْفِ ، وَعَلِمَتْ أَنَّهَا قَدْ وَقَفَتْ عَلَى حَافَةِ الْهُوَّةِ وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَنْ تَتَرَدَّى فِيهَا فَسَهِرَتْ لَيْلَةً طَوِيلَةً عَالَجَتْ فِيهَا مِنْ نَوَازِعِ النَّفْسِ وَخَوَالِجِهَا مَا عَالَجَتْ حَتَّى أَصْبَحَ الصَّبَاحُ وَقَدْ أَضْمَرَتْ فِي نَفْسِهَا أَمْراً .

جَاءَ « أَرْمَانُ » فِي صَبَاحِ الْيَوْمِ الرَّابِعِ فَوَجَدَهَا طَرِيحَةَ فِرَاشِهَا وَفِي عَيْنَيْهَا حُمْرَةُ الْبُكَاءِ وَالسَّهَرِ ؟ فَارْتَاعَ لِمَنْظَرِهَا وَقَالَ لَهَا : لَعَلَّكِ سَهِرْتِ بِالْأَمْسِ كَثِيراً يَا سَيِّدَتِي أَوْ بَكَيْتِ ، فَإِنِّي أَرَى فِي عَيْنَيْكِ أَثَرَ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ؟ قَالَتْ : هُمَا مَعاً يَا أَرْمَانُ قَالَ : وَهَلْ حَدَثَ شَيْءٌ جَدِيدٌ ؟ قَالَتْ : اِجْلِسْ بِجَانِبِي قَلِيلاً أَيُّهَا الصَّدِيقُ أُحَدِّثْكَ حَدِيثاً قَصِيراً وَرُبَّمَا كَانَ آخِرَ حَدِيثٍ بَيْنِي وَبَيْنَكَ ، ثُمَّ لَا أَرَاكَ بَعْدَ ذَلِكَ وَلَا تَرَانِي ، فَذُعِرَ ذُعراً شَدِيداً وَدَاخَلَهُ مِنَ الرُّعْبِ وَالْهَوْلِ مَا مَلَكَ عَلَيْهِ عَقْلَهُ وَلِسَانَهُ ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَقُولَ شَيْئاً وَسَقَطَ بِجَانِبِهَا وَاجِباً مُتَضَعْضِعاً ، وَظَلَّ يَنْظُرُ إِلَى وَجْهِهَا نَظَرَ الْمُتَّهَمِ إِلَى وَجْهِ قَاضِيهِ

اپچھن یا جھگڑے

"اے اللہ! رحم۔ کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ میں اسکی محبت میں نہ کھو جاؤں وہ نہیں جانتی تھی۔ کہ وہ اس سے محبت کرنے لگی ہے کیونکہ خوف۔ محبت ہی علامتِ محبت ہے۔ بلکہ اسے ایک ایسی محبت کا احساس ہوا جو پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔ وہ روزانہ اپنے گھر کا استقبال کیا کرتی۔ اس سے مانوس ہوتی اور اسکی باتوں میں انسیت حاصل کرتی اپنے دِل کی باتیں اس سے کہہ دیتی۔ جیسے ایک محب دوسرے سے کہہ دیتا ہے۔ اپنے ماضی و حال کے حالات بیان کرتی۔ جس میں کذب کا شک تک نہ ہوتا تھا۔ پھر معاملہ بڑھتا چلا گیا یہاں تک کہ اگر وہ وقت مقررہ سے کچھ دیر بعد آتا تو وہ خوف محسوس کرنے لگتی۔ بعد ازاں وہ ایک معاملہ کی وجہ سے تین دن تک حاضر نہ ہو سکا۔ اور اس کے نہ آنے کی وجہ سے وہ بڑی مغموم ہوئی۔ اور مختلف خیالات دوڑانے لگی۔ حالانکہ اس سے پہلے اس قسم کے غم و مصائب کا اُسے سامنا نہ کرنا پڑا تھا۔ اور وہ بڑی پریشان ہوئی اور خوف سے اس کا دل دھڑکنے لگا۔ اب اسے معلوم ہوا وہ گڑھے کے کنارے کھڑی ہے اس میں گرنے کے سوا اس کے پاس کوئی چارہ نہیں۔ وہ کافی رات تک جاگتی رہی۔ اور خیالات اس کے دِل میں گھومتے رہے۔ حتیٰ کہ صبح ہوگئی۔ حالانکہ اس سے پہلے وہ ایک بات کا فیصلہ کر چکی تھی۔ جب ارمان تین دن کے بعد آیا تو دیکھا وہ بستر علالت پر پڑی ہے۔ اسکی آنکھوں میں رونے اور جاگنے کی سُرخی ہے تو وہ یہ حالت دیکھ کر ڈر گیا۔ اور بولا محترمہ! شاید آپ رات کو زیادہ روئی ہیں یا جاگتی رہی ہیں۔ کیونکہ آپ کی آنکھیں اس بات کی شہادت دے رہی ہیں۔ وہ بولی۔ اے ارمان! دونوں باتیں ہیں۔ بولا۔ کیا کوئی نیا حادثہ پیش آیا۔ وہ بولی۔ اے میرے رفیق، تھوڑی دیر میرے قریب بیٹھو۔ تاکہ میں آپ سے ایک چھوٹی سی بات کہہ سکوں۔ شاید یہ ہمارے اور آپ کے درمیان آخری بات ہو۔ پھر ہم دونوں ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکیں۔ یہ سُن کر وہ خوف زدہ ہو گیا۔ اور اس کا دِل بیٹھنے لگا اور اسکی عقل زبان پر مُسلط ہو گئی۔ لہٰذا وہ اس سے کچھ نہ کہہ سکا اور اس کے برابر ناتواں و لاغر گر پڑا اور اسکی طرف اس طرح دیکھ رہا تھا۔ جس طرح کوئی مُجرم قاضی کا فیصلہ سننے کا منتظر ہو۔

سَاعَةَ نُطْقِهِ بِالْحُكْمِ ، فَأَقْبَلَتْ عَلَيْهِ تُحَدِّثُهُ وَتَقُولُ :

عَرَفْتُكَ يَا « أَرْمَانُ » فَعَرَفْتُ فِيكَ الرَّجُلَ الْكَرِيمَ الَّذِي أَحَبَّنِي لِنَفْسِي أَكْثَرَ مِمَّا أَحَبَّنِي لِنَفْسِهِ ، وَالصَّدِيقَ الْوَفِيَّ الَّذِي امْتَزَجَتْ فِي قَلْبِهِ عَاطِفَةُ الْحُبِّ بِعَاطِفَةِ الرَّحْمَةِ وَالْحَنَانِ فَآوَى إِلَى مَرِيضَةٍ حِينَمَا اجْفَانِي النَّاسُ لِمَرَضِي ، وَعَاشَ مَعِي بِلَا أَمَلٍ حِينَمَا انْقَطَعَ النَّاسُ عَنِّي لِانْقِطَاعِ أَمَلِهِمْ مِنِّي ، فَأَضْمَرْتُ لَكَ فِي قَلْبِي مِنَ الْحُبِّ وَالِاحْتِرَامِ مَا لَمْ أُضْمِرْهُ لِأَحَدٍ سِوَاكَ ، وَسَعِدْتُ بِكَ سَعَادَةً لَمْ أَشْعُرْ بِمِثْلِهَا فِي يَوْمٍ مِنْ أَيَّامِ حَيَاتِي ، وَلَكِنَّ اللهَ الَّذِي كَتَبَ لِي الشَّقَاءَ فِي لَوْحِ مَقَادِيرِهِ مِنْ ضَجْعَةِ الْمَهْدِ إِلَى رَقْدَةِ اللَّحْدِ ، لَمْ يَشَأْ أَنْ يُمَتِّعَنِي طَوِيلًا بِهَذِهِ السَّعَادَةِ ، وَأَبَى إِلَّا أَنْ يَسْلُبَنِيهَا وَشِيكًا ؛ فَقَدْ أَصْبَحْتُ أَشْعُرُ مُنْذُ أَيَّامٍ أَنَّ تِلْكَ الْعَاطِفَةَ الشَّرِيفَةَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِي كُنْتُ أَسْتَمِدُّ مِنْهَا سَعَادَتِي وَهَنَائِي قَدْ أَخَذَتْ تَسْتَحِيلُ فِي أَعْمَاقِ قَلْبِي إِلَى عَاطِفَةٍ أُخْرَى غَيْرِهَا لَا أُرِيدُهَا لِنَفْسِي ، وَلَا أَرَى إِلَّا أَنَّهَا سَتَكُونُ سَبَبَ شَقَائِي وَبَلَائِي ؛ فَخَادَعْتُ نَفْسِي عَنْهَا حِينًا ، أُكَذِّبُهَا مَرَّةً وَأُصَدِّقُهَا أُخْرَى ، حَتَّى كَانَ مَا كَانَ مِنِ انْقِطَاعِكَ عَنِّي تِلْكَ الْأَيَّامَ الثَّلَاثَةَ ، فَشَعَرْتُ لِغِيَابِكَ بِحُزْنٍ أَقْلَقَنِي وَأَمَضَّنِي ، وَمَلَكَ عَلَيَّ جَمِيعَ عَوَاطِفِي وَمَشَاعِرِي ، وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ لَقُلْتُ إِنَّهُ أَبْكَانِي كَثِيرًا ، وَأَسْهَرَنِي طَوِيلًا ، فَعَلِمْتُ وَاأَسَفَاهُ أَنَّنِي قَدْ أَصْبَحْتُ عَاشِقَةً وَأَنَّ هَذَا الَّذِي يَخْتَلِجُ فِي قَلْبِي وَيُقِيمُنِي وَيُقْعِدُنِي ، إِنَّمَا هُوَ الْحُبُّ وَالْغَرَامُ ، فَقَضَيْتُ لَيْلَةَ الْأَمْسِ كُلَّهَا أُفَكِّرُ فِي طَرِيقِ الْخَلَاصِ مِنْ هَذِهِ النَّكْبَةِ الْعُظْمَى الَّتِي نَزَلَتْ بِي فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يُخَلِّصُنِي مِنْهَا سِوَاكَ ، فَأَنَا أَسْأَلُكَ يَا « أَرْمَانُ » بِاسْمِ الصَّدَاقَةِ وَالْوُدِّ الَّذِي تَعَاقَدْنَا عَلَيْهِ بِالْأَمْسِ ، بَلْ بِاسْمِ الدُّمُوعِ الَّتِي طَالَمَا كُنْتَ تَسْكُبُهَا رَحْمَةً بِي وَإِشْفَاقًا عَلَيَّ ، أَنْ تَنْقَطِعَ عَنْ زِيَارَتِي مُنْذُ الْيَوْمِ ، وَأَنْ تُسَافِرَ إِلَى أَهْلِكَ اللَّيْلَةَ إِنِ اسْتَطَعْتَ ، ثُمَّ لَا تَعُدْ إِلَيَّ بَعْدَ ذَلِكَ ، فَأَحْمِلُ نَفْسِي عَلَى الصَّبْرِ

وہ اُس کی طرف دیکھ کر بولی ! اے ارمان ! میں آپ کو پہچان گئی آپ ایک شریف اور ہمدرد انسان ہیں جو میری ذات کیلئے اپنی ذات سے زیادہ محبت کریں مجھ سے آپ ایسے ہمدرد و وفادار دوست ہیں جس کے دل میں محبت کے ساتھ رحمت و شفقت بھی موجود ہے۔ مجھ پہ لوگ شفقت کی بجائے میری بیماری کی وجہ سے مجھ سے نفرت کرتے تھے۔ آپ بے لوث بغیر اُمید رکھے مجھ سے آکر رہ رہے جبکہ لوگ مجھ سے کنارہ کش ہوگئے اور انکی اُمیدیں مجھ سے ختم ہوگئیں۔ لہٰذا میں نے تیرے احترام و محبت کو دل میں جگہ دی حالانکہ آپ کے سوا کسی کو نہ دی تھی۔ اور آپکی وجہ سے میں نے ایسی سعادت پائی جو زندگی بھر میں نے ایک دن میں نہیں پائی تھی۔ مگر جس خدا نے لوح تقدیر میں میرے لیے اوّل سے آخر تک بدبختی لکھ دی ہے۔ یہ نہ چاہا کہ مجھے سعادت سے مزید متمتع ہونے کا موقعہ دے اور اس کی محبت نے جلد ہی مجھ سے اسے سلب کرنا چاہا۔ میں چند دنوں سے یہ محسوس کرنے لگی ہوں۔ کہ یہ مقدس جذبہ جس سے میں اپنی سعادت کی مدد لیتی ہوں کہ یہ جذبہ عنقریب میری بدبختی کا سبب بنے گا۔ تو میں ایک عرصہ تک اپنے دل کو بہلاتی رہی کبھی اسکو جھٹلاتی اور کبھی تصدیق کرتی۔ حتیٰ کہ آپ کے تین دن نہ آنے کا واقعہ پیش آیا۔ تو مجھے آپ کے نہ آنے کا بیحد غم ہُوا۔ جسکی وجہ سے میں پریشان ہوگئی اور اس غم نے مجھے حواس باختہ کر دیا جبکہ میری نیند کو ختم کر کے مجھے رونے پر مجبور کر دیا۔ افسوس۔ مجھے علم ہوگیا ہے کہ میں عاشق ہوگئی ہوں۔ اور یہ میرے دل میں اختلاج پیدا کر رہا ہے اور میرے سکون کو چھین لیا ہے یہ عشق ہے۔ کل ساری رات میں نے اس مصیبت سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے گزار دی تو مجھے معلوم ہُوا کہ آپ کے سوا مجھے اس سے کوئی نجات نہیں دلا سکتا۔ لہٰذا اے ارمان۔ مجھے سچائی محبت کا واسطہ جس کا ہم نے کل معاہدہ کیا تھا بلکہ ان آنسوؤں کا واسطہ جن کو از راہ شفقت و رحمت آپ میرے اوپر بہاتے تھے۔ کہ آج سے میرے پاس آنا جانا ختم کر دیں۔ اور آج رات ہی گھر چلے جائیں۔ اگر ممکن ہوسکے تو پھر ادھر کا رُخ نہ کریں۔ میں آپ کی طرف سے دل کو صبر دلا دُوں گی۔

عَنكَ حَتَّى يَمُنَّ اللهُ عَلَيَّ بِرَاحَةِ اليَأسِ مِنكَ .

ثُمَّ نَظَرَت إِلَيهِ لِتَرَى مَا يَقُولُ ، فَإِذَا هُوَ جَامِدٌ مُصفَرٌّ كَأَنَّ وَجهَهُ وَجهُ تِمثَالٍ مَنحُوتٍ وَإِذَا عَينَاهُ شَاخِصَتَانِ إِلَيهَا شُخُوصَ العَينِ القَارِعَةِ (۱) الَّتِي تَنظُرُ إِلَى الشَّيءِ وَلَا تَرَاهُ وَبَعدُ لِأَيٍّ مَا (۲) إِستَطَاعَ أَن يُحَرِّكَ شَفَتَيهِ وَيَقُولُ لَهَا بِصَوتٍ خَافِتٍ كَصَوتِ الضَّمِيرِ : وَمَا يُخِيفُكِ مِنَ الحُبِّ يَا مَرغَرِيتُ ؟ قَالَت : يُخِيفُنِي مِنهُ العِقَابُ الأَلِيمُ الَّذِي أَتَوَقَّعُ أَن يُعَاقِبَنِي بِهِ اللهُ عَلَى مَا اقتَرَفتُ مِنَ الذُّنُوبِ وَالآثَامِ فِي فَاتِحَةِ حَيَاتِي ، فَقَد كَتَبَ اللهُ لَنَا مَعشَرَ النِّسَاءِ السَّاقِطَاتِ فِي لَوحِ مَقَادِيرِهِ أَن لَا نَزَالَ نَعبَثُ بِقُلُوبِ الرِّجَالِ وَعُقُولِهِم ، وَنَبتَلِيهِم بِصُنُوفِ العَذَابِ وَأَنوَاعِ الآلَامِ ، حَتَّى يَغضَبَ اللهُ لَهُم وَيَغَارَ عَلَيهِم ، فَيَبتَلِينَا بِحُبٍّ نَحمِلُ فِيهِ العَذَابَ جَمِيعَ مَا حَمَّلنَاهُ مِن قَبلُ ، وَنَشقَى فِيهِ شَقَاءً لَا يَنتَهِي إِلَّا بِانتِهَاءِ حَيَاتِنَا ، فَنَمُوتُ بَينَ يَدَي أَنفُسِنَا مُهمَلَاتٍ مُغفَلَاتٍ لَا يَنعَانَا نَاعٍ وَلَا يَبكِي عَلَينَا بَاكٍ ، فَهَذَا الَّذِي أَخَافُهُ وَأَخشَاهُ . وَأُحِبُّ أَن يَسبِقَ إِلَيَّ أَجَلِي قَبلَ أَن أَرَاهُ .

أَنَا لَا أَتَّهِمُكَ بِالخِيَانَةِ وَالغَدرِ يَا « أَرمَانُ » فَأَنتَ أَجَلُّ مِن ذَلِكَ عِندِي ، وَلَكِنِّي أَعلَمُ أَنَّكَ بَاقٍ فِي هَذَا البَلَدِ إِلَى أَجَلٍ ، فَإِذَا انقَضَى الأَجَلُ سَافَرتَ إِلَى أَهلِكَ سَفَراً لَا تَملِكُ بَعدَهُ العَودَةَ إِلَيَّ . فَإِن أَبَيتَ إِلَّا البَقَاءَ بِجَانِبِي حَالَ أَهلُكَ بَينَكَ وَبَينَ ذَلِكَ لِأَنَّهُم قَومٌ شُرَفَاءُ يَضَنُّونَ بِكَ وَبِشَرَفِكَ أَن تُلَوِّثَهُمَا امرَأَةٌ مُومِسٌ بِعَارِهَا وَشَنَارِهَا ، فَلَا تَجِدُ لَكَ بُدّاً مِنَ الخُضُوعِ لَهُم وَالنُّزُولِ عَلَى حُكمِهِم ، وَهُنَالِكَ أَقِفُ مَوقِفَ الحَيرَةِ وَاللَّوعَةِ أَطلُبُ السَّبِيلَ إِلَيكَ فَلَا أَجِدُكَ ، وَالسُّلُوَّ عَنكَ فَلَا أَستَطِيعُهُ . وَرُبَّمَا حَاوَلتُ بَعدَ ذَلِكَ العَودَةَ إِلَى

---

۱ جد وجہد
۲ خبر مرگ لانے والا

حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ مجھے سکون و صبر عطا فرمائے پھر اسکی طرف دیکھنے لگی کہ وہ دیکھے کہ وہ کیا کہتا ہے۔ کیا دیکھتی ہے کہ خاموش و ساکت چہرہ پر زرد رنگ بیٹھا ہوا ہے جیسے اس کا چہرہ مجسمہ ہو اور اسکی آنکھیں مسموم ہوتی تھیں کہ پھٹ رہی ہیں۔ جیسے کچھ نہیں دیکھ سکتیں بنچرائی ہوئیں۔ بڑی مشکل سے وہ اپنے ہونٹوں کو حرکت دے سکا اور دھیمی آواز سے جیسے دھیمے دل کی دھیمی ہوئی۔ اے مارگریٹ! آپ کو محبت سے کیا خوف ہے۔ وہ بولی مجھے اس عذاب شدید کا خطرہ ہے۔ جو میرے گناہوں کے بدلے خدا تعالیٰ مجھے دے گا جو گناہ میں ابتداء زندگی میں کر چکی ہوں۔ کیونکہ اللہ نے تقدیر میں ہم بازاری عورتوں کے لئے یہ لکھ دیا ہے۔ کہ ہم لوگوں کے دلوں اور عقلوں سے کھیلتی رہیں اور انہیں مختلف عذابوں اور تکلیفوں میں مبتلا کرتے رہیں۔ اللہ کو ان پر غضب آتا ہے اور اسے عبرت ہوتی ہے۔ تو ہمیں ایک ایسی محبت میں مبتلا کر دیتا ہے۔ جسکی وجہ سے ان تمام عذابوں کی ہم مستحق ہو جاتی ہیں۔ جو ہم نے لوگوں پر ڈھائے تھے۔ اور ایسی بدبختی میں مبتلا ہو جاتے ہیں جو زندگی بھر ہمارا پیچھا نہیں چھوڑتی۔ لہٰذا ہم اس حال میں مرتے ہیں کہ ہماری کسی کو پرواہ نہیں ہوتی۔ اور کوئی ہمارے مرنے پر غم کھانے والا کوئی نہیں۔ مجھے اسی بات سے خوف ہے۔ اور میں چاہتی ہوں کہ اس عذاب سے پہلے ہی مر جاؤں۔

ارے ارمان! میں آپ پر خیانت و غداری کی تہمت نہیں لگاتی۔ کیونکہ میرے نزدیک آپکی شخصیت ایسی باتوں سے بلند و بالا ہے۔ مگر مجھے یہ معلوم ہے کہ آپ اس شہر میں ایک عرصہ مقررہ تک رہ سکتے ہیں۔ مدت ختم ہونے پر واپس جائیں گے پھر کبھی لوٹ کر نہ آئیں گے۔ اگر میرے پاس رہنے کا ارادہ کریں گے تو گھر والے رکاوٹ بن جائیں گے کیونکہ وہ شریف لوگ ہیں۔ آپ کے اور آپکی شرافت کے بارے میں زبردست بخیل ہیں۔ کہ میں ایک بازاری عورت ہوں۔ جو آپ کو اور آپ کی شرافت و ننگ و عار سے ملوث نہ کر دے تو آپ تعلیم کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں ہوگا تب میں حیرت و غم کے مقام پر کھڑی ہوگی آپکی طرف راہ تلاش کرونگی لیکن آپکو نہ پا سکوں گی تو آپ کیلئے اسکے بغیر کوئی چارہ کار نہیں کہ تم اسکے آگے جھک جاؤ اور انکے پر عمل کرو۔

كَنَفِ ذٰلِكَ الشَّيْخِ الْكَرِيمِ الَّذِي أَحْسَنَ إِلَيَّ إِحْسَاناً كَبِيراً فَطَرَدَنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ عِقَاباً لِي عَلىٰ خِيَانَةِ عَهْدِهِ وَكُفْرِ نِعْمَتِهِ ، فَلَا أَجِدُ لِي بُدّاً مِنَ الرُّجُوعِ إِلىٰ حَيَاتِي الْأُولىٰ — حَيَاةِ الشُّرُورِ وَالْآثَامِ ، وَالْهُمُومِ وَالْآلَامِ — الَّتِي أَبْغِضُهَا بُغْضَ الْأَرْضِ لِلدَّمِ ، وَهُنَالِكَ الْعَذَابُ الدَّائِمُ وَالشَّقَاءُ الطَّوِيلُ .

إِنِّي أَعْلَمُ يَا « أَرْمَانُ » أَنَّكَ تُحِبُّنِي حُبّاً جَمّاً ، وَأَنَّكَ سَتُكَابِدُ فِي ابْتِعَادِكَ عَنِّي عَذَاباً كَبِيراً ، وَلٰكِنِّي أَعْلَمُ أَنَّ قَلْباً شَرِيفاً يَحْتَمِلُ الْعَذَابَ فِي سَبِيلِ الرَّحْمَةِ ، فَاحْتَمِلْ هٰذَا الْعَذَابَ مِنْ أَجْلِي فَإِنَّكَ أَقْدَرُ مِنِّي عَلَى احْتِمَالِ الْآلَامِ وَالْأَوْجَاعِ ، وَسَأَدْعُو اللّٰهَ تَعَالىٰ لَيْلِي وَنَهَارِي أَنْ يَمْنَحَنِي الصَّبْرَ عَنْكَ ، وَيَرْزُقَنِي رَاحَةَ النَّفْسِ وَسُكُونَهَا مِنْ بَعْدِكَ ، وَأَنْ يَمْنَحَكَ مِنْ ذٰلِكَ مِثْلَ مَا يَمْنَحُنِي ؛ فَلَعَلَّهُ يَرْحَمُنَا جَمِيعاً .

فَلَمْ يَكُنْ لَهُ جَوَابٌ عَلىٰ كَلِمَتِهَا هٰذِهِ سِوَى أَنْ نَهَضَ مِنْ مَكَانِهِ مُتَضَعْضِعاً[1] مُتَهَالِكاً[2] وَمَشىٰ إِلىٰ بَابِ الْقَاعَةِ يَسُوقُ نَفْسَهُ سَوْقاً حَتّٰى بَلَغَهُ ، فَوَقَفَ عَلىٰ عَتَبَتِهِ وَالْتَفَتَ إِلىٰ مَرْغَرِيتَ وَأَلْقىٰ عَلَيْهَا تِلْكَ النَّظْرَةَ الَّتِي يُلْقِيهَا الْمُحْتَضِرُ عَلىٰ أَهْلِهِ فِي آخِرِ لَحَظَاتِ حَيَاتِهِ وَقَالَ لَهَا : الْوَدَاعَ يَا مَرْغَرِيتُ ! وَمَضىٰ ، فَمَا غَابَ شَخْصُهُ عَنْ عَيْنَيْهَا حَتّٰى نَهَضَتْ مِنْ فِرَاشِهَا هَائِمَةً مُخْتَبِلَةً ، وَانْدَفَعَتْ إِلىٰ الْبَابِ تُرِيدُ اللَّحَاقَ بِهِ . ثُمَّ تَرَاجَعَتْ ثُمَّ حَاوَلَتْ ذٰلِكَ مَرَّةً أُخْرىٰ ؛ فَأَدْرَكَهَا رُشْدُهَا وَأَنَاتُهَا ، فَعَادَتْ إِلىٰ فِرَاشِهَا تَبْكِي وَتَنْتَحِبُ وَتُعْوِلُ إِعْوَالاً شَدِيداً ، وَتَدُورُ فِي أَنْحَاءِ الْغُرْفَةِ دَوَرَانَ الثَّاكِلَةِ الْمَفْجُوعَةِ . وَهِيَ تَصِيحُ : أَرْجِعُوهُ إِلَيَّ . لَا أَسْتَطِيعُ فِرَاقَهُ ، سَأَمُوتُ مِنْ بَعْدِهِ . وَإِنَّهَا لَكَذٰلِكَ إِذَا سَمِعَتْ صَرْخَةً عُظْمىٰ آتِيَةً مِنْ نَاحِيَةِ الْحَدِيقَةِ . فَخَرَجَتْ تَعْدُو إِلىٰ حَيْثُ سَمِعَتِ الصَّوْتَ حَتّٰى بَلَغَتْ بَابَ الْمَنْزِلِ

[1] سخت محنت [2] گرا کر زمین کے برابر کرنا [3] کنارہ

اور صبر کرنا چاہوں گی مگر نہ کر سکونگی۔ پھر میں نے بعض دفعہ سوچا کہ اس شریف بوڑھے کی پناہ گاہ کی طرف لوٹوں گی جس نے پہلے مجھ پر احسان کیا ہے تو وہ مجھے دھکے دے کر نکال دے گا۔ کیونکہ میں نے معاہدہ کی حفاظت نہ کی اور نعمت کا انکار کیا۔ لہذا پھر مجھے پہلے راستہ پر آنے کی ضرورت پڑے گی۔ گناہوں۔ برائیوں۔ صدموں غموں کا راستہ جس کو پہلے نفرت کی وجہ سے ترک کر چکی ہوں مجھے اس زندگی سے اس طرح نفرت ہے جیسے زمین کو خون سے علاوہ ازیں اس زندگی میں مکمل عذاب اور ملبی بدنصیبی ہے۔ ارے ارمان! مجھے معلوم ہے کہ آپ مجھے چاہتے ہیں اور آپ کو مجھ سے جُدا ہوتے ہوئے تکلیف ہوتی ہے۔ مگر مجھے بہتر ہے کہ آپ کا شریف نفس رحمت کی راہ میں سختی کو برداشت کرے گا۔ لہذا میری خاطر اپنے دل پر جبر کیجیئے۔ کیونکہ آپ میں مجھ سے دُکھ اور تکالیف اُٹھانے کی زیادہ قوت ہے۔ میں آپ کے صبر کے لیے اللہ سے دُعا کروں گی اور اپنے لئے کہ آپ کے بعد وہ مجھے سکون دل نصیب فرمائے اور آپ کو بھی اتنا ہی سکون عطا کرے شاید ہم دونوں پر رحم کرے۔ اتنی بات کا اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ مگر اپنی جگہ سے لڑکھڑاتا گرتا ہوا اُٹھا اور کمرے کے دروازے تک پہنچ گیا۔ اسکی چوکھٹ پر کھڑا ہو کر مارگریٹ کی طرف اس نے دیکھا اور ایسی نگاہ ڈالی جیسے مرنے والا حالتِ مرگ میں نزنت موت اہل و عیال پر ڈالتا ہے۔

پھر بولا۔ "خدا حافظ مارگریٹ! یہ کہہ کر وہ بوجھل قدموں سے چلنے لگا۔ ابھی وہ آنکھوں سے اوجھل نہ ہوا ہوگا کہ مارگریٹ پریشان حالت بستر سے اُٹھی اور دروازے کی طرف بڑھی، کہ اس کو پالے پھر لوٹ آئی۔ دوبارہ پھر ایسا کیا۔ مگر رشد و تحمل نے اسے روک لیا اور وہ روتے ہوئے واویلا کرتے ہوئے بستر پر واپس آگئی اور اپنے کمرے میں اس طرح گھومتی رہی جیسے کوئی مر گیا ہو اور وہ چلا رہی تھی اسکو واپس بلاؤ۔ میں اسکی جدائی کو برداشت نہیں کر سکتی میں اس کے فراق میں مر جاؤں گی۔ وہ اسی حالت میں تھی کہ باغ کی جانب سے اس نے ایک زوردار چیخ سُنی جس نے اسے چونکا دیا وہ آواز کی طرف بھاگی حتیٰ کہ دروازے تک پہنچ گئی۔

فرأت « أرمان » ساقطاً تحت عتبته مغشياً عليه ، فرفعت طرفها إلى السماء وقالت : ليكن ما أراد الله ، ثم ألقت نفسها عليه ولثمته ثغره لثمة هي أول لثمة ذاقت فيها لذة العيش في حياتها ، فشعر بها « أرمان » فاستفاق وضمها إلى صدره ضمة لو مات على أثرها ما بكى على شيء من نعيم الدنيا وهنائها .

• • •

انقضى الشتاء فانقضى بانقضائه شقاء « مرغريت » وعناؤها ، فقد أبلت من مرضها ، وأصبحت سعيدة بحبها ، فلم يبق بين يديها إلا أن تبلغ من تلك السعادة نهايتها ، فاقترحت على أرمان أن يتركا باريس وضوضاءها ، ومزدحم الحياة فيها إلى مصيف يختارانه لنفسهما في بعض الأماكن الخالية فقبل مقترحها وسافرا معاً يفتشان عن المكان الذي يريدان حتى بلغا قرية « بوجيفال » ، وهي ضاحية من ضواحي باريس على بعد ساعتين منها فوجدا في بعض أرباضها منزلاً صغيراً منفرداً واقعاً على رأس هضبة عالية في سفح جبل مخضر تجري من تحته بحيرة صافية بديعة كأنما بناه بانيه لهما ، فاكترياه ، ونقلت « مرغريت » إليه من منزلها في باريس بعض ما يحتاجان إليه من أثاث ومتاع ، ثم عاشا فيه بعد ذلك عيشاً ناعماً هنيئاً لا تضطرب في سمائه غيمة ، ولا تمر بصفحته غبرة ، ولا يكدر عليهما مكدر من خواطر الشقاء ووساوسه ، فكانا يقضيان نهارهما صاعدين إلى قمة الجبل أو منحدرين إلى سفحه ، أو راكبين زورقاً صغيراً يسبح بهما على صفحة البحيرة جيئة وذهوباً . أو جالسين تحت شجرة فرعاء تظللهما من لفحات الهجير وتضمهما إليها كما تضم ثمارها . أو مضطجعين على بساط من العشب الممتد في تلك البطحاء الفسيحة يتناجيان ويلهوان بمنظر

ا سرگوشی کرنا

تو دیکھا ارمان چوکھٹ پر بے ہوش پڑا ہے تو اس کو دیکھتے ہی آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر کہا وہی ہوگا جو منظور خدا ہوگا پھر اس پر گر پڑی اور دانتوں کو بوسہ دینے لگی۔ یہ اس کی زندگی کا پہلا بوسہ تھا جسمیں اس نے زندگی کی لذت محسوس کی ارمان کو کچھ افاقہ ہوا اور ہوش آیا تو اسکو سینے سے لگالیا۔ اگر وہ اس کے بعد مرجاتا تو اسکو دنیا کی کسی چیز پر رونا نہ آتا۔ سردی ختم ہوگئی مارگریٹ کی بیماری بھی ختم ہوگئی۔ اب وہ بیماری سے شفا پا چکی تھی۔ اور محبت کی وجہ سے سعید ہو چکی تھی۔ اب اس کے سامنے یہ منزل باقی تھی۔ کہ وہ اس سعادت کی انتہا تک پہنچ جائے۔ لہٰذا اس نے ارمان سے کہا۔ پیرس اور اس کے شور و غل سے دور ایسی جگہ چلے جائیں جسکو دونوں پسند کریں۔ وہ دونوں کسی ایسے مقام کی تلاش میں روانہ ہوگئے اور ابو جیفال گاؤں میں پہنچے یہ گاؤں پیرس سے دو گھنٹے کی مسافت پر واقع ہے۔ دونوں نے وہاں ایک نہایت چھوٹا سا گھر سر بر دامن کوہ میں ایک بلند ٹیلے پر جس کے نیچے ایک صاف و شفاف پانی کا تالاب تھا معلوم ہوتا تھا بنا ہوا ہے صرف ان دونوں کیلئے تیار کیا ہے انہوں نے یہ مکان کرائے پر لے لیا۔ مارگریٹ سابقہ گھر سے ضروری چیزیں ساتھ لائی تھی۔ اس کے بعد وہ دونوں خوشی کی زندگی گزارنے لگے جس کا آسمان آلودہ نہ تھا اور اسکی زمین پر غبار نہ تھا اور نہ ان کو کوئی برا خیال پریشان کرتا تھا۔ وہ دونوں دن میں پہاڑوں پر چڑھتے یا دامن کوہ کی طرف اترتے یا چھوٹی سی کشتی پر سوار ہوتے جو ان دونوں کو تالاب میں سیر کرانی یا وہ کسی سایہ دار درخت کے نیچے بیٹھے ہوتے جو ان کو دوپہر کی گرمی سے بچاتا اور دونوں اس طرح ملا بیٹھے جیسے وہ ایک ہی ٹہنی کے دو ثمر ہیں۔ جو اس سے منسلک ہے یا گھاس کے پودے پر جو اس وسیع سنگلاخ سطح پر ہوتا۔ باتیں کرتے ہوتے

الجَمَالِ المَائِلِ فِي الشَّاطِىءِ ، وَالأَمْوَاهِ وَالأَخَادِيدِ وَالوِدْيَانِ وَالغَابَاتِ وَالحَرَجَاتِ ، وَ الكُهُوفِ وَالأَغْوَارِ ، وَالغُيُومِ وَالسُّحُبِ وَالأَضْوَاءِ فِي تَشَكُّلِهَا وَتَلَوُّنِهَا ، وَالظِّلَالِ فِي تَحَوُّلِهَا وَانْتِقَالِهَا ، وَفِي رُؤُوسِ الجِبَالِ اللَّاصِقَةِ بِجِلْدَةِ السَّمَاءِ كَأَنَّهَا بَعْضُ سُحُبِهَا ، وَفِي قِطَعِ الصُّخُورِ المُبَعْثَرَةِ عَلَى جَوَانِبِ الغُدْرَانِ كَأَنَّهَا بَعْضُ أَمْوَاجِهَا ، وَفِي تِلْكَ المَعْرَكَةِ الَّتِي تَدُورُ فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ بَيْنَ جَيْشَيِ الأَنْوَارِ وَالظُّلُمَاتِ فَيَنْتَصِرُ فِي صَدْرِ النَّهَارِ أَوَّلُهُمَا ، ثُمَّ يُدَالُ فِي آخِرِهِ لِثَانِيهِمَا ، حَتَّى إِذَا جَاءَ اللَّيْلُ عَادَا إِلَى مَنْزِلِهِمَا فَنَعِمَتَا فِيهِ بِأَلْوَانِ النَّعِيمِ وَضُرُوبِهِ وَرَشَفَا مِنْ كُلِّ ثَغْرٍ مِنْ ثُغُورِ السَّعَادَةِ رَشْفَةً تَسْرِي حَلَاوَتُهَا فِي قَلْبِهِمَا حَتَّى تُصِيبَ صَمِيمَهُ . مَرَّ بِهِمَا عَلَى ذَلِكَ عَامٌ كَامِلٌ هُوَ كُلُّ مَا اسْتَطَاعَا أَنْ يَخْتَلِسَاهُ مِنْ يَدِ الدَّهْرِ فِي غَفْلَتِهِ ، ثُمَّ انْتَبَهَ لَهُمَا بَعْدَ ذَلِكَ — وَوَيْلٌ لِلسُّعَدَاءِ مِنِ انْتِبَاهِهِ بَعْدَ إِغْفَائِهِ — فَقَدْ نَضَبَ أَوْ أَوْشَكَ أَنْ يَنْضَبَ مَا كَانَ فِي يَدِ « أَرْمَانَ » مِنَ المَالِ ، وَكَانَ فِي يَدِهِ الكَثِيرُ مِنْهُ ، فَكَتَبَ إِلَى أَبِيهِ يَطْلُبُ إِلَيْهِ أَنْ يَبْعَثَ إِلَيْهِ بِمَا يَسْتَعِينُ عَلَى البَقَاءِ فِي بَارِيسِ مُدَّةً أُخْرَى ، زَاعِماً أَنَّهُ لَا يَزَالُ مَرِيضاً مُتَأَلِّماً لَا يَسْتَطِيعُ السَّفَرَ ، وَكَذَلِكَ كَانَ يَفْعَلُ مِنْ حِينٍ إِلَى حِينٍ . فَلَمْ يَأْتِهِ الرَّدُّ ، فَأَقْلَقَهُ ذَلِكَ قَلَقاً شَدِيداً ، وَظَلَّ يَخْتَلِفُ إِلَى المَدِينَةِ فِي كُلِّ يَوْمٍ يَسْأَلُ فِي فُنْدُقِ « تُورِينَ » الَّذِي كَانَ يَنْزِلُ بِهِ قَبْلَ اتِّصَالِهِ بِمَرْغِرِيتَ عَنِ الكِتَابِ الَّذِي يَنْتَظِرُهُ فَلَا يَجِدُهُ ، فَيَعُودُ حَزِيناً مُنْقَبِضاً ، حَتَّى إِذَا وَصَلَ إِلَى بُوجِيفَالِ وَرَأَى مَرْغِرِيتَ بَيْنَ يَدَيْهِ تَطَلَّقَ وَتَبَسَّمَ كَأَنَّهُ لَا يُضْمِرُ فِي نَفْسِهِ هَمّاً قَاتِلاً ، وَلَكِنَّ عَيْنَ مَرْغِرِيتَ أَقْدَرُ مِنْ أَنْ يُعْجِزَهَا النَّفَاذُ إِلَى أَعْمَاقِ قَلْبِهِ فَاكْتَنَهَتْ سِرَّهُ فَكَاشَفَتْهُ بِهِ وَقَالَتْ : لَا يَحْزُنْكَ شَأْنُ المَالِ يَا أَرْمَانُ ، فَإِنَّ عِنْدِي مِنْهُ مَا يَكْفِينَا العَيْشَ مَعاً سِنِينَ طِوَالاً . وَلَمْ تَكُنْ صَادِقَةً فِيمَا تَقُولُ لِأَنَّ الدُّوقَ قَاطَعَهَا وَمَنَعَ عَنْهَا رِفْدَهُ مُذْ عَرَفَ قِصَّتَهَا مَعَ « أَرْمَانَ » ، وَعَلِمَ

ا درختوں کا جھنڈ ۲ بہاڑیں کھلا ہوا گھر ۳ عضو قائم رکھنے والی ہڈی

پانی۔ گڑھے۔ وادیاں جھاڑیاں۔ درّے۔ غار۔ بادل اور روشنیاں دیکھتے۔ آسمان سے باتیں کرنے والے پہاڑ دیکھتے جیسے وہ بھی بادل کا ایک حصہ ہیں۔ نالابوں کے کنارے بکھرے ہوئے پتھروں کو دیکھتے شروع دن میں تو دکی فتح اور آخری میں دوسرے کو حتیٰ کہ رات کو گھر لوٹ آتے یہاں وہ ہر قسم کی نعمتیں خداوندی دیکھتے اور ہر طرح کی خوش بختی سے بہرہ ور ہوتے جسکی صلاوت ان دونوں کے دل کی گہرائیوں میں اتر جاتی اسی طرح ایک سال گزر گیا۔ وہ زمانے کی غفلت سے فائدہ اٹھاتے رہے۔ اور اس کے ہاتھوں سے جو کچھ حاصل کر سکتے تھے کرتے رہے پھر اس کے بعد زمانہ ہوشیار ہو گیا۔ افسوس ان خوش نصیبوں پر کہ زمانہ غافل ہونے کے بعد ان کی طرف سے ہوشیار ہو جاتا۔ ارمان کے پاس جو کچھ تھا وہ ختم ہونے کے قریب تھا۔ حالانکہ اس کے پاس بہت کچھ تھا لہٰذا اس نے باپ کو خط لکھا۔ کہ اسے مزید یہاں رہنے کے لئے خرچ دیا جائے یہ ظاہر کرتے ہوئے اور بہانہ بناتے ہوئے کہ وہ بیمار ہے۔ ناقابل سفر ہے۔ کبھی کبھار وہ ایسا ہی کرتا تھا۔ مگر باپ کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا۔ تو وہ بہت پریشان ہوا۔ وہ ہر روز تورین ہوٹل جاتا۔ جہاں مارگریٹ کی معرفت سے پہلے رہ رہا تھا۔ جب اسکو نہ پاتا تو اور پریشان ہوتا۔ جب وہ گاؤں ابوجیفال لوٹتا تو مارگریٹ کے سامنے خوش رہتا۔ گویا اسے کوئی پریشانی نہیں لیکن مارگریٹ اسکی گہرائیوں میں اتر کر اسکی دل کی بات کو بھانپ لیتی۔ جس کی وجہ سے اس نے صاف صاف کہہ دیا کہ اے ارمان مال کی طرف سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ میرے پاس اتنا کچھ ہے کہ ہم برسوں زندگی اسی پر گزار سکتے ہیں۔ مارگریٹ نے سچ نہیں بولا۔ کیونکہ ڈیوک کو جب ارمان کے معاملے کا پتہ چل گیا۔ تو اسنے عطیات روک لیے اسکو معلوم ہو گیا تھا۔

أَنَّهَا خَانَتْهُ وَخَانَتْ بِعَهْدِهِ . بَلْ كَانَتْ مَدِينَةً بِمَالٍ كَثِيرٍ لِبَعْضِ تُجَّارِ الْجَوَاهِرِ وَالثِّيَابِ ، بَلْ أَصْبَحَ دَائِنُوهَا يَتَقَاضَوْنَهَا دُيُونَهُمْ بَعْدَ مَا عَلِمُوا أَنَّ الدُّوقَ قَاطَعَهَا وَنَفَضَ يَدَهُ مِنْهَا ، وَلَٰكِنَّهَا خَاطَرَتْ بِكَلِمَتِهَا مُخَاطَرَةً لَمْ تُفَكِّرْ فِي عَاقِبَتِهَا ، فَأَكْبَرَ « أَرْمَانُ » ذٰلِكَ وَأَعْظَمَهُ ، وَأَنِفَ مِنْهُ أَنَفَةً شَدِيدَةً ، وَأَبَى أَنْ يَعِيشَ مَعَهَا بِمَالٍ غَيْرَ مَالِهِ ، وَعَزَمَ أَنْ يُسَافِرَ إِلَى « نِيسِ » لِيَأْتِيَ مِنْهَا بِالْمَالِ الَّذِي يُرِيدُهُ ، فَأَزْعَجَهَا عَزْمُهُ هٰذَا إِزْعَاجًا شَدِيدًا وَخَافَتْ عَاقِبَتَهُ ، فَجَثَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ تَسْتَعْطِفُهُ وَتَسْتَرْحِمُهُ ، وَتَبْذُلُ فِي ضَرَاعَتِهَا ، وَرَجَائِهَا فِي سَبِيلِ بَقَائِهِ أَكْثَرَ مِمَّا بَذَلَتْ قَبْلَ الْيَوْمِ فِي سَبِيلِ رَحِيلِهِ ، حَتَّى أَذْعَنَ وَاسْتَقَادَ ، وَرَضِيَ بِالَّتِي لَمْ يَكُنْ يَرْضَى بِمِثْلِهَا لَوْلَا لَهْفَةُ الْحُبِّ وَضَرَاعَةُ التَّمَوُّعِ ؛ وَقَدْ أَضْمَرَ فِي نَفْسِهِ أَنْ يَتَنَازَلَ لَهَا عَنْ نَصِيبِهِ فِي الْمِيرَاثِ الَّذِي وَرِثَهُ مِنْ أُمِّهِ مُكَافَأَةً لَهَا وَوَفَاءً بِحَقِّهَا ، فَلَمْ يَكُنْ لِمَرْغَرِيتَ بَعْدَ ذٰلِكَ بُدٌّ مِنْ أَنْ تَمُدَّ يَدَهَا إِلَى جَوَاهِرِهَا وَذَخَائِرِهَا ، فَأَنْشَأَتْ تَبِيعُ الْقِطْعَةَ بَعْدَ الْقِطْعَةِ ، لِتَسُدَّ بَعْضَ دَيْنِهَا ، وَتَقُومَ بِنَفَقَةِ بَيْتِهَا ، مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُ « أَرْمَانُ » ، وَاسْتَمَرَّا عَلَى ذٰلِكَ بِضْعَةَ أَشْهُرٍ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِمَا فِي يَوْمٍ مِنَ الْأَيَّامِ فِي سَاعَاتِ أُنْسِهِمَا وَصَفَائِهِمَا خَادِمُ فُنْدُقِ « تُورِينَ » الَّذِي كَانَ يَنْزِلُ بِهِ « أَرْمَانُ » فِي بَارِيسَ وَقَالَ لَهُ : إِنَّ وَالِدَهُ قَدْ وَصَلَ السَّاعَةَ إِلَى الْفُنْدُقِ ، وَإِنَّهُ يَنْتَظِرُهُ هُنَاكَ .

• • •

قَالَ دُوفَالُ لِوَلَدِهِ : لَقَدْ كَذَبْتَ عَلَيَّ كَثِيرًا يَا « أَرْمَانُ » ؛ وَمَا كُنْتَ قَبْلَ الْيَوْمِ كَذَّابًا ، وَلَا مُخَادِعًا ؛ وَرَضِيتَ لِنَفْسِكَ بِحَيَاةٍ كُنْتَ أَضَنَّ النَّاسِ بِنَفْسِكَ عَلَى مِثْلِهَا مِنْ قَبْلُ ؛ وَمَزَّقْتَ بِيَدِكَ ذٰلِكَ الْقِنَاعَ الْجَمِيلَ مِنَ الْحَيَاءِ الَّذِي لَا يَزَالُ مُسْبَلًا عَلَى وَجْهِكَ ؛ وَأَصْبَحْتَ تَتَبَذَّلُ فِي الْعَيْشِ مَعَ امْرَأَةٍ عَاهِرَةٍ ، كُلُّ مَا لَهَا مِنَ الشَّأْنِ عِنْدَ نَفْسِهَا ؛

---

(١) هوكه

کہ مارگریٹ نے اس کے ساتھ بے وفائی کی ہے۔ اور اس کے کیے ہوئے عہد سے منحرف ہو گئی ہے بلکہ وہ جواہرات و پارچات کے تاجروں کی قرضدار تھی اور قرض لینے والے مانگ رہے تھے۔ ان کو معلوم ہو گیا تھا۔ کہ ڈیوک نے اسے چھوڑ دیا۔ اور اس کے ہاتھ صاف کر دیئے ہیں۔ ارمان سے اس نے بے سوچے سمجھے عجلت میں ایک بات کہہ دی تھی۔ جو ارمان نے سنی اور ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ اور اس بات کو ہرگز پسند نہ کیا۔ کہ وہ اس کے مال پر زندگی گزارے۔ اس نے پختہ ارادہ کر لیا کہ وہ وطن جا کر پیشہ لے آئے۔ مارگریٹ کو اس کے ارادہ سے پریشانی ہوئی۔ اور وہ انجام کار سے خوفزدہ ہو رہی تھی۔ اس لئے وہ ارمان سے رحم و شفقت کی درخواست کرنے لگی۔ اس نے پہلے اس طرح چلے جانے پر کبھی منت و سماجت نہ کی تھی۔ جتنی التجا اس کے روکنے کے لئے کر رہی تھی۔ حتیٰ کہ وہ اس کی بات مان گیا۔ جس چیز کو ناپسند کرتا تھا۔ محبت و اشک کی وجہ سے اس پر رضامندی کا اظہار کرنے لگا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ وہ ماں کی طرف سے کچھ میراث پائے گا وہ اس کو دے دے گا۔ اب مارگریٹ مجبور ہو گئی کہ وہ اپنے ذخائر و جواہرات کی طرف ہاتھ بڑھائے حتیٰ کہ اس نے انکو حسب ضرورت فروخت کرنا شروع کر دیا تاکہ قرضداروں کا کچھ تقاضا پورا کرے اور گھر کا خرچ چلائے۔ ارمان کو اس بات کا پتہ نہ تھا دونوں نے کئی ماہ اسی طرح گزارے۔ حتیٰ کہ ایک اسکی انسیت و محبت کی گھڑی میں نورین کا ملازم آیا۔ جہاں ارمان قیام پذیر تھا۔ اور آپ کا منتظر ہے؟ باپ نے بیٹے ارمان سے کہا بیٹا تم بہت جھوٹ بول چکے ہو اس سے پہلے تم کو جھوٹ اور دھوکہ بازی کی عادت نہ تھی۔ تم نے ایسی زندگی کو پسند کر لیا۔ جس کو میں نے تمہارے لئے کبھی پسند نہیں کیا۔ تم نے اس پردے کو چاک کر دیا ہے۔ جو حیاء کا تمہارے چہرے پر سایہ فگن ہوتا تھا۔ اور تم نے ایک بازاری عورت کے ساتھ غلط زندگی گذارنا شروع کر دی ہے۔ جو خود اپنے نزدیک

وَعِنْدَ النَّاسِ جَمِيعاً أَنَّهَا نُفَايَةٌ مِنْ نُفَايَاتِ الرِّجَالِ وَفَضْلَةٌ مِنْ فَضَلَاتِ الفُسَّاقِ ، وَفُتَاتُ المَائِدَةِ العَامَةِ الَّتِي يَجْلِسُ عَلَيْهَا النَّاسُ جَمِيعاً صَبَاحَهُمْ وَمَسَاءَهُمْ ، فَحَسْبُكَ هٰذَا وَقُمِ السَّاعَةَ لِتُعِدَّ نَفْسَكَ لِلسَّفَرِ مَعِي إِلَى «نِيْس» فَلَسْتُ بِتَارِكِكَ بَعْدَ اليَوْمِ فِي هٰذَا البَلَدِ سَاعَةً وَاحِدَةً .

فَرَفَعَ «أَرْمَانُ» رَأْسَهُ إِلَى أَبِيهِ ، وَقَالَ لَهُ بِصَوْتٍ هَادِىءٍ مُطْمَئِنٍّ : لَا أَسْتَطِيعُ يَا أَبَتَاهُ !.

فَنَظَرَ إِلَيْهِ أَبُوهُ نَظْرَةً شَزْرَاءَ وَقَالَ لَهُ : وَتِلْكَ سَيِّئَةٌ أُخْرَى فَقَدْ أَصْبَحْتَ لَا تَعْبَأُ بِي ، وَلَا تُبَالِي بِمُخَالَفَةِ أَمْرِي مِنْ أَجْلِ امْرَأَةٍ سَاقِطَةٍ لَا شَأْنَ لَهَا مَعَكَ إِلَّا أَنْ تَعْبَثَ بِعَقْلِكَ ، وَتَسْلُبَكَ مَالَكَ وَشَرَفَكَ ، وَتُفْسِدَ عَلَيْكَ حَاضِرَكَ وَمُسْتَقْبَلَكَ .

قَالَ : لَا يَا أَبَتَاهُ ، إِنَّهَا لَيْسَتْ بِعَابِثَةٍ وَلَا خَادِعَةٍ ، وَلٰكِنَّهَا تُحِبُّنِي حُبّاً جَمّاً لَمْ يُحِبَّهُ أَحَدٌ مِنْ قَبْلِهَا أَحَداً ، وَأَحْسَبُ أَنِّي إِنْ فَارَقْتُهَا قَتَلْتُهَا ، وَجَنَيْتُ عَلَيْهَا جِنَايَةً لَا يُفَارِقُنِي النَّدَمُ عَلَيْهَا حَتَّى المَوْتِ .

قَالَ : ذٰلِكَ مَا يَخْدَعُ بِهِ أَمْثَالُهَا أَمْثَالَكَ ، فَلَيْسَ لِلنِّسَاءِ العَاهِرَاتِ قُلُوبٌ يُحْبِبْنَ بِهَا ، بَلْ لَهُنَّ أَلْسُنٌ يَخْتِلْنَ بِهَا الرِّجَالَ وَيَسْلُبْنَهَا حَجْباً بَيْنَ بَعْضِهِمْ وَبَعْضٍ ! حَتَّى يَظُنَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ أَنَّهُ الأَثِيرُ عِنْدَهَا ، وَصَاحِبُ الحُظْوَةِ لَدَيْهَا ، مِنْ دُونِ أَصْحَابِهِ جَمِيعاً .

قَالَ : رُبَّمَا كَانَ ذٰلِكَ شَأْنَهَا قَبْلَ اليَوْمِ ، أَمَّا اليَوْمَ فَهِيَ لَا تُحِبُّ أَحَداً غَيْرِي ، بَلْ لَا تَعْرِفُ أَحَداً سِوَايَ ، فَهِيَ تَعِيشُ عِيشَةً تُشْبِهُ عِيشَةَ النِّسَاءِ الشَّرِيفَاتِ ، بَلْ أَشْرَفُ مِنْ عِيشَةِ الكَثِيرَاتِ مِنْهُنَّ ، لِأَنَّ الخَلِيلَةَ الَّتِي تُخْلِصُ لِخَلِيلِهَا ، أَشْرَفُ مِنَ الزَّوْجَةِ الَّتِي تَخُونُ زَوْجَهَا ، وَأَخْشَى إِنْ فَارَقْتُهَا أَنْ تَثُورَ فِي نَفْسِهَا ثَوْرَةٌ مِنْ ثَوْرَاتِ اليَأْسِ فَتَرُدَّهَا إِلَى تِلْكَ الحَيَاةِ الأُولَى حَيَاةِ الشَّرِّ وَالفَسَادِ ، وَالشَّقَاءِ

---

۱ ترچھی نظر ۲ مرحصہ

اور دوسرے کے نزدیک گری ہوئی چیز ہے۔ آوارہ لوگوں کا جھوٹا مال ہے اور عام دسترخوان کی گوشت سے جدا کی ہوئی ہڈی ہے جس پر صبح و شام لوگ بیٹھتے تھے۔ بس اتنا ہی کہنا کافی فوراً اٹھو اور میرے ساتھ انہیں واپس چلو کیونکہ میں تمہارا یہاں رہنا ایک پل برداشت نہیں کر سکتا۔ ارمان نے باپ کی طرف سر اٹھا کر دیکھا اور نہایت پُرسکون طریقے سے جواب دیا کہ بابا میں ایسا ہرگز نہیں کر سکتا۔ باپ نے اسکی طرف غصے سے گھورا اور کہا یہ دوسری بدی کر رہے ہو تو میری پرواہ تک نہیں کرتا۔ اور میرے حکم کی مخالفت سے خوف نہیں کھاتا۔ صرف ایک آوارہ عورت کی خاطر جو صرف تیری عقل سے کھیلنا چاہتی ہے۔ تیرے مُستقبل کیلئے خطرہ اور تیری شرافت کو ختم کرنا چاہتی ہے۔ ارمان نے کہا۔ ایسا ہرگز نہیں وہ مجھ سے سچی محبت کرتی ہے ایسی محبت جو میرے سوا اُس نے کسی سے نہیں کی۔ مجھے معلوم ہے کہ اگر میں نے اسکو جدائی کا غم دیا تو وہ مرجائے گی۔ میں ایسے گناہ کا ارتکاب کروں گا۔ جسے مرنے تک بھلا نہیں سکوں گا۔ باپ بولا۔ ایسی عورتیں تیرے جیسے لوگوں کے ساتھ اسی طرح دھوکہ کیا کرتی ہیں کیونکہ بازاری عورتوں کے پاس ایسا دِل نہیں ہوتا کہ وہ کسی سے سچّی محبت کریں۔ بلکہ ان کے پاس چرب زبانی اور دل لگی کی باتیں ہوتی ہیں جن سے وہ لوگوں کو اپنے جال میں پھنساتی ہیں۔ ایک دوسرے کے درمیان پردہ حائل کر دیتی ہیں۔ کہ ہر کوئی یہی جانتا ہے کہ وہ مجھے زیادہ محبوب ہے تمام لوگوں میں وہی صاحب مقبولیت ہے۔ ارمان نے کہا۔ اس سے قبل تو وہ ایسی ہو سکتی ہے مگر اب وہ میرے سوا کسی کو پسند نہیں کرتی۔ بلکہ سب سے ملنا چھوڑ دیا ہے۔ اور شریف عورتوں کی طرح زندگی گزارتی ہے۔ بلکہ ان سے بڑھ کر شریفانہ زندگی گزار رہی ہے۔ کیونکہ وہ عورت جو اپنے محبوب سے مخلص ہو۔ خاوند کی نافرمانی کرنیوالی عورت سے بہتر ہے۔ مجھے اس بات کا خطرہ ہے کہ اگر میں نے اسکو نظر انداز کر دیا تو وہ بعادت ناامیدی سے منسوب ہو کر فساد و برائی اور گندگی کی زندگی گزارنے لگے گی۔

وَالعَذَابِ ، بَعْدَ مَا اسْتَنْقَذْتُ نَفْسَهَا .

قَالَ : وَهَلْ تَرَى أَنَّ وَظِيفَةَ الرَّجُلِ الشَّرِيفِ فِي هٰذِهِ الحَيَاةِ إِصْلَاحُ النِّسَاءِ الفَاسِدَاتِ ؟

قَالَ : ذٰلِكَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ تَكُونَ وَظِيفَتُهُ إِفْسَادَهُنَّ ، فَإِنَّ الأَشْرَافَ فِي هٰذَا العَصْرِ يَفْخَرُونَ بِإِفْسَادِ النِّسَاءِ الصَّالِحَاتِ ، وَاسْتِدْرَاجِهِنَّ إِلَى مَوَاطِنِ الفِسْقِ وَالفُجُورِ ، وَإِصْلَاحُ المَرْأَةِ الفَاسِدَةِ ، أَدْنَى إِلَى الشَّرَفِ مِنْ إِفْسَادِ المَرْأَةِ الصَّالِحَةِ .

قَالَ : لَقَدْ أَصْبَحْتَ كَثِيرَ الرَّحْمَةِ يَا أَرْمَانُ .

قَالَ : لِمَ لَا أَرْحَمُ فَتَاةً مَرِيضَةً مِسْكِينَةً لَيْسَ لَهَا فِي النَّاسِ مَنْ يَعُولُهَا مِنْ ذِي قَرَابَةٍ أَوْ ذِي رَحِمٍ ؟ وَقَدْ نَزَلَ دَاؤُهَا مِنْ صَدْرِهَا مَنْزِلَةً لَا يَبْرَحُهَا وَلَا يَتَحَلَّلُ عَنْهَا ، إِلَّا أَنْ يَهْدَأَ عَنْهَا حِيناً وَيَسْتَيْقِظَ أَحْيَاناً ، فَهِيَ تُكَابِدُ الأَلَمَ مَرَّةً ، وَالخَوْفَ مِنَ الأَلَمِ أُخْرَى ، وَلَا عَزَاءَ لَهَا فِي حَالَتِهَا إِلَّا هٰذِهِ السَّعَادَةُ الَّتِي تَتَوَهَّمُهَا فِي الحُبِّ ، وَتَرَى أَنَّهَا نَاعِمَةٌ بِهَا ، فَإِنْ فَقَدَتْهَا فَقَدَتْ كُلَّ شَيْءٍ فِي الحَيَاةِ وَعَظُمَ حُزْنُهَا وَبُؤْسُهَا وَثَقُلَتْ وَطْأَةُ الدَّاءِ عَلَيْهَا حَتَّى كَادَتْ تَأْتِي عَلَى البَقِيَّةِ البَاقِيَةِ مِنْ حَيَاتِهَا ، فَدَعْنِي مَعَهَا يَا أَبَتَاهُ عَاماً آخَرَ أَوْ عَامَيْنِ أُهَوِّنُ عَلَيْهَا فِيهِمَا شَقَاءَهَا ، فَرُبَّمَا كَانَ ذٰلِكَ آخِرُ مَا قُدِّرَ لَهَا أَنْ تَقْضِيَهُ مِنْ أَيَّامِهَا فِي هٰذَا العَالَمِ ، ثُمَّ أَعُودُ بَعْدَ ذٰلِكَ إِلَيْكَ هَادِئَ القَلْبِ سَاكِنَ الضَّمِيرِ ، رَاضِياً عَنْ نَفْسِي وَعَنْ عَمَلِي ، أَبْكِيهَا بِدُمُوعِ الحُزْنِ ، لَا بِدُمُوعِ النَّدَمِ ، وَيَهُونُ وَجْدِي عَلَيْهَا كُلَّمَا ذَكَرْتُهَا أَنِّي لَمْ أَخُنْهَا ، وَلَمْ أَغْدِرْ بِعَهْدِهَا .

فَأَطْرَقَ دُوفَالُ هُنَيْهَةً كَأَنَّمَا يُعَالِجُ فِي نَفْسِهِ هَمّاً مُخْتَلِجاً ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَنَظَرَ إِلَى وَلَدِهِ نَظْرَةً تُشْبِهُ نَظْرَةَ العَطْفِ وَالرَّحْمَةِ وَقَالَ

ا برداشت کرنا

جس عذاب والی زندگی سے میں نے اس کو نجات دلائی ہے وہ ۔ کیا شریف آدمیوں کے لئے صرف یہی کام رہ گیا ہے کہ بدکار عورتوں کی اصلاح کرتے ہیں۔

ارمان بولا۔ انہیں جس اب کرنے سے یہ اچھا ہے۔ مگر آجکل کے شریف لوگ اصلاح کی بجائے بگاڑنے پر فخر کرتے ہیں نیک عورتوں کو۔ اور انہیں غلط راستے پر ڈالتے ہیں۔ مگر یاد رکھ بُری عورت کی اصلاح نیک عورت کو خراب کرنے سے بہتر کام ہے۔

باپ بولا۔ بیٹا! تو اب بڑا شفیق ہو گیا ہے ۔ ارمان بولا میں ایک بیمار مسکین لڑکی پر رحم کیوں نہ کھاؤں ۔ جس کا کوئی رشتہ دار دیکھ بھال کرنے والا نہیں جبکہ بیماری اس کے سینے میں اٹک گئی ہے ۔ نہ ٹلتی ہے نہ کم ہوتی ہے کبھی وہ مرض کی شدت سے اور کبھی اس کے خوف سے پریشان رہتی ہے ۔ اب اس کے لئے ان دونوں حالتوں میں کوئی بھی سعادت باقی نہیں مگر محبت کی سعادت ہے جسے وہ سمجھتی ہے کہ اس سے وہ اپنا مداوا کر رہی ہے اگر میں اسکو چھوڑ دوں تو وہ زندگی سے مایوس ہو جائے گی اور اس کی بیماری میں اضافہ ہو جائے گا اور اسکی بچی کھچی زندگی بھی ختم ہو جائے گی ۔ اے باپ مجھے ایک یا دو سال اس کے ساتھ رہنے کی اجازت دے دے ۔ میں اس کی بدنصیبی کو کم کر دوں گا ۔ شاید یہ اس دنیا میں اس کے آخری دن ہوں ۔ پھر میں آپ کے پاس اطمینان دل اور پرسکون ہو کر لوٹ آؤں گا اور اپنے فعل و قلب سے مطمئن ہوں گا ۔ میں اسے ندامت کے آنسوں سے نہیں بلکہ غم کے آنسوؤں سے روؤں گا ۔ پھر میرا غم ہلکا رہے گا کہ میں نے اس سے خیانت نہیں کی اور اس سے غداری کرنے سے پرہیز کیا ہے

دوفل نے کچھ سر کو جھکا لیا ۔ گویا وہ اپنے دل میں کھٹکے ہوئے غم کو جھیل رہا ہے پھر اس نے سر اٹھا لیا اور بیٹے کی طرف پیار و محبت سے دیکھ کر بولا ۔

لَهُ : لا أَستَطِيعُ أَنْ أُسافِرَ بِدُونِكَ يا بُنَيَّ فَحَسْبِي ما كابَدْتُ مِنَ الأَلَمِ لِفِراقِكَ قَبْلَ اليَوْمِ ، وَقَدْ تَرَكْتُ أُخْتَكَ وَرائِي تَنْدُبُكَ وَتَبْكِي عَلَيْكَ صَباحَها وَمَساءَها ، وَنَحْنُ إِلَى لِقائِكَ حَنِينَ الظَّامِىءِ إِلَى الوُرُودِ ، وَاعْلَمْ أَنَّ جَمِيعَ ما تَعْتَذِرُ بِهِ عَنْ نَفْسِكَ فِي هٰذا الشَّأْنِ لا يُغْنِي عَنْكَ وَلا عَنِّي شَيْئاً يَوْمَ يَقُولُ النَّاسُ كَلِمَتَهُمُ الَّتِي لا بُدَّ أَنْ يَقُولُوها غَداً وَرُبَّما قالَ كَثِيرٌ مِنْهُمْ قَبْلَ اليَوْمِ : إِنَّ أَرْمانَ دُوفَـال سُلالَةَ آلِ تالِيرَانْد يَعِيشُ مَعَ امْرَأَةٍ مُومِسٍ فِي بَيْتٍ واحِدٍ ، فَعُدْ إِلَى نَفْسِكَ يا بُنَيَّ وَاسْتَلْهِمِ اللهَ الرُّشْدَ يُلْهِمْكَ ، وَلا تَجْعَلْ لِهَواكَ سَبِيلاً عَلَى عَقْلِكَ . وَدَعْ هٰذِهِ الحَياةَ السَّاقِطَةَ الَّتِي يَحْياها مَنْ لَيْسَتْ لَهُ هِمَّةٌ مِثْلَ هِمَّتِكَ ، وَلا مَجْدَ وَلا بَيْتَ مِثْلَ مَجْدِكَ وَبَيْتِكَ ، وَإِنِّي تارِكُكَ الآنَ وَحْدَكَ وَذاهِبٌ عَنْكَ لِبَعْضِ شَأْنِي لِتَخْلُوَ بِنَفْسِكَ ساعَةً تَسْتَرِدُّ فِيها ما عَزَبَ عَنْكَ مِنْ صَوابِكَ ، ثُمَّ أَعُودُ إِلَيْكَ بَعْدَ قَلِيلٍ لِأَسْمَعَ مِنْكَ الكَلِمَةَ الَّتِي أَرْجُو أَنْ تَكُونَ شِفاءَ نَفْسِي ، وَرَواءَ غُلَّتِي .

ثُمَّ تَرَكَهُ وَنَزَلَ فَمَشَى إِلَى قَهْوَةٍ قَرِيبَةٍ مِنَ الفُنْدُقِ فَكَتَبَ فِيها لِبَعْضِ النَّاسِ كِتاباً خاصّاً . ثُمَّ طافَ بِبَعْضِ أَصْدِقائِهِ الَّذِينَ يَعْرِفُهُمْ فِي بارِيسَ فَزارَهُمْ زِيارَةً طَوِيلَةً ، فَلَمْ يَعُدْ إِلَى الفُنْدُقِ حَتَّى أَظَلَّ اللَّيْلُ فَرَأَى أَرْمانَ لا يَزالُ فِي مَكانِهِ . فَسَأَلَهُ : ماذا رَأَى؟ فَلَمْ يُجِبْهُ إِلَّا بِدُمُوعِهِ تَتَحَدَّرُ عَلَى خَدَّيْهِ تَحَدُّرَ القَطْرِ عَلَى أَوْراقِ الزَّهْرِ ، وَجَثا بَيْنَ يَدَيْهِ يَسْتَعْطِفُهُ وَيَسْتَرْحِمُهُ ، وَيَكْشِفُ لَهُ مِنْ خَبِيئَةِ نَفْسِهِ ما كانَ يَكْتُمُهُ مِنْ قَبْلُ . يَقُولُ : وَاللهِ يا أَبَتِ لَوْ عَلِمْتُ أَنِّي أَسْتَطِيعُ الحَياةَ بِدُونِها لَفارَقْتُها بِرّاً بِكَ وَإِيثاراً لِطاعَتِكَ ، وَلٰكِنِّي أَعْلَمُ أَنِّي إِنْ فَعَلْتُ فَقَدْ وَضَعْتُ أَمْرِي فِي مَوْضِعِ الغَرَرِ (١) وَخاطَرْتُ بِعَقْلِي أَوْ بِحَياتِي مُخاطَرَةً لا أَعْلَمُ ماذا يَكُونُ حَظِّي فِيها . وَلا أَحْسَبُهُ

---

(١) الغرر : الهلاك

بیٹا! میں تیرے بغیر اکیلا واپس نہیں جاؤنگا۔ کیونکہ میں تیری جدائی کا صدمہ مزید برداشت نہیں کرسکتا۔ پہلے کافی صدمہ اٹھا چکا ہوں۔ تیری بہن صبح و شام تجھے یاد کرکے روتی ہے میں اسکو روتے ہوئے چھوڑ آیا ہوں۔ وہ اس طرح ملنے کے لئے بے چین ہے جیسا پیاسا پانی کے لئے تجھے جاننا چاہئیے کہ اس معاملہ میں تو جو کچھ عذر بہانے کر رہا ہے۔ وہ ہم دونوں کو اس بات سے چھٹکارا نہیں دلا سکتے جو کچھ لوگ اس بارے میں کہیں گے۔ بلکہ اس سے پہلے بھی بہت کچھ کہہ چکے ہیں کہ ارمان دوفل کا بیٹا تا لیرانڈ کا فرزند ایک فاحشہ عورت کیساتھ زندگی گزار رہا ہے بیٹا سوچو اور اللہ سے رُشد طلب کرو وہ تمہیں رشد و ہدایت عطا کرے گا۔ خواہشات نفسانی سے عقل کو سلب و مغلوب نہ کرو اور اس مایوس کن زندگی کو چھوڑ دو جسکو ایسے لوگ گزارتے ہیں۔ جو کم ہمت ہوتے ہیں۔ اور وہ تمہاری طرح باہمت نہیں اور نہ وہ شرافت والے ہیں۔ نہ گھر کے لحاظ سے تم جیسے ہیں۔ سنو میں تم کو اکیلا چھوڑ کر جاتا ہوں۔ اور اپنے کام کیلئے جا رہا ہوں۔ تاکہ تم اسکو علیحدگی میں بیٹھ کر راہ صواب پر غور کرو۔ پھر میں کچھ دیر بعد واپس آؤنگا۔ تاکہ تجھ سے وہ بات سنوں جسکی مجھے تجھ سے توقع ہے جو میرے دل کو سکون اور میری پیاس کو بجھا سکتی ہے؟ بعد ازاں وہ اسے چھوڑ کر چلا گیا اور قریب والے قہوہ خانہ میں بیٹھ کر اپنے قریبی دوست کو خط لکھنے لگا پھر پیرس میں رہنے والے دوستوں کو ملنے چلا گیا اور رات گئے واپس ہوٹل میں آیا۔ دیکھا ارمان اپنی جگہ اسی حالت میں بیٹھا ہے پوچھا۔ کیا سوچا۔ اس نے کوئی جواب نہ دیا لیکن آنسو اس کے رخساروں پر اس طرح گر رہے تھے جس طرح پھول کی پتیوں پر بارش کی بوندیں ٹپکتی ہیں۔ اور اپنے باپ کے سامنے بیٹھ گیا اور رحم و کرم کی درخواست کرنے لگا۔ اور تمام چھپائی ہوئی باتوں کو کھول کر بیان کرنے لگا۔ بولا۔ باپ۔ واللہ! اگر میں اسکے بغیر زندگی گزار سکتا تو میں آپکے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اسکو یقیناً چھوڑ دیتا۔ مگر میں جانتا ہوں کہ اگر میں ایسا کروں گا تو اپنی زندگی سے دھوکہ کروں گا اور اسے ہلاکت کے سپرد کروں گا اور اپنی عقل اور زندگی کو ایسے خطرے میں ڈالوں گا کہ جس کے انجام کار سے میں واقف نہیں میں خیال کرتا ہوں

إلّا أسوأ الحظّين ، وأنحس النجمين ، ولو أنّ أحداً من قبلي استطاع أن يدفع هواه عن قلبه أو يمحو ما قدّر له في صحيفة قضائه من شقاء الحبّ وبلائه لسلكت سبيله التي سلكها ، ولكنّه بلاء بُليت به لحين أُريدَ لي ، فلا رأي لي في ردّه ، ولا حيلة لي في اتّقائه ، وقد نزلت هذه الفتاة من نفسي منزلة هي منزلة الحياة من الجسم ، والغيث من التربة الفاحلة ، فإن كنت لا بدّ آخذي فخذ معك جسماً هامداً لا حراك به . ونبتة ذاوية لا حياة فيها ، فوضع أبوه يده على عاتقه وقال له : قم الآن يا بنيّ واذهب لشأنك وعد إلى صباح الغد لأتمّ حديثي معك ، وأرجو أن تكون في غدك خيراً منك في أمسك ، فخرج محزوناً مكتئباً يمشي مشية الذاهل المشدوه لا يرى ما أمامه ولا يشعر بما حوله حتّى رأى عربة فركبها إلى بوجيفال حتّى بلغها بعد هدأة من الليل ، فلم ير مرغريت في شرفة البيت تنتظره كعادتها ؛ فدخل عليها غرفتها فرآها مكبّة على منضدة بين يديها كأنّما هي نائمة أو ذاهلة ، فشعرت به عند دخوله ، فنهضت مذعورة متلهّفة . فخيّل إليه عند نهوضها أنّه لمح في يدها رسالة تضمّ عليها أصابعها ، فظنّها بعض تلك الرسائل التي كان يرسلها إليها المركيز « جان فيليب » من حين إلى حين ، وهو فتى من أبناء الأشراف الأثرياء كان يحبّها في عهدها الأوّل حبّاً شديداً ، وينفق عليها أموالاً طائلة ، فلمّا انقطعت عنه لم ينقطع منها أمله ، فظلّ يرسل إليها رسائل كثيرة يعرض فيها حبّه وماله ، ويمنّيها الأماني الحسان في عودتها إليه ، واتّصال حبلها بحباله ، فكانت تمزّقها عند اطّلاعها عليها أو على عنوانها ، فلم يحفل أرمان بذلك ومشى إليها فقبّلها ، فقالت له : ماذا جرى يا أرمان ؟ قال : أرادني أبي على السفر معه فأبيت وبكيت بين يديه كثيراً فلم أنل منه منالاً ، وقد أمرني بالعودة إليه غداً ولا

---

۱ اونٹ کا تیز دوڑنا ۔ شفا رکنواں کی حقماق

کہ اس کے بعد جو کچھ ہوگا بدنصیبی اور شوم ستارے کا عمل ہوگا اگر میں پہلے محبت کو دل سے نکال کر پھینک دیتا۔ یا محبت کی بدبختی کو صفحۂ تقدیر سے مٹا سکتا تو میں ضرور ایسا کرنے کیلئے تیار ہو جاتا۔ مگر یہ ایک مصیبت ہے جس میں مجھے میری ہلاکت کے لئے مبتلا کر دیا گیا ہے۔ لہٰذا میں اس سے کس طرح دامن چھڑا سکتا ہوں اور کیا حیلہ کر سکتا ہوں، اس لڑکی نے میرے دل میں اس طرح بسیرا کر لیا ہے۔ اور اس طرح گھس گئی ہے جس طرح جان جسم میں اور بارش کا پانی زمین میں گھس جاتا ہے۔ اگر آپ مجھے واپس لے جانا چاہتے ہیں تو صرف ایک مردہ جسم کو جو بالکل ساکت وجامد یا مری ہوئی گھاس جس میں زندگی کے آثار ختم ہوں، لے جائیے۔ باپ نے بیٹے کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ بیٹا اٹھ اور اپنی راہ لے اور کل صبح یہاں پہنچ جا تاکہ میں تیرے ساتھ بات مکمل کر سکوں۔ مجھے امید ہے اسکی نسبت تو کل بہتر سوچے گا۔ ارمان غمگین سوگوار بوجھل قدموں سے وہاں سے نکل کھڑا ہوا کہ مدہوش کی طرح چل رہا تھا۔ اسے اپنے سامنے کا کچھ پتہ نہ تھا۔ اور ماحول سے بالکل انجان کہ سامنے سے اسے ایک گاڑی نظر آئی اور وہ بوجیفال گاؤں کی طرف روانہ ہو گیا۔ کچھ رات گزرے وہاں پہنچا۔ اس مارگریٹ کو بالکنی میں حسبِ دستور منتظر نہ پایا۔ وہ کمرے میں گیا تو دیکھا وہ سامنے والی میز پر سر جھکائے بیٹھی ہے۔ جیسے وہ بیہوش ہو یا سو رہی ہو۔ مارگریٹ کو اس کے آنے کی خبر ہوئی تو چونک کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے اٹھتے وقت ارمان کو محسوس ہوا کہ اس کے ہاتھ کی انگلیوں میں ایک دبی ہوئی چھٹی ہے۔ اسکو یہ خیال گزرا کہ شاید یہ چھٹی جان فلپ کی ہے جو کبھی کبھار بھیجا کرتا ہے۔ جان فلپ مالدار شریف النفس لڑکا تھا۔ جو اس سے زندگی کے پہلے حصہ میں بہت محبت کرتا تھا اور بہت کچھ مال اسکی محبت پر لوٹاتا تھا۔ مارگریٹ نے اس سے رخ پھیر لیا۔ تب بھی اسکی امیدیں زندہ تھیں۔ لہٰذا وہ اس کو خط لکھا کرتا۔ اور سبز باغ دکھاتا۔ یہ اس کے خطوط چاک کر دیتی۔ ارمان نے پرواہ نہ کی اسکی طرف بڑھا اور بوسہ دیا۔ وہ بولی! ارمان کیا گزری۔ ارمان نے کہا، باپ مجھے ساتھ لے جانا چاہتا تھا۔ میں نے صاف انکار کر دیا۔ وہ بہت رویا مگر بے سود اور مجھے کل آنے کا حکم دیا ہے۔

أُرِيدُ أن أفعلَ لأَنّي لا أُحبُّ حظيّ مِنهُ في الغدِ خيراً مِنهُ اليومَ ، وقد أصبحت نفسي تحدثني بعصيانِهِ ، والبقاء هُنا على الرّغمِ مِنهُ ، لأنّي أعلمُ أنّي قد تجاوزتُ السّنّ التي يحتاجُ فيها الأبناءُ إلى إرشادِ الآباءِ ولأنّي لا أعرفُ أحداً بينَ النّاسِ يستطيعُ أن يرسمَ لي خطّةَ سعادتي كما أرسمها لنفسي ، ثمّ أنشأ يقصّ عليها قصّتهُ مع أبيهِ حتّى أتمّها ، ونظرَ إليها فإذا هي مُطرقةٌ صامتةٌ وإذا وجهُها أصفرُ مُربدّ كأنّما قد نفضَ الموتُ عليهِ غبارهُ . فقالَ : ما بالكِ يا مرغريتُ ؟ قالتْ : أشعرُ بألمٍ شديدٍ في رأسي ، وأُريدُ الذهابَ إلى مخدعي . فأخذَ بيدِها إليهِ ، وجرّعها بضعَ قطراتٍ مِنَ الدّواءِ فاستفاقتْ قليلاً ، ثمّ نامتْ في مخدعِها نوماً مُشرداً مذعوراً تتخلّلهُ أناتٌ طويلةٌ وأحلامٌ مُزعجةٌ ، حتّى أصبحَ الصّباحُ فقالتْ لهُ أرى لكَ يا أرمانُ أن تعودَ إلى أبيكَ كما أمركَ وأن تُعاوِدَ استرحامهُ واستعطافهُ لعلّكَ بالغٌ مِنهُ اليومَ ما عجزتَ مِنهُ بالأمسِ ، إنّي لا أكونُ راضيةً عن نفسي ، ولا هانئةً بحياتي ، إن لم يكن أبوكَ راضياً عنكَ ... ولم تزلْ بهِ حتّى أذعنَ لها وقامَ إلى ثيابِهِ فارتداها . ثمّ مشى إليها وضمّها إلى صدرِهِ ضمّةً شديدةً كأنّما يضنّ بها أن ينتزعها مِن ذراعيهِ مُنتزعٌ ، ثمّ قبّلها وقالَ لها : إلى المساءِ يا مرغريتُ . فلم تردّ عليهِ تحيّتهُ حتّى أبعدَ عنها ، فقالتْ بينها وبينَ نفسِها : أرجو أن يكونَ كذلكَ .. وتهافتتْ على كرسيٍّ بينَ يديها باكيةً مُنتحبةً .

ولم يزلْ أرمانُ سائراً في سبيلِهِ حتّى وصلَ إلى باريسَ فذهبَ إلى فندقِ « تورين » فلم يجدْ أباهُ هُناكَ ، ووجدَ رسالةً تركها لهُ قبلَ ذهابِهِ يأمرهُ فيها أن ينتظرهُ حتّى يعودَ ، فلبثَ ينتظرهُ وقتاً طويلاً حتّى عادَ بعدَ مُنتصفِ النّهارِ ، وقد رقّتْ قليلاً تلكَ الغمامةُ السّوداءُ التي كانتْ تلبسُ وجههُ بالأمسِ ، فتقدّمَ نحوهُ أرمانُ ، فحيّاهُ ، فقالَ لهُ : لقد فكّرتُ ليلةَ أمسِ في أمرِكَ كثيراً يا بُنيَّ

میرا جانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ کیونکہ میرا خیال ہے کہ آج سے کل کا دن بہتر نہیں گزرے گا۔ میرا دل نافرمانی کرنے پر آمادہ ہو چکا ہے اور باپ کی مرضی کے خلاف یہاں رہنے کے لئے تیار ہے۔ کیونکہ میں یہ اندازہ لگاتا ہوں کہ میں اس عمر سے گزر چکا ہوں جس عمر میں بیٹے باپ کی رائے کے محتاج ہوتے ہیں اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ میں نے زندگی کے لئے راہِ مستقیم کا انتخاب کیا ہے دوسرا کوئی نہیں کر سکتا۔ پھر وہ باپ سے ہونے والی گفتگو بیان کرنے لگا۔

جب وہ پورا بیان کر چکا تو مارگریٹ کی طرف دیکھنے لگا۔ وہ خاموش چپ چاپ سر جھکائے بیٹھی تھی۔ اس کا چہرہ خاکستری جیسے موت نے اس پر گرد و غبار کو ڈال دیا ہو۔ وہ بولا۔ مارگریٹ۔ کیا حال ہے۔ میں سر کا درد محسوس کر رہی ہوں اور اپنے کمرے میں جانا چاہتی ہوں۔ اس نے سہارا دے کر کمرے تک چھوڑ دیا اور دوا کے چند قطرے پلا دیئے۔ اسے کچھ افاقہ ہوا اور وہ سو گئی۔ اسکی نیند بڑی ڈراؤنے خوابوں والی پریشان کن اور رُلا دینوالی تھی۔ حتیٰ کہ صبح ہو گئی۔ تو وہ ارمان سے کہنے لگی۔ میں یہ چاہتی ہوں کہ آپ اپنے باپ کا حکم مانیں اور رحم کی درخواست کرتے ہوئے شاید جس چیز سے آپ آج محروم ہیں وہ کل آپکو مُیسّر آجائے۔ میں اپنے آپ خوش نہیں رہ سکتی اور نہ اپنی زندگی کو مُبارک سمجھوں گی۔ اگر آپکے باپ راضی نہ ہوا تو۔ اسی بات پر وہ اصرار کرتی رہی۔ آخر وہ مان گیا۔ اٹھا لباس تبدیل کیا۔ اسکی طرف بڑھا سینے سے لگایا جیسے وہ اپنی بانہوں سے اسکو جُدا کرنا نہیں چاہتا۔ پھر بوسہ دیا۔ اور بولا کل شام تک کے لئے اے مارگریٹ۔ مگر مارگریٹ نے کوئی جواب نہ دیا۔ حتیٰ کہ وہ دل ہی دل میں کہنے لگی کاش ایسا ہی اور سامنے والی کرسی پر گر پڑی ارمان چلتا ہوا پیرس کے تورین ہوٹل پہنچا وہاں باپ کو نہ پایا البتہ ایک چھٹی پائی جسکو وہ روانہ ہونے سے قبل چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ کہ میرے لوٹنے کا انتظار نہ کرنا۔ وہ دیر تک اس کا منتظر رہا دوپہر کے بعد واپس لوٹ آیا۔ باپ اب وہ سیاہ بدلی جو کل اس کے چہرے پر تھی زرد پتلی ہو گئی تھی۔ ارمان نے بڑھ کر باپ کو سلام کیا۔ تو وہ بولا۔ کل رات میں نے تیرے بارے میں بہت غور کیا۔

فَرَأَيْتُ أَنِّي قَدْ قَسَوْتُ عَلَيْكَ وَغَلَوْتُ فِي أَمْرِكَ غُلُوّاً كَثِيراً، وَنَظَرْتُ إِلَى مَسْأَلَتِكَ بِعَيْنٍ أَقْصَرَ مِنَ الَّتِي كَانَ يَجِبُ عَلَيَّ أَنْ أَنْظُرَ إِلَيْهَا فَإِنَّ لِلشَّبَابِ شَأْناً غَيْرَ شَأْنِ الْكُهُولَةِ وَالشَّيْخُوخَةِ، وَحَالاً خَاصَّةً بِهِ، لَا يَخْرُجُ عَنْ حُكْمِهَا شَرِيفٌ وَلَا وَضِيعٌ، وَلَا يَخْتَلِفُ فِيهَا سُوقَةٌ عَنْ مَلِكٍ، فَلَكَ أَنْ تَبْقَى يَا بُنَيَّ كَمَا تَشَاءُ، وَأَنْ تُعَاشِرَ الْفَتَاةَ الَّتِي تُحِبُّهَا كَمَا تُرِيدُ، عَلَى أَنْ تَعِدَنِي بِالْعَوْدَةِ إِلَيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي تَنْقَطِعُ فِيهِ الصِّلَةُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا انْقِطَاعَ حَيَاةٍ أَوْ مَوْتٍ، فَإِنِّي إِنْ أَمِنْتُ عَلَيْكَ شَرَّهَا فَلَا آمَنُ عَلَيْكَ شَرَّ غَيْرِهَا مِنَ النِّسَاءِ. فَاسْتَطَارَ أَرْمَانُ فَرَحاً وَسُرُوراً، وَأَهْوَى عَلَى يَدِ أَبِيهِ يُقَبِّلُهَا وَيُبَلِّلُهَا بِدُمُوعِهِ وَيَقُولُ: أُعْطِيكَ بِذَلِكَ يَا أَبَتَاهُ وَعْداً لَا أُخَالِفُهُ، وَلَا أَحْنَثُ بِهِ، وَلَكَ حُكْمُكَ مَا تَشَاءُ إِنْ رَأَيْتَنِي بَعْدَ الْيَوْمِ كَاذِباً أَوْ حَانِثاً.

ثُمَّ نَهَضَ يُرِيدُ الذَّهَابَ فَقَالَ لَهُ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: أُرِيدُ الذَّهَابَ إِلَى مَرْغَرِيتَ لِأُبَشِّرَهَا بِهَذَا النَّبَأِ وَأَمْسَحَ عَنْ فُؤَادِهَا مَا أَلَمَّ بِهِ مِنَ الرَّوْعِ مُنْذُ الْأَمْسِ، فَانْتَفَضَ أَبُوهُ انْتِفَاضَةً خَفِيفَةً لَمْ يَشْعُرْ بِهَا أَرْمَانُ. ثُمَّ أَدَارَ وَجْهَهُ يُغَالِبُ دَمْعَةً كَانَتْ تَتَرَقْرَقُ فِي عَيْنَيْهِ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْهِ، وَقَالَ: ابْقَ مَعِي الْيَوْمَ يَا بُنَيَّ فَرُبَّمَا سَافَرْتُ غَداً، وَلَا أَعْلَمُ بَعْدَ ذَلِكَ مَتَى أَرَاكَ. فَبَقِيَ مَعَهُ الْيَوْمَ كُلَّهُ حَتَّى جَاءَ اللَّيْلُ، فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الذَّهَابِ إِلَى بُوجِيفَالَ فَأَذِنَ لَهُ فَحَيَّاهُ وَخَرَجَ، فَأَتْبَعَهُ نَظَرَهُ حَتَّى غَابَ عَنْ عَيْنَيْهِ، فَانْحَدَرَتْ مِنْ جَفْنِهِ تِلْكَ الدَّمْعَةُ الَّتِي كَانَ يَحْبِسُهَا مِنْ قَبْلُ، وَقَالَ: وَارَحْمَتَاهُ لَكَ أَيُّهَا الْوَلَدُ الْمِسْكِينُ!.

• • •

حَمَلَ أَرْمَانُ بَيْنَ جَنْبَيْهِ آمَالَهُ وَآمَالَ مَرْغَرِيتَ وَسَعَادَتَهُمَا إِلَى

اِقسم کھانے والا

میں نے دیکھا۔ میں نے بہت زیادتی کی ہے اور بڑا ظلم کیا ہے۔ میں نے تیرے معاملے کو دُور کوتاہ نظر سے دیکھا ہے۔ افسوس کہ میں نے ایسی نظر سے نہ دیکھا جس سے دیکھنا چاہیئے تھا۔ اور نوجوانوں کے حالات یکساں نہیں ہوتے۔ اور انکے حالات ایک خاص قسم کے ہوتے ہیں۔ کہ جن سے شریف باہر نہیں جاسکتا یہاں بازاری اور بادشاہ برابر ہیں۔ تو اے بیٹا۔ جس طرح تو چاہے رہ۔ جو لڑکی تجھے چاہتی ہے اسی کے پاس رہ۔ مگر ایک شرط ہے کہ جب وہ لڑکی تجھے اپنے سے جُدا کردے تو سیدھا میرے پاس چلا آنا۔ یہ جدائی چاہے زندگی میں ہو یا اسکی موت سے۔ کیونکہ اگر مجھے اس عورت کی جانب سے فکر نہیں مگر دوسری عورتوں کی طرف سے اطمینان بھی نہیں ہوسکتا۔ تو ارمان بے حد خوش ہوا اور باپ کے ہاتھوں پر جھک گیا اور بوسہ دینے لگا۔ اور اپنے خوشی کے آنسوؤں سے تر کرنے لگا کہنے لگا اے میرے باپ میں پکا وعدہ کرتا ہوں جس کو کبھی نہ توڑوں گا۔ اگر آج کے بعد آپ مجھے جھوٹا یا دغاباز پائیں تو آپ کو حق حاصل ہوگا۔ بعد ازاں وہ روانہ ہونے لگا تو باپ نے دریافت کیا۔ کہاں۔ بولا۔ مارگریٹ کے پاس تاکہ اسکی غمی کو دُور کروں اور خوشخبری سناؤں۔ اور جو خوف کل سے اسکو گھیرے ہوئے تھا اسکو ختم کردوں۔ اسکے باپ نے معمولی سی جھرجھری لی۔ جس سے ارمان ناواقف رہا۔ اور اسکے بعد منہ پھیر لیا تاکہ وہ آنسو خشک ہوجائے جو اسکی آنکھ میں تیر رہا تھا۔ اسکی طرف متوجہ ہوکر کہنے لگا۔ بیٹا تم آج میرے سے جدا نہ ہو۔ کیونکہ میں کل چلا جاؤنگا معلوم نہیں پھر کب ملاقات ہو۔ لہذا ارمان سارا دن باپ کے پاس رہا۔ یہاں تک کہ رات ہوگئی اور اس نے گاؤں لوجیفال جانے کی اجازت مانگی۔ تو باپ کی طرف سے اجازت مل گئی۔ اس نے سلام کیا اور روانہ ہوگیا۔ باپ کی نگاہیں اس کا تعاقب کر رہی تھیں۔ یہانتک کہ وہ باپ کی نظروں سے اوجھل ہوگیا۔ تو اسکی آنکھوں سے آنسو ڈھلک گیا۔ جو پہلے وہ پی گیا تھا۔ بولا اے بھولے بیٹے۔ خدا کی تجھ پر رحمت ہو۔ اپنے پہلو میں مارگریٹ کی امیدیں اور مستقبل کی سعادتیں سمیٹے ہوئے تھا۔

يَرْجُوانها فِي مُسْتَقْبل حَيَاتِهِمَا ، وَطَارَ بِهَا إِلَيْهَا لِيُقَاسِمَهَا إِيَّاهَا حَتَّى دَنَا مِنْ بُوجِيفَال فَأَدْهَشَهُ أَنْ رَأَى الْبَيْتَ مُظْلِماً سَاكِناً لَا يَضْطَرِبُ فِيهِ شُعَاعٌ ، وَلَا يَتَرَاءَى فِيهِ ظِلٌّ ، فَمَشَى إِلَى الْبَابِ فَرَآهُ مُرْتَجاً ، فَوَضَعَ أُذُنَهُ عَلَى خَصَاصِهِ ، فَلَمْ يَسْمَعْ حَرَكَةً ، فَأَخَذَ يَقْرَعُهُ قَرْعاً شَدِيداً ، وَيَهْتِفُ بِاسْمِ «مَرْغَرِيت» مَرَّةً وَاسْمِ «بْرُودَنْس» أُخْرَى ، فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ، فَقَالَ فِي نَفْسِهِ : لَعَلَّهَا ذَهَبَتْ إِلَى بَيْتِهَا فِي بَارِيس لِبَعْضِ شَأْنِهَا وَاسْتَصْحَبَتْ خَادِمَتَهَا ، وَلَا بُدَّ أَنْ تَعُودَ الْآنَ ، فَجَلَسَ عَلَى صَخْرَةٍ أَمَامَ بَابِ الْمَنْزِلِ يَنْتَظِرُهَا حَتَّى مَضَتْ هَدْأَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمْ تَعُدْ ، فَحَدَّثَتْهُ نَفْسُهُ بِالْعَوْدَةِ إِلَى بَارِيس لِلْبَحْثِ عَنْهَا فِي مَظَانِّ وُجُودِهَا ، ثُمَّ مَنَعَهُ مِنْ ذَلِكَ خَوْفُهُ أَنْ يَسْلُكَ فِي ذَهَابِهِ طَرِيقاً غَيْرَ الطَّرِيقِ الَّتِي تَسْلُكُهَا فِي عَوْدَتِهَا ، فَاسْتَمَرَّ فِي مَكَانِهِ يَقْعُدُ مَرَّةً وَيَقُومُ أُخْرَى ، وَيَقِفُ [illegible] وَيَتَمَشَّى أَحْيَاناً ، وَيُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِكُلِّ حَدِيثٍ يَمُرُّ بِخَاطِرِ الْقَلِقِ الْمُرْتَاعِ إِلَّا حَدِيثَ خِيَانَتِهَا وَغَدْرِهَا ، وَلَمْ يَزَلْ فِي حَيْرَتِهِ وَاضْطِرَابِهِ حَتَّى رَأَى جَلْوَةَ الْفَجْرِ تَدِبُّ فِي فَحْمَةِ الظَّلَامِ ، فَسَاءَ ظَنُّهُ ، وَانْتَشَرَتْ عَلَيْهِ وَسَاوِسُهُ وَأَوْهَامُهُ ، وَقَالَ فِي نَفْسِهِ : مَا لِمَرْغَرِيتَ بُدٌّ مِنْ شَأْنٍ ، وَلَا بُدَّ لِي مِنَ الْمَصِيرِ إِلَيْهَا ، وَالنَّظَرِ فِي الشَّأْنِ الَّذِي شَغَلَهَا ! وَكَانَ الْقَلَقُ وَالسَّهَرُ قَدْ أَخَذَا مَأْخَذَهُمَا مِنْ جِسْمِهِ وَنَفْسِهِ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُ ، فَمَشَى فِي طَرِيقِهِ إِلَى بَارِيس يَتَرَنَّحُ تَرَنُّحَ الشَّارِبِ الثَّمِلِ حَتَّى وَصَلَ إِلَى مَنْزِلِ مَرْغَرِيت وَقَدْ عَلَا صَدْرُ النَّهَارِ ، فَرَأَى حَارِسَ الْمَنْزِلِ قَدِ اسْتَيْقَظَ مِنْ نَوْمِهِ وَوَقَفَ بِفَأْسِهِ عَلَى شَجَرَةٍ مِنْ أَشْجَارِ الْحَدِيقَةِ يُشَذِّبُ أَغْصَانَهَا ، فَسَأَلَهُ عَنْ مَرْغَرِيت ، فَقَالَ : إِنَّهَا حَضَرَتْ هُنَا بِالْأَمْسِ فِي مُنْصَرَفِ النَّهَارِ وَوَرَاءَهَا خَادِمَتُهَا تَحْمِلُ حَقِيبَةً كَبِيرَةً فَصَعِدَتْ إِلَى الْمَنْزِلِ فَلَبِثَتْ فِيهِ سَاعَةً ثُمَّ نَزَلَتْ ، وَقَدْ لَبِسَتْ ثَوْباً مِنْ أَثْوَابِ الْوَلَائِمِ ، فَأَعْطَتْنِي كِتَاباً ، وَقَالَتْ لِي إِذَا جَاءَ هُنَا الْمَسْيُو أَرْمَانُ لِلسُّؤَالِ عَنِّي

إِلَيْهِ مُخْتَصَر

وہ بڑی سرعت سے اس کی طرف روانہ ہوا۔ تاکہ اسکی خوشخبری سنائے۔ حتیٰ کہ منزل مقصود تک پہنچ گیا۔ تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ گھر تاریک و بند پڑا ہے۔ نہ اس میں روشنی کی کرن ہے نہ اور کوئی سایہ۔ دروازے کی طرف بڑھا تو بند تو حرکت بھی محسوس نہ ہوئی۔ پھر زور سے دروازے کو کھٹکھٹانے لگا۔ کبھی مارگریٹ اور کبھی برڈنس کہہ کر آوازیں دیتا تھا۔ مگر کسی کا جواب نہ ملا۔ تو سوچنے لگا شاید وہ کسی غرض سے پیرس چلی گئی ہو۔ اور خادمہ بھی اس کے ساتھ ہو۔ ہو سکتا ہے۔ ابھی لوٹ آئے۔ وہ دروازے کے سامنے ایک چٹان پر بیٹھ کر انتظار کرنے لگا۔ حتیٰ کہ رات بیت گئی۔ پر وہ واپس نہ لوٹی۔ اب وہ سوچنے لگا کہ وہ پیرس جائے۔ تاکہ جہاں اسکی موجودگی کا امکان ہو سکتا ہے وہیں اسکو ڈھونڈے مگر اس وجہ سے رُک گیا۔ کہ مبادا وہ اس راستے پر چلا جائے جو اس کے مخالف ہو۔ لہذا اس ارادہ کو ملتوی کر دیا۔ وہیں کبھی بیٹھتا کبھی کھڑا ہو جاتا۔ کبھی ٹہلنے لگتا کبھی رُک جاتا۔ اس کے دل میں طرح طرح کے وسوسوں نے سر اٹھایا مگر اسکی بے وفائی اور دھوکر بازی کا خیال ہرگز نہ آیا۔ وہ حیران و پریشان تھا کہ اس نے صبح کی چنگاری تاریک رات میں دیکھی۔ تو اسے بدگمانی نے گھیر لیا۔ اس کے وسوسے اور خیالات وسیع ہو گئے۔ اور دل میں کہنے لگا۔ کوئی بات ضرور ہے۔ مجھے اسکی تلاش کرنی چاہیئے۔ پریشانی اور بیداری نے اس کے جسم اور قلب پر ایک گہرا اثر چھوڑا جس کا وہ احساس نہیں کر سکتا تھا۔ وہ جھومتا ہوا مستانہ وار پیرس کی طرف روانہ ہو گیا۔ یہاں کے مارگریٹ کے دولت خانہ پر پہنچ گیا۔ دن کافی نکل آیا تھا۔ اس نے دیکھا گھر کا محافظ نیند سے بیدار ہو چکا ہے وہ کلہاڑی سے باغیچے میں درختوں کی ٹہنیوں کو سنوار رہا ہے۔ اس نے مارگریٹ کا پوچھا تو بولا شام گئے ادھر آئی تھی۔ پیچھے خادمہ گٹھڑی اٹھائے تھی۔ بالاخانہ میں گئی ایک پل وہاں رُکی پھر نیچے آئی۔ وہ شادی کے لباس میں ملبوس تھی۔ مجھے ایک رقعہ دیکر چلی گئی ہے اور مجھے کہا کہ جب یہاں مسٹر ارمان میرے بارے میں پوچھنے آئیں۔

فَأَعْطِهِ إِيَّاهُ ، ثُمَّ رَكِبَتْ عَرَبَتَهَا هِيَ وَخَادِمَتُهَا وَانْصَرَفَتْ ، قَالَ : أَلَا تَعْلَمُ أَيْنَ ذَهَبَتْ ؟ قَالَ : أَحْسِبُ أَنِّي سَمِعْتُهَا تَقُولُ لِلْحُوذِيِّ عِنْدَ رُكُوبِهَا « إِلَى مَنْزِلِ الْمَرْكِيزِ سَجَانْ فِيلِيبْ » ، فَجَمَدَ أَرْمَانُ فِي مَكَانِهِ جُمُودَ الصَّنَمِ ، وَاسْتَحَالَ لَوْنُهُ إِلَى صُفْرَةِ الْمَوْتِ ، وَمَرَّ بِخَاطِرِهِ مُرُورَ الْبَرْقِ ذَلِكَ الْكِتَابُ الَّذِي رَآهُ فِي يَدِهَا بَعْدَ عَوْدَتِهِ إِلَيْهَا مِنْ مُقَابَلَةِ أَبِيهِ ، فَتَرَكَهُ الْحَارِسُ مَكَانَهُ وَذَهَبَ إِلَى غُرْفَتِهِ وَعَادَ إِلَيْهِ بِالْكِتَابِ ، فَتَنَاوَلَهُ مِنْهُ بِيَدٍ مُرْتَجِفَةٍ وَنَشَرَهُ وَأَمَرَّ نَظَرَهُ عَلَيْهِ إِمْرَاراً فَأَحَاطَ بِمَا فِيهِ لِلنَّظْرَةِ الْأُولَى ، فَارْتَعَدَ جِسْمُهُ ارْتِعَاداً شَدِيداً ، وَتَرَاجَعَ خَطْوَةً أَوْ خَطْوَتَيْنِ إِلَى بَابِ الْقَصْرِ ، فَأَسْنَدَ ظَهْرَهُ إِلَيْهِ وَأَعَادَ قِرَاءَتَهُ فَإِذَا هُوَ مُشْتَمِلٌ عَلَى هَذِهِ الْكَلِمَاتِ :

« هَذَا آخِرُ مَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ يَا أَرْمَانُ ، فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِمُعَاوَدَةِ الِاتِّصَالِ بِي ، وَلَا تَسْأَلْنِي عَنِ السَّبَبِ فِي ذَلِكَ ، فَلَا سَبَبَ عِنْدِي إِلَّا أَنِّي هَكَذَا أَرَدْتُ لِنَفْسِي .. وَالسَّلَامُ » .

فَعَلَّقَ نَظَرَهُ بِالْكِتَابِ سَاعَةً لَا يَرْفَعُ طَرْفَهُ عَنْهُ ، وَلَا يَقْرَأُ مِنْهُ حَرْفاً ، كَأَنَّمَا هُوَ تِمْثَالٌ مِنْ تَمَاثِيلِ الْحَدِيقَةِ ، وَكَانَ الْحَارِسُ قَدْ عَادَ إِلَى شَجَرَتِهِ يُشَذِّبُ أَغْصَانَهَا وَيَتَغَنَّى فِي صُعُودِهِ إِلَيْهَا وَانْحِدَارِهِ عَنْهَا بِقِطْعَةٍ مِنَ الشِّعْرِ الْغَرَامِيِّ يُعْجِبُهُ لَحْنُهَا ، وَإِنْ كَانَ لَا يَفْهَمُ مَعْنَاهَا ، فَإِنَّهُ لَكَذَلِكَ إِذْ سَمِعَ صَوْتَ جِسْمٍ ثَقِيلٍ قَدْ سَقَطَ عَلَى الْأَرْضِ ، فَرَمَى بِفَأْسِهِ وَهَرَعَ إِلَى نَاحِيَةِ الصَّوْتِ فَرَأَى أَرْمَانَ صَرِيعاً مُعَفَّراً تَحْتَ عَتَبَةِ الْبَابِ ، فَفَزِعَ فَزَعاً شَدِيداً وَظَنَّهَا الصَّرْعَةَ الْكُبْرَى ، فَأَهْوَى بِأُذُنِهِ إِلَى صَدْرِهِ ، فَسَمِعَ مَا بَقِيَ مِنْ دَقَّاتِ قَلْبِهِ ، فَاطْمَأَنَّ قَلْباً وَعَمَدَ إِلَى جَرَّةٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَخَذَ يَنْضَحُ بِمَائِهَا وَجْهَهُ وَيَدْلُكُ بِرَاحَةِ يَدِهِ صَدْرَهُ وَصُدْغَيْهِ حَتَّى اسْتَفَاقَ بَعْدَ قَلِيلٍ ، فَفَتَحَ عَيْنَيْهِ فَرَأَى الْحَارِسَ جَالِساً بِجَانِبِهِ وَرَأَى الْكِتَابَ لَا يَزَالُ

اسکاٹ چھانٹ ۲ کلہاڑی ۳ پانی چھڑکنا ہے ماں ہونا

توپھر تحریر ان کو دے دینا پھر وہ خادم سمیت گاڑی میں سوار ہو کر واپس چلے گئے۔ ارمان۔ بولا کوئی پتہ نہیں کہاں گئے۔ چوکیدار بولا میرا خیال ہے کہ اس نے گاڑی بان کو کہا تھا کہ جان فلپ کی طرف چلو یہ بات سُن کر ارمان مجسمہ کی طرح جامد وساکت ہو گیا۔ اسپر موت کی سی کیفیت طاری ہو گئی۔ اس کے دل میں وہ چھٹی بجلی کی طرح گھوم گئی۔ جو اس نے باپ کی واپسی پر اس کے ہاتھ میں دیکھی تھی۔ محافظ اس کو چھوڑ کر بالا خانے پر گیا اور چٹھی لے آیا۔ ارمان نے اسکو کانپتے ہوئے ہاتھوں سے پکڑا اور کھولا۔ اور تیزی سے تحریر دیکھنے لگا۔ جو کچھ اس میں لکھا تھا وہ سمجھ گیا۔ اس کے جسم پر لرزہ طاری ہو گیا۔ وہ دو قدم دروازے کی طرف بڑھا اور دروازے سے ٹیک لگا کر دوبارہ نظر دوڑانے لگا۔ اسکی تحریر یوں تھی۔

اے ارمان! ہم دونوں کے درمیان یہ بالکل آخری بات ہے۔ اب دوبارہ کبھی تعلقات دوبار استوار کرنے کے لئے نہ سوچنا۔ اور اس کی وجہ بھی نہ پوچھنا۔ وجہ کچھ نہیں بس میں صرف اسی بات کو اپنے لئے پسند کر لیا ہے۔ والسلام۔

کچھ دیر وہ چٹھی پر ہی نظر جمائے رہا مگر ایک حرف بھی نہ پڑھ سکا جیسے وہ باغ کا مجسمہ ہو۔ چوکیدار پھر پہلے کی طرح کام میں لگ گیا۔ وہ مختلف عاشقانہ اترتے چڑھتے پڑھتا رہا تھا۔ اگرچہ ان کے مفہوم سے واقف نہ تھا۔ مالی اسی حالت میں مگن تھا۔ کہ اس نے زمین پر وزنی چیز گرنے کی آواز سنی وہ کلہاڑی پھینک کر ادھر دوڑا تو دیکھا ارمان خون میں لت پت دروازے کی چوکھٹ میں زمین پر پڑا ہے وہ سمجھا کہ مرگی کا دورہ پڑا ہے وہ گھبرا کر اس کے سینے سے کان لگانے لگا تو دل کی دھڑکن محسوس ہوئی۔ اسے کچھ تسلی ہوئی۔ سامنے پڑے ہوئے گھڑے سے پانی لے کر اس کے منہ پر پانی چھڑکنے لگا۔ اور اپنے ہاتھوں سے اسکے سینے اور کانوں کی لو کو ملنے لگا۔ کچھ دیر بعد اس کو آفاقہ ہوا۔ آنکھیں کھولیں تو چوکیدار کو اپنے برابر بیٹھے ہوئے پایا۔ چٹھی ابھی اس کے ہاتھ میں تھی۔

فِي يَدِهِ ، فَدَارَ بِعَيْنَيْهِ حَوْلَ نَفْسِهِ فَمَرَّتْ بِخَاطِرِهِ فِي الْحَالِ ذِكْرَى مَصْرَعِهِ الْقَدِيمِ فِي هٰذَا الْمَكَانِ عَيْنِهِ مُنْذُ خَمْسَةَ عَشَرَ شَهْراً يَوْمَ أَلْقَتْ مَرْغِرِيتُ بِنَفْسِهَا عَلَيْهِ وَرَسَمَتْ عَلَى ثَغْرِهِ أَوَّلَ قُبْلَةٍ مِنْ قُبُلَاتِ الْحُبِّ ، فَهَاجَتْهُ تِلْكَ الذِّكْرَى وَصَاحَ : مَا أَبْعَدَ الْيَوْمُ مِنَ الْأَمْسِ ! وَأَنْشَأَ يَبْكِي بُكَاءَ الطِّفْلِ الَّذِي حِيلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ ثَدْيِ أُمِّهِ ، حَتَّى بَكَى الْحَارِسُ لِبُكَائِهِ وَأَقْبَلَ عَلَيْهِ يُعَزِّيهِ عَنْ مُصَابِهِ ، وَيُهَوِّنُهُ عَلَيْهِ حَتَّى هَدَأَ قَلِيلاً ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَسْتَدْعِيَ لَهُ عَرَبَةً فَفَعَلَ . فَقَامَ يَتَوَكَّأُ عَلَى يَدِ الْحَارِسِ حَتَّى بَلَغَهَا . فَرَكِبَ ، وَقَالَ لِلسَّائِقِ « إِلَى فُنْدُقِ نُورْزِين » فَسَارَتْ بِهِ الْعَرَبَةُ إِلَيْهِ : حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ إِلَّا مُنْعَطَفٌ وَاحِدٌ مَرَّتْ بِجَانِبِهِ عَرَبَةٌ فَخْمَةٌ مُرُورَ الْبَرْقِ الْخَاطِفِ ، تَحْمِلُ رَجُلاً وَامْرَأَةً لَمْ يَتَبَيَّنْهُمَا لِلنَّظْرَةِ الْأُولَى : ثُمَّ رَاجَعَ صُورَتَهُمَا فِي خَيَالِهِ فَإِذَا هُمَا : « جَانْ فِيلِيبْ وَمَرْغِرِيتُ » ، وَكَانَتْ مَرْكَبَتُهُ قَدْ وَصَلَتْ بِهِ إِلَى الْفُنْدُقِ ، فَدَخَلَ عَلَى أَبِيهِ هَائِماً مُخْتَبِلاً ، فَقَالَ : مَا دَهَاكَ يَا بُنَيَّ ؟ ! قَالَ : « قَدْ خَانَتْنِي يَا أَبَتَاهْ » . قَالَ : ذٰلِكَ مَا أَنْذَرْتُكَ بِهِ مِنْ قَبْلُ يَا بُنَيَّ .

ثُمَّ انْقَضَى النَّهَارُ ، وَجَاءَ اللَّيْلُ فَقَضَاهُ أَرْمَانُ سَاهِراً فِي مَخْدَعِهِ يُرَاجِعُ فِهْرِسَ حَيَاتِهِ مَعَ مَرْغِرِيتَ صَفْحَةً صَفْحَةً ، وَيَسْتَعْرِضُ فِي نَفْسِهِ جَمِيعَ أَطْوَارِهَا وَشُؤُونِهَا فَلَمْ تَبْقَ حَرَكَةٌ مِنْ حَرَكَاتِهَا ، وَلَا كَلِمَةٌ مِنْ كَلِمَاتِهَا ، وَلَا صُورَةٌ مِنْ صُوَرِ أَعْمَالِهَا ، كَانَ يَرَاهَا بِالْأَمْسِ حَسَنَةً مِنْ حَسَنَاتِ الْإِخْلَاصِ وَالْوَفَاءِ ، إِلَّا رَآهَا الْيَوْمَ سَيِّئَةً مِنْ سَيِّئَاتِ الْخَدِيعَةِ وَالْمَكْرِ ، حَتَّى وَصَلَ فِي مُرَاجَعَتِهِ إِلَى الْأَمْسِ وَالْيَوْمِ الَّذِي قَبْلَهُ .

فَذَكَرَ عَدَمَ انْتِظَارِهَا إِيَّاهُ فِي شُرْفَةِ الْبَيْتِ كَعَادَتِهَا يَوْمَ عَادَ إِلَيْهَا مِنْ مُقَابَلَةِ أَبِيهِ ، وَشِدَّةَ احْتِفَاظِهَا بِكِتَابِ الْمَرْكِيزِ فِي يَدِهَا عِنْدَمَا

---

(١) دهوكه

اس نے چاروں سمت نگاہیں اٹھائیں اس کے دل میں پہلے کی یاد واپس ٹوٹ آئی کہ اس سے پہلے پندرہ ماہ اسی جگہ دھڑا سے گر پڑا تھا۔ جس دن مارگریٹ اسپر گر پڑی تھی اور اس کے دانتوں کو چوم رہی تھی۔ اس یاد سے وہ پریشان ہو گیا۔ اور چیخا۔ ارے آجکا دن کل سے کس قدر دور ہے وہ اس طرح ہچکیاں لے کر رونے لگا جیسے طفل نادان ماں کا پستان چھوٹنے پر۔ حتیٰ کہ محافظ بھی اسکو دیکھ کر چپ نہ رہ سکا اور رونے لگا اور اسے تسلی دینے لگا۔ جب اسے کچھ اطمینان ہوا۔ تو کہا گاڑی لے آ وہ لے آیا تو ارمان نے چوکیدار کے سہارے گاڑی تک پہنچنے کی کوشش کی اور سوار ہو گیا اور ڈرائیور سے تورین ہوٹل چلنے کو کہا۔ یہ وہاں روانہ ہو گئے۔ منزل مقصود پر پہنچنے میں صرف ایک موڑ حائل تھا۔ کہ ایک شاندار گاڑی بجلی کی مانند گزر گئی۔ جس میں ایک مرد اور عورت سوار تھے۔ پہلی نظر میں وہ نہ پہچان سکا پھر خیال کو دہرایا وہ سمجھ گیا کہ مارگریٹ اور جان فلپ گاڑی میں تھے۔ اب گاڑی ہوٹل کے برابر پہنچ چکی تھی۔ باپ کے سامنے پریشان اور سر جھکائے ہو پہنچا۔ تو وہ بولا بیٹا کیا ہوا؟ بولا ابا جان وہ خائن نکلی۔ باپ نے جواب دیا۔ بیٹے میں نے تو پہلے ہی تجھے کہا تھا۔

پھر رات آگئی اور دن ختم غائب ہو گیا سارمان اپنی کوٹھڑی میں بیدار ہی رہا۔ اور وہ مارگریٹ کے ساتھ ایک ایک لمحہ گزرا ہوا یاد کرتا رہا اور اپنے دل میں اس کے تمام حرکات وسکنات پہ غور کرتا رہا۔ تو اسکی ہر حرکت ہر فعل۔ ہر قول جنہیں وہ اخلاص و وفا سے بھرپور تصور کرتا تھا سراسر دھوکہ بازی اور مکاری معلوم ہونے لگی۔ حتیٰ کہ کل شام اور اس کے پہلے کے دن تک پہنچ گیا۔ اسے یاد آگیا وہ حسب معمول اس کے انتظار میں بالکنی پہ نہیں تھی۔ جس دن وہ باپ سے اجازت ملے کر واپس آیا تھا۔ وہ بڑی سختی سے فلپ کی چٹھی دبائے ہوئے تھی۔

دخل عليها غرفتها وضنها به ضناً شديداً ، ولم تكن تفعل ذلك من قبل ، وإعراضها عن التبسط معه في الحديث بعد ما قص عليها قصته مع أبيه ، وزعمها أنها مريضة خائرة لا تستطيع البقاء معه . وإلحاحها عليه في صباح اليوم الثاني إلحاحاً شديداً في العودة إلى مقابلة أبيه واستعطافه ، وقولها إنها لا تكون راضية عن نفسها ولا هانئة بعيشها إن لم يكن أبوه راضياً عنه ، فاستنتج من هذا كله : أنها منذ شعرت بفراغ يده من المال وأن أباه إما أن يحول بينه وبينها وإما أن يقتر عليه الرزق تقتيراً ، ملته واجتوته ، وفكرت في سبيل الخلاص منه ، ولم تزل تنتظر ما يأتيها به القدر حتى أتاها بكتاب المركيز فكان هو طريق خلاصها .

ولم يزل هائماً ما شاء الله أن يهيم في تصوراته وأوهامه حتى غلبته عيناه فهجع قليلاً : ثم استيقظ في الصباح فدخل على أبيه في مخدعه وقال له : لي عندك أمنية يا أبتاه لا أريد غيرها وأريد أن أبتاعها منك بخضوعي لك ونزولي على حكمك أبد الدهر فيما سرني أو ساءني : فهل لك أن تبلغنيها ؟ قال : وما هي ؟ قال : أريد أن تعطيني الساعة خمسة عشر ألف فرنك : قال : وما تريد منها ؟ قال : أحب أن أستأثر بهذا السر لنفسي من دون الناس جميعاً حتى من دونك ؛ فنظر إليه أبوه نظرة الملم بما دار في نفسه ولم يحاوره ، وأعطاه صكوكاً بالمال الذي أراد . فأخذها وأرسلها إلى مرغريت وأرسل معها كتاباً طويلاً ختمه بهذه الكلمة « أما وقد عرفت أنني كنت أعيش مع امرأة عاهر ساقطة لا عهد لها ولا ذمام ، فها هي ذي أجرة لياليك الماضية مرسلة إليك » .

ثم خرج ليعد نفسه للسفر ، فقضى اليوم كله خارج الفندق ثم عاد إليه دبر النهار فوجد فيه كتاباً باسمه ففض ختامه فإذا

حالانکہ اس سے قبل اس نے ایسا کبھی نہ کیا تھا اور جب اس نے اپنے باپ سے ہونے والی بات چیت شروع کی تو اس نے اس کو بھی توجہ سے نہ اور کھل کر بات نہ کی، وہ بہانہ کر رہی تھی کہ میں بیمار ہوں تیرے ساتھ زندگی نہیں گزار سکتی۔ پھر دوسرے دن اس نے اصرار کیا۔ کہ وہ باپ کے پاس جائے اور مہربانی کی استدعا کرے وہ کہتی تھی نہ اپنے آپ سے خوش ہو سکتی ہے نہ اپنی زندگی سے اگر باپ راضی نہ ہوا۔ ان تمام مذکورہ باتوں سے اس نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ جب اسے میرے تہی دست ہونے کا احساس ہوا۔ باپ کے درمیان حائل ہونے یا پیسہ نہ ملنے کا خوف ہوا تو ملول ہو گئی۔ اور نفرت کرنے لگی اور راہ فرار ڈھونڈنے لگی۔ وہ خدا کے فیصلے کی منتظر رہی یہاں تک کہ اس کے پاس پرانے محبوب فلپ کی چھٹی آ گئی اور یہی اسکی فرار کی راہ تھی۔ ارمان اسی طرح مختلف خیالات میں کھویا رہا۔ حتیٰ کہ اسکو نیند آ گئی۔ پھر دن چڑھے جاگا تو باپ کے کمرے میں گیا۔ اور اس سے کہا۔ ایک تمنا ہے اس کے سوا کچھ نہیں طلب کرتا۔ پھر ہمیشہ آپکا فرمانبردار و تابع رہوں گا۔ چاہے آپ کی بات مجھے اچھی لگے یا نہ لگے تو کیا آپ اس کو پورا کریں گے۔ باپ بولا وہ کیا۔ وہ بولا۔ بس صرف پندرہ ہزار فرینک کا خواہش مند ہوں آپ ابھی مجھے یہ دے دیں۔ باپ نے پوچھا کیا کرو گے باپ سے کہنے لگا۔ یہ راز میرا پوشیدہ رہے کسی پر نہ کھلے حتیٰ کہ آپ سے بھی باپ نے اسکو ایسی نگاہ سے دیکھا جیسے اس کے راز کو پا گیا ہو۔ اور پھر اسکو کچھ بھی نہ کہا اور مطلوبہ رقم کا چیک اسکو دے دیا۔ یہ روپیہ اس نے مارگریٹ کو منی آرڈر کر دیا۔ اور ساتھ ایک لمبی چٹھی لکھی، اختتام ان الفاظ پر تھا۔ اب چونکہ مجھے یہ احساس ہوا کہ میں گری ہوئی بازاری عورت کیساتھ زندگی گزارتا رہا ہوں جسے عہد و پیمان کا کچھ خیال نہ تھا۔ لہٰذا گزری ہوئی راتوں کی اجرت اور معاوضہ بھیج رہا ہوں۔ اس کے بعد وہ سفر کی تیاریاں کرتا رہا اور سارا دن ہوٹل سے باہر رہا۔ پھر دن کے آخری حصہ میں واپس لوٹا تو اپنے نام کا ایک خط پایا۔ کھولا۔

الأوراقُ التي أرسلها إلى مرغريتِ عائدةٌ إليه كما هي وليس معها كلمةٌ واحدةٌ، فحاولَ أن يعيدَها إليها مرةً أخرى، فمنعه أبوه من ذلك وقال له: قد وعدتني ألا تخالفني في أمر فلا بدَّ لك من الإذعانِ... فأذعن ثم سافرا معاً تلك الليلةَ إلى نيس.

وكذلك قضى الله أن يفترق ذلك الصديقانِ الوفيانِ والعاشقانِ المخلصانِ، فعاد الفتى إلى أحضانِ أبيه، وعادتِ الفتاةُ إلى حياتها الأولى التي كانت تأباها الإباءَ كلَّه، وتخافها الخوفَ الشديدَ، وفي نفسِ كلٍّ منهما من الوجدِ بصاحبه والحسرةِ عليه ما لا تبليه الأيامُ، ولا تنتقصُ منه السنونُ والأعوامُ.

• • •

الأشقياءُ في الدنيا كثيرٌ، وأعظمهم شقاءً ذلك الحزينُ الصابرُ الذي قضت عليه ضرورةٌ من ضروريات الحياة أن يهبط بآلامه وأحزانه إلى قرارة نفسه فيودعها هناك، ثم يغلق دونها باباً من الصمتِ والكتمانِ، ثم يصعدُ إلى الناسِ باشَّ الوجهِ باسمَ الثغرِ متطلِّقاً متهللاً، كأنه لا يحملُ بين جنبيه همّاً: ولا كمداً!

ذلك كان شأنُ «مرغريتِ» بعد عودتها إلى حياتها الأولى، فقد أصبحت تعيشُ مع الناسِ بصورةٍ غيرَ الصورةِ التي تعيشُ بها مع نفسِها، أمّا حياتُها مع الناسِ فحياةٌ ضاحكةٌ لاعبةٌ مرحةٌ وثابةٌ، تضيءُ المجامعَ والمحافلَ، وتملأُ الأنظارَ والأسماعَ، فإذا ضمّها مخدعُها وخلا لها وجهُ الليلِ مرّت أمامَ عينيها صورةُ تلك الساعاتِ السعيدةِ التي قضتها بجانبِ أرمانِ. ثم ذكرت أنها قد أفلتت من يدها إفلاتَ الطائرِ من يدِ صائدِه، وصارت بعيدةً عنها بعدَ الشمسِ عن يدِ متناولِها، وأنها قد أصبحت تعيشُ بين أقوامٍ لا تعرفهم،

تو دیکھا کہ جتنے چیک مارگریٹ کو روانہ کئے تھے سب کے سب اسی طرح واپس آگئے ہیں۔ ایک حرف بھی نہیں لکھا۔ اس نے دوبارہ بھیجنے کا ارادہ کیا مگر باپ نے روک دیا اور کہا تُو نے وعدہ کیا تھا کہ تُو میرے کسی حکم کے خلاف نہیں چلے گا۔ لہذا اب ماننے سے انکار نہیں ہونا چاہیئے۔ ارمان نے تسلیم کر لیا اور وہ انیس چلے گئے۔ اللہ تعالےٰ کو اسی طرح منظور تھا یہ دونوں دوست وفادار و مخلص عاشق ایک دوسرے سے جُدا ہوں گے۔ لہذا نوجوان باپ کی آغوش کی طرف اور وہ اس زندگی کی طرف جسکو وہ بے حد ناپسند کرتی تھی جس سے زیادہ ڈرتی تھی، لوٹ آئی۔

مگر دونوں کے دلوں میں اپنے ساتھی کا غم اور ایسی حسرت تھی جسکو زمانہ پُرانا اور سال و ماہ کم نہیں کر سکتے۔ دنیا میں بدنصیب زیادہ ہیں مگر سب سے بڑا بدبخت وہ ہے جو صابر غمگین جسے ضروریاتِ زندگی نے اس بات پر مجبور کر دیا ہو، کہ وہ اپنے مصائب و آلام کو لیکر دل کی گہرائیوں میں اُتر جائے، اور وہاں انہیں لبطور ودیعت رکھدے پھر خاموشی اور پردہ پوشی کا دروازہ بند کرے بعد ازاں لوگوں کی طرف بڑھے خوش ہوتا ہُوا، مسکراتا ہُوا، ہشاش بشاش جیسے اسکے دل میں کوئی غم و ملول نہ ہو۔ سابقہ زندگی کی طرف لوٹنے پر اس لڑکی کا بھی یہی حال تھا کہ وہ لوگوں سے اس حالت و صورت پر زندگی گزارنے پر مجبور تھی جو اس صورت سے بالکل مختلف تھی۔ جس پر اپنے ساتھ زندگی گزارتی تھی۔ اسکی زندگی لوگوں کے ساتھ ہنسی خوشی کھیلتی چھکتی اور پُر از سرور تھی۔ وہ محفلوں اور مجمعوں کو رونق بخشتی اور آنکھ و کان کو سرور سے بھر دیتی۔ مگر جب وہ اپنے کمرے میں علیحدہ ہوتی اور رات چھا جاتی اور آنکھوں کے سامنے گزرے ہوئے محبت میں گزرے لمحات کی یاد آجاتی جو اس نے ارمان کے ساتھ گزارے تھے۔ پھر ان کو یاد کرتی کہ وہ اس کے ہاتھوں سے اس طرح چھوٹ گئی۔ جس طرح شکاری کے ہاتھ سے پرندہ نکل کر اڑ جاتا ہے۔ اب وہ ایسے لوگوں میں رہ رہی ہے اور زندگی گزار رہی ہے جو اس کے لئے اجنبی نہیں اور اور اس سے اتنی دُور ہو گئی جیسے سورج پکڑنے والے ہاتھوں سے

وَلا تَجِدُ فِيْ نَفْسِهَا لَذَّةَ الأُنْسِ بِهِمْ ، ثُمَّ لا تَجِدُ لَهَا بُدّاً مِنْ مُمَاذَقَتِهِمْ وَالتَّحَبُّبِ إِلَيْهِمْ وَالتَّجَمُّلِ لَهُمْ بِمَا يُرِيْدُوْنَ وَيَشْتَهُوْنَ ، فَتُقَبِّلُ الأَفْوَاهَ الَّتِيْ لَا تَشْتَهِيْهَا وَتُعَانِقُ القَامَاتِ الَّتِيْ لَا تُطِيْقُ رُؤْيَتَهَا ، وَتَشْرِبُ مَعَ كُلِّ شَارِبٍ ، وَالشَّرَابُ يُحَرِّقُ أَحْشَاءَهَا ، وَتَرْقُصُ مَعَ كُلِّ رَاقِصٍ ، وَالرَّقْصُ يُمَزِّقُ أَوْصَالَهَا وَتَضْحَكُ ضَحِكَاتِ التَّزَوُّرِ مِنْ قَلْبٍ بَاكٍ ، وَتُنْشِدُ أَنَاشِيدَ الهَنَاءِ مِنْ فُؤَادٍ مُحْتَرِقٍ ، فَكَأَنَّهَا فِيْ يَدِ النَّاسِ وَالعُوْدُ فِيْ يَدِ المُغَنِّيْ يَقْطَعُ أَوْتَارَهُ ضَرْباً لِيَطْرَبَ لِنَغَمَاتِهِ أَوِ الزَّهْرَةُ فِيْ يَدِ المُقْتَطِفِ يَعْصِرُ أَوْرَاقَهَا عَصْراً لِيَنْعَمَ بِشَذَاهَا ، فَتُهَيِّجُهَا ذِكْرَى ذٰلِكَ المَاضِي السَّعِيْدِ ، وَهٰذَا الحَاضِرِ الشَّقِيِّ ، فَتُطْلِقُ السَّبِيْلَ لِزَفَرَاتِهَا وَعَبَرَاتِهَا يَصْعَدُ مِنْهَا مَا يَصْعَدُ ، وَيَنْحَدِرُ مَا يَنْحَدِرُ ، حَتَّى تَشْتَفِيَ نَفْسُهَا ، فَتَقُوْمُ إِلَى خَزَائِنِ مَلَابِسِهَا فَتَسْتَخْرِجُ مِنْهَا صُوْرَةً تَضَعُهَا بَيْنَ سَحْرِهَا وَنَحْرِهَا ، ثُمَّ تَأْوِيْ إِلَى مَضْجِعِهَا فَتَجِدُ بَرْدَ الرَّاحَةِ فِيْ صَدْرِهَا لِأَنَّهَا صُوْرَةُ أَرْمَانٍ.

وَلَمْ تَزَلْ تُكَابِدُ مِنَ الشَّقَاءِ فِيْ تِلْكَ الحَيَاةِ السَّاقِطَةِ وَآلَامِهَا مَا لَا طَاقَةَ لِمِثْلِهَا بِاحْتِمَالِ مِثْلِهِ ، حَتَّى اسْتَيْقَظَ فِيْ صَدْرِهَا دَاؤُهَا القَدِيْمُ بَعْدَ مَا نَامَ عَنْهَا حِيْناً مِنَ الدَّهْرِ . فَهُزِلَ جِسْمُهَا وَشَحَبَ لَوْنُهَا وَغَاضَ مَاءُ ابْتِسَامَاتِهَا وَانْطَفَأَ شُعَاعُ نَظَرَاتِهَا ، وَشَغَلَهَا شَأْنُ نَفْسِهَا عَنْ شَأْنِ المَرْكِيْزِ ، فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ مَلَّهَا وَفَارَقَهَا ، وَاسْتَبْدَلَ بِهَا أُخْرَى غَيْرَهَا ، ثُمَّ اخْتَلَفَ عَلَيْهَا مِنْ بَعْدِهِ الأَخِلَّاءُ الرُّفَقَاءُ فَكَانَ شَأْنُهُمْ مَعَهَا شَأْنَهُ ، لَا يَلْبَثُ أَحَدُهُمْ أَنْ يَعْرِفَهَا حَتَّى يَهْجُرَهَا فَكَسَدَتْ سِلْعَتُهَا فِيْ سُوْقِ الجَمَالِ . وَطَمِعَ فِيْهَا مَنْ لَمْ يَكُنْ يَطْمَعُ قَبْلَ اليَوْمِ فِيْ لَثْمِ مَوَاطِىءِ أَقْدَامِهَا . وَخَلَتْ مِنْهَا المَجَامِعُ وَالمَحَافِلُ ، ثُمَّ خَلَتْ مِنْ ذِكْرِهَا وَحَدِيْثِهَا ، وَأَعْوَزَهَا المَالُ إِعْوَازاً شَدِيْداً فَمَدَّتْ يَدَهَا إِلَى مَا كَانَ بَاقِياً عِنْدَهَا مِنْ جَوَاهِرِهَا وَلَآلِئِهَا فَبَاعَتْهُ فَلَمْ يَفِ بِدَيْنِهَا ، فَطَلَبَتِ المَعُوْنَةَ مِنْ كَثِيْرٍ مِنْ أَصْدِقَائِهَا المَاضِيْنَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا قَلِيْلٌ

---

۱ پھٹاہوا ۲ بدحال

اور جن لوگوں کے ساتھ انسیت کی لذت نہیں محسوس کرتی۔ وہ ایسے چہروں کو بوسہ دینے پر مجبور ہے۔ ان سے محبت کرنے پر مجبور ہے۔ جن کو دیکھ نہیں سکتی۔ ہر پینے والے کیساتھ پیتی ہے۔ جبکہ شراب اسکے سینے کو جلا دیتی ہے۔ ہر ناچنے والے کیساتھ ناچتی ہے۔ جب ناچ اس کے جوڑوں کو ہلا کر رکھ دیتا ہے۔ دل کے روتے ہوئے خوشی کی ہنسی ہنستی ہے۔ اور جلے ہوئے دل سے گیت گاتی ہے تو گویا وہ لوگوں کے ہاتھوں پر تار کی مانند ہے۔ جس کے تاروں کو مغنی حرکت دیتا ہے۔ تاکہ اس کے نغموں سے خوش ہو۔ یا توڑنے والے کے ہاتھ میں ایک پھول ہے۔ یا اسکی پتیوں کو خوشبو سے مستفید ہونے کے لئے مسل رہا ہے۔ اسے ماضی کی سعادت بھری یاد اور شقاوت بھرے موجودہ حال کی یاد غمزدہ کر دیتی۔ لہٰذا وہ اپنے آنسوؤں اور آہوں کے لئے چھوڑ دیتی کہ آہیں چڑھتیں اور آنسو اترتے۔ حتیٰ کہ اس کا شب شفا پا جاتا۔ وہ اپنے کپڑوں کی الماری کی طرف جاتی اور ایک یادگار تصویر نکال کر سینے پر رکھ لیتی تھی۔ پھر چارپائی پر چلی جاتی اور اپنے سینے میں سکون وچین کی میٹھی ٹھنڈک محسوس کرتی۔ کیونکہ وہ تصویر ارمان کی تھی۔ مارگریٹ اس اجڑی زندگی میں بدنصیبی کے اسقدر دکھ برداشت کرتی۔ جو اسکی قوت برداشت سے باہر تھے حتیٰ کہ اس کے اندر وہ پرانی بیماری از سر نو بیدار ہو گئی جبکہ وہ ایک عرصہ تک پڑی سوئی رہی تھی۔ لہٰذا اس کا جسم دبلا رنگ تبدیل ہو گیا مسکراہٹوں کی رونق ختم اور نگاہوں کی چمک جاتی رہی اور وہ فلپ سے غافل رہنے لگی۔ لہٰذا کچھ دن گزرے کہ اس سے بددل ہو گیا اور اس سے منہ موڑ کر چلا گیا۔ اور دوسری عورت میں دلچسپی لینے لگا۔ اس کے بعد فلپ کے باقی دوست آ گئے۔ ان کا سلوک بھی فلپ جیسا رہا۔ جو پہچان لیتا چھوڑ کر چلا جاتا۔ لہٰذا اسکی پونجی بازارِ حسن میں بے قیمت رہی۔ کل تک جو شخص اس کے قدموں کی خاک نہ پا سکتا تھا۔ وہ اس کے بارے للچائی نظروں سے دیکھنے لگا۔ اسکی محفلیں اجڑ گئیں تب اسکو مال کی ضرورت محسوس ہوئی۔ تو اس نے اپنے زخائر جو ہیروں و موتیوں کی طرف دستِ دراز کیا۔ انہیں فروخت کیا مگر پھر بھی ادا نہ ہو سکا۔ اپنے پرانے ملنے والوں سے معاونت کی درخواست کی۔ تو کم نے بہت تھوڑی سی مدد کی۔

مِنهمُ القليل مِنها ، فلم يغنِ عنها شيئاً ، واختلفت إليها جرائد الحِسَابِ يَطْلُبُ أَصْحَابُهَا سَدَادَ مَا فِيهَا ، فَدَافَعَتْهُمْ عَنْهَا حِيناً ثُمَّ عَجِزَتْ ، فَحَجَزُوا عَلَى جَمِيعِ مُقْتَنَيَاتِهَا وَذَخَائِرِهَا ، وَأَثَاثِ بَيْتِهَا وَرِيَاشِهِ . وَلَوْمُوا فِي مَقَاضَاتِهَا لَوْماً ضَاعَفَ حُزْنَهَا وَمَرَضَهَا ، وَقَضَى عَلَى بَقِيَّةِ مَا كَانَتْ تُضْمِرُهُ فِي نَفْسِهَا مِنَ الأَمَلِ فِي الْحَيَاةِ وَالسَّعَادَةِ فِيهَا ، فَنَسِيَتِ الْعَالَمَ خَيْرَهُ وَشَرَّهُ وَالْحَيَاةَ سَعَادَتَهَا وَشَقَاءَهَا ، وَأَصْبَحَتْ لَا تُفَكِّرُ إِلَّا فِي أَمْرٍ وَاحِدٍ تَقُومُ وَتَقْعُدُ بِهِ لَيْلَهَا وَنَهَارَهَا ، وَهُوَ أَنْ تَرَى أَرْمَانَ سَاعَةً وَاحِدَةً قَبْلَ مَوْتِهَا ، ثُمَّ تَذْهَبُ إِلَى رَبِّهَا .

وَلَمْ تَكُنْ قَدْ كَتَبَتْ إِلَيْهِ قَبْلَ الْيَوْمِ كَلِمَةً وَاحِدَةً مُذْ فَارَقَهَا كَتَبَ إِلَيْهَا ؛ فَنَهَضَتْ تَتَحَامَلُ عَلَى نَفْسِهَا حَتَّى وَصَلَتْ إِلَى مِنْضَدَتِهَا فَكَتَبَتْ إِلَيْهِ هَذَا الْكِتَابَ :

« تَعَالَ إِلَيَّ يَا أَرْمَانُ رَاضِياً كُنْتَ أَوْ غَاضِباً ، فَإِنَّنِي مَرِيضَةٌ مُشْرِفَةٌ وَأُحِبُّ أَنْ أَرَاكَ قَبْلَ مَوْتِي ، لِأُفْضِيَ لَكَ بِسِرِّ الذَّنْبِ الَّذِي أَذْنَبْتُهُ إِلَيْكَ فِيمَا مَضَى ، وَالَّذِي لَا تَزَالُ وَاجِداً عَلَيَّ بِسَبَبِهِ حَتَّى الْيَوْمِ ؛ فَلَعَلَّكَ تَعْفُو عَنِّي فِي سَاعَتِي الْأَخِيرَةِ فَيَكُونُ عَفْوُكَ وَرِضَاكَ هُوَ كُلُّ مَا أَتَزَوَّدُهُ مِنْ هَذِهِ الْحَيَاةِ لِقَبْرِي . وَاذْكُرْ يَا أَرْمَانُ أَنَّ أَوَّلَ عَاطِفَةٍ جَمَعَتْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ وَأَلَّفَتْ بَيْنَ قَلْبِي وَقَلْبِكَ ، كَانَتْ عَاطِفَةَ الرَّحْمَةِ وَالشَّفَقَةِ ، فَهَا هِيَ الْفَتَاةُ الْمَرِيضَةُ الْمِسْكِينَةُ الَّتِي رَحِمْتَهَا بِالْأَمْسِ وَعَطَفْتَ عَلَيْهَا قَبْلَ أَنْ تُحِبَّهَا تَدْعُوكَ الْيَوْمَ أَنْ تَرْحَمَهَا وَتَعْطِفَ عَلَيْهَا . وَإِنْ تَكُنْ قَدْ سَلَوْتَهَا . أَمَّا كِتَابُكَ الَّذِي كَتَبْتَهُ إِلَيَّ قَبْلَ سَفَرِكَ فَقَدْ اغْتَفَرْتُ لَكَ كُلَّ مَا فِيهِ حَتَّى قَوْلَكَ إِنَّنِي كُنْتُ كَاذِبَةً فِي حُبِّكَ ، طَامِعَةً فِي مَالِكَ ؛ لِأَنِّي أَعْلَمُ أَنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي تَكْذِبُ النَّاسَ فِي حُبِّهَا طُولَ حَيَاتِهَا لَا يُمْكِنُ أَنْ تَجِدَ مَنْ يُصَدِّقُهَا إِذَا صَدَقَتْ فِيهِ . وَعَدْلٌ مِنَ اللهِ كُلُّ مَا صَنَعَ » .

لہذا اسکی پریشانی ختم نہ ہوئی۔ قرض خواہوں کی چھپیاں اس کے بعد اس کے پاس آنی شروع ہوگئیں۔ وہ ایک عرصہ تک مدافعت کرتی رہی پھر تھک گئی۔ توانہوں نے اس کے ذخائر۔ گھر کا سامان۔ استعمال میں آنے والا سامان قرق کرا لیا۔ اور بُرے طریقے سے مطالبے شروع کر دیئے جس کی وجہ سے اس کے مرض میں بہت اضافہ ہوگیا۔ اب وہ زندگی اور زندگی کے بارے میں جو اُمید سعید رکھتی تھی وہ بھی ختم ہوگئی وہ دنیا کی بھلائی اور برائی کو بھول گئی۔ اور زمانہ کی تلخی اور نرمی کو فراموش کر بیٹھی اور ہر چیز کا فکر کرنا ختم کر دیا۔ اسے صرف رات دن ایک ہی فکر تھا کہ مرنے سے پہلے ایک بار ارمان کا دیدار کرے۔ پھر اپنے رب حقیقی سے جا ملے۔ ارمان جب سے اسکو چھوڑ کر گیا تھا۔ اسکی طرف ایک لفظ تک نہیں لکھا تھا۔ اور نہ کوئی خط وغیرہ بھیجا تھا۔ ایک دن وہ اُٹھ کر آہستہ آہستہ سرکتے ہوئے میز تک پہنچ گئی۔ اور مندرجہ ذیل خط لکھا۔ ارمان مجھ سے آکر مل جاؤ۔ خواہ ناخوش ہو یا خوش۔ کیونکہ میں بیمار ہوں اور قبر میں پاؤں لٹکا کے بیٹھی ہوں۔ اس دنیا سے رخصت ہونے سے پہلے آپکو دیکھنا چاہتی ہوں۔ تاکہ جو گناہ آپکے ساتھ کیا ہے اور اسکی وجہ بتا دوں جسکے بدلے آپ ناراض ہیں۔ شاید آپکو آخری وقت مجھ پر رحم آجائے اور مجھے معاف کر دیں۔ اور آپکا درگزر اور خوشنودی میرا زادِ آخرت بن جائے۔ ارمان یاد کرو جس نے سب سے ہم دونوں کو یکجا کیا۔ اور ہم دونوں کے دل میں جذبہ محبت پیدا کر کے شفقت و رحمت سے نوازا۔ تو دیکھو یہی ہے نوجوان مسکینہ مریضہ جس پر کل آپ نے رحم کیا تھا۔ اور اس پر شفقت و مہربانی کا سایہ کیا تھا۔ حالانکہ وہ ابھی تک آپ سے محبت نہ کرتی تھی۔ وہ لڑکی آج تیرے دیدار کی خواہش مند تیری آمد کی منتظر ہے۔ اسپر رحم کرو اگرچہ اسکو تم نے بھلا دیا ہے۔ آپ نے روانہ ہونے سے پہلے جو کچھ مجھے لکھا تھا۔ میں نے اسکو معاف کیا۔ اور یہ بات بھی کہ میری آپ سے محبت سچی نہ تھی اور اپنے مال کے لالچ میں آپ سے کرتی تھی۔ کیونکہ یہ بات مجھے معلوم ہے کہ جو لڑکی ساری عمر لوگوں کو جھوٹی محبت دیتی رہی ہو ممکن نہیں کہ وہ اگر کسی کو خالص محبت دے تو وہ اسکی تصدیق کر سکے لیکن جو کرتا ہے۔ وہ خلافِ انصاف ہرگز نہیں ہوتا۔

ثم لبثت تنتظر حضوره أياماً طوالاً فلم يأت ، فأحزنها ذلك حزناً شديداً ، وساء ظنها به ، ووقع في نفسها أنه قد سلاها وأطرحها ، وأصبح لا يعبأ بها ، ولا يبالي بحياتها أو موتها ، وسعادتها أو شقائها ، وكانت مخطئة فيما ظنت ، فإن أرمان لم يطلع على الكتاب الذي أرسلته إليه منذ فارقها في العام الماضي وسافر إلى نيس ولم يستطع البقاء فيها إلا أياماً قلائل ثم ملكه الضجر وأحاطت به الوحشة ، وضاقت في وجهه مذاهب التسلوى فاستأذن من أبيه أن يسافر إلى بعض بلاد المشرق ترويحاً عن نفسه وتفريجاً من كربته ، فأذن له فسافر إلى الإسكندرية فأقام بها بضعة أشهر كاتب أباه فيها قليلاً ، ثم تركها وأخذ يتنقل في أنحاء البلاد لم ينزل ببلدة حتى يطير به الضجر إلى غيره ، فانقطعت رسائله عن أبيه ، فأصبح لا يعلم مكان وجوده ، فلما أرسلت مرغريت إليه كتابها في نيس قرأه أبوه وحفظه عنده ولم يستطع أن يرسله إليه ؟ ومرغريت لا تعلم بشيء من ذلك ، فحزنت لخيبة أملها حزناً شديداً ، ودب اليأس في قلبها دبيب الموت في الحياة ووقع في نفسها أنها ستخرج من الدنيا فارغة اليد من كل شيء حتى من هذه الأمنية التي بقيت في يدها من بين جميع آمالها الضائعة ، فتنكر شأنها ، واستحالت حالها ، ولجأت إلى صمت طويل لا تقول فيه خيراً ولا شراً ، وأصبحت تنظر إلى نفسها وإلى ما يحيط بها من الأشياء كأنها تنظر إلى شيء تنكره ولا تعرفه ، فربما دخل عليها طبيبها وهي في أشد حالات ألمها فلا تشكو له ألماً ، أو سمعت ضوضاء الدائنين وصخبهم في فناء المنزل فلا تسأل ماذا يريدون ! وكانت إذا شعرت بقليل من الراحة والسكون ركبت عربتها إلى بوجيفال فزارت البيت الذي قضت فيه أيام سعادتها الذاهبة ، وكان لا يزال باقياً على الصورة التي تركتها عليها يوم فارقته ومرت بغرفه وقاعاته ، وجلست

ا رینگنے والا کیڑا ۲ شور و غوغا

مارگریٹ آخری دم تک اسکی انتظار کرتی رہی مگر وہ نہ آیا۔ اس کے نہ آنے سے اسکو صدمہ ہوا اور بدگمانی کرنے لگی وہ اسکو بھول چکا ہے اور اسکی پرواہ تک نہیں۔ مگر یہ گمان غلط تھا۔ اس کا خط ارمان تک پہنچا ہی نہ تھا کیونکہ وہ جب اس سے جدا ہوا اور انیس کا سفر کیا وہ تھوڑے ہی دن رہ سکا۔ پھر تنگ دل ہوگیا اور اسے انجانہ سا خوف بے چین کرنے لگا۔ اور وحشت غالب ہوگئی۔ وہ اسکی نسبت دل سے نکال تو نہ سکا مگر باپ سے سیر کے بہانے مشرق کی اجازت چاہی۔ باپ نے اجازت دے دی۔ اور وہ سکندریہ چلا گیا۔ وہ وہاں کئی ماہ تک قیام پذیر رہا اور کچھ دنوں تک باپ سے خط وکتابت کرتا رہا۔ ایک شہر سے تنگ آجاتا تو دوسرے کا رخ کرتا۔ لہذا باپ سے سلسلۂ تحریر ختم ہوگیا۔ کیونکہ اسکو معلوم نہیں تھا کہ وہ کہاں ہے جب مارگریٹ نے اس کو انیس کی طرف چٹھی لکھی تو باپ نے اس کے پاس نہ بھیجی بلکہ اپنے ہی پاس رکھ لی۔ مارگریٹ کو اس بات کا بالکل پتہ نہ تھا۔ لہذا اسکو اس محرومی سے سخت صدمہ ہوا اور ناامیدی اس کے دل میں سرایت کرگئی۔ جیسے موت زندگی میں۔ اسے یقین ہوگیا کہ وہ اس دن سے ہر طرح سے محروم ہوجائے گی۔ حتیٰ کہ اس آرزو سے بھی جو اس کی ضائع شدہ امیدوں میں بچ رہی تھی۔ لہذا اسکی حالت غیر ہوگئی اور خاموش رہنے لگی کسی قسم کی بات نہ کرتی تھی۔ وہ اپنے آپ کو اور ارد گرد کی چیزوں کو ایسے دیکھنے لگی جیسے پہلے انہیں نہیں دیکھا تھا۔ بسا اوقات ڈاکٹر آتا تو وہ تکلیف میں ہوتی مگر اس سے کوئی بات نہ کہتی۔ قرض خواہوں کا شور سنتی تو خاموش رہتی اور نہ پوچھتی کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔ جب اسے افاقہ ہوتا تو ابو جیفال سواری پہ روانہ ہوجاتی اور اس گھر کا دیدار کرتی جہاں اس نے خوشی کی گھڑیاں گزاری تھیں۔

یہ پہلی ہی شکل میں موجود تھا۔ وہ اس کے کمروں اور حجروں میں گھومتی

فِي كُلِّ مَكَانٍ كَانَتْ تَجْلِسُ فِيهِ مَعَ أَرْمَانَ ، وَأَشْرَفَتْ مِنْ كُلِّ نَافِذَةٍ كَانَ يُشْرِفُ مِنْهَا مَعَهَا ، وَقَبَّلَتْ جَمِيعَ آثَارِهِ وَبَقَايَاهُ ، وَلَثِمَتْ الْكَأْسَ الَّتِي كَانَ يَشْرَبُ بِهَا ، وَالزَّهْرَةَ الَّتِي كَانَ يُحِبُّهَا ، وَالْقَلَمَ الَّذِي كَانَ يَكْتُبُ بِهِ ، وَالْكِتَابَ الَّذِي كَانَ يَقْرَأُ فِيهِ ، فَإِذَا نَالَ مِنْهَا التَّعَبُ جَلَسَتْ عَلَى بَعْضِ الْمَقَاعِدِ لِتَأْخُذَ لِنَفْسِهَا رَاحَتَهَا . فَرُبَّمَا طَارَ بِهَا خَيَالُهَا إِلَى ذَلِكَ الْعَهْدِ الْقَدِيمِ ، فَتُمَثِّلُ لَهَا أَنَّ أَرْمَانَ جَالِسٌ تَحْتَ قَدَمَيْهَا يَسْرُدُ عَلَيْهَا حَادِثَةً مِنْ حَوَادِثِ طُفُولَتِهِ فِي نِيسِ أَوْ يَبُثُّهَا مَا يُضْمِرُهُ لَهَا فِي نَفْسِهِ مِنَ الْوَجْدِ وَالْغَرَامِ ، فَتَبْتَسِمُ لِحَدِيثِهِ ابْتِسَامَ السَّعِيدِ الْهَانِيءِ وَتَسْتَشْعِرُ فِي نَفْسِهَا لَذَّةً لَا يَشْعُرُ بِمِثْلِهَا إِلَّا الْمُتَّقُونَ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ، ثُمَّ تَفْتَحُ عَيْنَيْهَا فَلَا تَرَى أَمَامَهَا غَيْرَ الْوَحْشَةِ وَالسُّكُونِ ، وَالْوَحْدَةِ وَالِانْفِرَادِ ، فَتَبْكِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَفْعَلَ ، ثُمَّ تَعُودُ إِلَى بَيْتِهَا فِي بَارِيس ، فَتَجْلِسُ عَلَى كُرْسِيِّهَا بِجَانِبِ مِنْضَدَتِهَا وَتُنَاجِي أَرْمَانَ فِي مُذَكَّرَاتِهَا بِجَمِيعِ مَا تُحَدِّثُهَا بِهِ نَفْسُهَا كَأَنَّهُ حَاضِرٌ بَيْنَ يَدَيْهَا يَرَاهَا وَيَسْمَعُهَا :

اور جہاں ارمان اور وہ پہلے بیٹھا کرتے تھے وہ بیٹھ جاتی اور اسی کھڑکی سے دیکھتی جہاں ارمان کے ساتھ رہ کر دیکھتی تھی۔ اس کے تمام نشانات کو بوسہ دیتی اور اس کے پیالے کو جس سے وہ پانی پیا کرتا تھا چومتی۔ اور اس کے پسند کردہ پھول لکھنے والے قلم اور پڑھنے والی اسکی کتاب کو بھی بوسہ دیتی۔ جب تھک جاتی تو کسی صوفہ پہ بیٹھ کر آرام کرنے لگتی۔ بسا اوقات حالات ماضی اس کے سامنے گھوم جاتے تو محسوس ہوتا۔ کہ ارمان اس کے قدموں میں بیٹھ کر بس کے ایام طفولیت کے قصے سنا رہا ہے۔ یا اس سے محبت کا اظہار کر رہا ہے۔ وہ خوش بخت انسان کی طرح اس کی باتوں پر مسکرا دیتی تھی۔ اور ایک ایسی لذت محسوس کرتی جو جنتیوں کو فردوس میں نصیب ہو گی۔ پھر آنکھیں کھولتی تو اپنے سامنے وحشت و غم تنہائی مایوسی کے سوا کچھ نہ پاتی۔

جب دل چاہتا روتی اور گھر لوٹ آتی۔ اور میز کے برابر والی جگہ پر بیٹھ کر رونے لگتی۔ اور دل میں آئی بات کہتی رہتی جیسے وہ اسکی باتیں غور سے سن رہا ہے اور اس کو دیکھ رہا ہے۔

خلاصہ مارگریٹ کی ڈائری

یہاں سے مارگریٹ کی ڈائری شروع ہوتی ہے۔ لکھتی ہے اے ارمان درحقیقت میں نے تم سے کوئی فریب نہیں کیا تھا۔ بلکہ جس رات تم آئے اور تم نے میرے ہاتھ میں جو رقعہ دیکھا تھا۔ تمہارے باپ کا تھا نہ کہ جان فلپ کا اس میں انہوں نے مجھ سے ملنے کا اصرار کیا تھا اور یہ کہا کہ یہ ملاقات ارمان کی عدم موجودگی میں ہونی چاہیئے۔ اس لئے میں نے صبح نہیں جانے پر مجبور کیا کیونکہ تمہارے باپ کو آنا تھا۔ اور تمہارے جانے کے فوراً بعد وہ آ گئے۔ پہلے تو وہ میرے ساتھ سختی سے پیش آئے۔ میں نے بھی انہیں مکمل طور پر اپنے حالات سے باخبر کر دیا۔ جس سے وہ ذرا نرم پڑ گئے۔ اور پھر اسی دوران تمہاری بہن کی خاطر مجھے اپنی محبت کو قربان کر دینے پہ مجبور کیا۔ کیونکہ تمہاری بہن کے سسرال اُس کا رشتہ لینے پر بالکل انکاری ہیں۔ جس کا بھائی طوائف کے ساتھ زندگی گزار رہا ہو۔ اسکی بہن کو ہم کبھی نہیں لے سکتے۔ اس صدمہ سے تمہاری بہن بیمار ہو گئی۔ یہ کیسے ممکن تھا کہ تمہاری بہن کی خاطر اپنی محبت کو بھینٹ نہ چڑھاتی۔ لہٰذا تمہاری بہن کے سہاگ کے لئے ایثار کرنا پڑا۔ خُدا جانتا ہے۔ آپ سے بے رُخی کرتے وقت میرے دِل پر کیسی قیامت بیتی ہے۔

میں تمہاری نظروں میں فریب کار بن گئی۔ تمہارے والد سے یہ وعدہ لیا تھا کہ میں ایسی مریضہ ہوں جس کا کوئی پتہ نہیں ہے۔ لہٰذا جب میں مرنے لگوں تو ارمان کو مجھ سے ملنے دینا انہوں نے میری التجا قبول کرتے ہوئے عہد کیا اور شکریہ کے ساتھ رخصت ہو گئے اُس کے فوراً بعد میں پیرس چلی گئی اور پھر میں نے دِل پہ جبر کر کے وہ رقعہ لکھا۔ بہت روئی تڑپی یہ میرا قصہ ہے۔ بتاؤ میں اب بھی فریب کار ہوں۔ میرا دِل ہول رہا ہے۔ شاید تمہیں ملے بغیر اس دنیا سے چلی جاؤں۔ اس لئے میں نے یہ ڈائری پروڈنس (اپنی نوکرانی) کو دی ہے۔ یہ تمہیں دے دے گی۔ تاکہ تم میری حقیقت

حال سے پوری طرح آگاہ ہوسکو اور میرا قصور معاف کر دو۔ اس کے بعد وہ مختلف اوقات میں اپنے واقعات لکھتی رہی جس میں اپنی بیماری۔ ارمان سے تعلق کی نوعیت۔ شدتِ مرض کے ساتھ مارگریٹ اس دارِ فانی سے کوچ کر گئی۔ ارمان پہنچا تو مارگریٹ کا صرف جسد گھر میں پڑا تھا۔ ارمان دیکھ کر بے ہوش ہوگیا۔ میت اُٹھانے سے پہلے اسے صرف ایک بوسہ نصیب ہوسکا۔ باپ شرمندہ ہُوا بیٹے سے معافی مانگی۔ اب ارمان اُسکی ڈائری پڑھتا۔ اور روتا رہتا اور گاہے بگاہے قبر پر چلا جاتا۔ مارگریٹ کا ایثار خاندان دو فال پرائنٹ نقوش چھوڑ گیا اور مارگریٹ تا ویران کے دلوں پر چھائی رہی۔ اور قربانی کی مثال قائم کر گئی۔

مَذكَراتُ مَرغرِيتِ

١٥ دِيسَمبَر سَنةَ ١٨٥٠

أرمَانُ :

لَمْ تكتُبْ إلَيَّ وَلَمْ تَأتِنِي ، كأنمَا ظَنَنْتَ أنِّي أُرِيدُ أنْ أسْتعِيدَ مَعَكَ عَهْدَ المَاضِي ، وَأيْنَ أنَا مِن ذلِكَ العَهْدِ ؟ فلَوْ رَأيْتنِي لَرَأيْتَ امْــرَأةً ذَاهِبَةً مُدبِرَةً لَا تَصلحُ لِشَأنٍ مِّنْ شؤُونِ الحَيَاةِ ، وَلَمْ يَبقَ فِيهَا مِنْ صُوَرِهَا المَاضِيَةِ إلَّا كمَا بَقِيَ مِنَ الزَّهرَةِ السَّاقِطَةِ عَنْ غُصنِهَا بَعْدَ مَا عَصَفَتِ الرِّيحُ بِأوْرَاقِهَا ، وَكُلُّ مَا كُنتُ أُرِيدُهُ مِنكَ : أنْ أرَاكَ بِجَانِبِ فِرَاشِي فِي سَاعَتِي الأخِيرَةِ لِأعتَذِرَ لَكَ عَنْ ذنبِي الَّذِي أذنَبتُهُ إلَيْكَ ، ثُمَّ أنظرُ إلَيْكَ نَظرَةَ وَدَاعٍ أُغمِضُ عَلَيْهَا جَفنِي وَأذهَبُ بِهَا إلَى قَبرِي !.

مَا أنَا بِخَائِنَةٍ يَا « أرمَانُ » وَلَا خَادِعَةٍ ، فَإنَّ الرِّسَالَةَ الَّتِي رَأيْتَهَا فِي يَدِي يَوْمَ عُدتَ إلَيَّ مِن مُقَابَلَةِ أبِيكَ لَيسَتْ رِسَالَةَ المَركِيزِ كمَا ظَنَنْتَ ، بَلْ رِسَالَةُ أبِيكَ نَفسِهِ وَصَلَتْ مِنهُ قَبلَ وُصُولِكَ إلَى بُوجِيفَالِ بِسَاعَةٍ وَاحِدَةٍ . وَهذَا نَصُّهَا الَّذِي لَا يَزَالُ عَالِقاً بِذِهنِي حَتَّى السَّاعَةِ :

سَيِّدَتِي :

أُرِيدُ أنْ أُقَابِلَكِ غَداً فِي مَنزِلِكِ فِي السَّاعَةِ العَاشِرَةِ صَبَاحاً فِي شَأنٍ خَاصٍ بِي وَبِكِ ، وَأُرِيدُ ألَّا يَكُونَ أرمَانُ حَاضِراً تِلْكَ المُقَابَلَةَ وَلَا عَالِماً بِهَا ، وَلَا بِأنِّي أرسَلتُ هذِهِ الرِّسَالَةَ إلَيْكِ ، وَلِي مِنْ حُسْنِ

مذاکرات مراغزیت

مارگریٹ کی یادداشتیں

ارمان نہ خود آئے نہ خط لکھا۔ آپ کے دل میں یہ خیال آیا کہ میں آپ کے ساتھ پرانے زمانہ میں پھر لوٹنا چاہتی ہوں۔ حالانکہ وہ زمانہ اب گزر چکا ہے۔ کیونکہ آپ اگر مجھے دیکھیں گے تو دنیا سے جانے والی ایک ناکارہ عورت پائیں گے۔ جو زندگی کے کسی کام کی نہیں رہی اور اسکی پہلی صورت اب ویسی نہیں رہی۔ بس اتنی جتنی کہ شاخ سے گرے ہوئے پھول کی۔ جبکہ ہوا نے اسکی پتیوں کو اڑا دیا ہو۔ میں صرف آپ سے یہ کہنا چاہتی ہوں۔ کہ وقتِ آخر آپ کو اپنے پاس بسترِ علالت کے قریب دیکھنا چاہتی ہوں۔ تاکہ جو گناہ اور زیادتی میں نے آپ سے کی ہے۔ اسکی معافی طلب کر سکوں۔ پھر نظرِ الوداعی ڈال کر سفرِ آخرت پر روانہ ہو جاتی۔

اے ارمان! میں خیانت کرنے والی اور غداری کرنے والی ہرگز نہیں ہوں۔ کیونکہ وہ چٹھی جو آپ نے میرے ہاتھ میں باپ کی طرف سے آنے کے بعد دیکھی وہ فلپ کی نہیں۔ جیسا کہ آپ سمجھے بلکہ آپکے باپ کا وہ خط تھا۔ جو آپ کے میرے پاس آنے سے تقریباً ایک گھنٹہ پہلے ملا تھا۔ اسکی تحریر آج بھی میرے ذہن پر کندہ ہے۔

محترمہ! میں کل آپ سے صبح دس بجے ایک بات پر جو آپ سے متعلق ہے۔ بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں دورانِ بات چیت ارمان موجود نہ ہو اور نہ اسکو اس کی خبر ہو۔ نہ ہی اسکو میرے خط کا پتہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ میں آپ سے۔

الرَّأيِ فيكِ مَا يُطمِعُنِي فِي أَنْ يَكُونَ مَا سَأَلْتُكِ إِيَّاهُ سِرَّاً بَيْنِي وَبَيْنَكِ حَتَّى نَلْتَقِي .. وَالسَّلامُ.

دُوفَال

فَلَمَّا قَرَأْتُهَا عَلِمْتُ مَاذَا يُرِيدُ مِن تِلْكَ الْمُقَابَلَةِ ، وَشَعَرْتُ بِمَا وَرَاءَهَا بَلْ عَلِمْتُ بِمَا دَارَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ مِنَ الحَدِيثِ ، وَأَنَّكَ امْتَنَعْتَ عَلَيْهِ حَتَّى يَئِسَ مِنكَ ، فَحَاوَلَ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْكَ مِن بَابِي ، فَحَدَّثَتْنِي نَفْسِي أَنْ أَرْفُضَ مُقَابَلَتَهُ ، وَأَنْ أُكَاشِفَكَ بِكُلِّ شَيْءٍ ، ثُمَّ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ نَفْسِي وَأَكْبَرْتُ أَنْ يَعْتَمِدَ عَلَى رَجُلٍ شَرِيفٍ كَأَبِيكَ فِي كِتْمَانِ سِرٍّ بَسِيطٍ كَهَذَا السِّرِّ فَلا يَجِدُنِي عِندَ ظَنِّهِ ، وَطَمِعْتُ فِي أَنْ أَنَالَ مِنْهُ عِندَ الْمُقَابَلَةِ مَا يَطْمَعُ أَنْ يَنَالَهُ مِنِّي ، فَكَتَمْتُكَ أَمْرَ الرِّسَالَةِ ، وَكَتَمْتُكَ مَا فِي نَفْسِي مِنْهَا ، وَلَمْ أَكُنْ كَاذِبَةً فِي شَكَاتِي وَأَلَمِي حِينَمَا قُلْتُ لَكَ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ : إِنَّنِي لَا أَسْتَطِيعُ بقاء بِجَانِبِكَ ، وَسَأَلْتُكَ أَنْ تَقُودَنِي إِلَى مَخْدَعِي ، فَقَدْ قَضَيْتُ فِي فِرَاشِي بَعْدَمَا فَارَقْتُكَ لَيْلَةً لَمْ أَقْضِ مِثْلَهَا فِي جَمِيعِ مَا مَرَّ بِي مِن لَيَالِي الْهُمُومِ وَالأَحْزَانِ ، حَتَّى أَصْبَحَ الصَّبَاحُ فَأَلْحَحْتُ عَلَيْكَ أَنْ تَذْهَبَ لِمُقَابَلَةِ أَبِيكَ ، وَأَنَا أَعْلَمُ أَنَّكَ إِنْ ذَهَبْتَ إِلَيْهِ لَا تَرَاهُ ، وَلَا تَنْتَفِعُ بِمُقَابَلَتِهِ إِنْ رَأَيْتَهُ ، وَلَكِنِّي خِفْتُ أَنْ يَزُورَنِي فَيَرَاكَ عِنْدِي فَأَصْغُرَ فِي عَيْنَيْهِ ، وَلَا أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ ذَلِكَ ، وَمَا هِيَ إِلَّا لَحَظَاتٌ قَلِيلَةٌ حَتَّى وَصَلَ إِلَى بُوجِيفَالَ فِي الْمَوْعِدِ الَّذِي ضَرَبَهُ فِي كِتَابِهِ ، فَاسْتَأْذَنَ عَلَيَّ فَأَذِنْتُ لَهُ فَدَخَلَ فَرَأَيْتُ فِي عَيْنَيْهِ جَمْرَةً مِنَ الْغَضَبِ تَلْتَهِبُ الْتِهَاباً فَلَمْ أَحْفِلْ بِهَا ، وَدَعَوْتُهُ لِلْجُلُوسِ فَلَمْ يَفْعَلْ ، وَلَمْ يُحَيِّنِي بِيَدِهِ ، وَلَا بِلِسَانِهِ . وَكَانَ أَوَّلُ مَا اسْتَقْبَلَنِي بِهِ قَوْلُهُ : «مَاذَا تُرِيدِينَ أَنْ تَصْنَعِي بِوَلَدِي أَيَّتُهَا السَّيِّدَةُ» ؟ وَظَلَّ نَاظِراً إِلَيَّ نَظَراً جَامِداً سَاكِناً لَا يَطْرِفُ ، وَلَا يَخْتَلِجُ . فَعَجِبْتُ لِمَدْخَلِهِ الْغَرِيبِ ، وَنَظَرَاتِهِ الْمُتَرَفِّعَةِ ، وَلَهْجَتِهِ الْجَافَّةِ الْخَشِنَةِ ، وَامْتَعَضْتُ فِي نَفْسِي امْتِعَاضاً شَدِيداً حَتَّى

اچھی توقع کی اُمید رکھتا ہوں۔ مجھے اُمید ہے کہ میری بات صیغۂ راز میں رہے گی۔ اور اس کیلئے میری درخواست ہے حتیٰ کہ ملاقات ہو جائے۔ والسلام دد فل "۔ جب میں نے یہ چھٹی پڑھی تو سمجھ گئی کہ وہ کیا چاہتا ہے۔ اور اس کے پس پردہ بات کا مجھے پورا پورا احساس ہو گیا۔ بلکہ یہاں تک بھی مجھے بات معلوم ہو گئی کہ دوران گفتگو کیا کیا بات ہو گی۔ اور تمہارے درمیان جو گفتگو ہو چکی ہے۔ اور آپ نہ ملنے اور وہ نا اُمید ہو گیا۔ لہٰذا اس نے میرے دروازے سے داخل ہو کر آپ پر رسائی چاہی۔ پہلے سوچا نہ ملوں اور آپ پر راز فاش کر دوں پھر مجھے شرم آئی اور مجھے اچھا نہ لگا کہ آپ کے شریف باپ نے مجھ پر ایک چھوٹی سی بات کے بارے میں جو ایک راز ہے اطمینان کرنے اور میں اسکی توقع تو پورا نہ کروں میرا ارادہ ہوا کہ میں بوقت ملاقات ان کا اعتماد حاصل کر لوں۔ جس طرح وہ میرا اعتماد حاصل کرنا چاہتا ہے۔ لہٰذا خط کے معاملے کو آپ سے پوشیدہ رکھا۔ اور جو کچھ میرے اندر تھا اسکو ظاہر نہ کیا۔ میں اپنی بیماری کے بارے میں بھی سچی تھی۔ جبکہ اس رات میں نے کہا تھا کہ آپکے ساتھ زندگی گزارنے سے قاصر ہوں۔ اور آپ سے درخواست کی تھی کہ مجھے کمرے تک پہنچا دو کیونکہ میں نے بستر پر آپ سے علیحدہ ہو کر ایک رات گزاری تھی۔ کہ اس کے بعد کبھی بھی ساری زندگی میں ایسی غمناک سخت رات نہ آئی۔ حتیٰ کہ سورج نکل آیا۔ اور میں نے باپ سے ملاقات پر زور دیا۔ اور مجھے معلوم تھا اگر وہاں جائیں گے تو اسکو موجود نہ پائیں گے۔ اگر مل بھی گئے تو فائدہ نہیں ہوگا۔ مجھے اصل میں اس بات کا خطرہ تھا کہ وہ اگر آئے تو آپکو میرے پاس نہ دیکھے اور میں اسکی نظر میں گر جاؤں۔ جبکہ اس سے زیادہ کوئی بات میرے ناپسندیدہ نہیں۔ ابھی چند لمحے نہ گزرے تھے کہ میرے پاس پہنچ گیا۔ عین اسی وقت جو اس نے مجھے خط لکھا تھا۔ جس میں طلب اجازت تھی اور میں نے دے دی وہ آیا تو آنکھیں غصے سے سرخ ہو رہی تھیں۔ میں نے پرواہ نہ کی اور بیٹھنے کو کہا تو وہ بیٹھ گیا کہ اس نے مجھے زبان سے اور نہ ہی ہاتھ سے سلام کیا۔ ابتداء میں اس نے یہ بات کہی محترمہ! میرے بیٹے کے ساتھ آپکو کیا غرض ہے۔ وہ میری طرف ٹکٹکی باندھے دیکھتا رہا۔ نہ پلک جھپکتا اور نہ حرکت کرتا۔ میں اسکی حرکت سے خوف زدہ ہو گئی۔ چڑھی نگاہیں سخت و نرم لہجے میں بڑی حیرانگی ہوئی۔ اور میں بڑی کبیدہ خاطر ہوئی۔

كُنْتُ أَقُولُ لَهُ ، وَلَا أَحْمِلُكَ ذَلِكَ : تَذَكَّرْ يَا سَيِّدِي أَنَّكَ فِي مَنْزِلِي ، وَأَنَّنِي لَمْ أَدْعُكَ إِلَى زِيَارَتِي ، بَلْ أَنْتَ الَّذِي دَعَوْتَ نَفْسَكَ بِنَفْسِكَ . ثُمَّ ذَكَرْتُ مَكَانَهُ مِنْكَ فَأَمْسَكْتُ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى عَنِ الْجَوَابِ عَلَى سُؤَالِهِ ، فَمَشَى يَضْرِبُ الأَرْضَ بِعَصَاهُ وَبِقَدَمِهِ حَتَّى دَنَا مِنِّي وَأَلْقَى عَلَيَّ تِلْكَ النَّظْرَةَ الَّتِي اعْتَادَ الأَشْرَافُ الْمُتَرَفِّعُونَ أَنْ يُلْقُوهَا فِي طَرِيقِهِمْ عَلَى وُجُوهِ النِّسَاءِ الْعَاهِرَاتِ وَقَالَ : لَقَدْ أَنْفَقَ وَلَدِي عَلَيْكَ جَمِيعَ مَا كَانَ بِيَدِهِ مِنَ الْمَالِ ، وَكَانَ فِي يَدِهِ الْكَثِيرِ مِنْهُ ، ثُمَّ جَمِيعَ مَا أَرْسَلْتُهُ إِلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ ، وَقَدْ أَرْسَلْتُ إِلَيْهِ فَوْقَ طَاقَتِي ، فَلَمْ يَبْقَ فِي اسْتِطَاعَتِهِ أَنْ يُمِدَّكِ بِأَكْثَرَ مِمَّا أَمَدَّكِ ، وَلَا فِي اسْتِطَاعَتِي أَنْ أَسْتَنْزِلَ لَهُ مِنَ السَّمَاءِ ذَهَباً يُمْطِرُهُ عَلَيْكِ ، فَدَعِيهِ وَشَأْنَهُ ، فَالْبَلَدُ مَمْلُوءٌ بِالأَبْنَاءِ الَّذِينَ لَا يَحْتَاجُ آبَاؤُهُمْ إِلَيْهِمْ وَالَّذِينَ لَا يَحْتَاجُونَ إِلَى أَنْفُسِهِمْ ، أَمَّا أَنَا فَإِنِّي فِي حَاجَةٍ إِلَى وَلَدِي ، لِأَنِّي لَمْ أُرْزَقْ وَلَداً سِوَاهُ ، وَمَنْ كَانَتْ بِيَدِهِ هَذِهِ الثَّرْوَةُ مِنَ الْجَمَالِ الَّتِي تَمْلِكِينَهَا لَا يَضِيقُ بِهِ مَذْهَبٌ مِنْ مَذَاهِبِ الْعَيْشِ ، وَلَا يَتَلَوَّى عَلَيْهِ مَأْرَبٌ مِنْ مَآرِبِ الْحَيَاةِ . فَسَرَتْ كَلِمَاتُهُ فِي نَفْسِي سَرَيَانَ الْحُمَّى فِي عِظَامِ الْمَحْمُومِ وَخُيِّلَ إِلَيَّ أَنَّ هَذَا الْمَاثِلَ أَمَامِي لَا يُحَدِّثُنِي ، وَإِنَّمَا يُجَرِّعُنِي السُّمَّ بِيَدِهِ تَجْرِيعاً ، وَشَعَرْتُ بِذِلَّةٍ لَمْ أَشْعُرْ بِمِثْلِهَا فِي يَوْمٍ مِنْ أَيَّامِ حَيَاتِي ، إِلَّا أَنَّنِي تَجَلَّدْتُ وَاسْتَمْسَكْتُ وَرَدَدْتُ نَفْسِي عَلَى مَكْرُوهِهَا ، وَقُلْتُ لَهُ بِصَوْتٍ هَادِئٍ سَاكِنٍ لَا يُمَازِجُهُ غَضَبٌ ، وَلَا نَزَقٌ : يَا سَيِّدِي ، نَعَمْ إِنَّنِي أُحِبُّ وَلَدَكَ ، وَلَكِنِّي لَا أَطْمَعُ فِيهِ ، وَلَوْ كَانَ الَّذِي يَعْنِينِي مِنْهُ الطَّمَعُ فِي مَالِهِ لَفَارَقْتُهُ مُنْذُ ثَلَاثَةِ شُهُورٍ أَيْ مُنْذُ خَلَتْ يَدُهُ مِنَ الْمَالِ وَأَصْبَحَ لَا يَجِدُ السَّبِيلَ إِلَيْهِ بِحَالٍ مِنَ الأَحْوَالِ ، بَلْ لَفَارَقْتُهُ قَبْلَ ذَلِكَ لِأَنَّ الَّذِينَ لَا يَزَالُونَ يُسَاوِمُونَنِي فِي نَفْسِي مِنْ أَشْرَافِ هَذَا الْبَلَدِ وَنُبَلَائِهِ مُنْذُ اتَّصَلْتُ بِهِ حَتَّى الْيَوْمِ أَفْضَلُ مِنْهُ وَأَكْثَرُ رَغَداً ، عَلَى أَنَّ وَلَدَكَ لَمْ يُنْفِقْ عَلَيَّ مِنْ هَذَا الْمَالِ

إ ملنا

حتیٰ کہ میں نے یہ کہنا چاہا۔ کہ اسے بھی نہیں چھپاتی ہوں۔ محترم ہوش میں آئیے۔ یہ میرا دولت خانہ ہے آپ کو دعوت نہیں دی۔ بلکہ آپ خود ہی اپنے آپ کو یہاں لائے۔ پھر مجھے اسکی عزت کا خیال آگیا۔ بعد میں بالکل چپ ہوگئی۔ حتیٰ کہ اس کے سوال کا جواب بھی نہ دیا۔ وہ زمین پر پاؤں اور اپنی چھڑی ٹھکورنے لگا۔ حتیٰ کہ میرے قریب آیا اور مجھے اسی نگاہ سے دیکھا جو شریف بلند لوگ بازاری عورتوں پر ڈالتے ہیں۔ اور میرے بیٹے کی تمام پونجی جو اس کے پاس تھی تجھ پر خرچ کر ڈالی اسکے پاس جتنا کچھ تھا اور جتنا میں نے اسکو بھیجا تھا۔ حالانکہ میں نے اسے ضرورت سے زیادہ بھیجا تھا۔ اب ہمیں اتنی وسعت نہیں رہی وہ تجھے کھلائے اور نہ میں اسکو آسمان سے رقم کا مینہ برسا سکتا ہوں۔ لہٰذا اسکو اس کے مال پر چھوڑ دے کیونکہ ایسے بیٹوں کی زمین پر کمی نہیں جو والدین کے نافرمان اور باپ ان سے بیزار ہیں۔ اور انہیں ان کی ضرورت نہیں مگر مجھے تو اپنے بیٹے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ وہ میرا ایک ہی بیٹا ہے۔ جس کے ہاتھوں میں یہ زر و مال ہے۔ جسکی تو مالکہ بنی بیٹھی ہے۔ اسپر گزران زندگی تنگ نہیں کی جاسکتی۔ اور اس کی کسی ضرورت میں رکاوٹ نہیں آسکتی۔

اس کی تمام باتیں میرے دل میں اس طرح پیوست ہوگئیں جس طرح بخار والے کے جسم میں بخار۔ مجھے محسوس ہوا یہ موجود شخص باتیں نہیں کر رہا بلکہ مجھے زہر کا پیالا پلا رہا ہے مجھے ایسی ذلت کا زندگی میں پہلے کبھی احساس نہیں ہوا تھا۔ میں نے اپنے اوپر جبر کیا اور صبر کرکے بڑی پرسکون آواز میں جس میں غیظ و غضب اور ناراضگی کا شائبہ تک نہیں تھا۔ کہا۔ بڑے میاں۔ میں آپ کے بیٹے کو دل سے چاہتی ہوں۔ مگر اس کے حال سے مجھے ہرگز غرض نہیں۔ اگر مجھے اس کے مال کی چاہت ہوتی تو آج سے تین ماہ قبل اس کو چھوڑ کر علیحدہ ہوچکی ہوتی۔ جبکہ وہ خالی ہاتھ ہوچکا تھا۔ اور اس کو مال کی کوئی صورت نہ دکھائی دیتی تھی۔ بلکہ اس کو بہت پہلے چھوڑ چکی ہوتی۔ کیونکہ تیرے فرزند کی ملاقات کے بعد اس شہر کے شریف زادے جو میرے ساتھ مول بھاؤ کرتے ہیں وہ اس سے زیادہ متمول اور مال دار ہیں۔ علاوہ ازیں آپکے بیٹے نے مجھ پر دولت کے ذریعے کوئی احسان نہیں کیا۔

الذي تذكره الا النزر القليل ، وربما أنفق باقيه على نفسه . ولو استطعت أن أرفض ذلك القليل وآباه لفعلت ، ولكني كنت أضن به أن يداخل نفسه ما يريبها أو يؤلمها فقبلت منه هداياه الصغيرة الصغيرة التي كان يقدمها إلي من حين إلى حين إرعاء عليه ، وإبقاء على عزة نفسه وكرامتها ، ولو أن ما كان بيده من المال انتقل إلى يدي كما تقول لأصبحت غنية موفورة ، لا أحمل هماً من هموم العيش ، ولا أعاني من بأساء الحياة وضرائها ما أعانيه اليوم ؛ فإنني — إذ تبينت أمري — امرأة فقيرة معوزة لا أملك من متاع الدنيا إلا حلاي ومركبتي وأثاث بيتي ، وليتها كانت خالصة لي ، فقد امتدت يد الضرورة إليها منذ عهد قريب فأصبح الكثير منها سلعة في يد المرابين ، ولا أعلم ما يأتي به الغد ، وإن أبيت إلا أن أتعرف ذلك بنفسك فسأطلعك على ما كتمته عن الناس جميعاً حتى عن ولدك ، ثم قمت إلى خزانة أوراقي فجئته منها بالصكوك والوثائق المشتملة على بيع ما بعت من جواهري وخيولي وأثاث بيتي ورهن ما رهنت منها ، فظل يقلبها بين يديه ساعة ويتأمل في تاريخها طويلاً ثم طواها وأعادها إلي مطرقاً صامتاً لا يقول شيئاً ، ومد يده إلى كرسي بين يديه فاجتذبه إليه وجلس عليه معتمداً برأسه على عصاه ، وقد هدأت في نفسه تلك الثورة التي كانت تضطرم وتعتلج منذ دخوله ، وطارت عن وجهه تلك الغبرة السوداء التي كانت تظلله من قبل فعدت إلى حديثي معه أقول : على أنني يا سيدي غير شاكية ولا ناقمة ، فقد مر بي من نوب الأيام وأرزائها ما محا من نفسي كل شهوة من شهوات الحياة وأنساني جميع مظاهر الدنيا ومفاخرها ، فأصبحت لا أبالي بما تأتي به الأيام ، وسواء لدي الفقر والغنى ، والحلي والعطر ، وسكنى القصر وسكنى الكوخ ، وركوب المركبة ، وركوب

جس احسان کو آپ مجھ پر جتلا رہے ہیں، مگر بہت کم، سارا پیسہ اس نے اپنے آپ پر خرچ کیا ہے۔ اگر میں ارادہ کرتی تو وہ حقیر رقم کو بھی ٹھکرا دیتی ۔ مگر یہ بات مجھے بالکل پسند نہ آئی کہ میں اس کے دل میں شکوک شبہات و رنج و الم پیدا کروں ۔ لہٰذا اُس نے تھوڑے تھوڑے قبول کر لیے ۔ جو وہ کبھی کبھار لایا کرتا تھا ۔ صرف اسکی عزتِ نفس اعانت وشفاء کے لئے ۔ اگر وہ رقم جو اس کے پاس تھی اگر میری ملکیت میں آجاتی تو میں ضرور مالدار عورت ہو جاتی ۔ نہ مجھے کوئی غم ہوتا اور نہ ہی زندگی کی تلخیوں سے دوچار ہوتی ۔ اور نہ موجودہ تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا۔ اگر آپ معلوم کرنے کی کوشش کرتے تو آپکو ضرور اس بات کا پتہ چل جاتا کہ میں ایک مفلوک و غریب عورت ہوں جس کے پاس صرف ضروریاتِ زندگی کی چیزیں گاڑی زیورات اثاث البیت کے سوا کچھ نہیں اور یہ بھی خالص میری ملکیت میں نہیں کیونکہ مستقبل قریب میں مجھے انکی ضرورت ہوئی تو زیادہ چیزیں سود خوروں کی ملکیت ہو کر رہ گئیں ۔ اور آگے دیکھئے کیا ہو۔ اگر آپ خود جانتے تو میں آپ کو وہ باتیں بتا دیتی ہوں ۔ جس کا علم میرے سوا کسی کو نہیں ہے ۔ نہ آپ کے لختِ جگر کو۔ پھر میں اس الماری کی طرف بڑھی جس میں وہ دستاویزات موجود تھی اور دستاویزات کو اس کے سامنے لاکر ڈال دیا جن کے ذریعے میں اپنے گھوڑے جواہرات اور گھر کی چیزوں کو رہن رکھا تھا ۔ وہ کچھ دیر ان کو الٹ پلٹ کر دیکھتا رہا ۔ اور انکی تواریخ کو بغور دیکھتا رہا ۔ پھر لپیٹ کر ان کو میری طرف پھینک دیا وہ سر جھکائے ہوئے خاموشی اختیار کیا ہوئے بیٹھا تھا اور کچھ بھی نہ بولا۔ ایک کرسی جو اسکے سامنے پڑی تھی۔ اسکو کھینچ کر بیٹھ گیا۔ سر کو لکڑی پر ٹیک لگائے ہوئے تھا۔ اسکی تیزی ختم ہو چکی تھی ۔ جو اسکے داخل ہونیکے وقت شعلے مار رہی تھی اور چہرے پر پھیلے ہوئے سیاہ بادل چھٹ گئے تو میں نے بات شروع کی۔ علاوہ ازیں محترم مجھے کوئی شکائت نہیں مجھ پر حوادث زمانے گزرے ایسی ایسی مصیبتوں سے واسطہ پڑا جنہوں نے میرے دل کی شہوات کو ختم کر دیا اور تمام دنیوی تفاخر اور نظاروں کو مٹا ڈالا ۔ چنانچہ میں ایسی باتوں کی کوئی پرواہ نہیں کرتی ۔ میرے لئے امیری فقیری مالدار بے حال ہونا برابر ہیں محل میں رہنا سواری پر سوار ہونا یا پیدل چلنا ۔

النَّعل ، وَكُلّ ما أرجُوهُ مِن حياتي وَأضرعُ إلى الله ، وَإليكَ فيه ، أن أرى الزمانَ يقاسِمُني همّ الحياة وبؤسَها ، وَيعينني على شدتها ولأوائها حتى يقضيَ الله في أمري بما هو قاضٍ ، فإن كانَ في الأجلِ فسحةٌ قضيتُها في شكركَ وحمدكَ ، والإخلاص لكَ في سِرّي وعلني ، وإن كانت الأخرى كانَ آخرُ ما أنطقُ به في ساعتي الأخيرة أن أدعوَ لكَ الله تعالى ضارعةً مبتهلةً أن يباركَ لكَ في نفسكَ ، وفي أهلكَ ، وأن يُسبلَ سترهُ الضافي عليكَ في حاضركَ ومستقبلكَ .

ثم جثوتُ بينَ يديهِ وتعلقتُ بأهداب ثوبه ، وقد عجزتُ في تلكَ الساعة عن أن أملكَ من دموعي ما كنتُ مالكةً من قبلُ ، فظللتُ أبكي وأقولُ :

رحماكَ يا مولايَ ، إنني امرأةٌ بائسةٌ مسكينةٌ قد قضتْ عليَّ بعض ضروراتِ العيشِ في فاتحةِ حياتي أن أقفَ على حافةِ تلكَ الهوةِ التي يقفُ على رأسها النساءُ الخائنات فسقطتُ فيها كارهةً مرغمةً ، ثم أردتُ نفسي على الرضا بتلكَ الحياةِ التي قدرها الله لي فلم أستطع ، فأصبحتُ في منزلةٍ بينَ المنزلتينِ ، لا أنا شريفةٌ أنعمُ بعيشِ النساءِ الشريفاتِ ، ولا ميتةُ القلبِ أسعدُ سعادةَ الفتياتِ الساقطاتِ ، وقد وجدتُ في ولدكَ الرجلَ الوحيدَ الذي أحبني لنفسي ، ومنحني من ودهِ وإخلاصهِ ما ضنّ به عليَّ الناسُ جميعاً ، فأنستُ به أنساً أنساني سقوطي وعاري ، وحبّبَ إليَّ الحياةَ بعد ما أبغضتُها وبرمتُ بها ، وكدتُ أقضي على نفسي بالخلاص منها ، فلا تحرمني جوارهُ ، ولا تفرّق بيني وبينهُ ، فإنكَ إن فعلتَ أشقيتني وبرحتَ بي ، وملأتَ حياتي همّاً وكمداً ، وأنتَ أجلُّ من أن ترضى لنفسكَ بأن تبنيَ سعادتكَ وهناءكَ على شقاءِ امرأةٍ مسكينةٍ مثلي .

را رنگ بدلا

دونوں یکساں ہیں۔ اور میں کچھ تمنا رکھتی ہوں اللہ سے اور آپ سے آرزو و استدعا کرتی ہوں کہ میں ارمان کو اپنے قریب دیکھوں کہ میرا شریک حیات ہو اور سختیوں میں اس سے مدد طلب کروں۔ حتیٰ کہ اللہ نے جو کچھ میرے بارے میں فیصلہ کرنا ہے کردے اگر ابھی میری زندگی باقی ہے تو میں آپکی تعریف اور شکر میں وقت گزار دونگی اور ہر طرح سے آپ سے مخلص رہوں گی۔ اگر ایسا نہیں ہے تو آخری وقت میں میرے یہ الفاظ ہوں گے کہ اللہ سے زاری کروں گی آپ کے لئے دعا کروں گی کہ اللہ تعالےٰ آپکے مال و جان و اولاد کو محفوظ و ماموں رکھے۔ حال و مستقبل میں اپنا پردہ دراز آپ پر سایہ فگن رکھے۔

پھر گھٹنوں کے بل اسکے سامنے بیٹھ گئی اور دامن پکڑ لیا اس وقت عاجز ہو گئی کہ آنسوؤں کو روک سکی جن کی اب میں مالک تھی۔ تو میں روتے ہوئے کہنے لگی۔

مجھ پر رحم کرآقا میں ایک مسکین لاچار عورت ہوں۔ میری پہلی زندگی میں کچھ ایسی فرصت در پیش تھی جسکی وجہ سے میں نے اس گڑھے کے کنارے کھڑے ہونے کیلئے گوارا کیا۔ جہاں مجبور عورتیں کھڑی ہوتی ہیں۔ تو اس گڑھے میں ناخوشی سے گر گئی۔ تو پھر میں نے تقدیر پہ بھروسہ کیا مگر صبر نہ کر سکی۔ اور میں دوراہوں کے درمیان ہو گئی۔ نہ تو میں ایک شریف عورت رہ گئی کہ شریف عورتوں کی طرح محفوظ رہ سکوں نہ مردوں کی طرح مردہ دل والی ہوں۔ کہ بازاری عورتوں کی طرح اس کو خوش نصیبی سمجھوں۔ میں نے تو صرف آپکے بیٹے کو ایک شخص پایا ہے جس نے مجھے دل سے چاہا اور میری محبت کی خواہش کی۔ جس پر عام لوگوں نے بخل کیا۔ میں اس کی محبت میں اس قدر منہمک ہوئی کہ میں اپنی بدبختی کو بھول گئی اور مجھے زندگی سے لگاؤ پیدا ہو گیا۔ جبکہ میں دل سے تنگ ہو چکی تھی۔ قریب تھا کہ میں اس سے چھٹکارا حاصل کر لیتی لہٰذا آپ مجھے اس سے محروم نہ کریں۔ اگر آپ نے ایسا کیا تو میری بدنصیبی ہو گی اور غموں کا مجھ پر دروازہ کھل جائے گا۔ اور میری زندگی کو غم و الم سے بھر دیں گے۔ آپ کی ذات اس سے برتر ہے کہ آپ اس سے خوش ہوں کہ اپنی سعادت ایک مسکین عورت کے غموں میں سمجھیں۔

مَاذَا يَكُونُ مَصِيرِي غَداً إِذَا أَصْبَحْتُ وَحِيدَةً مُنْقَطِعَةً فِي هٰذَا الْعَالَمِ لَا صَدِيقَ لِي ، وَلَا مُعِينَ ؟ أَأَعُودُ إِلَى حَيَاتِيَ الَّتِي أَبْغَضُهَا وَأَخْشَاهَا فَأَعُودُ إِلَى جَرَائِمِي وَآثَامِي ؟ أَمْ أَقْتُلُ نَفْسِي بِيَدِي فِرَاراً مِنْ شَقَاءِ الدُّنْيَا وَبَلَائِهَا فَأَخْتِمُ حَيَاتِي بِأَقْبَحِ مَا خَتَمَ امْرُؤٌ بِهِ حَيَاتَهُ ؟ لَا أَسْتَطِيعُ وَاحِدَةً مِنْ هَاتَيْنِ ، فَأَمُدُّ إِلَيَّ يَدَكَ الْبَيْضَاءَ وَأَنْقِذْنِي مِنْ هٰذِهِ الْهُوَّةِ الْعَمِيقَةِ الَّتِي لَا يَسْتَطِيعُ أَحَدٌ أَنْ يُنْقِذَنِي مِنْهَا سِوَاكَ .

أَنَا أَعْلَمُ أَنَّكَ فِي حَاجَةٍ إِلَى وَلَدِكَ ، وَأَنَّكَ أَوْلَى بِهِ مِنْ كُلِّ مَخْلُوقٍ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ ، وَلٰكِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ شَفُوقٌ رَحِيمٌ لَا تَأْبَى أَنْ تَتَصَدَّقَ عَلَى امْرَأَةٍ مَرِيضَةٍ بَائِسَةٍ مِثْلِي بِسَاعَاتٍ مِنَ السَّعَادَةِ تَتَعَلَّلُ بِهَا فِي مَرَضِهَا الَّذِي تُكَابِدُهُ حَتَّى يُوَافِيَهَا أَجَلُهَا ؛ لَا أَسْأَلُكَ يَا سَيِّدِي مَالاً ، وَلَا نَسَباً ، وَلَا عَرَضاً مِنْ أَعْرَاضِ الْحَيَاةِ ؛ بَلْ أَسْأَلُكَ أَنْ تَأْذَنَ لِأَرْمَانَ بِالْبَقَاءِ مَعِي فَإِنَّ بَقَاءَهُ بَقَاءُ حَيَاتِي وَسَعَادَتِي . فَتَصَدَّقْ بِهِمَا عَلَيَّ إِنَّكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ .

وَهُنَا شَعَرْتُ كَأَنَّهُ يَتَحَرَّكُ فِي كُرْسِيِّهِ فَخَفَقَ قَلْبِي خَفَقَاناً شَدِيداً ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَنَظَرَ إِلَيَّ نَظْرَةً أَهْدَأَ نَاراً وَأَقْصَرَ شُعَاعاً مِنْ نَظْرَتِهِ الْأُولَى وَقَالَ : وَمِنْ أَيْنَ تَعِيشَانِ ؟ .

قُلْتُ : عِنْدِي بَقِيَّةٌ مِنْ جَوَاهِرِي وَحِلَايَ سَأَبِيعُهَا وَأَعِيشُ بِثَمَنِهَا مَعَهُ فِي زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَا بَارِيسَ عَيْشَ الْفُقَرَاءِ الْمُقِلِّينَ ، لَا يَرَانَا أَحَدٌ ، وَلَا يَشْعُرُ بِوُجُودِنَا شَاعِرٌ ، وَحَسْبُنَا الْحُبُّ سَعَادَةً نَغْنَى بِهَا عَنْ كُلِّ سَعَادَةٍ فِي هٰذَا الْعَالَمِ وَهَنَاءِهِ .

قَالَ : ذٰلِكَ هُوَ الشَّقَاءُ بِعَيْنِهِ ، فَإِنَّ الْحُبَّ نَبَاتٌ ظِلِّيٌّ تَقْتُلُهُ شَمْسُ الشَّقَاءِ الْحَارَّةِ ، وَكُلُّ سَعَادَةٍ فِي الْعَالَمِ غَيْرُ مُسْتَمَدَّةٍ مِنْ سَعَادَةِ الْمَالِ أَوْ لَاجِئَةٍ إِلَى ظِلَالِهِ فَهِيَ كَاذِبَةٌ لَا وُجُودَ لَهَا إِلَّا فِي سَوَانِحِ الْخَيَالِ .

کل میرا حال اس دُنیا میں کیا ہوگا۔ جب میں تنہا اکیلی رہ گئی۔ کوئی یار و مددگار میرا نہیں ہوگا۔ میں اسی کی طرف جاؤں جس کو پسند نہیں کرتی۔ اور جس سے خوف کھاتی ہوں اور گناہوں کی زندگی میں واپس چلی جاؤں یا گناہوں سے بچنے کے لئے خودکشی کر لوں اور اپنی زندگی کو بدترین طریقہ سے ختم کروں۔ ان دو کے سوا کوئی تیسرا راستہ نہیں تو آپ میری طرف اپنا سنہری ہاتھ بڑھائیں اور مجھے گہرے گڑھے سے نجات دلائیں۔ جس سے مجھے آپ کے سوا کوئی نہیں نکال سکتا۔ میں جانتی ہوں کہ آپ کو اپنے لڑکے کی خواہش ہے اس زمین پر آپکا اس پر سب سے زیادہ حق ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ رحیم و شفیق ہیں۔ ایک مصیبت سے دوچار ہونے والی لڑکی سے سعادت کی گھڑیوں کے ساتھ بخل نہیں کریں گے۔ کہ مرتے دم تک وہ اپنی حالتِ علالت میں سکون حاصل کر سکے آقا۔ میں مال دولت کی آپ سے خواہش نہیں کرتی۔ بلکہ یہی آرزو ہے کہ آپ ارمان کو میرے قریب رہنے دیں۔ کیونکہ اسکی موجودگی میں میری زندگی کی سعادت مضمر ہے۔ آپ یہ دونوں چیزیں صدقہ کر دیں کیونکہ آپ بڑے محسن ہیں۔

اب مجھے ایسے معلوم ہوا کہ وہ کرسی پر جنبش کر رہا ہے جسکو دیکھ کر میری دل کی دھڑکن تیز ہو گئی۔ پھر اس نے نگاہ اٹھا کر میری طرف دیکھا۔ اب اسکی نگاہ میں چمک و آگ قدرے کم تھی۔ تو بولا تم دونوں کیسے زندگی گزارو گے؟ میں نے کہا۔ میرے بچے ہوئے زیورات اور جواہرات انکو فروخت کر دونگی اور اس کے ساتھ پیرس کے کسی کونہ میں پوشیدہ ہو کر زندگی گزار دونگی۔ کہ نہ ہم پر کسی کی نگاہ پڑے اور نہ ہی ہماری نگاہ کسی کے ساتھ ٹکرائے۔ ہماری خوش نصیبی کو ہماری محبت ہی کافی ہوگی؟ وہ بولا۔ یہ بالکل بدبختی ہے کیونکہ محبت گھاس کی مانند ہے جسے سایہ کی ضرورت ہے۔ جسے شقاوت کا سورج جلا ڈالتا ہے۔ اور وہ ہر سعادت جو سعادت مالی سے حاصل نہ کی جائے یا اس کے سایوں سے تعلق نہ رکھے وہ جھوٹی ہوتی ہے اس کا عالمِ خیال کے سوا کہیں بھی وجود نہیں ہوتا۔

أنتما اليوم سعيدان لأن في يدكما مالا تعيشان به ، ولأنكما تسكنان هذا المنزل البديع ، فوق هذه الهضبة العالية ، بجانب هذه البحيرة الجميلة ، فإذا خلت يدكما من المال ، وحرمتما هذا النعيم الذي تنعمان به شقيتما وشغلكما شأن نفسيكما عن شأن الحب ولذائذه ، وسرى إلى نفسيكما الضجر والملل ، وربما امتدت تلك السآمة بينكما إلى أبعد غايتها .

إن للحب فنونا من الجنون ، وأقبح فنونه أن يعتقد المتحابان أن حبهما دائم لا تغيره حوادث الأيام ، ولا تنال منه الصروف والغير ، ولو عقلا لعلما أن الحب لون من ألوان النفس ، وعرض من أعراضها الطائرة ، تأتي به شهوة وتذهب به أخرى ، ولا يذهب به المثل مثل الفاقة إذا اشتدت واستحكمت حلقاتها فإن النفس تطالب حياتها وبقاءها . قبل أن تطلب لذائذها وشهواتها ا .

أنا أعلم من شأن ولدي يا سيدتي ما لا تعلمين ، وأعلم أنه لا يستطيع أن يعيش هذه العيشة النكداء التي تظنين ، وهو فتى فقير لا يملك من الدنيا إلا قطعة صغيرة من الأرض ورثها عن أمه لا تغني عنه ولا عنك شيئاً ، وما أنا بذي ثروة طائلة أستطيع أن أحفظ له بها زمناً طويلا هذا العيش السعيد الرغد الذي يعيشه اليوم في باريس ، فلم يبق بين يديه إلا أن يعيش بمالك ، وهو ما لا أرضاه له ولا يرضاه لنفسه ، واسمحي لي يا سيدتي أن أقول لك : إن جميع مصائب الدنيا وأرزائها أهون علي وعليه أن يقول الناس إن خليلة أرمان دوفال قد باعت جواهرها وحلاها التي أهداها إليها عشاقها الماضون لتنفق ثمنها عليه .

سامحيني يا بنيتي ، واغتفري لي حدتي وخشونتي ، فإن شديداً

اِغصہ ، گزارہ تنگ ہونا

آج تم دونوں خوش بخت ہو کیونکہ دونوں کے پاس مال ہے جس سے تم دونوں عیش وعشرت کرتے ہو۔ اس لئے بھی تم دونوں اس شاندار گھر میں اونچے ٹیلے پر اس خوبصورت تالاب کے کنارے رہ رہے ہو مگر جب تمہارے پاس یہ مال نہ ہوگا۔ تو اس آرام سے ہاتھ دھو بیٹھو گے جس کام ہو رہے ہیں۔ تو پھر تم بدنصیب ہو جاؤ گے۔ اور محبت کی لذتوں کو بھول کر اپنی اپنی فکر میں لگ جاؤ گے۔ بالآخر تنگ دل ہو جاؤ گے۔ یہ تنگ دلی تمہاری انتہا کو پہنچ جائے۔ محبت ایک جنون ہے اس سے ایک بڑی قسم یہ ہے کہ دونوں محب محبت کو دائمی سمجھیں جس کو زمانے کی سختیاں نہیں بدل سکتیں۔ اور حوادث زمانہ اس تک نہیں پہنچ سکتے اگر دونوں ذی شعور ہیں تو اچھی طرح سمجھ لیں کہ نفس کا یہ ایک زنگ ہے۔ اسکے رنگ ہائے بریدہ سے ہے۔ جسے شہوت لاتی ہے۔ اور پھر غائب ہو جاتی ہے۔ خصوصاً تنگ دستی محبت کو زائل کر دیتی ہے۔ جبکہ وہ سخت ہو جائے اور اس کے حلقے تنگ ومضبوط ہو جائیں۔ کیونکہ اپنی بقا اور زندگی چاہتا ہے۔ اس سے پہلے کہ وہ اپنی لذتوں کا خواہشمند ہو۔

محترمہ! میں اپنے لڑکے کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ آپ کو معلوم نہیں۔ میں جانتا ہوں کہ وہ گناہوں سے آلودہ زندگی نہیں گزارنا پسند کرتا۔ جس کا آپ کو خیال ہے کہ وہ تنگدستی کی زندگی نہیں گزار سکتا۔ اسکو صرف تھوڑی سی زمین ماں کی طرف سے میراث بھی ہے جس کا وہ مالک ہے۔ جو تم دونوں کے لئے ناکافی ہے۔ میں بہت مال دار غنی شخص نہیں ہوں۔ کہ مدت طویل تک کام چلا سکوں اور پیرس میں جو زندگی گزار رہا ہے عرصہ دراز تک اس کے اخراجات کو برداشت کر سکوں۔ بس اس کے سامنے ایک ہی راستہ ہے کہ وہ اپنی پونجی اور اپنے مال پر انحصار کرے یہ ایسی بات ہے جسکو ہم میں کوئی ایک بھی پسند نہیں کرتا مجھے معاف کیجئے تاکہ یہ کہہ سکوں کہ دنیا کی مصیبتیں ہمارے لئے بالکل آسان نہیں۔ میں اس سے ڈرتا ہوں کہ لوگ یہ کہیں کہ ارمان دوفل نے اپنی محبوبہ کے تمام زیورات وجواہرات فروخت کر دیئے جو اسکے پہلے عاشقوں نے دیئے تھے تاکہ انہیں اپنی زندگی پر خرچ کرے۔ بیٹی مجھے معاف کرنا اور میری سختی سے درگزر کرنا۔

حدّاً على والدٍ شيخٍ مثلي أن يرى ولده الذي وضع فيه كلّ آمال بيته يهوي أمام عينيه في هذه الهوّة السحيقة التي لا قرار لها دون أن يطير قلبه خوفاً وهلعاً .

أنّه منذ عرفك نسيني ونسي أخته ، فلا يذكرني ولا يذكرها ، وقد مرضت منذ شهور مرضاً مشرفاً فكتبت إليه أسألهُ ليعودني فلم يفعل ، ولم يردّ عليّ كتابي ، أي أنّي كنت على وشك أن أموت ولا أراه ، ولو تمّ ذلك لذهبت إلى قبري بحسرة لم يحمل مثلها في صدره راحلٌ عن الدنيا من قبلي .

أنتِ صادقةٌ يا سيّدتي في قولك إنّه لم ينفق عليك جميع ما كان بيده من المال لأنّي علمت بالأمس أنّه قامر منذ عهد قريب ، وخسر في مقامرته كثيراً ، كما علمت أنّك لا تعلمين شيئاً من ذلك فما يؤمنني إن أنا تركته في هذا البلد ألّا يستمرّ في هذه الغواية الجديدة التي خطا الخطوات الأولى في طريقها ولا يخسر في بعض مواقفه خسارةً عظمى لا أجد لي بدّاً من أن آخذ بيده فيها ، فأقدّم إليه ذخر شيخوختي ، ومهر ابنتي فنهلك نحن الثلاثة في يوم واحد ؟

من أين لك يا بنيّتي أنّه إن طال عهده بك لا يملّك ، ولا تمتدّ عينه إلى امرأة سواك ، فتكون فجيعتك فيه غداً شرّاً من فجيعتك فيه اليوم ؟ ومن أين له أنّك لا تضيقين ذرعاً يوماً من الأيام بعيشة الوحشة والوحدة فتحنّين إلى حياتك الأولى حياة الأنس والاجتماع ، والضوضاء واللجب ، وهو فتًى غيورٌ مستطارٌ ! فربّما أنفت نفسه أن يزاحمه فيك مزاحمٌ ، وربّما امتدّت يده بشرّ إلى ذلك الذي يزاحمه ، فتنازلا ، فأصابته من يد منازله ضربةٌ تقضي على حياته وتفجعني فيه ؟

ا شرط لگانے والا ۲ شور وغوغا

کہ ایک بڑھے باپ کیلئے یہ بہت مشکل ہے کہ اپنے ایسے بیٹے کو جس پر سب گھر والوں کی نظریں
ہیں ایک ایسے ناکارہ گڑھے میں سامنے گرنے دے۔ اور جس کی تلی نہیں اور جس کا
دل خوف وغم سے ہوا نہ ہو؟ جب سے تیرے ساتھ اسکی ملاقات ہوئی ہے وہ اپنی بہن
کو بھی بھول گیا ہے۔ نہ اسے اور نہ مجھے یاد کرتا ہے۔ کیونکہ کچھ عرصہ ہوا وہ ایک موذی
مرض میں مبتلا ہوئی تو اس نے اسکو اس عبارت کی چٹھی لکھی کہ میرے پاس آؤ۔ مگر اس
نے نہ خط کا جواب دیا اور نہ خود آیا۔ مطلب یہ ہے کہ اس دنیا سے ایسے دیکھے بغیر
رخصت ہو جاؤں۔ اگر ایسا ہو جاتا تو میں ایسی حسرت لے کر مرتا کہ میرے سے پہلے کوئی
مرنے والا ایسی حسرت لے کر نہ مرا ہو۔

محترم! آپ اپنی بات میں سچی ہیں۔ تمام رقم اس سے جو اس کے پاس تھی۔ مجھ پر
خرچ نہیں کی، بلکہ اس نے وہ رقم جوا کھیلنے میں ضائع کر دی ہے۔ وہ بہت رقم ہارتا رہا۔
جو کچھ معلوم ہوا کہ آپ کو اسکی خبر ہی نہیں۔ تو میں کیسے بیخوف ہو سکتا ہوں۔ اور میں اسکو
یہیں رہنے کی اجازت دے دوں تو وہ اپنی اس نئی گمراہی سے منہ نہیں موڑے گا۔
بلکہ قائم رہیگا جس پر وہ پہلے قدم رکھ چکا ہے ورنہ وہ بھاری نقصان اٹھائے گا اور میرے
لئے ضروری ہو جائے گا کہ اس کا ہاتھ پکڑوں اور اسکو اپنی بڑھاپے کی پونجی پیش کر دوں۔
اور اپنی بیوی کا مہر بھی گنوا دوں۔ تو ایک دن ہم تینوں مر جائیں گے؟ تو بیٹی کون اس بات
کا ضامن ہے کہ اگر وہ تیرے پاس زیادہ عرصہ رہا تو تیرے سے بد دل نہیں ہو گا۔ اور تیرے
سوا کسی اور عورت کو نہیں چاہے گا ضامن ہے کہ کسی دن وحدت وخوف کی زندگی
سے دوچار نہیں ہو گی۔ اور اپنی گزری ہوئی زندگی کی طرف راغب نہیں ہو گی جو انسیت
اجتماع شور وشغب کی زندگی ہے۔ وہ ایک سبک سرغیرت مند انسان ہے تو ہو
سکتا ہے کہ اس کا دل پسند نہ کرے اور مزاحمہ ہو۔ ہو سکتا ہے اس کا ہاتھ مزاحمت کرنیوالے
کی طرف بڑھے اور وہ ڈول پر اتر آئیں تو اسے مقابل کی طرف سے ایسی ضرب
لگے۔ جو اس کی زندگی کا خاتمہ کر دے اور مجھے دکھ دے۔

كَيْفَ يَكُونُ مَوْقِفُكِ يَا سَيِّدَتِي غَداً إِنْ نَفَذَ فِيهِ هٰذَا السَّهْمُ مِنَ الْقَضَاءِ أَمَامَ هٰذَا الأَبِ الثَّاكِلِ الْمِسْكِينِ إِذَا جَاءَكِ يَسْأَلُكِ عَنْ دَمِ وَلَدِهِ؟ وَكَيْفَ تَكُونُ آلامُ نَفْسِكِ وَلَوَاعِجُهَا أَمَامَ مَشْهَدِ بُكَائِهِ وَتَفَجُّعِهِ؟

ثُمَّ ارْتَعَشَ ارْتِعَاشاً شَدِيداً ، وَظَلَّ نَظَرُهُ حَائِراً مُضْطَرِباً كَأَنَّمَا يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَرَى أَمَامَ عَيْنَيْهِ ذٰلِكَ الْمَنْظَرَ الَّذِي يَتَحَدَّثُ عَنْهُ ، ثُمَّ سَكَنَ قَلِيلاً وَنَظَرَ إِلَيَّ نَظْرَةً هَادِئَةً مَمْلُوءَةً عَطْفاً وَحَنَاناً وَأَنْشَأَ يَقُولُ :

مَرْغَرِيتُ ؟ أَنْتِ أَعْظَمُ فِي عَيْنِي مِمَّا كُنْتُ أَظُنُّ ، وَأَكْرَمُ نَفْساً مِنْ أُولٰئِكَ النِّسَاءِ اللَّوَاتِي يَزْعُمْنَ أَنَّكِ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ ، وَقَدْ وَجَدْتُ فِيكِ مِنْ فَضَائِلِ النَّفْسِ وَمَزَايَاهَا مَا لَمْ أَجِدْهُ إِلَّا قَلِيلاً فِي أَفْذَاذِ الرِّجَالِ ، وَأَقَلَّ مِنَ الْقَلِيلِ فِي فُضْلَيَاتِ النِّسَاءِ ، وَلَوْ قُسِّمَ الشَّرَفُ بَيْنَ النَّاسِ عَلَى مِقْدَارِ فَضَائِلِهِمْ وَصِفَاتِهِمْ لَكَانَ نَصِيبُكِ مِنْهُ أَوْفَرَ الأَنْصِبَةِ وَأَوْفَاهَا .

لَا أَنْسَى لَكِ يَا مَرْغَرِيتُ مَا دُمْتُ حَيّاً كِتْمَانَكِ أَمْرَ الْكِتَابِ الَّذِي أَرْسَلْتُهُ إِلَيْكِ وَاحْتِفَاظَكِ بِسِرِّهِ فِي سَاعَةٍ تَنْفَرِجُ فِيهَا الصُّدُورُ عَنْ مَكْنُونَاتِهَا ، وَلَا سُكُوتَكِ وَإِغْضَاءَكِ وَأَنْتِ فِي مَنْزِلِكِ ، وَمَوْضِعِ أَمْرِكِ وَنَهْيِكِ ، أَمَامَ حِدَّتِي وَخُشُونَتِي وَجُنُونِ غَضَبِي ، وَلَا بَذْلَكِ مَا بَذَلْتِ مِنْ ذَاتِ نَفْسِكِ وَذَاتِ يَدِكِ لِوَلَدِي — مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُ — وَفَاءً لَهُ وَإِبْقَاءً عَلَى عِزَّةِ نَفْسِهِ وَكَرَامَتِهَا .

لَقَدْ كَانَتْ ضَحِيَّتُكِ الَّتِي قَدَّمْتِهَا لِوَلَدِي بِالأَمْسِ عَظِيمَةً جِدّاً ، وَالْيَوْمَ جِئْتُكِ أَطْلُبُ إِلَيْكِ أَنْ تُقَدِّمِي ضَحِيَّةً أَعْظَمَ مِنْهَا لِابْنَتِي . وَلَا مُعْتَمَدَ لِي أَعْتَمِدُ عَلَيْهِ فِي تَلْبِيَةِ رَجَائِي عِنْدَكِ إِلَّا شَرَفَ نَفْسِكِ وَفَضِيلَتَهَا .

محترمہ۔ اُس کے دکھی باپ کے سامنے تیرا کیا عذر ہوگا۔ اگر تیرا قضا اس کے پار ہوگیا۔ جبکہ وہ اپنے بیٹے کے بارے میں آپ سے جواب طلب کرے گا۔ اور خود آپ کے آلام کا کیا حال ہوگا۔ جب وہ آپ کے سامنے آہ و بکا کرے گا۔

پھر وہ پوری طرح کانپ گیا۔ اس کی نگاہ پریشان ہوگئی گویا وہ منظر دیکھ رہا ہے جس کے بارے بات چیت کر رہا ہے۔ پھر کچھ طبیعت میں چین آیا۔ اور میری طرف پُرسکون نظروں سے دیکھا۔ جن میں شفقت و پیار دکھائی دے رہا تھا۔ پھر بولا۔ مارگریٹ تو میری نگاہوں میں میرے خیالات سے بہت بلند ہے اور ان عورتوں سے عظیم ہے جو کہتی ہیں کہ تو ذہین جیسی ہے۔ میں نے تیرے اندر فضائل پائے ہیں۔ جو کم لوگوں کو نصیب ہوتے ہیں۔ اور عظیم عورتوں میں تو بہت ہی کم۔ اگر شرافت کی تقسیم فضائل وصفات کی بنیاد پر ہوتی۔ تو تیرا اس میں حصہ سب سے زیادہ ہوتا۔

مارگریٹ۔ وہ خط جو میں نے تجھے لکھا تھا۔ اس کو پوشیدہ رکھنے کا احسان تا حیات یاد رکھوں گا۔ تو نے اس کو ایسی گھڑی میں اسکو مخفی رکھا جبکہ دل کو اپنی باتیں چھپانی مشکل ہو جاتی ہیں۔ اپنے گھر میں خود مختار ہوتے ہوئے بھی تُو نے میری تیزی غضب۔ جنون کے سامنے خاموشی اور سکوت کا مظاہرہ کیا۔ اور مخفی طریقے سے میرے لڑکے پر مال خرچ کیا۔ اسکو معلوم نہ ہونے دیا کہ اسکو عزت نفس وکرامات محفوظ رہے۔ یہ سب کچھ وفاداری کا ثبوت دیتے ہوئے کہا۔

کل جو قربانی تُو نے میرے بیٹے کے لئے دی وہ سب سے بڑی ہے آج اس سے زیادہ اپنی بیٹی کے لئے قربانی کا مطالبہ کرتا ہوں سوائے شرافت نفس وفضیلت کے میری سفارش کرنے والا کوئی نہیں جو میری مدد کرے۔ تاکہ میری اُمید پوری ہو جائے۔

لَقَدْ تَرَكْتُ «سُوسَانَ» وَرَائِي تَتَقَلَّبُ عَلَى فِرَاشِ الْمَرَضِ، وَتُكَابِدُ مِنْهُ فَوْقَ مَا يَحْتَمِلُ جِسْمُهَا النَّاشِئُ الْغَضُّ لِأَنَّ خَطِيبَهَا الَّذِي تُحِبُّهُ حُبّاً جَمّاً قَدْ هَجَرَهَا مُنْذُ شَهْرَيْنِ فَلَا يَزُورُهَا وَلَا تَرَاهُ، وَقَدْ كُنْتُ أَجْهَلُ قَبْلَ الْيَوْمِ سَبَبَ مَرَضِهَا إِلَّا الظَّنَّ وَالتَّقْدِيرَ حَتَّى سَهِرْتُ بِجَانِبِ فِرَاشِهَا لَيْلَةً كَانَتِ الْحُمَّى فِيهَا قَدْ نَالَتْ مِنْهَا مَنَالاً عَظِيماً، وَوَصَلَتْ بِهَا إِلَى دَرَجَةِ الْخَبَلِ وَالْهَذَيَانِ، فَسَمِعْتُهَا تَهْتِفُ بِاسْمِ خَطِيبِهَا مَرَّاتٍ كَثِيرَةً، وَتَبْكِي كُلَّمَا جَرَى ذِكْرُهُ عَلَى لِسَانِهَا كَأَنَّهَا حَاضِرَةٌ مُسْتَفِيقَةٌ، فَعَلِمْتُ مَوْضِعَ دَائِهَا، وَذَهَبْتُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي إِلَى وَالِدِ ذَلِكَ الْخَطِيبِ أَسْأَلُهُ عَمَّا رَابَ وَلَدَهُ مِنْ أَمْرِ ابْنَتِي، وَقَطَعَهُ عَنْ زِيَارَتِهَا، فَذَكَرَ لِي سَبَباً غَرِيباً لَكَ فِيهِ يَا سَيِّدَتِي بَعْضُ الشَّأْنِ، فَإِنْ أَذِنْتِ لِي حَدَّثْتُكِ حَدِيثَهُ.

*

فَخَفَقَ قَلْبِي خَفَقَاناً شَدِيداً، وَأَحْسَسْتُ بِالشَّرِّ يَدْنُو مِنِّي رُوَيْداً رُوَيْداً، إِلَّا أَنَّنِي تَمَاسَكْتُ وَقُلْتُ لَهُ: نَعَمْ آذَنُ لَكَ يَا سَيِّدِي؛ قَالَ: لَقَدْ أَجَابَنِي الرَّجُلُ عَلَى سُؤَالِي بِقَوْلِهِ «إِنَّ أُسْرَتِي أُسْرَةٌ شَرِيفَةٌ لَا تُصَاهِرُ إِلَّا أُسْرَةً شَرِيفَةً مِثْلَهَا مِنْ جَمِيعِ وُجُوهِهَا، وَقَدْ عَرَفْتُ أُسْلُوبَ الْمَعِيشَةِ السَّافِلَةِ الَّتِي يَعِيشُهَا وَلَدُكَ فِي بَارِيسَ، إِنَّهُ يُعَاشِرُ مُنْذُ عَهْدٍ طَوِيلٍ امْرَأَةً مُومِساً مَعْرُوفَةً هُنَاكَ مُعَاشَرَةً تُهْتَكُ وَتُبْتَذَلُ يَشْهَدُهَا النَّاسُ جَمِيعاً، وَلَا أَسْمَحُ لِنَفْسِي أَنْ يَكُونَ مِثْلُ وَلَدِكَ فِي تَبَذُّلِهِ وَاسْتِهْتَارِهِ، وَصِغَرِ نَفْسِهِ وَسَفَالَتِهَا : صِهْراً لِوَلَدِي وَلَا عَاراً عَلَى ابْنَتِي». فَاسْتَقْبَلْتُ خُشُونَتَهُ وَجَفَاءَهُ بِصَبْرٍ وَاحْتِمَالٍ، لِأَنَّ الْخَوْفَ عَلَى ابْنَتِي شَغَلَنِي عَنِ الْغَضَبِ لِنَفْسِي وَقُلْتُ لَهُ: أَوَاثِقٌ أَنْتَ بِمَا تَقُولُ؟ فَأَدْلَى إِلَيَّ بِمَا أَقْنَعَنِي، فَلَمْ أَرَ بُدّاً مِنْ أَنْ أُسَلِّمَ لَهُ بِصَوَابِ مَا فَعَلَ، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَبُتَّ فِي

میں اسکو بستر مرگ پر چھوڑ آیا ہوں۔ جو اپنے نرم و نازک جسم پر پڑی تکالیف کو برداشت کر رہی ہے کیونکہ اس کا منگیتر جو اس کو چاہتا تھا اس سے قطع تعلق کر چکا ہے اور دونوں ایک دوسرے کو نہیں دیکھ سکے میں اسکی بیماری کا سبب معلوم نہ کر سکا۔ صرف خیال و تخمینہ سے کام لیتا تھا۔ حتیٰ کہ میں نے ایک رات اس کے بستر مرگ کے قریب گزاری دیکھا کہ اُسے بخار ہے عجیب کیفیت اس پر طاری ہے جس میں اس نے کئی بار اپنے منگیتر کا نام پکارا۔ پھر اس کا نام لیتی اور رو پڑتی۔ جیسے وہ ہوش میں نہیں ہے تو میں نے اسکی بیماری کا سبب معلوم کر لیا اور دوسرے دن لڑکے کے والد کے پاس پہنچا اور کہا کہ تیرے بیٹے نے میری بیٹی کو کس شک کی وجہ سے نظر انداز کیا اور ملنا چھوڑ دیا ہے۔

تو اس نے اس کی عجیب و غریب وجہ بیان کی جس کا تعلق صرف آپ سے ہے۔ اگر چاہئیں تو بیان کروں۔

میرا دل دھڑکنے لگا اور میں اور اپنے آپ سے اپنے شر کا قریب ہونا محسوس ہونے لگا۔ میں سنبھل گئی۔ اور میں نے کہا ہاں بڑے میاں، آپکو کہنے کی اجازت ہے۔ تو وہ کہنے لگا میرا گھرانہ بڑا شریف ہے اور ایسے لوگوں سے شادی بیاہ کرتے ہیں۔ جو ہمارے ہر طرح سے ہم پلہ ہوں مجھے پتہ چلا کہ آپکا بیٹا پیرس میں گناہ آلود زندگی بسر کر رہا ہے۔ اور کافی عرصے ایک فاحشہ عورت کے ساتھ رہ رہا ہے۔ جو وہاں مشہور ہے۔ وہ نہایت لوفرانہ زندگی گزار رہا ہے جس کو سب جانتے ہیں۔ میں ہرگز پسند نہیں کرتا جس طرح آپکا بیٹا لوفر و کمینہ اور گرا پڑا ہے۔ وہ میری بیٹی اور بیٹے کا عزیز بنے۔ اور ان کے باعث عار و مصیبت بنے۔

میں نے اس سختی اور کڑوی باتوں کا اور بے ادبی کا تحمل مزاجی سے مقابلہ کیا، کیونکہ بیٹی کی طرف سے ڈرتے غصہ کو ختم کر دیا۔ اور میں نے اسکو جواب دیا۔ کیا آپ جو کچھ کہہ رہے ہیں اُس پر آپ کو وثوق ہے۔ تو اُس نے مجھے مسکت جواب دیا اور میں نے اسکی تصویب کی اور اس امر کی درخواست کی

أَمْرِ الْخِطْبَةِ شَيْئاً حَتَّى أُسَافِرَ إِلَى بَارِيس وَأَعُودَ مِنْهَا .

ذٰلِكَ مَا حَمَلَنِي عَلَى الْمَجِيءِ إِلَى بَارِيس . وَهٰذِهِ هِيَ قِصَّتِي الَّتِي جِئْتُ أَعْرِضُهَا عَلَيْكِ ، وَأَنْتَظِرُ حُكْمَكِ فِيهَا ، وَقَدْ كَتَمْتُهَا عَنِ النَّاسِ جَمِيعاً حَتَّى عَنْ وَلَدِي أَرْمَانَ ، فَانْظُرِي مَاذَا تَأْمُرِينَ ؟

وَهُنَا أَطْرَقَ بِرَأْسِهِ طَوِيلاً ، ثُمَّ رَفَعَهَا ، فَإِذَا عَبْرَةٌ تَتَرَقْرَقُ فِي عَيْنَيْهِ ، وَإِذَا هُوَ يُحَاوِلُ الْكَلَامَ فَلَا يَسْتَطِيعُهُ ، فَرَحِمْتُهُ مِمَّا بِهِ ، وَأَعْظَمْتُ مُصَابَهُ حَتَّى نَسِيتُ مُصَابِي بِجَانِبِهِ ، وَسَادَ السُّكُونُ بَيْنَنَا سَاعَةً لَا يَقُولُ لِي شَيْئاً ، وَلَا أَدْرِي مَاذَا أَقُولُ لَهُ : حَتَّى هَدَأَ ثَائِرُهُ قَلِيلاً فَمَدَّ يَدَهُ إِلَى يَدِي فَأَخَذَهَا بَيْنَ ذِرَاعَيْهِ ، وَعَادَ إِلَى حَدِيثِهِ يَقُولُ :

مُرْغَرِيتُ : إِنَّ حَيَاةَ ابْنَتِي بَيْنَ يَدَيْكِ ، فَامْنَحِينِي إِيَّاهَا تَتَّخِذِي عِنْدِي يَداً لَا أَنْسَاهَا لَكِ حَتَّى الْمَوْتِ .

إِنَّنِي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرَاهَا تَمُوتُ بَيْنَ يَدَيَّ . وَلَوْ تَمَّ ذٰلِكَ لَمِتُّ عَلَى أَثَرِهَا حُزْناً وَكَمَداً ، وَضَمَّنَا فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ قَبْرٌ وَاحِدٌ ؛ لَقَدْ رَأَيْتُ مَصْرَعَ أُمِّهَا مُنْذُ خَمْسِ سِنِينَ ، وَلَا يَزَالُ أَثَرُهُ بَاقِياً فِي نَفْسِي حَتَّى الْيَوْمِ ، وَلَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرَى هٰذَا الْمَشْهَدَ مَرَّةً أُخْرَى فِي ابْنَتِهَا وَصُورَتِهَا الْبَاقِيَةِ عِنْدِي مِنْ بَعْدِهَا .

إِنَّنِي أُحِبُّهَا حُبّاً جَمّاً ، وَلَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرَاهَا فِي سَاعَةٍ مِنْ سَاعَاتِهَا حَزِينَةً أَوْ مُكْتَئِبَةً ، فَكَيْفَ أَنْ أَرَاهَا تُعَالِجُ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ !

إِنَّكِ لَا تَعْرِفِينَهَا يَا مُرْغَرِيتُ ، وَأَعْتَقِدُ أَنَّكِ لَوْ رَأَيْتِهَا لَأَحْبَبْتِهَا كَمَا أُحِبُّهَا وَلَرَحِمْتِهَا كَمَا أَرْحَمُهَا ، وَلَفَدَيْتِهَا بِمَا تَسْتَطِيعِينَ رَأْفَةً بِهَا وَإِشْفَاقاً عَلَيْهَا .

کہ اس بارے میں کوئی فیصلہ نہ کرے جب تک میں پیرس سے ہو کر واپس نہ آجاؤں۔ اس لئے میں اس شہر میں آیا ہوں۔ یہ سب معاملہ ہے جو میں نے آپ کو سنایا ہے اور فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ میں نے ان باتوں کو تمام لوگوں سے مخفی رکھا ہے حتیٰ کہ اپنے بیٹے ارمان سے بھی۔ تو آپ بتائیں کہ آپ کی کیا مرضی ہے۔

اتنا اس نے کہہ کر سر کو جھکا لیا۔ کچھ دیر بعد سر اٹھا تو اسکی آنکھوں میں آنسوؤں کو ٹپکتا ہوا دیکھا۔ وہ باتیں کرنے کا ارادہ کر رہا تھا مگر بول نہ سکا۔ مجھے اسکی حالت پر رحم آیا اور اسکی مصیبت کو اپنی مصیبت پر ترجیح دینے لگی۔ ایک گھڑی ہم دونوں بالکل خاموش رہے کہ کوئی بھی نہ بولا۔ میں سوچ رہی تھی کہ کیا جواب دوں۔ حتیٰ کہ اس کا جوش ختم ہو گیا اور میری طرف بڑھا اور اپنے بازوؤں میں لے کر کہنے لگا۔

مارگریٹ۔ میری بیٹی کی خوشی زندگی تیرے ہاتھوں میں ہے تو اسکی زندگی کا عطیہ مجھے بخش دے میں تیرے اس احسان کو کبھی مرتے دم تک فراموش نہیں کروں گا۔

میں اسکے سامنے مرتا نہیں دیکھ سکتا۔ اگر ایسا ہوتا تو میری موت پہلے ہو جاتی اور دونوں کا ایک ہی دن مدفن ہوتا۔ پانچ سال قبل میں اسکی ماں کی موت سے دل برداشتہ ہوا تھا جس کا اثر ابتک میرے دل سے زائل نہیں ہوا میں اسکی شبیہہ نہیں دیکھ سکتا جو میرے پاس ہے اس کے بعد۔

وہ مجھے بہت پیاری ہے میں اس کے غم کو برداشت نہیں کر سکتا۔ تو اسکو دم توڑتے ہوئے کیسے دیکھ سکوں گا۔

مارگریٹ۔ تجھے معلوم نہیں اگر تو اس کو ایک بار دیکھ لیتی تو تو اسکی محبت میں ضرور گرفتار ہو جاتی۔

جس طرح میں رحم کرتا ہوں۔ تو بھی میری طرح اس پر رحم کرتے ہوئے قربانی دینے کے لئے تیار ہو جاؤ

إِنَّهَا جَمِيلَةٌ جِدّاً ، وَبَيْضَاءُ مِثْلُ الكَوْكَبِ ، وَطَاهِرَةٌ طَهَارَةَ المَلَكِ ، وَغَرِيرَةٌ غَرَارَةَ الطِّفْلِ ، فَاسْمَحِي لِهٰذِهِ الحَيَاةِ الغَضَّةِ الزَّاهِرَةِ بِالبَقَاءِ وَالسَّعَادَةِ فَإِنَّهَا لَا تَسْتَحِقُّ الشَّقَاءَ .

إِنَّهَا اليَوْمَ تَعِيشُ بِالأَمَلِ الَّذِي أَوْدَعْتُهُ قَلْبَهَا يَوْمَ سَفَرِي ، فَإِنْ عُدْتُ إِلَيْهَا بِالخَيْبَةِ عُدْتُ إِلَيْهَا بِاليَأْسِ القَاتِلِ ، وَالقَضَاءِ النَّازِلِ .

إِنَّكِ تُحِبِّينَ أَرْمَانَ يَا مَرْغَرِيتُ ، وَقَدْ أَصْبَحْتُ أَعْتَقِدُ أَنَّكِ مُخْلِصَةٌ فِي حُبِّهِ إِخْلَاصاً عَظِيماً ، فَاصْنَعِي مَا يَصْنَعُ المُحِبُّونَ المُخْلِصُونَ ، وَضَحِّي حُبَّكِ مِنْ أَجْلِهِ ، وَمِنْ أَجْلِ مُسْتَقْبَلِهِ ، فَإِلَّا تَفْعَلِي ذٰلِكَ مِنْ أَجْلِهِ ، فَافْعَلِيهِ مِنْ أَجْلِي .

لَقَدْ قُلْتِ لِي إِنَّهُ الرَّجُلُ الوَحِيدُ الَّذِي أَحَبَّكِ لِنَفْسِكِ أَكْثَرَ مِمَّا أَحَبَّكِ لِنَفْسِهِ . فَبَادِلِيهِ هٰذَا الحُبَّ ، بَلْ كُونِي خَيْراً مِنْهُ فِيهِ ، وَلْيَكُنْ عَزَاؤُكِ عَمَّا تُلَاقِينَهُ بَعْدَ فِرَاقِهِ مِنْ حُزْنٍ وَأَلَمٍ أَنَّهُ قَدْ أَصْبَحَ سَعِيداً مِنْ بَعْدِكِ ، وَأَنَّكِ قَدْ أَنْقَذْتِ مِنْ يَدِ المَوْتِ فَتَاةً مِسْكِينَةً ، وَمِنْ يَدِ الشَّقَاءِ شَيْخاً حَزِيناً . وَهُنَا اخْتَنَقَ صَوْتُهُ بِالبُكَاءِ فَهَبَطَ عَلَى كُرْسِيِّهِ بَيْنَ يَدَيَّ ، وَقَالَ بِنَغْمَةِ المُشْرِفِ المُحْتَضِرِ :

ارْحَمِينِي يَا مَرْغَرِيتُ ، وَاشْفِقِي عَلَى ضَعْفِي وَشَيْخُوخَتِي ، وَتَصَدَّقِي عَلَيَّ بِمُسْتَقْبَلِ وَلَدِي ، وَحَيَاةِ ابْنَتِي ؛

ثُمَّ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَقُولَ بَعْدَ ذٰلِكَ شَيْئاً ، فَأَلْقَى رَأْسَهُ عَلَى كُرْسِيِّهِ الَّذِي كَانَ جَالِساً عَلَيْهِ وَانْفَجَرَ بَاكِياً .

• • •

آهٍ لَوْ رَأَيْتَنِي يَا أَرْمَانُ فِي مَوْقِفِي هٰذَا وَرَأَيْتَ لَوْعَتِي وَتَفَجُّعِي

وہ بڑی خوبصورت ہے۔ ستارے کی طرح سفید۔ پاکیزہ مانند فرشتہ کی بچہ کی طرح بھولی تو اس کی طرح بھولی تو اس کی نرم و نازک زندگی پر مہربانی کر۔ کیونکہ وہ سختی کی مستحق نہیں ہے

آج وہ اسی آس سے زندہ ہے جو سفر کے دن اس کے دل میں ودلیعت رکھ آیا تھا۔ اگر میں ناکام لوٹا تو اس کے لئے یاس قاتل اور تقضائے عاجل لے کر جاؤں گا۔

مارگریٹ۔ تو ارمان کو پسند کرتی ہے۔ اب مجھے یہ معلوم ہو گیا ہے تو اس کو بہت خلوص عطا کرتی ہے جیسے مخلص دوست کرتے ہیں تو اسی طرح کر اور آج اس کے لئے قربانی دے دے۔ تاکہ اس کا مستقبل برباد نہ ہو۔ اگر اس کے لئے نہیں تو میرے لئے ایسا ضرور کر۔

تو مانتی ہے کہ وہی ایک آدمی ہے جس نے تجھ سے تیری ذات سے اس طرح محبت کی جتنی تجھ سے اپنے نفس کے لئے نہیں کی۔ تو اس محبت کا معاوضہ دے بلکہ اس سے بڑھ کر۔ اس کے بعد تجھ کو جو غموں سے واسطہ پڑے گا وہ تیرے لئے باعث تسلی ہو گی۔ کہ ارمان تیرے بعد خوش نصیب ہو گیا۔ تو نے ایک معصوم لڑکی کو موت کی آغوش سے بچا لیا۔ اور بدنصیبی سے ایک بوڑھے کو نجات دی۔

اب روتے روتے آواز اس کے گلے میں رک گئی۔ اپنی جگہ سے اُٹھا اور سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ اس طرح بات کرتے کرتے کس کام سے کسی کا دم نکلنے لگا ہو۔

کہنے لگا مارگریٹ رحم میری عاجزی و کمزوری ضعیفی پر رحم کر میرے بیٹے کی زندگی اور مستقبل کو مجھے صدقہ دے دے۔

پھر چپ ہو گیا۔ جس کرسی پر بیٹھا تھا اس کی لکڑی پر سر رکھ دیا اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔

آہ۔ اے ارمان۔ کاش کہ تو مجھے اس موقف میں دیکھتا اور میری غمی اور دردمندی

وَدُمُوعِي المُنهَمِرَةِ فِي خَدَّيَّ انْهِمَارَ الدِّيمَةِ الوَطفَاءِ رَحمَةً بِأَبِيكَ وَإِشفَاقاً عَلَيهِ !

لَقَدْ كَانَ يَتَكَلَّمُ فَتَسِيلُ مَدَامِعِي مَعَ حُرُوفِهِ وَكَلِمَاتِهِ ، كَأَنَّمَا هُوَ يُنشِدُ مَرْثِيَةً مُحزِنَةً ، أَنَا المُبكِيَةُ عَلَيهَا فِيهَا !

إِنَّ العَظِيمَ عَظِيمٌ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى فِي أَحْزَانِهِ وَآلَامِهِ ، فَلَقَدْ كَانَ يُخَيَّلُ إِلَيَّ وَأَبُوكَ يَبكِي بَيْنَ يَدَيَّ وَيَنتَحِبُ أَنَّ كُلَّ دَمْعَةٍ مِنْ دُمُوعِهِ تَستَنزِلُ غَضَبَ اللهِ عَلَى الأَرْضِ ، وَكُلَّ زَفْرَةٍ مِنْ زَفَرَاتِهِ تَلتَهِبُ بِهَا آفَاقُ السَّمَاءِ .

لَقَدْ أَكبَرْتُ فِي نَفسِي جِدّاً أَنْ يَجثُوَ مِثلُ هٰذَا الشَّيخِ الشَّرِيفِ الطَّاهِرِ بَيْنَ يَدَيْ فَتَاةٍ سَاقِطَةٍ مِثلِي ، وَاستَحيَيْتُ مِنْ ذٰلِكَ حَيَاءً تَمَنَّيْتُ مَعَهُ أَنْ لَوِ انْشَقَّتِ الأَرْضُ تَحْتَ قَدَمِي فَسَخْتُ فِيهَا أَبَدَ الدَّهْرِ .

وَبَيْنَمَا هُوَ مُطرِقٌ صَامِتٌ أَخَذْتُ أُفَكِّرُ فِيهِ ، وَفِي مَصَابِهِ ، وَفِي قِصَّتِهِ الَّتِي قَصَّهَا عَلَيَّ ، وَفِي الشَّأْنِ الَّذِي لِي فِيهَا ؛ فَعَلِمْتُ أَنِّي قَدْ أَصْبَحْتُ شُؤْماً عَلَى هٰذِهِ الأُسْرَةِ السَّعِيدَةِ جَمِيعِهَا ، أَبِيهَا وَابْنِهَا وَابْنَتِهَا ، فَثَقُلَتْ نَفسِي عَلَيَّ ؛ وَسَمُجَ مَنظَرُهَا فِي عَيْنِي حَتَّى خُيِّلَ إِلَيَّ أَنَّهَا لَوْ كَانَتْ حَاضِرَةً بَيْنَ يَدَيَّ لَرَمَيْتُ بِهَا مِنْ حَالِقٍ إِلَى حَيْثُ لَا يَجمَعُنِي وَإِيَّاهَا مَكَانٌ بَعْدَ اليَوْمِ . ثُمَّ قُلْتُ فِي نَفسِي : إِنَّ حَيَاتِي المَاضِيَةَ الَّتِي قَضَيْتُهَا فِي الشُّرُورِ وَالآثَامِ قَدْ قَطَعَتْ عَلَيَّ طَرِيقَ الشَّرَفِ ، فَلَا حَقَّ لِي فِي أَنْ أَطمَعَ فِي حَيَاةِ الشُّرَفَاءِ ، وَلَا أَنْ أُنَازِعَهُمْ سَعَادَتَهُمْ وَهَنَاءَهُمْ ، وَإِنَّ الإِثْمَ الَّذِي اقتَرَفْتُهُ فِي مَاضِيَّ قَدْ أَثِمْتُهُ وَحْدِي فَلَا بُدَّ لِي أَنْ أَستَقِلَّ بِعَبئِهِ دُونَ أَنْ أُلقِيَهُ عَلَى عَاتِقِ أَحَدٍ غَيْرِي ، فَإِنْ كَانَ مُقَدَّراً عَلَيَّ أَنْ أَمُوتَ مَوْتَ النِّسَاءِ السَّاقِطَاتِ ،

ا جادی ۲ بیشکی ۳ بدشکل

اور بارش کی طرح بہتے ہوئے آنسوؤں کو دیکھتا جو رخساروں کو لاکر رہے ہیں۔ تیرے
باپ پر ترس کھاتے ہوئے میرے آنسو اسکی باتوں کے رواں دواں تھے۔ ایسا لگتا
کہ گویا وہ ایک غم کا مرثیہ پڑھ رہا ہے۔ جس میں مجھے لایا جا رہا ہے مقدس ہر حالت
میں مقدس ہوتا ہے حتیٰ کہ اس کے غم والم بھی جب آپ کا باپ رو رہا تھا۔ تو
مجھے لگتا تھا کہ آنسو قہر خداوندی پر دعوت دے رہا ہے اور اسکی آہ و بکا سے آسمان
جل رہے تھے میرے اوپر بڑا ہی گراں گزرا کہ اس طرح کا شریف انسان بوڑھا
گھٹنوں کے بل میری جیسی فقیر لڑکی سامنے بیٹھے۔ مجھے حیا آئی کہ میرے قدموں تلے
زمین پھٹ جائے اور ہمیشہ کے لئے میں اس میں دفن ہو جاؤں۔ جبکہ وہ سر جھکائے
خاموش بیٹھے تھے۔ تو ان کے بارے میں ان کی مشکل سناتے ہوئے واقعات اور اپنے
معاملہ پر غور کر رہی تھی۔ مجھے معلوم ہوا کہ بدنصیب شریف النسب خاندان کی بدبختی
کا سبب بنوں۔ بیٹے اور باپ کے لئے اور بیٹی کیلئے تو میری ذات مجھ پر بوجھ بن گئی۔ اور
میری نظر میں منظر کریہہ ہو گیا۔ حتیٰ کہ مجھے خیال ہوا کہ اگر میرا وجود میرے سامنے آجائے
تو اس کو اوپر سے نیچے اتنا پٹک دوں کہ اس کے بعد اس میں اور مجھ میں کبھی
اجتماع نہ ہو۔ پھر میں دل ہی دل میں کہنے لگی۔ میری سابقہ زندگی جو گناہوں سے آلودہ
ہے۔ اس پر شرافت کے راستوں کو مسدود کر دیا ہے تو مجھے اس بات کا بالکل کوئی
حق نہیں کہ میں آپ کی زندگی میں رغبت کر دوں۔ اور ان سے سعادت کے بارے
میں جھگڑا کروں۔

ماضی میں جو گناہ میں نے کئے ہیں۔ ان کا بوجھ مجھے برداشت کرنا چاہیئے۔ نہ یہ کہ میں
کئے ہوئے گناہوں کا بوجھ دوسرے پر ڈال دوں۔ اگر مقدر میں لکھا ہے۔
کہ میں بڑوں کی سی موت مر جاؤں تو تعجب نہیں۔

فذلك لأنني امرأة ساقطة ، أو الأني في مستقبل حياتي شقاء وآلاماً ، فذلك لأن المستقبل نتيجة الماضي وثمرته الطبيعية .

هنا ذكرتك يا أرمان ، وذكرت فراقك وكيف أستطيعه ، وذكرت أنا التي سأتولى قتل نفسي بيدي ؛ لأن الطريق التي لا طريق غيرها إلى بلوغ رضا أبيك وموافاة رغبته ، أن أقاطعك وأغاضبك ، وأظهر أمامك بمظهر الخائنة الغادرة ، وربما اضطررت إلى الاتصال بغيرك على مرأى منك ومسمع ، حتى تنصرف عني انصراف يائس مغلوب على أمره من حيث لا يكون لأبيك مدخل في ذلك ، فأكون قد جمعت على نفسي بين فراقك وغضبك في آن واحد ، وذكرت أن لا بد لي متى فارقتك أن أعود إلى حياتي الأولى التي أبغضها وأمقتها ، لأن الدوق موهان لم يستطع أن ينسى ذنبي الذي أذنبته إليه حتى اليوم ، ولأني في حاجة إلى بسطة من العيش أستعين بها على معالجة مرضي ووفاء ديني ، فدارت هذه الخواطر في رأسي ساعة ، وطالت دورتها حتى كادت تغلبني على أمري ، ثم وقع نظري على وجه أبيك المخضل بدموعه فتجلدت وجمعت أمري ومضيت قدماً لا ألوي على شيء مما ورائي .

لقد كان شديداً علي جداً أن أفارقك يا أرمان ! ولكن كان أشد علي منه أن أرى أباك يبكي بين يدي ، وأن أكون سبباً في موت أختك أو شقائها .

إنني أحب يا أرمان ، وأعرف آلام الحب ولوعته في النفوس ، ولقد كان يخيل إلي وأبوك يحدثني عن أختك وشقائها ، أنني أراها من خلال دموعي طريحة فراشها ، وهي تمد يدها إلي ضارعة متوسلة وتقول : أنقذيني يا سيدتي وارحمي ضعفي وشبابي . فأجد لكلماتها

إ ترمناك

کیونکہ میں ایک ناقص عورت ہوں یا مجھے بدبختی و آلام سے دوچار ہونا پڑے تو
کوئی غم نہیں کیونکہ مستقبل ماضی کا فطری نتیجہ ہوتا ہے

ارمان۔ تیری یاد نے تنگ کیا۔ تیرا فراق یاد آیا۔ اور اس بات کا خیال آیا کہ اس
صدمہ کو کیسے برداشت کروں گی۔ مجھے یاد ہے آیا کہ خود ہی اپنے آپ کو ختم کر دوں گی۔
کیونکہ آپ کے باپ کی خوشنودی اور رضامندی تک رسائی حاصل کرنا آپ کی ناراضگی
اور چھوڑنے کے سوا ناممکن ہے۔ اور اس کے سوا کوئی راستہ نہیں۔ کہ میں آپکے
سامنے ایک غدار دھوکہ باز کی حیثیت سے ظاہر ہوں۔ بلکہ اس بات پہ بے بس ہو گئی۔
کہ آپ کے دیکھتے ہوئے کسی اور کو چاہوں۔ تاکہ آپ بالکل میری طرف سے متنفر ہو جائیں۔
اور آپکے باپ کا اس میں دخل ظاہر نہ ہو۔ لہذا میں نے ایک ہی جگہ آپ کے فراق
وغضب کو جمع کر دیا۔ یہ بھی سوچا کہ آپ کو چھوڑ کر سابقہ زندگی کی طرف رخ کر دوں جو مجھے بالکل
ناپسند تھی۔ کیونکہ ڈیوک موہن میری بیوفائی کو آج تک بھولا نہیں۔ جو میں نے اس کے ساتھ
کی۔ پھر مجھے کشادہ زندگی بسر کرنے کی بھی ضرورت تھی۔ تاکہ اپنا علاج و معالجہ کر سکوں۔
اور قرض سے خلاصی حاصل کر سکوں۔ ایک گھنٹہ تک اسی کشمکش میں مبتلا رہی۔ اور یہ
خیالات بڑی دیر تک میرے دماغ میں گھومتے رہے۔ قریب تھا کہ میں ہارمان بن
جاؤں۔ مگر پھر میری نگاہ آپ کے باپ کی طرف اٹھی۔ جو آنسوؤں سے تر تھا۔ لہذا میں نے
قوت برداشت سے اپنے آپ کو سنبھالا۔ آگے بڑھی پیچھے کی پرواہ نہ کی۔

ارمان۔ یہ بات میرے لئے بڑی مشکل و دشوار تھی۔ کہ میں خود ہی علیحدہ ہو جاؤں۔ مگر
اس سے زیادہ مشکل کہ آپ کے باپ کو اپنے سامنے روتے دیکھوں۔ اور آپ کی بہن
کی زندگی کو برباد کرنے اور خاتمہ زندگی کا سبب بنوں۔

اے ارمان۔ میں آپ سے دلی پیار کرتی ہوں۔ محبت کے نشیب و فراز سے اچھی
طرح واقف ہوں۔ جب آپکا والد آپکی بہن کے متعلق باتیں کر رہا تھا۔ تو مجھے ایسا لگتا
تھا کہ میں اسکو بستر پر پڑے آنسوؤں کے درمیان دیکھ رہی ہوں۔ کہ وہ بڑی لجاجت
سے میری طرف ہاتھ بڑھا رہی ہے۔ اور کہہ رہی ہے۔ محترمہ! مجھے نجات
دلا دو۔

میری کمزوری اور جوانی پر رحم کر۔ اسکی ان باتوں سے

مِنَ الأَلَمِ فِي نَفْسِي مَا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَشْعُرَ بِهِ إِلَّا مَنْ كَانَ لَهُ شَأْنٌ مِثْلُ شَأْنِي .

إِنَّنِي حُرِمْتُ فِي مَبْدَإِ حَيَاتِي سَعَادَةَ الزَّوْجِيَّةِ وَهَنَاءَهَا ، وَلَقِيتُ بِسَبَبِ ذٰلِكَ مِنَ الشَّقَاءِ مَا لَا أَزَالُ أَبْكِيهِ حَتَّى الْيَوْمِ ، فَلَا يُهَيِّجُ حُزْنِي ، وَلَا يَسْتَثِيرُ كَامِنَ لَوْعَتِي مِثْلَ أَنْ أَرَى بَيْنَ النَّاسِ فَتَاةً مَحْرُومَةَ السَّعَادَةِ مِثْلِي .

إِنَّنِي أُحِبُّ وَهِيَ تُحِبُّ ، وَلَا بُدَّ لِوَاحِدَةٍ مِنَّا أَنْ تَمُوتَ فِدَاءً عَنِ الْأُخْرَى ؛ فَلْأَمُتْ أَنَا فِدَاءً عَنْهَا ، لِأَنَّهَا أُخْتُكَ ، وَلِأَنَّهَا لَمْ تَقْتَرِفْ فِي حَيَاتِهَا ذَنْباً تَسْتَحِقُّ بِسَبَبِهِ الشَّقَاءَ .

وَكُنْتُ كُلَّمَا ذَكَرْتُ أَنَّهَا سَتُصْبِحُ سَعِيدَةً هَانِئَةً مِنْ بَعْدِي وَتَرَاءَى لِي شَبَحُهَا ، وَهِيَ لَابِسَةٌ ثَوْبَ عُرْسِهَا الْأَبْيَضَ الْجَمِيلَ . وَسَائِرَةٌ إِلَى الْكَنِيسَةِ بِجَانِبِ خَطِيبِهَا . طَارَ قَلْبِي فَرَحاً وَسُرُوراً وَهَانَ عَلَيَّ كُلُّ شَيْءٍ فِي سَبِيلِ غِبْطَتِهَا وَهَنَائِهَا .

نَعَمْ إِنَّ الضَّرْبَةَ الَّتِي سَأَسْتَقْبِلُهَا شَدِيدَةٌ جِدّاً ، لَا يَقْوَى عَلَيْهَا قَلْبِي . وَلٰكِنِّي سَأَحْتَمِلُهَا بِصَبْرٍ وَسُكُونٍ ؛ لِأَنَّ أَبَاكَ سَيُصْبِحُ رَاضِياً عَنِّي . وَلِأَنَّكَ سَتَعْلَمُ فِي مُسْتَقْبَلِ الْأَيَّامِ سِرَّ تَضْحِيَتِي ، فَتُحِبُّنِي فَوْقَ مَا أَحْبَبْتَنِي ! وَلِأَنَّ أُخْتَكَ سَتُصْبِحُ سَعِيدَةً مُغْتَبِطَةً بِعَيْشِهَا وَحُبِّهَا ؛ وَسَيَكُونُ اسْمِي بَيْنَ الْأَسْمَاءِ الَّتِي تَدْعُو لَهَا اللّٰهَ فِي صَلَوَاتِهَا بِالرَّحْمَةِ وَالرِّضْوَانِ .

جَاءَتِ السَّاعَةُ الَّتِي أَقُولُ فِيهَا لِأَبِيكَ كَلِمَتِي الْأَخِيرَةَ ، وَلَقَدْ كَانَتْ شَدِيدَةً هَائِلَةً أَسْأَلُ اللّٰهَ أَنْ يَغْفِرَ لِي بِمَا لَقِيتُ فِيهَا مِنَ الْآلَامِ مَاضِيَ ذُنُوبِي وَآتِيَهَا ، كَمَا أَسْأَلُهُ أَلَّا يُذِيقَ مَرَارَتَهَا قَلْبَ امْرَأَةٍ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ مِنْ بَعْدِي .

میرے دِل پر ایسا اثر ہو رہا تھا جس کا اندازہ وہی عورت کر سکتی ہے جو میرے جیسے موقف پر کھڑی ہو۔ میں ابتدائی زندگی میں زوجیت کی سعادت سے ناکام ہو گئی تھی۔ اور اسی وجہ سے میں نے بدنصیبوں کا مُنہ دیکھا کہ آج تک گزرے وقت کو رو رہی ہوں۔ میرے غم اور سوزشِ باطنی سے اس کو بڑا ہیجان ہوتا ہے کہ میں ایک ایسی نوجوان لڑکی دیکھوں جو میری طرح بدنصیب ہو۔ میری بھی محبت ہے اور وہ بھی محبت کرتی ہے۔ اور یہ بھی ضروری امر ہے کہ ایک ہم میں سے دوسرے پر قربان ہو جائے۔ تو میں ہی اسکی خاطر قربان ہونا پسند کروں گی۔ کیونکہ وہ آپکی بہن ہے جس نے ایسا کوئی گناہ نہیں کیا جس کی سزا ملے۔ جب بھی اس بات کو یاد کرتی کہ وہ میرے پاس خوش بختی کی زندگی بسر کرے گی۔ اور مجھے اس کے عروسی زیبائشی کپڑے دکھائی دینے اور اسے اپنے منگیتر کے ساتھ کعبہ کی طرف جاتے دیکھتی تو میرا دل خوشی سے اچھلنے لگتا۔ اور ہر شے مجھے خوشی کی راہ میں آسان نظر آنے لگتی۔

پھر وہ میرا استقبال کرے گی۔ بڑی سخت ہوگی جس کو میرا دل برداشت نہیں کرے گا۔ مگر اس کو بڑے تحمل و سکون سے برداشت کروں گی کیونکہ اس وقت آپ کا والد مجھ سے راضی ہو جائے گا۔ آپ بھی جلد ہی میرے جذبِ قربانی کو معلوم کر لیں گے۔ تو پہلے سے کہیں زیادہ مُجھ سے پیار کریں گے اور آپکی بہن اپنی خوشی سے اور زندگی محبت شادمانی ہو گی۔ اور میرے لئے اللہ سے رحم و کرم کی استدعا کرے گی۔

اب وہ گھڑی آ پہنچی کہ میں تیرے باپ سے فیصلہ کن بات کہہ دوں وہ گھڑی بڑی نازک تھی۔ میں نے اللہ سے دُعا کی کہ پہلے گناہ کو ان مصائب و آلام کے بدلے معاف فرمائے۔ اور یہ دُعا کرتی ہوں کہ اس طرح کی تکلیف میرے بعد کسی صنفِ نازک کو نصیب نہ ہو۔

قُمتُ مِن مَكانِي كأنّني أنتزعُ نَفسِي مِنَ الأرضِ انتزاعاً ومَشيتُ إلى أبيكَ كما يمشي الخائنُ (١) إلى مَصرعِهِ حتّى جثوتُ بين يديهِ، وأخذتُ بيدِهِ، فاستفاقَ مِن غشيتِهِ ونظرَ إليَّ ذاهلاً مشدوهاً. فقلتُ لهُ: أتعتقدُ يا سيّدي أنّني أحبُّ ولدكَ؟ قالَ: نعم، قلتُ: حبّاً هو منتهى ما تستطيعُ امرأةٌ أن تحتملَ؟ قالَ: نعم. قلتُ: وأنّ هذا الحبَّ هو كلُّ آمالي وسعادتي، وما أملكُ في الحياةِ؟ قالَ: نعم يا بُنيّتي، قلتُ: قد ضحّيتُهُ مِن أجلِ ابنتكَ فعُد إليها وبشّرها بسعادةِ المستقبلِ وهنائِهِ وقل لها: إنّ امرأةً لا تعرفكِ، ولم تركِ في يومٍ مِن أيّامِ حياتِها، ولكنّها تحبُّكِ وتشفقُ عليكِ.. تموتُ الآنَ مِن أجلِكِ، فاسألي اللهَ لها الرّحمةَ والغفرانَ.

فتهلّلَ وجهُهُ بشراً وسروراً، ولم يدعْ كلمةً مِن كلماتِ الشُّكرِ والثّناءِ إلّا أفضى بها إليَّ فأنساني سرورُهُ واغتباطُهُ ألمَ الضّربةِ الّتي أصابتْ كبدي، واستحالَ حزني واكتئابي إلى راحةٍ وسكونٍ، فحمدتُ اللهَ على أن لم يرَ في وجهي في تلكَ السّاعةِ ما ينغصُ عليهِ سرورَهُ واغتباطَهُ.

وهنا شعرتُ بحركةٍ عندَ بابِ الغرفةِ فالتفتُّ فإذا «برودنس» تشيرُ إليَّ بيدِها. فذهبتُ إليها فأعطتني كتاباً جاءَ بهِ البريدُ فقرأتُ عنوانَهُ فإذا هو بخطِّ المركيزِ «جانْ فيليب»، فعلمتُ ما يتضمّنهُ قبلَ أن أراهُ، ووقعَ في نفسي أنّ اللهَ قد أوحى إليَّ بما أفعلُ، فذهبتُ مسرعةً إلى غرفةِ مكتبي كأنّني أخافُ أن يعرضَ لي في طريقي ما يزعزعُ عزيمتي، وهناكَ قرأتُ الكتابَ وكتبتُ لصاحبِهِ في بطاقةٍ صغيرةٍ هذهِ الكلمةَ «سأتعشّى عندكَ اللّيلةَ»، ثمّ أعطيتُها برودنس لتلقيها في صندوقِ البريدِ، وعدتُ إلى أبيكَ فوجدتُهُ

---

(١) الخائن: [illegible]

میں اپنی جگہ سے اٹھی جس طرح کہ اپنے آپ کو زمین کی پکڑ سے چھڑا رہی ہوں۔ اور تیرے باپ کی طرف بڑھی۔ جیسے مقتول قتل گاہ کی طرف جاتا ہے۔ میں اس کے برابر گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی۔ اور اس کا ہاتھ پکڑا تو اپنی غشی سے سنبھل گئے۔ اور میری طرف مدہوشوں کی طرح دیکھنے لگے۔ میں نے ان سے کہا۔ آقا کیا آپ کو یقین ہے کہ میں آپ کے لڑکے سے محبت کرتی ہوں۔ جواب دیا ہاں۔ میں نے کہا۔ ایسی محبت جیسی کہ ایک عورت کے بس میں ہوتی ہے۔ وہ بولے ہاں۔ میں نے کہا۔ یہ محبت میرا سارا سرمایہ زندگی اور دل کی خوشی اور آرزو ہے۔ وہ بولے ہاں بیٹی۔ میں نے کہا۔ کہ میں نے اس کو تیری بیٹی کے لئے قربان کر دیا ہے۔ جائیے اسکو روشن مستقبل کی خوشخبری سنا دیجئے۔ اور اس کو کہنا کہ ایک عورت جو تیری شکل سے ناواقف اور ساری زندگی تجھ سے ملاقات نہیں کی۔ وہ تجھ سے محبت کرتی ہے اور تیرے اوپر قربان ہونا اور موت کو قبول کرتی ہے۔ تو اس کے لئے اللہ سے رحمت و رضوان کی درخواست کر۔ یہ سن کر چہرہ خوشی سے دمک اٹھا۔ اور انہوں مدح و تشکر کا کلمہ کہہ ڈالا۔ تو ان کی خوشی نے اس آگ کو بجھا دیا جو میرے جگر کو جلا رہی تھی۔ میرا غم خوشی میں تبدیل ہو گئی۔ میں نے خدا کی تعریف کی۔ انہوں نے اس وقت میرے چہرے پر کوئی ایسی بات نہ دیکھی جو میرے اندر کی خوشی کو مکدر کر دیتی۔

اس وقت دروازے کے قریب آہٹ محسوس ہوئی۔ تو نے توجہ دی تو میر و مونس اپنے ہاتھ سے اشارہ کر رہی تھی۔ میں اسکے پاس گئی۔ تو اس کے ہاتھ میں ایک خط جو ابھی ڈاکیہ دیکر گیا تھا جب پڑھی تو معلوم فلپ کا تحریر نامہ ہے میں پڑھنے سے پہلے ہی مضمون کو بھانپ گئی تھی۔ میرے دل میں خیال آیا کہ اللہ تعالٰے نے میرے لائحہ عمل سے پہلے ہی میری بیٹی کو وحی بھیج دی ہے میں جلدی سے کمرے میں آ گئی میں ڈر رہی تھی۔ کہ کہیں اس راہ میں ایسی چیز رکاوٹ نہ بن جائے جو میرے عزم کو بدل دے یہاں بیٹھ کر میں نے خط پڑھا اور اس چھوٹے سے کاغذ کے ٹکڑے پر یہ کلمات لکھ دیئے کہ آج رات میں آپکے پاس کھانا کھاؤں گی۔ پھر یہ تحریر شدہ کاغذ بڈونس کو دی تاکہ بکس میں ڈال آئے۔ اور آ

حيثُ تركتهُ ، فقلتُ لهُ : إنَّ أرمانَ لا يعلمُ شيئاً من أمرِ زيارتكَ هذهِ فاكتمها عنهُ حينَ تلقاهُ ، وسأكتبُ إليهِ كتابَ مقاطعةٍ لا يشكُّ في أنّي صاحبةُ الرأيِ فيهِ ، وأنْ لا يدَ لكَ فيما كانَ ، وسيعلمُ اليومَ أو غداً أنّني قدِ اتصلتُ برجلٍ غيرهِ فيرى أنّني قد خنتهُ وغدرتُ بعهدهِ فلا يجدُ لهُ بُدّاً من أنْ يسافرَ معكَ قاطعاً رجاءهُ منّي ، وربّما تألّمَ لهذهِ الصدمةِ بضعةَ أيامٍ أو بضعةَ أسابيعَ فلا تحفلْ بذلكَ ، فسيبلى حبّي في قلبهِ ، كما يبلى كلُّ حبٍّ في كلِّ قلبٍ ، غيرَ أنَّ لي عندكَ طلبةً واحدةً لا أريدُ منكَ سواها ، فهلْ تسمحُ لي بها ؟ قالَ : نعمْ أسمحُ لكِ بكلِّ شيءٍ ، قلتُ : إنّي مريضةٌ مشرفةٌ ، وإنَّ العلّةَ التي أكابدُها كثيراً ما يتحدّثُ الناسُ عنها أنّها لا تتركُ صاحبَها طالتْ أمْ قصرتْ حتّى تذهبَ بهِ إلى قبرهِ ، فكلُّ ما أسألكَ إيّاهُ أنْ تأذنَ لأرمانَ في اليومِ الذي تعلمُ فيهِ أنّني قد أصبحتُ على حافةِ قبري أنْ يأتيني لأراهُ وأودّعهُ الوداعَ الأخيرَ وأعتذرَ لهُ عن ذنبي الذي أذنبتهُ إليهِ حتّى لا أخسرَ حبَّهُ واحترامَهُ حيّةً وميتةً ... فنظرَ إليَّ نظرةً دامعةً وقالَ : وارحمتاهُ لكِ يا بنيّتي ، أنّني أعدكِ بما أردتِ ، وأسألُ اللهَ لكِ الشفاءَ والعزاءَ ... ثمَّ حاولَ أنْ يعرضَ عليَّ شيئاً منَ المعونةِ فأبيتُ ذلكَ إباءً شديداً ، وقلتُ لهُ : إنّني لمْ أبعْ نفسي يا سيّدي بيعاً ، بلْ وهبتُها هبةً ، فأخذَ رأسي بينَ يديهِ وقبّلني في جبيني قبلةً كانتْ خيرَ جزاءٍ لي على تضحيتي التي ضحّيتُ بها وودّعني ومضى .

فما أبعدُ إلّا قليلاً حتّى قمتُ إلى خزانتي فجمعتُ ثيابي ، وما بقيَ لي من حلايَ ووضعتُها في حقيبتي ، وسافرتُ معَ برودنس إلى باريس ، وذهبتُ إلى منزلي هناكَ فكتبتُ إليكَ فيهِ ذلكَ الكتابَ الذي تعلمُهُ . واللهُ يعلمُ كمْ سكبتُ منَ الدموعِ ، وكمْ وقفَ قلبي بينَ كلِّ كلمةٍ ، وما يليها أثناءَ كتابتهِ حتّى أتممتُهُ ، فأعطيتهُ حارسَ

جہاں وہ بیٹھے تھے وہیں ان کو موجود پایا۔ تو میں نے کہا۔ آپ کے یہاں آنے کا حال ارمان کو معلوم نہ ہو۔ اس سے آپ ملیں تو بالکل یہاں کا ذکر نہ کریں۔ میں عنقریب اس سے قطع تعلق کی چٹھی لکھوں گی وہ یہی سمجھے گا کہ میں نے بذات خود لکھی ہے۔ اور آپکی اس میں بالکل کوئی مداخلت نہیں۔ اسکو آج کل پتہ چل جائے گا کہ میں نے اسکی جگہ کسی اور کو دل میں جگہ دے دی ہے۔ تو اسکو اعتماد ہو جائے گا کہ میں نے اس سے بیوفائی اور دغا کیا ہے۔ تو اسکو اس کے سوا کوئی راستہ نظر نہیں آئے گا کہ ناامید ہو کر آپ کے پاس چلا آئے گا۔ وہ اس صدمہ سے چند دن یا کچھ زیادہ پر دل برداشتہ ہوگا۔ تو آپ فکر نہ کریں۔ کیونکہ میری محبت آہستہ آہستہ اس کے سینے سے نکل جائے گی۔ جیسے ہر محبت ہر دل میں مر جاتی ہے۔ البتہ میرا صرف ایک مطالبہ ہے۔ اور کچھ نہیں تو کیا آپ مجھ پر رحم کریں گے۔ وہ بولے ہر چیز دوں گا۔ میں نے کہا میں بیمار قریب المرگ ہوں۔ مجھے اس بیماری نے گھیرا ہوا ہے جو اکثر لوگ کہتے ہیں۔ کہ آدمی کو چھوڑتی نہیں۔ خواہ اس کا حملہ تھوڑا ہو یا زیادہ حتیٰ کہ قبر تک پہنچا دیتی ہے۔ میری آخری یہ درخواست ہے کہ ارمان کو میرے مرتے وقت میرے قریب آنے دیں۔ تاکہ میں اسکو آخری وقت الوداع کہہ سکوں اور گناہ کی معافی طلب کر سکوں۔ اور عذر پیش کروں جو میں نے اس کے ساتھ کیا ہے۔ تاکہ زندگی اور خاتمہ زندگی کے بعد اس کے دل کو ٹھنڈک پہنچے۔ وہ آنسوؤں سے تر آنکھوں سے مجھے دیکھنے لگے اور بولے میری بیٹی اللہ تجھ پر رحم کرے وہ آپکو ملا دے اور میں وعدہ کرتا ہوں پھر وہ بطور امداد کچھ پیش کرنے لگے تو میں نے سختی سے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ آقا۔ میں نے اپنی جان کو فروخت نہیں کیا۔ بلکہ ہبہ کیا ہے تو انہوں نے میرے دونوں ہاتھوں سے تھام لیا اور بوسہ دیا۔ جو میری قربانی کا بہترین صلہ اور معاوضہ تھا۔ پھر الوداع کہہ کر مجھ سے رخصت ہو گئے۔ اس کے بعد میں اپنی الماری کی طرف لپکی۔ اپنے ملبوسات کو اکٹھا کیا اور بچا کھچا زیور اٹھا کر اپنی گٹھڑی میں رکھا اور بردالنس کے ساتھ پیرس روانہ ہو گئی۔ وہاں اپنے گھر گئی اور وہ چٹھی تحریر کی جس کا آپ کو علم ہے۔ خدا جانتا ہے لکھتے ہوئے میں نے کتنے آنسو بہائے اور کتنی بار الفاظ پر رک رک جاتی اور میرا دل دھڑکنے لگتا۔ حتیٰ کہ میں نے اسکو پورا کر کے چوکیدار کے حوالے کر دیا ہے۔

اَلْمَنْزِلِ وَأَوْصَيْتَهُ أَنْ يُسَلِّمَهُ إِلَيْكَ عِنْدَ مَجِيئِكَ . ثُمَّ ذَهَبْتُ لِلْوَفَاءِ بِعَهْدِ الْمَرْكِيزِ .

أَمَّا حَيَاتِي مَعَ ذَلِكَ الرَّجُلِ فَلَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقُصَّ عَلَيْكَ مِنْهَا شَيْئاً عليكَ مِنْهَا سِوَى أَنْ أَقُولَ لَكَ : إِنَّهُ لَمْ يَرَ فِي الْمَرْأَةِ الَّتِي كَانَ يَتَخَيَّلُهَا ، وَيُمَنِّي نَفْسَهُ بِهَا ، وَلَمْ أَرَ فِيهِ الرَّجُلَ الَّذِي يُونِسُنِي وَيَخْلِطُ نَفْسَهُ بِنَفْسِي فَافْتَرَقْنَا فَأَصْبَحْتُ لَا أَعْرِفُ لِيَ فِي الْعَالَمِ صَدِيقاً صَادِقاً ، وَلَا كَاذِباً

هٰذِهِ قِصَّتِي يَا أَرْمَانُ كَمَا هِيَ ، وَهٰذَا ذَنْبِي الَّذِي أَذْنَبْتُهُ إِلَيْكَ . فَهَلْ تَرَى بَعْدَ ذَلِكَ أَنِّي خَائِنَةٌ أَوْ خَادِعَةٌ ؟

قَلْبِي يُحَدِّثُنِي أَنَّنِي سَأَمُوتُ قَبْلَ أَنْ أَرَاكَ ، وَأَمَلِي يُخَيِّلُ إِلَيَّ أَنَّ مَا فِي نَفْسِكَ مِنَ الْمَوْجِدَةِ عَلَيَّ لَا يَسْتَمِرُّ إِلَى مَا بَعْدَ الْمَوْتِ ، وَلَعَلَّكَ سَتَعُودُ إِلَى بَارِيسَ فِي السَّاعَةِ الَّتِي يَنْعَانِي لَكَ فِيهَا النَّاعِي ، لِتَزُورَ قَبْرَ تِلْكَ الْمَرْأَةِ الْمِسْكِينَةِ الَّتِي تَوَلَّتْ سَعَادَةَ قَلْبِكَ وَهَنَاءَهُ حِقْبَةً مِنْ أَيَّامِ حَيَاتِكَ ، ثُمَّ خَرَجَتْ مِنَ الدُّنْيَا فَارِغَةَ الْيَدِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى مِنْ حُبِّكَ وَعَطْفِكَ ، وَرُبَّمَا بَلَغَ بِكَ الِاهْتِمَامُ بِشَأْنِهَا أَنْ تُحَاوِلَ مَعْرِفَةَ مَا تَمَّ لَهَا مِنْ بَعْدِكَ إِلَى أَنْ ذَهَبَ بِهَا الْمَوْتُ إِلَى قَبْرِهَا .

فَهَأَنَذَا أَكْتُبُ هٰذِهِ الْمُذَكِّرَاتِ ، وَأَتْرُكُهَا لَكَ عِنْدَ بَرُودَنْس لَعَلَّكَ تَقْرَأُهَا فِي مُسْتَقْبَلِ الْأَيَّامِ فَتَنْظُرُ إِلَيْهَا كَمَا تَنْظُرُ إِلَى كِتَابِ اعْتِرَافٍ مُقَدَّسٍ قَدْ أَلْبَسَهُ الْمَوْتُ ثَوْبَ الطَّهَارَةِ وَالْبَرَاءَةِ فَتُصَدِّقُ مَا فِيهِ فَتَعْفُو عَنِّي ، فَيُنِيرُ عَفْوُكَ ظُلُمَاتِ قَبْرِي ، وَيُونِسُ وَحْشَةَ نَفْسِي

دراسس کوتاکید کر دی کہ جب تو آئے خط اسس کے حوالہ کر دیں پھر میں وعدہ کے مطابق فلپ کے پاس چلی گئی۔

اس شخص کے ساتھ کیا گذری کچھ نہ پوچھئے۔ بس اتنا بتا سکتی ہوں کہ اس نے مجھ میں وہ عورت نہ دیکھی جس کا تصور کر رہا اور آرزوئیں رُلا رہا تھا۔ اور میں نے اسکو وہ مرد نہ پایا جو میرے سے دل لگائے اور میرے ساتھ یک جان دو قالب ہو جائے۔ لہٰذا عالم میں علیحدگی اختیار کر لی۔ اب اس دنیا میں میرا کوئی جھوٹا سچا دوست نہیں ہے ارمان۔ یہ ہے میرا تمام واقعہ جس میں میں نے آپ کے ساتھ گناہ کیا تو کیا آپ دھوکے باز خائن سمجھیں گے؟ میرا دل چاہتا ہے کہ ملنے سے قبل اسس دارِ فانی سے رخصت ہو جاؤں اور میری اُمید مجھے خیال دلاتی ہے۔ جو آپ کو مجھ پر غصہ ہے وہ میرے اس دُنیا سے رخصت ہونے کے بعد نہ رہے گا۔ اور آپ اسوقت پیرس آئیں گے جبکہ میری انتقال کی خبر پائیں گے۔ تاکہ آپ اس ناچار عورت کی جائے دفن دیکھ لیں۔ جو کچھ عرصہ آپکی زندگی کی خوشی بنی رہی۔ پھر اسس دارِ فانی سے خالی ہاتھ رخصت ہو گئی۔ حتیٰ کہ آپکی اور عطوفت سے بھی۔ شاید آپ کو یہ سننا ہو۔ کہ اپنے جانے کے بعد تاحیات میرے ساتھ کیا ہوا۔ یہ سب یادداشتیں میں تحریر کر کے پروڈنس کو دے دیتی ہوں۔ شاید بعد میں یہ پڑھنا آپ کو نصیب ہو۔ اور آپ اسکو ایسی نگاہ سے دیکھیں جس طرح کسی مُقدس چیز کو احتراماً دیکھا جاتا ہے۔ اس کو موت پاکیزگی اور طہارت کا لباس اوڑھ دیا ہو۔ اور آپ اسکے مصدق ہوں۔ اور معاف کر دیں۔ آپ کی معافیوں سے میری جائے دفن منور ہو جائے گی اور خوف نفس فرد ہو جائیگا۔

٣ يناير ١٨٥١

أينَ أنتَ يا أرمانُ ؟ أنتَ بعيدٌ عنّي جدّاً ، بعيدٌ بجسمِكَ وبقلبِكَ ، لأنّكَ لم تُهمل كتابي الّذي كتبتُهُ لكَ ودعوتُكَ فيهِ لزيارتي وسماعِ اعترافي الأخيرِ إلّا لأنَّ ما كانَ في نفسِكَ منَ العتبِ والموجدةِ عليَّ قدِ استحالَ إلى نسيانٍ وإغفالٍ ، فأصبحتَ لا تذكُرُني كما يذكُرُ المحبُّ حبيبَهُ ، ولا تعطف عليَّ كما يعطفُ الصّديقُ على صديقِهِ . فليكُنْ ما أرادَ اللهُ ولتدُمْ لكَ تلكَ السّعادةُ الّتي تنعمُ بها بينَ أهلِكَ وقومِكَ ، فإنّي غيرُ واجدةٍ عليكَ ، ولا ناقمةٌ منكَ شيئاً ، ولا حاملــةٌ لكَ في نفسِي إلّا الحبَّ والإخلاصَ والرّضا بكلِّ ما تأتي ، وما تدعُ .

لي عدّةُ أيّامٍ لم أرَ فيها أحداً منَ النّاسِ ؛ لأنَّ الطّبيبَ منعَني منَ الخروجِ ، ولأنَّ أصدقائي الّذينَ كانُوا يعرفُونَني فيما مضى قدْ أصبحُوا يقنعُونَ من زيارتي بإرسالِ بطاقاتِهِمْ إليَّ مع خادمِهِمْ ثمَّ ينصرفُونَ مسرعينَ كأنّما يفرُّونَ من أمرٍ يخيفُهُمْ ، ولقدْ كانُوا قبلَ اليومِ إذا أرسلُوها لبثُوا ينتظرُونَ السّاعاتِ الطّوالَ حتّى آذنَ لهمْ بالمقابلةِ ، فإذا ظفرُوا بها طارُوا بها فرحاً وسروراً ، وإنْ حرمُوها عادُوا آسفينَ محزونينَ .

لا أدري لمَ لا يقطعُونَ بطاقاتِهِمْ كما قطعُوا زياراتِهِمْ ؟ فهلْ كانُوا يظنُّونَ أنّهُمْ سيرونَني بينَهُمْ في مستقبلِ الأيّامِ صحيحةَ الجسمِ طيّبةَ النّفسِ ، أصلحَ للمعاشرةِ والمخادنةِ كما كانُوا يعهدُونَني من قبلُ . فهمْ في ظنّهِمْ مخطئُونَ .

لقدْ أحسنُوا فيما عملُوا ، فإنّني أصبحتُ لا آنسُ بأحدٍ في العالمِ سوى نفسي . ولا آنسُ بنفسِي إلّا لأنّي أستطيعُ متى خلوتُ بها

۲؍جنوری ۱۸۵۱ء۔ ارمان تم کدھر ہو۔ آپ تو مجھ سے دور ہو گئے ہیں آپکا وجود اور دل بھی۔ کیونکہ جو خط میں نے آپ کو ملاقات اور آخری اعتراف کو سننے کے لئے بھیجی تھی۔ اس بات کا جواب نہ آنا اس امر کی دلالت کرتا ہے کہ آپ ناراض ہیں۔ یا اور جو کچھ ناراضگی تھی۔ وہ بھول وغفلت میں بدل گئی۔ لہذا اب آپ مجھے بھول گئے۔ ہیں جیسے ایک دوست دوسرے کو بھول جاتا ہے۔ اور یاد نہیں کرتے۔ اور اس طرح مجھ پر مہربانی نہیں کرتے جس طرح ایک محب دوسرے پر کرتا ہے۔ وہی ہوگا جو منظور خدا ہوگا۔ اگر آپ اہل خانہ میں سکون کی زندگی گزار رہے ہیں۔ تو خدا کرے ہمیشہ آپ کو ایسی ہی زندگی میسر آئے جو خوشیوں سے سرشار ہو مجھے اس کا کوئی رنج والم اور افسوس نہیں بلکہ میں تو آپ کا اخلاص محبت اور خوشنودی چاہتی ہوں۔ چند دن گذر گئے ہیں۔ کہ کسی انسان کی طرف میری نگاہ نہیں اٹھی۔ کیونکہ ڈاکٹر نے مجھے چلنے پھرنے سے منع کر دیا ہے اور اس وجہ سے بھی جو پرانے دوست تھے اور گذرے ہوئے زمانہ میں ان کا شمار مخلص دوستوں میں ہوتا تھا۔ اب صرف خط ملاقات ملازمہ کو دے کر واپس ہو جاتے ہیں جیسے ان کو کوئی ڈر ہے۔ حالانکہ آپ سے پہلے جب خط بھیجتے تھے تو کئی کئی گھنٹے انتظار کرتے تھے۔ حتیٰ کہ میں انہیں بلا لیتی تو وہ لوگ سعادت پر بڑے خوش ہوتے اگر محروم لوٹا دیتی تو مایوس ہو جاتے اور افسوس کرتے اور واپس لوٹ جاتے۔ مجھے معلوم نہیں کہ وہ اپنے خطوط ملاقاتی کیوں بند نہیں کرتے جیسا میں نے ملاقاتوں کو بند کر دیا ہے۔ اور میرے صحیح ہونے کی امید کرتے ہیں کہ میں معاشرت کے قابل ہو جاؤں گی پہلے کی طرح یہ بالکل ناممکن ہے۔ ان لوگوں نے اچھا کیا جو کچھ کیا۔ کیونکہ میں اپنے نفس کے بغیر کسی سے پُر سکون نہیں ہوں۔ اپنے سے بھی مایوس اس وجہ سے کہ علیحدگی میں جاؤں تو تیرے متعلق۔

أَنْ أُسَائِلَهَا عَنْكَ فَتُذَكِّرُنِي بِكَ وَبِتِلْكَ الأَيَّامِ السَّعِيدَةِ الَّتِي قَضَيْتُهَا مَعَكَ فِي بُوتْجِيفَالِ ، وَذِكْرَى تِلْكَ الأَيَّامِ هِيَ الْعَزَاءُ الْبَاقِي لِي عَنْ جَمِيعِ مَا خَسِرَتْ يَدِي .

مَا كُنْتُ أَظُنُّ يَا أَرْمَانُ أَنَّ جِسْمَ الإِنْسَانِ يَحْتَمِلُ كُلَّ هٰذِهِ الآلَامِ الَّتِي أُكَابِدُهَا ، فَلَقَدْ تَمُرُّ بِي سَاعَاتٌ أَعْتَقِدُ فِيهَا أَنَّ الأَلَمَ الَّذِي أُكَابِدُهُ إِنَّمَا هُوَ أَلَمُ النَّزْعِ ، وَأَنِّي فِي السَّاعَةِ الأَخِيرَةِ مِنْ سَاعَاتِ حَيَاتِي فَإِذَا اسْتَفَقْتُ قُلْتُ فِي نَفْسِي : هٰذَا أَلَمُ الْمَرَضِ ، وَقَدْ عَجِزْتُ عَنْهُ ، فَمَنْ لِي بِاحْتِمَالِ أَلَمِ الْمَوْتِ ؟

عَلَى أَنَّ نَفْسِي تُحَدِّثُنِي احياناً أَنَّهُ إِنْ قُدِّرَ لِي أَنْ أَرَاكَ بِجَانِبِي فِي يَوْمٍ مِنَ الأَيَّامِ بَرِئْتُ مِنْ مَرَضِي ، وَتَرَاجَعَتْ نَفْسِي وَعَادَتْ إِلَى رَاحَتِي وَسُكُونِي ، فَهَلْ يُقَدِّرُ لِيَ اللهُ ذٰلِكَ ؟

لَا أَعْلَمُ ، فَالْمُسْتَقْبَلُ بِيَدِ اللهِ فَلْيُقَدِّرِ اللهُ مَا يَشَاءُ وَلْيَفْعَلْ مَا يُرِيدُ .

• • •

٢٤ يَنَايِرَ ١٨٥١

لَمْ أُفَارِقْ سَرِيرِي مُنْذُ أَيَّامٍ طِوَالٍ إِلَّا صَبَاحَ هٰذَا الْيَوْمِ ، فَجَلَسْتُ قَلِيلاً بِجَانِبِ نَافِذَتِي ، وَأَشْرَفْتُ مِنْهَا عَلَى الْحَيَاةِ الْعَامَّةِ فَوَقَعَ نَظَرِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ كُنْتُ أَعْرِفُهُمْ مِنْ قَبْلُ سَائِرِينَ فِي طَرِيقِهِمْ لَاهِينَ مُغْتَبِطِينَ ، وَلَمْ أَرَ بَيْنَهُمْ مَنْ وَقَعَ نَظَرُهُ إِلَى نَوَافِذِ غُرْفَتِي مَرَّةً وَاحِدَةً كَأَنَّمَا يَمُرُّونَ بِبَيْتٍ لَا يَعْرِفُونَهُ ، وَلَا عَهْدَ لَهُمْ بِهِ مِنْ قَبْلُ .

مَا أَشَدَّ وَحْشَتِي ! وَمَا أَضْيَقَ صَدْرِي ! وَمَا أَثْقَلَ هٰذَا الْجِدَارَ الَّذِي يَدُورُ حَوْلِي ؟

اپنے دل سے دریافت کروں اور وہ جواب دے تیرا اور ان کا تذکرہ کرے جو میں نے دن تیرے ساتھ زندگی کے ابو جیفال گاؤں میں گزارے۔ ان دنوں کی یاد ہی میرے لئے باعث سکون ہے اور میرے خسارے کا ازالہ و معاوضہ ہے۔

ارمان! مجھے یہ بھی معلوم نہ تھا کہ جسم اس کا ایسی تکلیفوں کو برداشت کرسکتا ہے جو مجھ پر پڑی ہیں۔ کیونکہ گھنٹوں گزر جاتے ہیں۔ کہ میں جو تکلیفیں برداشت کر رہی ہوں تصور کرتی ہوں کہ یہ نزع کی تکلیفیں ہیں۔ اور میں زندگی کے آخری موڑ پر پہنچ چکی ہوں جب کچھ افاقہ ہوتا ہے۔ تو کہتی ہوں۔ کہ یہ بیماری کی تکلیف ہے۔ جس کو برداشت کرنے سے تنگ آ گئی ہوں۔

تو موت کی سختیوں کو کیسے برداشت کرونگی اس کے علاوہ میرا دل کہتا ہے۔ اگر مقدر میں ایک بار آپ سے ملنا نصیب ہوگیا تو میری بیماری ختم ہو جائے گی اور میں شفایاب ہو کر دل کا سکون پاؤں گی۔ اور میں اپنی راحت و سکون دوبارہ حاصل کروں گی۔ تو کیا اللہ ایسا میرے مقدر میں لکھدے مجھے معلوم نہیں کیونکہ مستقبل تو خدا کے ہاتھ میں ہے چاہے تو مقدر کردے یا چاہے محروم رکھے۔

۲۴ جنوری ۱۸۵۱ء۔ کئی دن سے میں بستر علالت سے نہیں اٹھ سکی۔ آج صبح تھوڑی دیر اٹھ کر بیٹھی ہوں۔ اور عام زندگی کو یاد کر رہی ہوں میری نگاہ بہت سے لوگوں کو تلاش کر رہی ہے۔ جو ہنسی خوشی پھر رہے ہیں ان میں سے کسی ایک نے بھی میرے کوٹھے کی طرف نگاہ اٹھا کر نہیں دیکھا۔ گویا کہ وہ ایسے گھر کی طرف سے گزر رہے ہیں جس کو وہ پہچانتے ہی نہیں۔ اور ان کو اس سے قبل کوئی جان پہچان نہ تھی؟ میرا خوف کس قدر بڑھ گیا ہے اور میرا سینہ کس قدر ہوگیا ہے اور میرے اردگرد در و دیوار کس قدر بھاری و بوجھل ہو گئے ہیں۔

لَا أُطِيقُ النَّظَرَ إِلَى سَرِيرِي ، لِأَنَّ نَفْسِي تُحَدِّثُنِي أَنَّهُ سَيَكُونُ عَمَّا قَلِيلٍ سُلَّمَ قَبْرِي ، وَلَا الْوُقُوفَ أَمَامَ مِرْآتِي ، لِأَنَّهَا تُحَدِّثُنِي عَنْ نَفْسِي أَسْوَأَ الْأَحَادِيثِ وَأَشْأَمَهَا ، وَلَا الْإِشْرَافَ مِنْ نَافِذَتِي لِأَنَّهَا تُذَكِّرُنِي بِحَيَاتِي الْمَاضِيَةِ السَّعِيدَةِ الَّتِي حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهَا ، فَأَيْنَ أَذْهَبُ وَكَيْفَ أَعِيشُ ؟

لَا آكُلُ إِلَّا طَعَاماً وَاحِداً ، وَلَا أَرَى إِلَّا مَنْظَراً مُتَكَرِّراً ، وَلَا أَسْمَعُ إِلَّا صَوْتَ طَبِيبِي وَخَادِمَتِي حِينَمَا يَسْأَلَانِي عَنِّي صَبَاحَ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءَهُ فَتُجِيبُهُ بِجَوَابٍ وَاحِدٍ ، حَتَّى مَلِلْتُ وَسَئِمْتُ وَأَصْبَحْتُ أَشْعُرُ أَنَّ نَفْسِي سَجِينَةٌ فِي صَدْرِي ، سِجْنُ جِسْمِي فِي غُرْفَتِي ، وَرُبَّمَا مَرَّتْ بِي سَاعَاتٌ يَقِفُ فِيهَا ذِهْنِي عَنِ التَّفْكِيرِ وَخَاطِرِي عَنِ الْحَرَكَةِ ، وَيَنْقَطِعُ مَا بَيْنِي وَبَيْنَ يَوْمِي وَأَمْسِي وَغَدِي وَكُلُّ شَيْءٍ فِي الْحَيَاةِ حَتَّى نَفْسِي .

السُّعَالُ يَهْدِمُ أَرْكَانَ صَدْرِي هَدْماً ، وَالنَّوْمُ لَا يُلِمُّ بِعَيْنِي إِلَّا قَلِيلاً ، وَالطَّبِيبُ يُعَذِّبُنِي بِمَشَارِطِهِ وَضِمَادَاتِهِ عَذَاباً أَلِيماً وَكُلَّ يَوْمٍ أَشْعُرُ أَنَّ نَفَسِي يَزْدَادُ ضِيقاً ، وَبَصَرِي يَزْدَادُ ظُلْمَةً ، وَأَنَّ الْحَيَاةَ تَبْعُدُ عَنْ نَاظِرِي شَيْئاً فَشَيْئاً ، حَتَّى أَكَادُ أَحْسَبُهَا شَبَحاً مِنَ الْأَشْبَاحِ النَّائِيَةِ فَمَتَى يَنْقَضِي عَذَابِي ؟!

• • •

۳۰ يناير سنة ۱۸۵۱

سَمِعْتُ صَبَاحَ الْيَوْمِ لَجَباً كَثِيراً فِي فِنَاءِ الْمَنْزِلِ فَسَأَلْتُ بْرُودَنْس

اِکھانسی
پر زخموں پر لگانے کے لیے

میں اپنی چارپائی کی طرف نہیں دیکھ سکتی۔ کیونکہ میرا دل مان چکا ہے۔ عنقریب یہی میری قبر کی بطرھی بنے گی۔ نہ ہی شیشے کے آگے کھڑکی سے نیچے دیکھتی ہوں۔ کیونکہ یہ میری اچھی گزری ہوئی زندگی کی یاد دلاتا ہے جس کی وجہ سے میرے درمیان پردے حائل ہو گئے۔ تو کس طرف رُخ کروں اور کیسے زندگی بسر کروں۔

ایک ہی قسم کا کھانا کھاتی ہوں ایک قسم کا منظر دیکھتی ہوں۔ اور صرف اپنے ڈاکٹر یا خادمہ کی آواز سنتی ہوں جبکہ میرا معالج روزانہ میری خادمہ سے میری حالت کے بارے دریافت کرتا ہے۔ اور اس کا ایک جواب ہوتا ہے۔ کہ میں یہاں غمگین ہو گئی ہوں۔ مجھے ایسا لگتا ہے کہ ذہن میرا میرے سینے میں مقید کر دیا گیا ہے۔ کئی دفعہ ایسے کئی کئی گھنٹے گزر جاتے ہیں۔ کہ میرا ذہن سوچنے سے اور دل کی دھڑکن سے رُک جاتا ہے۔ اور میرے کاروبار میرے صبح و شام بلکہ زندگی کی ہر چیز حتیٰ کہ اپنے آپ سے بھی کوئی تعلق باقی نہیں رہتا۔ کھانسی میرے سینے کو کھوکھلا کر دیتی ہے۔ اور نیند تھوڑی دیر کے لئے آنکھوں میں ٹھکانہ کر لیتی ہے۔ ادھر معالج کی مرہم پٹی کے علاوہ مصیبت نے بسیرا کر رکھا ہے۔

مجھے ہر روز ایسے محسوس ہوتا ہے۔ کہ میرا سانس تنگ ہو جاتا ہے۔ میری آنکھوں کی روشنی تاریکی میں ڈوب جاتی ہے۔ اور زندگی میری نگاہوں سے دھیرے دھیرے ہر چیز کو چھین لیتی ہے۔

تا آنکہ زندگی مجھے دُور کا ایک سایہ لگتی ہے۔ خدا جانے اس عذاب سے کب چھٹکارا ملے گا۔

۳۰ جنوری ۱۸۵۱ء

آج صبح سویرے سے گھر کے صحن میں بڑا شور و غل تھا۔ میں نے بروڈنس سے معلوم کیا۔

ما الخبر ؟ فذهبت وعادت إليّ تبكي وتقول : إنهم يحجزون أثاث المنزل يا سيدتي ، فقلت : دعيهم يفعلوا ما يشاؤون ، وما هي إلا لحظات قليلة حتى دخلوا غرفتي مندفعين متصايحين ، ولم يمرّ بخاطر واحد منهم أن يرفع قبعته عن رأسه احتراماً لصاحبة المنزل ، أو يخفض صوته إشفاقاً على المريضة المعذبة ، فمشوا يسجلون كل ما وقع نظرهم عليه ، وخفت أن يسجلوا دفتر مذكراتي فأشرت إلى بروندنس أن تخفيه عنهم ففعلت فحمدت الله على ذلك ، ثم وصلوا إلى سريري فطلب أحد الدائنين حجزه ، وقال إنه ثمين ، سيكون له يوم البيع شأن عظيم ، فأفهمه الحاجز أن القانون يستثني الأسرة وفرشها ، وألقى في أذنه كلمة أحسب أني سمعته يقول فيها : إنك تستطيع أن تفعل ذلك بعد موتها ، ثم انصرفوا بعد ما تركوا على باب بيتي حارساً لا يفارقه ليله ونهاره ، فكتبت إلى « الدوق موهان » . وهي أول مرة كتبت إليه فيها أستغفره ذنبي الذي أذنبته إليه . وأشكو له ما نالتهم يد الأيام مني وأستحلفه بذكرى ابنته الكريمة عليه أن يأتي لزيارتي ، ففعل فبكى عندما رآني ، ولا أدري هل بكائي أو ذكر عند رؤية مصرعي مصرع ابنته الأخير فبكاها ، ثم قضى بجانب فراشي ساعة مطرقاً صامتاً لا يحدثني إلا قليلاً ولا يذكر الماضي بكلمة واحدة ، ثم ذهب وترك في يد بروندنس صمة[1] أوراق استبقت بعضها للنفقة واستعانت بباقيها على تأجيل بيع الأثاث بضعة أشهر .

لا أستطيع أن أكتب إليك اليوم أكثر مما كتبت فإن الطبيب ما زال يلح على جسمي بالفصد حتى أوهاه واستنزف دمه ، فأصبحت لا أتحرك حركة إلا شعرت بألم عظيم .

---

[1] منع كرنا

کر کیا ہے۔ وہ گئی تو روتی ہوئی واپس لوٹی۔ کہ قرض لینے والے
گھر کا سامان قرق کروا رہے ہیں۔ میں نے کہا جو کچھ چاہیں کرنے دیں۔ تھوڑی دیر گذر
گئی کہ میرے کمرے میں۔ دھڑام چیختے چلاتے داخل ہوئے کسی کو بھی یہ خیال نہ آیا
کہ گھر والی کے احترام میں سر سے ٹوپ اتار لیتا۔ وہ جس چیز کو دیکھتے تحریر کر
لیتے۔ میں ڈر رہی تھی کہ میرے رجسٹر جو یادداشتوں کے تھے ان کا بھی اندراج نہ
کرلیں۔ میں نے پرڈونس کو اشارہ کیا کہ اسکو چھپا دے۔ تو اس نے چھپا دیا۔ میں نے
اللہ کا شکر ادا کیا۔ پھر وہ میرے بستر تک آپہنچے۔ تو ایک قرض خواہ نے اسکو بھی قرق
کروانا چاہا۔ بولا یہ بہت قیمتی ہے مہنگے داموں بازار میں فروخت ہو جائے گا۔ تو قرق
کرنے والوں کو میں نے جواب دیا کہ بستر و چارپائی و فرش قرقی سے مستثنیٰ ہیں۔ اور
آہستہ سے کان میں کچھ کہا۔ مجھے ایسا لگتا ہے کہ اس نے کہا تھا۔ آپ سونے
کے بعد قرق کروا سکتے ہیں۔ پھر وہ واپس چلے گئے اور نگہبان دروازے پر چھوڑ گئے۔
جو ہر وقت نگرانی کرتا ہے میں نے ڈیوک موہن کو خط لکھا۔ جس میں اپنی غلطی کا اعتراف
کر کے معافی کی درخواست کی تھی۔ اور اس بات کی شکایت کی جو زمانے کی نیرنگیوں
نے میرے ساتھ کیا ہے میں اسکو اسکی مرحوم بیٹی کی قسم دلائی تھی۔ کہ میری ملاقات
کے لئے آنا۔ تو وہ آیا اور دیکھتے ہی رو پڑا۔ معلوم نہیں مجھ پر رویا یا میری حالت
زار کو دیکھ کر اپنی بیٹی کی حالت کو یاد کر کے رو دیا پھر ایک گھنٹہ تک سر کو جھکائے بیٹھا رہا۔
بہت کم بات اور ماضی کے بارے میں ایک بات تک کہی۔ پھر چلا گیا اور پرڈونس کے ہاتھوں میں
کچھ روپیہ دے گیا۔ جسمیں کچھ تو اسنے روزانہ کے خرچ میں صرف کر دیا اور باقی روپیہ کچھ ماہ سامان
کی فروخت رکوانے میں صرف کر دیا۔ آج میں اس سے زیادہ تحریر نہیں کر سکتی۔ کیونکہ ڈاکٹر سوچ رہا کہ
کہ فصد کرونگا۔ اور اس نے میرے جسم کو لاغر کر دیا۔ اور بہت سا خون نکال دیا لہٰذا اب میں
حرکت کرتی ہوں تو شدید درد محسوس کرتی ہوں۔

٢ فبراير سنة ١٨٥١

إنَّ هٰذَا اليَوْمَ أَسْعَدُ أَيَّامِي وَأَهْنَؤُهَا ، فَقَدْ وَصَلَ إِلَيَّ مِنْ أُمِّكَ كِتَابٌ هٰذَا نَصُّهُ :

سْتِيفِن :

إِنِّي أَتَوَجَّعُ لَكِ تَوَجُّعاً شَدِيداً ، فَقَدْ عَلِمْتُ بِالأَمْسِ مِنْ بَعْضِ الوَافِدِينَ إِلَى «نِيس» أَنَّكِ مَرِيضَةٌ مَرَضاً شَدِيداً مُنْذُ شَهْرَيْنِ ، وَأَنَّكِ لَا تَخْرُجِينَ مِنْ مَنْزِلِكِ إِلَّا قَلِيلاً ، فَأَسْأَلُ اللهَ لَكِ الشِّفَاءَ وَالعَزَاءَ ، وَأَضْرَعُ إِلَيْهِ أَنْ يَجْزِيَكِ خَيْراً بِمَا قَاسَيْتِ مِنَ الآلَامِ وَالأَوْجَاعِ فِي سَبِيلِي وَسَبِيلِ ابْنَتِي ، وَأُبَشِّرُكِ أَنَّ اللهَ قَدْ تَقَبَّلَ قُرْبَانَكِ الَّذِي قَدَّمْتِهِ إِلَيْهِ ، فَإِنَّ سُوزَانَ قَدْ تَزَوَّجَتْ مِنْ خَطِيبِهَا مُنْذُ عِشْرِينَ يَوْماً وَأَصْبَحَتْ هَانِئَةً بِحُبِّهَا وَعَيْشِهَا كَمَا أَرَدْتِ لَهَا ، وَأَنَّهَا وَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ مِنْ أَمْرِ تِلْكَ القِصَّةِ الَّتِي نَعْلَمُهَا شَيْئاً فَقَدْ قُلْتُ لَهَا : إِنَّ بَعْضَ النَّاسِ —وَلَمْ أُسَمِّهِ لَهَا— قَدْ ضَحَّى بِنَفْسِهِ وَبِسَعَادَتِهِ فِي سَبِيلِ سَعَادَتِكِ وَهَنَائِكِ ، فَلَا تَتْرُكِي الدُّعَاءَ لَهُ فِي جَمِيعِ صَلَوَاتِكِ بِجَزِيلِ الأَجْرِ وَحُسْنِ المَثُوبَةِ ، فَهِيَ لَا تَزَالُ تَدْعُو لَكِ صَبَاحَهَا وَمَسَاءَهَا أَنْ يُحْسِنَ اللهُ إِلَيْكِ كَمَا أَحْسَنْتِ إِلَيْهَا .

أَمَّا الكِتَابُ الَّذِي أَرْسَلْتَهُ إِلَى أَرْمَانَ فِي أَوَائِلِ الشَّهْرِ المَاضِي فَلَمْ يَصِلْ إِلَيْهِ إِلَّا اليَوْمَ لِأَنَّهُ مُنْذُ فَارَقَكَ وَسَافَرَ إِلَى «نِيس» لَمْ يَسْتَطِعِ البَقَاءَ فِيهَا إِلَّا بِضْعَةَ أَيَّامٍ ، ثُمَّ رَحَلَ عَنْهَا إِلَى الشَّرْقِ حَزِيناً مَهْمُوماً مِنْ أَجْلِكَ ، وَكُنْتُ لَا أَعْرِفُ الجِهَةَ الَّتِي يُقِيمُ فِيهَا فَلَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أُرْسِلَهُ إِلَيْهِ حَتَّى عَرَفْتُهَا مُنْذُ أَيَّامٍ قَلَائِلَ فَأَرْسَلْتُهُ وَأَرْسَلْتُ مَعَهُ كِتَاباً أُطْلِعُهُ فِيهِ عَلَى قِصَّتِكَ وَأَقُولُ لَهُ إِنَّنِي لَا أَرَى مَانِعاً يَمْنَعُنِي بَعْدَ زَوَاجِ أُخْتِهِ مِنْ أَنْ آذَنَ لَهُ بِالسَّفَرِ إِلَى بَارِيس وَالبَقَاءِ فِيهَا مَا

١ جرودنه ٢ ي

Marfat.com

۲ر فروری ۱۸۵۱ء ۔ آج کا دن میرے لئے بہت اچھا ہے ۔ کیونکہ آپ کے باپ کی طرف سے مجھے ایک تحریر نامہ موصول ہُوا ہے ۔ جس میں لکھا ہے ۔

محترما ! مجھے آپکی طرف سے بڑا صدمہ پہنچا ہے ۔ کہ ادھر پہنچنے والے ایک آدمی سے پتہ چلا کہ آپ دو ماہ سخت بیماری سے دو چار ہیں ۔ گھر سے نکلنا بہت کم ہے میں اللہ سے آپ کے شفا و سکون کی استدعا کرتا ہوں ۔ اس سے انکساری سے التجا کرتا ہوں کہ وہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے ۔ کیونکہ آپ نے میری بیٹی کے لئے بڑے دُکھ اٹھائے ہیں ۔ میں آپ کو اچھی بات بتاتا ہوں کہ اللہ نے آپ کی مُقدس قربانی کو قبول فرما لیا ۔ کیونکہ بیس دن ہوئے سوسان سے میری بیٹی کی شادی ہو گئی ۔ اور وہ اچھی زندگی گزار رہی ہے ۔ جیساکہ میں چاہتا تھا ۔ اگرچہ وہ اس قصّہ کو جو ہمیں معلوم ہے نہیں جانتی ۔ مگر میں نے اس کو بتا دیا ہے کہ ایک شخص نے تیری زندگی کی خوشی کے لئے اپنی زندگی کی سعادتوں کو قربان کر دیا ہے ۔ تو میں اپنی نمازوں میں اس کے لئے اجرِ عظیم اور ثواب کی دُعا کرتا ہوں اور وہ بھی صبح و شام تیرے لئے دُعا گو ہے کہ اللہ تعالےٰ تجھ پر احسان عظیم کرے جیسا کہ تو نے کیا ہے ۔

پچھلے ماہ کے اوائل میں جو خط میں نے ارمان کو لکھا تھا ۔ وہ اس ہی کو ملا ہے کیونکہ جب سے وہ تجھ سے جُدا ہوا ہے وہ نیس چلا آیا ہے ۔ اور یہاں صرف تھوڑے دن گزار کر پھر آپکی طرف سے کبیدہ خاطر ہوکر مشرق کی طرف چلا گیا ۔ مجھے اس کے مقام قیام کا کوئی پتہ نہ تھا اس لئے یہ چٹھی اسکی طرف روانہ نہ کرسکا حتیٰ کہ کچھ دن پہلے اس کا علم ہُوا تو اس کو چٹھی بھیج دی اور تیرے تمام واقعہ سے اُسے آگاہ کر دیا ہے اور اُسے کہہ دیا ہے کہ اب بہن کی شادی کے بعد تمہیں کوئی ضمانت نہیں ۔

شاءَ اللّه ... ى ، وأَحسبُ أنَّهُ يصِلُ إليكِ في عهدٍ قريبٍ .

... سلتُ إليكِ مَعَ كتابي هٰذا عشرةَ آلافِ فرنكٍ أرجو أنْ تَتَقبّليها مِنّي ، وأنْ تنظري إليها بالعينِ الّتي تنظرُ بِها الفتاةُ إلى هَديةِ أبيها الذي يُحبُّها ويُجلُّها ، فإنْ فعلتِ أحسنتِ إليَّ بذٰلكَ إحساناً عظيماً .

لي الأملُ أنْ أسمعَ عمّا قليلٍ خبرَ شفائكِ ، وأرجو أنْ أراكِ في مُستقبلِ الأيامِ ناعمةً بصحّتكِ وسعادتكِ .

« دوفال »

فمَا قرأتهُ حتّى شعرتُ بهزّةٍ مِنَ السّرورِ في قلبي لم أشعرْ بمثلِها مُذْ فارقتُكَ حتّى اليومِ فقدْ علمتُ أنَّ سوسانَ قدْ تزوّجتْ ، وذٰلكَ ما كُنتُ أرجو لها ، وأنّكَ لا تزالُ تُحبُّني ، وقدْ أخافُ نِسيانَكَ أكثرَ مِمّا أخافُ عتبَكَ ، وأنّني سأراكَ عمّا قليلٍ ، وتلكَ آمالي في الحياةِ .

أمّا الهديّةُ الّتي أرسلَها إليَّ أبوكَ فقدْ نظرتُ إليها بالعينِ الّتي أرادَها فقبلتُها شاكرةً لهُ حامدةً ، أحسنَ اللّهُ إليهِ كما أحسنَ إليَّ .

. . . .

٣ فبراير سنة ١٨٥١

استطعتُ أنْ أنامَ ليلةَ أمسِ أكثرَ مِنْ كلِّ ليلةٍ ، لأنَّ السّرورَ الّذي تركهُ كتابُ أبيكَ في نفسي شغلني عنْ كلِّ شيءٍ حتّى عنِ الألمِ ، وفي الصّباحِ قالَ لي طبيبي إنّكِ اليومَ خيرٌ منكِ في كلِّ يومٍ ، وإنَّ الشّمسَ مُشرقةٌ ، والهواءَ فاترٌ عليلٌ ، فاخرجي في مركبتِكِ

استمتعي بہشانا

اور جس وقت تک تمہارا دل چاہے وہاں رہ سکتے ہو۔ مجھے اُمید ہے کہ وہ جلد تمہارے پاس پہنچ جائے گا۔ میں اس خط کے ساتھ آپ کے لئے دس ہزار فرنگ بھیج رہا ہوں۔ اُمید کرتا ہوں کہ آپ اس ایک مخلص باپ کا ہدیہ سمجھ کر قبول فرمائیں گی۔ ایسا باپ جو اپنی بیٹی سے محبت کرتا ہے۔ اور اس کی عزت کرتا ہے۔ اگر آپ اس ہدیہ کو قبول کریں گی تو مجھ پر بڑا احسان ہوگا۔ اُمید کرتا ہوں کہ میں جلد ہی آپکی بیماری کے ختم ہونے کی خبر سُنوں گا اور آپ صحت و تندرستی کے ساتھ مستقبل میں دیکھوں گا۔ مفصل اس تحریر نامہ کو پڑھ کر میرے جسم میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ کہ جب آپ جُدا ہوتے تھے۔ آجتک ایسی خوشی نصیب نہ ہوئی تھی کیونکہ مجھے پتہ چلا ہے کہ سوسان کی شادی ہو گئی ہے۔ اسی کی مجھے خواہش تھی۔ اور اب تک مجھے پیار و محبت کرتے ہیں۔ میں آپکی ڈانٹ ڈپٹ و عتاب سے اتنی نہیں خوف کھاتی جتنا کہ آپ کے چھوڑ جانے سے۔ کہ آپ مجھے بھول نہ جائیں۔ میں عنقریب آپکی ملاقات سے محظوظ ہوں گی یہ تمام میری آرزوئیں اور تمنا نہیں ہیں۔

آپ کے باپ نے جو ہدیہ روانہ کیا ہے۔ میں نے اس کو ایسی نگاہ سے دیکھا جسطرح کہ ان کی تمنا تھی۔ اور شکریہ ادا کرتے ہوئے قبول کر لیا۔ اللہ نے ان کو اس احسان کا بدلہ دے دیا۔ جو انہوں مجھ پر کیا ہے۔ ۲ فروری ۱۸۵۱ء۔ میں پہلی تمام راتوں کی نسبت آج بڑے آرام سے سوئی۔ کیونکہ وہ خوشی جو آپکے باپکے خط کی وجہ سے ہوئی۔ اس نے میری ذاتی تکلیفوں کو بھی بھلا دیا ہے۔ صبح معالج نے کہا۔

آج تم ہر دن سے اچھی ہو۔ سورج روشن ہے اور ہوا نرم ہے۔ آج ایک گھنٹہ کے لئے سواری میں بیٹھ کر

إلى بعض المتنزهات ساعة ، ثم عودي ، فخرجت إلى غابات « الشانزليزيه » فرأيتها زاهرة بالحياة والجمال ، ورأيت الناس فيها ضاحكين متهللين مغتبطين بسعادة لا يعرفون قيمتها كما تعرفها امرأة محرومة منها مثلي ، فلم أحسدهم على نعمتهم التي آتاهم الله ، بل دعوت لهم لبقائها ودوامها ، إلا أنني حزنت على نفسي حزناً شديداً حينما رأيت أن كثيراً من معارفي الماضين قد مروا على مقربة مني ، ولم يعرفوني ، ورأيت أحدهم ينظر إلي ، وقد مر بجانب مركبتي نظر المتخيل المتوهم ، ثم لم يلبث أن لوى وجهه عني ومضى لسبيله ، وقد استقر في نفسه أنه يرى امرأة غير المرأة التي يعرفها .

فعلمت أني قد تغيرت تغيراً عظيماً ، وأن مرآتي ما كانت تكذبني حينما تحدثني عن نحولي وإصفراري ، واستحالة صورتي[1] بل صدقتني كما صدقني الناس .

ثم رأيت الشمس قد توارت وراء حجابها فعدت إلى منزلي وقد زال من نفسي ذلك الخاطر الذي أحزنني ، وحل محله خاطر آخر خير منه ، وهو أنني سأراك عما قليل .

وسينقضي بلقائك عهد بؤسي وشقائي ..

• • •

٧ فبراير سنة ١٨٥١

ما أحسب أنك مدركي يا أرمان ، فقد بلغت بي العلة منتهاها وأصبحت لا أجد الراحة في قيام ولا قعود ، ولا نوم ولا يقظة وانتشرت الآلام والأوجاع في جميع أعضائي ومفاصلي ، وكان

[1] تبدلي

کسی سیرگاہ میں جاؤ۔ پھر واپس آجاتا تو میں شانزہ زیہ کے مرغزار کی طرف چلی گئی میں نے اسے زندگی و جمال سے بھرپور دیکھا اور لوگوں کو ہشاش بشاش ایک ایسی خوشی سے ہم آغوش پایا جس کی قدر و قیمت وہ میرے جیسی بدنصیب عورت کی طرح نہیں جانتے تو مجھے ان کی سعادت پر حسد نہیں ہوا بلکہ میں نے انکی سعادت کی بقاء کے لئے دعا مانگی مگر یہ بات دیکھ کر بڑا دکھ ہوا کہ میرے بعض سابق جاننے والے میرے بالکل نزدیک سے گزر گئے لیکن میرے ساتھ کلام تک نہیں کیا۔ اس شخص کو میں نے بغور دیکھا جو میری طرف گھور کر دیکھ رہا ہے۔ جو کوئی مبتلائے خیال و وہم دکھتا ہے۔ وہ میری گاڑی کے قریب سے گزرا۔ پھر جلدی جلدی اس نے چہرے کو پھیر لیا۔ اور تیز قدم اٹھاتے ہوئے گزر گیا۔ اس ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی تھی کہ وہ ایک عورت کو نگاہوں کے سامنے دیکھ رہا ہے۔ مگر اس کو نہیں معلوم جس سے اکی جان پہچان ہے تو میں نے پہچان لیا۔ کہ میں بہت تبدیل ہو چکی ہوں اور میرا آئینہ سچا ہے جبکہ وہ میرے دبلے پن اور چہرے کی زردی کے بارے میں مجھے بتاتا تھا۔ آئینے نے سچ کہا اور اسکی سچائی کی گواہی لوگوں نے دے دی۔

پھر میں نے دیکھا کہ سورج پردہ نشین ہو گیا ہے تو میں گھر واپس آگئی۔ اور میرے دل سے وہ خوف ختم ہو گیا۔ جس نے مجھے مغموم بنا رکھا تھا۔ اور اسکی جگہ ایک اچھا خیال پیدا ہو گیا۔ کہ عنقریب مجھے آپکی ملاقات اور شرف دیدار نصیب ہوگا۔ اور جلد ہی آپ کی ملاقات کی بدولت میرے برے دن رخصت ہو جائیں گے۔

۷ رفروری ۱۸۵۱ء۔ ارمان۔ میرا یہ خیال ہے تم مجھے نہیں دیکھ سکو گے کیونکہ بیماری اپنی حد کو پہنچ چکی ہے۔ اور میں اٹھنے بیٹھنے سونے اور جاگنے میں کوئی آرام نہیں پاتی۔ درد و غم میرے تمام اعضاء و مفاصل میں رچ چکے ہیں۔ گویا کہ

حجراً من الأحجار العاتية ممتد على صدري يمنعني التنفس والحركة وقد عجزت اليوم عن أن أنتقل من سريري إلى مكتبي فأمرت بروندنس أن تأتيني بمحبرتي ودفتري حيث أنا ، فجاءت بهما إليّ ، فأنا الآن أكتب إليك وأنا في فراشي ، فمتى أراك يا أرمان لأحيا برؤيتك أو أودعك قبل أن أموت ؟

• • •

١٠ فبراير سنة ١٨٥١

أملي في الحياة ضعيف جداً ، ها هو الموت يدنو مني رويداً رويداً ، لم تأت إليّ حتى الساعة يا أرمان ، وأظن أني سأموت قبل أن أراك ، إن الموت مخيف جداً يملأ قلبي رعباً وهولاً ، لا أعلم كيف أستطيع أن أسكن وحدي تلك الحفرة الموحشة المظلمة التي لا أنيس لي فيها ولا سمير ، لم أتمتع بالحياة طويلاً وكانت كل ساعاتي فيها آمالاً وأحلاماً ، وها أنذا أموت قبل أن أرى شيئاً من آمالي وأحلامي ، ما أحلى الحياة وأمر فراقها ، لم أنل منها طائلاً ، ولكني لا أحب أن أتركها ، لقد سعد الذين يعمرون في الحياة طويلاً ، ثم يموتون فيتركون من بعدهم ذرية صالحة أو عملاً طيباً يعيشون به بعد موتهم زمناً أطول مما عاشوا ، أما أنا فإني سأموت في ربيع حياتي ، وسيموت ذكري في الساعة التي أموت فيها ، وكأني لم أعش في الحياة يوماً واحداً ، وا أسفاه على ما فرطت في حياتي الماضية ، إنني أدفع اليوم ثمن ذنوبي وآثامي أضعافاً مضاعفة ، لقد كنت أستطيع أن أقنع بالمضغة والجرعة ولا أمد عيني إلى ما تقصر عنه يدي فلم أفعل ، فها أنذا لا أسيغ المضغة ولا الجرعة ، ولا أجد السبيل إلى العيش على أي صورة

۱ سیاہی ۲ زرات کو بانس سلنے والا ۳ آوند ۴ اولاد ۵ لعمرا گھونٹ

ایک بھاری پتھر میرے سینے پر پڑا ہے جو مجھے حس و حرکت سے روکتا ہے۔ آج میں اپنی چارپائی سے ریڈنگ روم تک نہیں جا سکی۔ تو میں نے پرڈانس سے قلم و دوات منگوائی وہ لائی تو بستر پر دراز ہی آپ کو خط لکھ رہی ہوں۔ ارمان میری ملاقات آپ سے کب ہوگی۔ تاکہ میں تیرے دیکھتے زندگی پاؤں یا آخرت کی طرف روانہ ہونے سے قبل الوداع کہوں۔

۱۰ر فروری ۱۸۵۱ء۔ میں اب زندگی سے بالکل مایوس ہو چکی ہوں رموت بالکل میرے نزدیک پہنچ چکی ہے۔ ارمان تم اب تک نہیں آئے۔ میرا خیال ہے کہ تمہاری ملاقات و دیدار سے پہلے ہی رخصتِ آخرت ہو جاؤں گی۔ موت بڑی سخت ڈروانی چیز ہے۔ میرے دل کو خوف سے بھر دیتی ہے۔ معلوم نہیں میں کیسے اس وحشتناک ظلمت کے گڑھے میں اکیلی رہوں گی۔ جہاں نہ کوئی محبت کرنے والا اور نہ کوئی بات چیت کرنے والا۔ میں زندگی سے زیادہ فائدہ حاصل نہیں کر سکتی۔ ساری زندگی امیدوں اور تمناؤں کی سعادت میں گزر گئی۔ زندگی کس قدر حسین ہے۔ مگر اس کا فراق کتنا تلخ ہے۔ مجھے زندہ رہنے سے کچھ فائدہ نہ ہوا مگر پھر بھی مرنے کو اور زندگی کو چھوڑنے کیلئے دِل تیار نہیں ہوتا۔ وہ لوگ خوش نصیب ہیں۔ جو لمبی عمر پاتے ہیں پھر مر جاتے ہیں اور اولاد صالح چھوڑ کر یا کوئی نیک کام کر جاتے ہیں۔ جو زندگی کے بعد عرصہ دراز تک اس کے واسطہ سے زندہ رہتے ہیں۔ تو میں صرف بہارِ زندگی کو بھی نہ لوٹ سکی اسی دوران بہار مرجاؤں گی۔ اور میری یاد اسی وقت ختم ہو جائے گی۔ جس وقت اس دُنیا کو چھوڑوں گی۔ گویا کہ میں ایک دن بھی زندہ نہیں ہوں۔ افسوس! میں اپنی سابقہ زندگی پر کتنا ظلم کیا۔ آج میں اپنے فعل بد کی بھاری قیمت ادا کر رہی ہوں میں ایک بوٹی ایک گھونٹ پانی پر قناعت کر سکتی تھی اور یہ بھی میرے بس میں تھا کہ اس چیز کو جسکو ہاتھ پہنچنے سے قاصر ہے نہ دیکھتی۔ مگر میں ایسا کرنے سے قاصر رہی اس وقت یہ حالت ہے کہ ایک گھونٹ اور ایک لقمہ تک ہضم نہیں کر سکتی اور کسی طرح بھی زندگی کی راہ کو نہیں پاتی۔

كانت ، أهكذا أخرج من الدنيا غريبة عنها كما دخلت فيها لا يحضر موتي قريب .. ولا يبكي علي صديق ؟ أهكذا تنتهي حياتي في الساعة التي أحببتها فيها وأصبحت على مرحلة واحدة من أحلامي ، وآمالي ؟ آه لو يمهلني الموت قليلا فربما كنت على مقربة مني فأنظر إليك نظرة واحدة ... ثم أموت .. لا أمل لي في ذلك . فقد رأيت طبيبي صباح اليوم يلقي في أذن خادمتي ، وهو خارج من عندي كلمة فسألتها عنها فدارت حولها .. ولم تقلها .. وما أحسبها إلا تلك الكلمة الهائلة : لا أكاد أبصر شيئا مما حولي حتى بياض الصحيفة التي في يدي .. كنت قبل اليوم أنفث الدم وحده ، والآن أنفث أفلاذ رئتي مصبوغة بالدم ، من لي بكأس من السم أشربها جرعة واحدة فأستريح من هذا العذاب الذي يساورني ، ولكن أي فائدة لي من ذلك وها هو ذا الموت يمشي إلي بأسرع مما أمشي إليه ؟ رحمتك اللهم وإحسانك فأنت وحدك العالم بمقدار ألمي وعنائي ، فارحمني وهون علي أمري ، وامنحني إحدى الراحتين

لا أرى شيئا ، ولا أعرف ماذا أقول ، وربما كانت هذه الكلمات آخر ما تخطه يدي ! .

• • •

١٤ فبراير سنة ١٨٥١

لا تحزن علي كثيرا بعد موتي يا أرمان ، فحسبي منك أن تذكرني ولا تنساني ، وأبشرك أن الله قد استجاب لدعائي فألقى في نفسي منذ الأمس برد الراحة واليقين ، ومحا من قلبي جميع مخاوفه ووساوسه ، فعلمت أنه قد رضي عني ، وغفر لي ذنبي ، وأصبحت لا أخشى الموت ولا أخاف بعده ، ولا أجزع من الألم ، ولا

کیا میں دنیا سے اسی طرح غریبی اور مسافری کی حالت میں رخصت ہو جاؤں گی۔ کہ مرتے وقت میرے قریب نہ کوئی رشتہ دار ہو گا اور نہ کوئی رونے والا دوست۔ کیا میری زندگی کا خاتمہ اسی حالت میں کنارہ کش ہو جاؤں گی۔ آہ! کاش! کہ موت مجھے کوئی ڈھیل دے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں اور آپ کو ایک پل دیکھ لوں۔ اور مر جاؤں۔ اس کے علاوہ میری کوئی خواہش نہیں ہے۔ کل صبح میں نے اپنے معالج کو خادم کے کان میں کچھ کہتے ہوئے سنا جبکہ وہ میرے پاس سے ہو کر واپس لوٹا۔ جب میں اس بارے میں پوچھا تو ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگی۔ مجھے ٹال گئی حقیقت سے مجھے آگاہ نہ کیا۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس نے وہ بات خطرناک کہی ہو گی۔ کیونکہ میرے قریب کی چیزیں مجھے دکھائی نہیں دیتیں۔ حتیٰ کہ جو کاغذ کا پرزہ میرے ہاتھ میں ہے۔ اس کی رنگت سے ناآشنا ہوں۔ آج سے پہلے خون تھوکتی تھی۔ مگر آج پھیپھڑوں کے ٹکڑے رنگدار تھوک رہی ہوں۔ کاش کہ مجھے کوئی زہر پلا دیتا۔ جس کے ایک گھونٹ سے میں اس سے کیا نفع جبکہ موت میرے کندھوں پر سوار ہو گئی ہے۔ جبکہ میں اس پر سوار نہیں ہو سکتی۔ اے خالق و مالک۔ رحم و کرم کر۔ کیونکہ تو ہی میرے عذاب کی سختی و مقدار کو جاننے والا ہے تو مجھ پر رحم کر اور میرے لئے میرے معاملے کو آسان کر دے مجھے دو خوشیوں میں سے ایک خوشی عطا فرما دے۔ مجھے کچھ نظر نہیں آتا۔ اور مجھے یہ پتہ ہے کہ میں کیا کچھ کہہ رہی ہوں۔ شاید یہ کلمات میری آخری تحریر ہوں۔

۱۲ فروری ۱۸۵۱ء سارمان۔ میرے اس دنیا سے چلے جانے کے بعد مغموم نہ ہونا۔ میرے لیے یہی کافی ہے کہ آپ مجھے یاد کرتے رہیں۔ بھولیں نہیں۔ میں آپ کو خوشخبری سناتی ہوں۔ کہ اللہ نے میری دعا قبول کر لی۔ چنانچہ کل سے میرے دل کو یقین و سکون کی خنکی بخش دی ہے اور دل کو ہر قسم کے خوف و وسوسوں کو ختم فرما دیا ہے۔ اور مجھے معلوم ہو گیا ہے۔ کہ میرا خدا مجھ سے خوش ہو گیا ہے اور میرے گناہ بخش دیئے ہیں۔ اب میں موت اور ما بعد الموت سے خوف ہرگز نہیں کھاتی۔ نہ غم سے میں گھبراتی ہوں۔

أبكي أسفاً على الحياة ، فلا يحزنك أمري حين تعلمه ، وعش سعيداً بين قومك ، وأهلك ، وأكرم أبك فهو خير الآباء وأحبب أختك فهي أطهر الفتيات ، وأوصيك خيراً ببرودنس فهي فتاة طيبة القلب ، عظيمة الإخلاص لي ولك ، وأخاف أن يتنكر لها الدهر من بعدي .

إن الله قد خلق لكل روح من الأرواح روحاً أخرى تماثلها وتقابلها .. وتسعد بلقائها .. وتشقى بفراقها .. ولكنه قدر أن تضل كل روح عن أختها في الحياة الأولى فذلك شقاء الدنيا .. وأن تهتدي إليها في الحياة الثانية .. وتلك سعادة الآخرة .

فإن فاتتني سعادتي بك في الأرض .. فسأنتظرها في علياء السماء .

وهنا كتبت بعض كلمات مضطربة قد محا الدمع أكثرها فلم يبق منها واضحاً بعض الوضوح إلا كلمة « الوداع » .

نہ زندگی پر افسوس کرتی ہوں لہٰذا آپ کو میرے حالات معلوم ہوں تو میرے بارے میں فکرمند نہ ہونا۔ اپنے گھربار میں خوش رہنا۔ باپ کا ادب کرنا کیونکہ وہ مخلص باپ ہے۔ اور اپنی ہمشیرہ سے محبت کرنا کیونکہ وہ عظیم رشتہ اور عظیم بہن ہے۔ اور پاکیزہ ترین لڑکی ہے۔ اور میں اپنی خادمہ کے ساتھ شفقت کی درخواست کرتی ہوں۔ کیونکہ وہ صاف دل لڑکی ہے۔ میرے اور آپ کے بارے میں مخلص ترین ہے۔ مجھے ڈر ہے میرے بعد اس کو حوادث زمانہ نہ آلیں۔

اللہ نے ہر نفس کے لئے ایک روح پیدا کی ہے۔ جو اس کی مثل ہوتی اور جب اس سے ملتی ہے۔ تو خوش نصیبی سے ہمکنار ہو جاتی ہے مگر قضائے الٰہی کچھ اس طرح ہے کہ ہر روح اپنی جوڑی دار روح سے حیاتِ دنیوی میں پھیلا رہتی ہے۔ اور اس پر دنیا بھر کی بدنصیبی آ پڑتی ہے۔ مگر اگلی زندگی میں وہ اس کو ڈھونڈ لیتی ہے یہی خوش نصیبی اصل ہے۔

اگر راضی خوش بختی سے محروم رہی ہوں۔ تو عنقریب عرش بریں پر اس کی انتظار میں رہوں گی۔ یہاں چند باتیں پریشان کن تحریر ہیں جن میں سے بہتوں کو آنسوؤں نے ختم کر دیا ہے۔ ان میں سے کوئی لفظ اٹھا نہیں مگر ایک لفظ الوداع۔

بَقِيَّـــةُ الْمُذَكَّرَاتِ

بِقَلَمِ الْخَادِمَةِ بَرُودَنْس

١٣ فبراير ١٨٥١

لَمْ تَسْتَطِعْ مَرْغَرِيتُ يَا سَيِّدِي أَنْ تَكْتُبَ لَكَ أَكْثَرَ مِمَّا كَتَبَتْ .. لِأَنَّ الطَّبِيبَ مَنَعَهَا الْحَرَكَةَ .. وَلَوْ أَرَادَتْهَا لَعَجِزَتْ عَنْهَا .

أَتَذْكُرُ يَا سَيِّدِي ذَلِكَ الْجِسْمُ الْغَضُّ النَّاعِمُ الَّذِي كَانَ يَمُوجُ بِالنُّورِ مَوْجاً وَيَشْرُقُ وَرَاءَ بُشْرَتِهِ إِشْرَاقُ الْخَمْرِ فِي كَأْسِهَا ؟ لَقَدْ أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَظْماً مُجَلَّداً وَهَيْكَلاً قَائِماً لَا يُسَاوِي ثَمَنُ النَّظَرِ إِلَيْهِ ! .

وَارَحْمَتَاهُ لَكَ .. لَقَدْ مَاتَ كُلُّ شَيْءٍ فِيهَا إِلَّا قَلْبُهَا وَشُعُورُهَا وَلَيْتَهُمَا مَاتَا مَعَهَا .. فَإِنَّهَا لَا يُعَذِّبُهَا شَيْءٌ مِثْلُ خَوَاطِرِهَا وَأَفْكَارِهَا .

لَا يَدْخُلُ مِنْ بَابِ غُرْفَتِهَا دَاخِلٌ حَتَّى تَرْفَعَ نَظَرَهَا إِلَيْهِ تَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ جِئْتَهَا .. فَإِذَا دَنَا مِنْهَا وَرَأَتْهُ أَطْبَقَتْ جَفْنَيْهَا عَلَى دَمْعَةٍ تَنْحَدِرُ مِنْ بَيْنِهِمَا بِالرَّغْمِ[٢] مِنْهَا .

إِنَّهَا لَا تَتَكَلَّمُ كَثِيراً فَإِذَا تَكَلَّمَتْ كَانَ أَوَّلُ حَدِيثِهَا « أَلَمْ يَأْتِ أَرْمَانُ » ؟ فَإِذَا أَجَبْتُهَا أَنْ لَا ... سَأَلَتْ عَنْ أَمْرٍ آخَرَ تَتَلَهَّى بِهِ .. أَوْ عَادَتْ إِلَى صَمْتِهَا مَرَّةً أُخْرَى .

لَقَدْ رَابَهَا الْيَوْمَ أَنَّ طَبِيبَهَا لَمْ يَأْتِهَا ، فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَعْتَذِرَ لَهُ عَنْهُ لَمْ تُصَدِّقْنِي ، وَقَالَتْ « الْآنَ عَرَفْتُ كَلِمَتَهُ الَّتِي أَلْقَاهَا إِلَيْكِ

---

١ دراز قامت ٢ مغلوب مقهور كرنا

برو ڈنش کی یادداشتیں

۱۳ار فروری ۔ آقا ۔ مارگریٹ اس کے آگے مزید کچھ نہ لکھ پائی کیونکہ ڈاکٹر نے حرکت کرنے سے منع کر دیا تھا ۔ اگر حرکت کا ارادہ کرتی تب بھی نہ کر سکتی تھی ۔ آقا ۔ کیا وہ نرم نفیس جسم یا وہ حصے جس پر نور کی پھاریں ٹھاٹھیں مارتی تھیں ۔ اور جلد کے نیچے ایسی چمک جس طرح جام میں شراب کی ۔ آج وہ حسین جسم ہڈیوں اور کھال کا مرکب ایک مجسمہ بن کر رہ گیا ہے کہ دیکھنے کو دل نہیں چاہتا ۔

جب بھی کوئی دروازے سے داخل ہوتا تو اس کی نگاہیں اس پر جم جاتیں خیال ہوتا ہے کہ آپ تشریف لاتے ہیں ۔ جب قریب آتا ہے تو وہ پہچان لیتی ہے اور اس کی نگاہیں آنسو کو ضبط کر کے بند ہو جاتی ہیں ۔ باوجود اس کے وہ پلکوں سے ڈھلک تیرتا ہے ۔ وہ زیادہ خاموش رہتی ۔ وہ کوئی بات نہ کرتی تھی ۔ جب کرتی تو سب سے پہلے کہتی ارمان نہیں آیا جب میں جواب دیتی کہ نہیں ۔ تو کوئی اور بات بنانے کے لئے کسی خیال سے پوچھتی یا اپنے غم بھرے ملیے سکوت کی طرف لوٹ آتی ہے ۔

اسے تو معلوم ہو گیا ہے کہ آج معالج نہیں آیا ۔ جب میں نے اسکی طرف عذر پیش کیا تو اس نے نہ مانا ۔ اور بولی کہ اب معلوم کر چکی ہوں اس نے تیرے کان میں کل کیا کچھ کہا تھا ۔

بِالأَمسِ ، فَسَكَتُّ .. وَلَمْ أَعْرِف مَاذَا أَقُولُ

• • •

١٤ فبراير سنة ١٨٥١

أَصْبَحَ اليَوْمَ صَوْتُهَا ضَعِيفاً جِدّاً لَا أَكَادُ أَسْمَعُهُ وَأَظْلَمَ بَصَرُهَا فَهِيَ تَنْظُرُ إِلَيَّ وَلَا تَرَانِي ، وَقَدْ أَشَارَتْ إِلَيَّ فِي الصَّبَاحِ مِرَاراً أَنْ أَفْتَحَ لَهَا نَوَافِذَ الغُرْفَةِ لِتَسْتَنْشِقَ الهَوَاءَ وَتُرَوِّحَ عَنْ نَفْسِهَا ، وَنَوَافِذُ الغُرْفَةِ مَفْتُوحَةٌ يَجْرِي مِنْهَا الهَوَاءُ مُتَدَفِّقاً ، وَلَكِنَّ لَا يَصِلُ إِلَى صَدْرِهَا .

آهٍ لَوْ أَسْتَطِيعُ يَا سَيِّدِي أَنْ أَبِيعَ حَيَاتِي لأَشْتَرِي لَهَا بِضْعَةَ أَنْفَاسٍ تَتَرَدَّدُ فِي صَدْرِهَا ، أَوْ بَعْضَ سِنَاتٍ مِنَ النَّوْمِ تَأْوِي إِلَى جَفْنِهَا ، فَإِنَّ تَنَفُّسَهَا يُؤْلِمُنِي وَيُعَذِّبُنِي عَذَاباً شَدِيداً ، وَقَدْ مَرَّتْ بِهَا ثَلَاثُ لَيَالٍ لَمْ تَنَمْ فِيهَا لَحْظَةً وَاحِدَةً .

• • •

١٥ فبراير

بَعْدَ صَمْتٍ طَوِيلٍ لَمْ تَنْطِق فِيهِ بِحَرْفٍ وَاحِدٍ فَتَحَتْ عَيْنَيْهَا وَنَادَتْنِي بِصَوْتِهَا الخَافِتِ الضَّعِيفِ ، فَدَنَوْتُ مِنْهَا ، فَقَالَتْ لِي : أُرِيدُ الكَاهِنَ فَأْتِنِي بِهِ ؛ فَعَلِمْتُ أَنَّهَا قَدْ أَصْبَحَتْ عَلَى يَقِينٍ مِنْ أَمْرِهَا ، فَغَالَبَتْ عَبَرَاتِي حَتَّى خَرَجْتُ مِنَ الغُرْفَةِ فَبَكَيْتُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ أَفْعَلَ ، ثُمَّ ذَهَبْتُ إِلَى الكَاهِنِ فَتَرَدَّدَ عِنْدَمَا ذَكَرْتُ لَهُ اسْمَ المَرْأَةِ الَّتِي يُرِيدُ الذَّهَابَ إِلَيْهَا ، فَضَرَعْتُ إِلَيْهِ ، وَقُلْتُ لَهُ : إِنَّ رَحْمَةَ اللهِ يَا سَيِّدِي لَا يَسْتَحِقُّهَا أَحَدٌ مِثْلُ الآثِمِينَ المُسْرِفِينَ ؛ فَأَذْعَنَ بَعْدَ لَأْيٍ وَجَاءَ مَعِي فَخَلَا بِهَا سَاعَةً ، ثُمَّ خَرَجَ ، فَسَأَلْتُهُ :

میں چپ ہو گئی۔ میرے جواب نہ بن آیا۔

۱۴ فروری ۱۸۵۱ء۔ آج اس کی آواز بڑی مدہم ہو گئی۔ کہ مجھے سنائی بھی نہیں دیتی تھی اسکی آنکھوں کی روشنی غائب ہو گئی۔ وہ میری طرف نگاہ اٹھاتی مگر مجھے دیکھ نہ پاتی۔ کئی بار مجھے کمرے کے روشنی دان اشارہ سے کھولنے کے لئے کہا۔ جن ہوا کو آ رہی تھی۔ مگر وہ اس جسم تک نہیں پہنچ رہی تھی۔

آہ۔ آقا! کاش کہ میں اپنی زندگی کے عوض اس کے لئے زندگی خرید سکتی جو اس کے جسم میں آ جاتی۔ یا کچھ نیند خرید سکتی۔ جو اس کے لئے سکون بن جاتی۔ کیونکہ اس کے تنفس سے مجھے سخت صدمہ ہوتا ہے۔ تین رات میں وہ ایک گھڑی کے لئے نہیں سو سکی۔

۱۵ فروری ۱۸۵۱ء بڑی لمبی چپ کے بعد وہ لفظ بھی زبان سے نہ کہہ سکی۔ اس نے آنکھیں کھولیں اور آہستہ آواز سے مجھے بلایا۔ تو میں قریب گئی تو وہ بولی۔ پادری کو بلالو۔ میں سمجھ گئی اسکو موت کا یقین ہو گیا ہے۔ میں آنسو بہاتی ہوئی کمرے سے نکلی اور رو سکتی تھی روئی۔ پھر پادری کے پاس پہنچی اس نے اس کا نام سنا تو آنے کا تردد کیا۔ میں نے خوشامد کی اور کہا۔

آقا! رحمت الٰہی کے مستحق سب گنہگار ہے ہیں۔ کچھ دیر بعد اس نے آنے کا ارادہ کر لیا۔ اور میرے ساتھ روانہ ہوا۔ کچھ دیر وہ خلوت کے بعد باہر آیا تو میں نے پوچھا

أَيَرْحَمُهَا اللهُ يَا سَيِّدِي ؟ قَالَ : إِنَّهَا عَاشَتْ عَيْشَ الآثِمِينَ ، وَلٰكِنَّهَا سَتَمُوتُ مَوْتَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَحَمِدْتُ اللهَ عَلَى ذٰلِكَ .

وَمُنْذُ تِلْكَ السَّاعَةِ لَمْ أَعُدْ أَسْمَعُ مِنْهَا كَلِمَةً وَاحِدَةً ، وَلَا أَرَى عُضْواً مِنْ أَعْضَائِهَا يَتَحَرَّكُ ، إِلَّا مَا كَانَ فِي صَدْرِهَا يَتَرَجَّحُ بَيْنَ الصُّعُودِ وَالْهُبُوطِ .

• • •

١٥ فبراير — سَاعَةَ الْغُرُوبِ .

إِنَّ مَرْغَرِيتَ تَتَعَذَّبُ كَثِيراً يَا سَيِّدِي ، وَأَحْسَبُ أَنَّهَا تُعَالِجُ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ .

لَمْ يُقَاسِ إِنْسَانٌ فِي حَيَاتِهِ مِثْلَ مَا تُقَاسِيهِ الْآنَ مِنْ آلَامِهَا وَأَوْجَاعِهَا .

إِنَّهَا تَصْرُخُ مِنْ حِينٍ إِلَى حِينٍ صَرَخَاتٍ تَذُوبُ لَهَا حَبَّاتُ الْقُلُوبِ .

وَلَقَدِ اشْتَدَّ بِهَا الْأَلَمُ السَّاعَةَ فَهَبَّتْ مِنْ مَكَانِهَا صَارِخَةً ، وَانْتَصَبَتْ عَلَى قَدَمَيْهَا فِي سَرِيرِهَا حَتَّى كَادَتْ تَسْقُطُ عَنْهُ ، فَأَدْرَكْتُهَا وَأَضْجَعْتُهَا فِي مَكَانِهَا ، فَفَتَحَتْ عَيْنَيْهَا فَسَقَطَتْ مِنْهُمَا دَمْعَتَانِ كَبِيرَتَانِ ، وَكَأَنَّمَا أَحَسَّتْ بِي فَاعْتَنَقَتْنِي وَضَمَّتْنِي إِلَيْهَا ضَمّاً شَدِيداً ، ثُمَّ مَا لَبِثَتْ أَنْ تَرَاخَتْ يَدَاهَا وَعَادَتْ إِلَى نِزَاعِهَا وَجِهَادِهَا .

• • •

١٥ فبراير — نِصْفُ اللَّيْلِ

قُضِيَ الْأَمْرُ وَمَاتَتْ مَرْغَرِيتُ ، وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا عَلَى سَرِيرِهَا إِلَّا جُثَّتُهَا الَّتِي سَتَذْهَبُ غَداً إِلَى قَبْرِهَا ، تِلْكَ غَايَتُهَا وَغَايَةُ كُلِّ حَيٍّ ،

إسهكانا

کیا اللہ اسپر رحمت کرے گا۔ وہ بولا۔ اس نے گناہ آلودہ زندگی گزاری ہے۔ مگر وہ مومن کی موت مرے گی۔ میں نے اللہ کا شکر ادا کیا۔ اس کے بعد زبان سے وہ ایک لفظ بھی نہ کہہ سکی نہ کسی عضو کو حرکت کرتے دیکھا۔ مگر اس کے سینے میں بند سانس حرکت کر رہا تھا۔

۱۵ فروری بعد از غروب آفتاب ۔ آقا ۔ مارگریٹ بڑی سختی برداشت کر رہی ہے۔ میرا خیال ہے کہ موت کی سختیوں کو برداشت کر رہی ہے ایسی موت کی سختیاں کسی انسان نے برداشت نہ کی ہوں گی وہ کبھی کبھی ایسے زور سے چلانے لگتی ہے کہ پھٹنے لگتا ہے۔ اس وقت اسکی تکلیف شدت اختیار کر گئی ہے۔ وہ اپنی جگہ سے چلاتی ہوئی اُٹھی ہے۔ اور پلنگ پر دونوں پاؤں کے بل کھڑی ہو گئی ہے۔ حتیٰ کہ گرنے کے قریب ہے تو بس اسکو سہارا دیا اور وہیں لٹا دیا۔ تو اس نے آنکھیں کھول دیں تو دو بڑے بڑے آنسو گرے۔ گویا کہ اسکو میرا احساس ہو گیا ہے تو مجھے گلے سے لگا لیا اور زور سے دبایا۔ پھر اس کی پکڑ ڈھیلی پڑ گئی اور وہ نزع و تکلیف میں پڑ گئی۔

۱۵ فروری شب نصف۔ حکم خداوندی پورا ہو گیا۔ مارگریٹ اس دُنیا سے چلی گئی۔ اب پلنگ پر صرف اسکی لاش باقی رہ گئی ہے۔ جو کل چلی جائیگی۔ یہی اس کی اخیر ہے اور ہر زندہ کا یہی انجام ہے۔

فصبراً على قضاء الله وبلائه.

لقد هتفت باسمك كثيراً يا سيدي في ساعتها الأخيرة .. وكان آخر عهدها بالحياة أن نظرت إلي نظرة طويلة مملوءة حزناً ودموعاً .. ثم حركت أصبعها حركة خفيفة وأشارت إلى دفتر مذكراتها الذي كان ملقى بجانبها وقالت : «أرمان» ففهمت أنها توصيني أن أبلغه إليك .. ثم أسلمت روحها.

عزيز علي يا سيدتي ما لقيت من العذاب قبل موتك وعزيز علي أن تموتي ،(١) ولا تجدي بجانبك من يغمض عينيك ويلقي رداءك عليك سواي ، وفي سبيل الله تلك النفس الطاهرة الكريمة التي ما حملت في حياتها شراً لمحسن ، ولا لمسيء ، وذلك الصدر الرحب الذي كان يسع الدنيا بأرضها وسمائها .. فلا يضيق عنها ، وذلك القلب النقي الأبيض الذي ما أضمر في حياته غير الخير أو الإحسان ، ولا فاض إلا بالرحمة والحنان.

• • •

بكت برودنس بجانب جثة سيدتها ما بكت ، ثم أنارت حولها الشموع وبعثت إلى الكاهن فجاء وجثا عند رأسها يقرأ في كتابه ، ومشت هي إلى المكتب فجلست إليه تكتب آخر مذكراتها حتى فرغت منها ، ثم قامت من مكانها فراعها أن رأت شبحاً ماثلاً على باب الغرفة. فمشت إليه فإذا هو أرمان في لباس السفر ، وقد ألقى من مكانه على سرير الميتة نظرة غريبة هائلة كتلك النظرة التي تسبق صرعات الجنون ، ثم استردها وألقاها عليها وسألها : من هذا المسجى على هذا السرير ؟ فبكت برودنس . ولم تقل شيئاً ، فسقطت حقيبته من يده ، وجمد في مكانه لحظة لا ينطق ولا

---

(١) ابھری ہوئی (٢) مہربانی (٣) ھالت

لہذا امر خداوندی پر صبر کے سوا کوئی چارہ نہیں آقا۔ اس نے وقت آخر کئی بار آپ کا نام لیا۔ اور اس کی زندگی کا خاتمہ اس فعل پر ہوا کہ اسنے میری ایک لمبی نظر غم اور آنسوؤں سے بھرپور ڈالی پھر اپنی انگلی کو ایک ہلکی سی حرکت دی۔ اور یادداشت کے رجسٹر کی طرف اشارہ کیا جو اس کے قریب پڑا تھا اور بولی ارمان ۔ میں سمجھ گئی وہ مجھے تاکید کر رہی ہے کہ اس کو تجھ تک پہنچادوں ۔ پھر اسکی جان اس دار فانی سے پرواز کر گئی ۔

اے میری آقا۔ آپکی موت سے جو مصائب میں نے دیکھے وہ مجھ پر بڑے بھاری ہیں۔ آپ رخصت ہوگئیں ۔ اور میرے سوا آپکے پاس کوئی موجود نہیں تھا۔ جو آپکی آنکھوں پر ہاتھ رکھتا ۔ اور آپکے جسم مردہ پر چادر ڈال دیتا۔ اللہ ہے اس شریف نفس پاکیزہ کا جس نے پوری زندگی کسی اپنے محسن اور غیر سے زیادتی نہیں کی ۔ اللہ ہی وارث ہے اس وسیع وکشادہ سینے کا جو ارضی وسماوی وسعتوں کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے اور کوئی دقت محسوس نہیں کرتا تھا۔ اور اس کا مقدس وپاکیزہ دل جس نے اپنی عرصۂ حیات میں برائی کو جگہ نہ دی ۔ جو رحم وکرم کے علاوہ کسی چیز پر مشتمل نہیں تھا۔

خادمہ اپنی حاکمہ کی میت پر آنسو بہاتی رہی پھر اس کے آس پاس روشنی کر دی۔ اور پادری کو بلوا بھیجا۔ وہ آیا اور اس کے سرہانے بیٹھ کر کتاب مقدس کی تلاوت کرنے لگا۔

پروڈنس کمرے میں چلی گئی اور آخری یادداشتوں کو قلم کے سپرد کرنے لگی ۔ فارغ ہو کر اٹھی ۔ تو دیکھ کر خوفزدہ ہوگئی کہ دروازے پر کوئی کھڑا ہے۔ وہیں سے اس نے چارپائی میت پر ایک عجیب وغریب نگاہ ڈالی۔ ایسی نگاہ جیسے جنون مرگی کے دورے سے پہلے مریض کی نگاہیں ہوجاتی ہیں پھر نگاہ لوٹائی اور پھر ڈالی۔ اور معلوم کرنے لگا کہ اس چارپائی پر پادری کیوں موجود ہے ۔ تو پروڈنس نے رو دیا اور بتانے سے عاجز رہی کچھ نہ کہہ سکی ۔ ارمان کے ہاتھ سے گٹھڑی گر گئی ۔ وہ ایک لمحہ کیلئے چپ کھڑا رہا ۔ بعد ازاں میت کی طرف چلاتا ہوا بڑھنا چاہتا تھا کہ چارپائی پر

يَتَحَرَّكُ .

ثم اندفعَ إلى سريرِ الميتةِ صارخاً يُرِيدُ أن يُلقِيَ بنفسِهِ عليها ، فأدركَهُ بِرُودَنس وَوَقَفَ الكاهنُ في وَجهِهِ ، وقالَ لَهُ : إحترمِ الموتَ أيها الفتى ، فاختنقتْ عَبَراتُهُ في صدرِهِ وارتعدَ ارتعاداً شديداً وسقطَ مغشياً عليهِ ، فلم يَستفِق إلّا مطلعَ الفجرِ حينما شعرَ أنّهم قد أقبلُوا يحملونَ الجثّةَ ، فقامَ يتحاملُ على نفسِهِ حتى دنا منَ السريرِ ، وقالَ : « رحمةً بي أيها الناسُ ، فقد فاتني أن أودِّعَها ، وهيَ حيّةٌ ، فأذنوا لي أن أودِّعَها ميتةً فرحموهُ وأفرجُوا لهُ عنها حتى دناها ، ورفعَ الغطاءَ عن وجهِها وقبّلها في جبينِها ، وقالَ : الوداعُ يا أعزَّ الناسِ عندي ، الوداعَ يا خيرَ فتاةٍ في الأرضِ وأشرفَ زوجٍ في السماءِ ، ثم أعادَ الغطاءَ على وجهِها ، وتراجعَ عنها وأذنَهم بحملِها .

ثم مشى وراءَ نعشِها يبكي وينتحبُ ، ولم يمشِ وراءَ النعشِ غيرُهُ وغيرُ الخادمةِ بِرُودَنس ، والدوقِ بموكانر ، وهو يتوكّأُ على عصاهُ ويقولُ في ندبِهِ وبكائِهِ : هأنذا أرى ابنتي تموتُ أمامي مرّةً أخرى ، ولا أزالُ حتى الساعةِ على قيدِ الحياةِ ، وبعضُ نسوةٍ بائساتٍ ممّن ضحايا تلكَ المقاديرِ .

وما انقضى النهارُ حتى انقضى كلُّ شيءٍ ، وأصبحتْ مرغريتُ رهينةَ قبرِها وأرمانُ طريحَ فراشهِ يقرأُ في مذكراتِها ويبكي بكاءَ الثاكلِ المفجوعِ ..

ثم اشتدَّ بهِ المرضُ بعدَ ذلكَ فلم ترَ برودنسُ بُدّاً من أن تكتبَ إلى أبيهِ تشرحُ لهُ سوءَ حالِهِ ، فحضرَ وحضرتْ معهُ ابنتُهُ وزوجُها ولبثوا بجانبِهِ شهراً يعللونَهُ ويستشفونَ لهُ حتى أبلَّ ونجا من خطرِهِ .

۱ پردہ ۲ جنازہ ۳ بیماری سے صحت یابی

اپنے آپ کو ڈال دے۔ خادمہ نے سہارا دیا۔ پادری نے عمر ۔ بولکر کہا نوجوان موت کا احترام کرو۔ ارمان کے آنسو اس کے سینے میں بند ہو کر رہ گئے۔ سخت غشی طاری ہو گئی۔ اور وہ بیہوش ہو گیا۔ صبح ہوتے ہی ہوش میں آیا۔ جس وقت اسکو احساس ہوا کہ لوگ جنازے کو اٹھانے کے لئے آئے ہیں وہ اپنے آپکو سنبھالتے ہوئے اٹھا۔ چارپائی کے قریب جا کر بولا لوگو! میں بڑا ہی رحم کا مستحق ہوں کہ اسے زندگی میں الوداع نہ کہہ سکا۔ تو اب مرنے کے بعد الوداع کہنے کی مجھے اجازت دو لوگوں کو ترس آ گیا اور وہ دور ہو گئے تو وہ جنازے کے قریب ہوا۔ چہرے سے کپڑا ہٹایا۔ پیشانی پر بوسہ دیا۔ اور بولا۔ الوداع۔ وہ ہستی جو روئے زمین پر مجھے سب سے زیادہ عزیز تھی الوداع۔ آسمان کی مقدس ترین روح زمین کی بہترین لڑکی۔ پھر پردہ کو ڈالتے پیچھے ہٹ گیا اور جنازہ اٹھانے کی اجازت دی۔

وہ روتا ہوا اس کے جنازے کے ساتھ نہ ملا۔ اس کے جنازے کے پیچھے سوائے خادمہ اور ڈیوک موہن کے کوئی موجود نہ تھا۔ ڈیوک موہن اپنی چھڑی کا سہارا لئے رو رو کر کہہ رہا تھا۔ ارے میں اپنی لڑکی کو آنکھوں کے سامنے دوبارہ مرتے دیکھ رہا ہوں۔ اور میری زندگی پھر بھی باقی ہے۔ جنازے میں مارگریٹ کی طرح بدنصیب عورتیں بھی شامل تھیں۔

ابھی دن ختم نہ ہوا تھا کہ سارا قصہ تمام ہو گیا۔ اور مارگریٹ اپنی آخری آرام گاہ میں جا سوئی۔ ارمان اس کے بستر سے لپٹ گیا۔ اسکی یادداشتیں پڑھ پڑھ کر بری طرح روتا جاتا تھا۔ جیسے ماں اپنے اکلوتے بیٹے کی موت پر روتی ہے۔

پھر اسکی بیماری میں اضافہ ہوتا رہا تو پرودنس کو اس کے سوا کوئی راستہ نظر نہ آیا کہ اس کے والد اسکی حالت خرابی کی اطلاع دے۔ باپ اس کے ساتھ اسکی لڑکی اور شوہر بھی آئے ایک ماہ تک وہ اس کے پاس رہے وہ اس کا علاج و معالجہ کرتے رہے اس کے دل کو بہلاتے رہے یہانتک وہ اچھا ہو گیا اور اس کی زندگی خطرے سے باہر نکل گئی۔

ثُمَّ ذَهَبُوا جَمِيعاً إِلَى قَبْرِ مَرْغَرِيتِ لِيُوَدِّعُوهَا قَبْلَ سَفَرِهِمْ فَبَكَوْا حَوْلَهُ بُكَاءً شَدِيداً، وَكَانَتْ سُوسَانُ أَشَدَّهُمْ بُكَاءً عَلَيْهَا، وَإِنْ كَانَتْ لَا تَعْلَمُ أَنَّهَا تَبْكِي الْمَرْأَةَ الَّتِي ضَحَّتْ بِنَفْسِهَا فِي سَبِيلِهَا.

ثُمَّ تَقَدَّمَ الْمَسْيُو دُوفَالُ إِلَى وَلَدِهِ وَقَالَ لَهُ: أَتَغْفِرُ لِي ذَنْبِي يَا بُنَيَّ؟ قَالَ: نَعَمْ يَا أَبَتَاهُ لِأَنَّهَا غَفَرَتْ لَكَ ذَنْبَكَ إِلَيْهَا، ثُمَّ انْصَرَفُوا.

• • •

مَرَّتِ الْأَيَّامُ وَانْقَضَتِ الْأَعْوَامُ، وَمَاتَ الْمَسْيُو دُوفَالُ، وَسَعِدَ وَلَدُهُ كَمَا أَرَادَ لَهُ أَبُوهُ، وَلَكِنْ بَقِيَتْ بَيْنَ جَنْبَيْهِ لَوْعَةٌ مُعْتَلِجَةٌ لَا يُرَوِّحُهَا عَنْهُ كُلَّمَا سَاوَرَتْهُ إِلَّا قِرَاءَةُ مُذَكَّرَاتِ مَرْغَرِيتَ وَمُحَادَثَةُ بُرُودَنْسَ عَنْهَا وَزِيَارَةُ قَبْرِهَا مِنْ حِينٍ إِلَى حِينٍ.

تَمَّتْ

ا محبت یا غم کی کوشش

پھر سب نے مارگریٹ کی قبر پر حاضری دی اور الوداع کہا۔ تاکہ سفر سے پہلے الوداع کہہ لیں وہاں وہ بیحد روئے سوسان سب سے زیادہ روئی کیونکہ اس نے اس کے سنے قربانی دی تھی۔

پھر دوفال بیٹے کی طرف بڑھا اور کہنے بیٹا تونے میرے گناہ کو معاف کر دیا ہے۔ وہ بولا ہاں باپ کیونکہ اس نے آپ کی خطا کو معاف کر دیا تھا۔ پھر سب لوٹ آئے۔

زمانہ گزر گیا دوفال اس دنیا سے رخصت ہوگیا۔ اس کا بیٹا باپ کی خواہش کے مطابق خوش بخت ہوگیا۔ مگر اس کی زندگی کو ایک چھبن بے چین کئے ہوئے تھی کہ وہ مارگریٹ کی یادداشتیں پڑھے۔ خادم سے اسکے قصے سنے اور اسکی قبر پر حاضری دے۔

استدعا

قارئین کرام بالخصوص طلبا و طالبات بندہ کے لئے فلاح دارین اور حسن خاتمہ کی تہ دل سے دعا فرمادیں۔

امین کھوکھر
پرنسپل
الامینیہ کالج لاہور۔ نارووال چکوال۔ کہروڑ پکا۔

إهداء

اَلْأَشْقِيَاءُ فِي الدُّنْيَا كَثِيْرٌ ، وَلَيْسَ فِي اسْتِطَاعَةِ بَائِسٍ مِثْلِي أَنْ يَمْحُوَ شَيْئًا مِنْ بُؤْسِهِمْ وَشَقَائِهِمْ. فَلَا أَقَلَّ مِنْ أَنْ أَسْكُبَ بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ هٰذِهِ الْعَبَرَاتِ ، عَلَّهُمْ يَجِدُوْنَ فِي بُكَائِيْ عَلَيْهِمْ تَعْزِيَةً وَسَلْوَى ،

مصطفیٰ لطفی المنفلوطی

اس دنیا میں بہت سے بدبخت ہیں لیکن میرے جیسے عاجز کے بس کی بات نہیں کہ ان کی تکلیف اور بدبختی کو مٹا سکوں پس اس سے کیا کم ہے کہ اُن کے سامنے میں اپنے یہ چند آنسو ہی بہا دوں شاید کہ میرے یہ آنسو ان کے کرب و غم میں صبر و تسلی کا کام دے سکیں۔

امین کھوکھر

فاضل عربی کے لیے ہمارے ادارے کی معہ ترجمہ کتب وخلاصے

دیوان حماسہ ۲۰/۰۰ مترجم مولانا ذوالفقار علی دیوبندیؒ	دیوان المتنبی ۱۵/۰۰ مترجم مولینا ذوالفقار علی دیوبندیؒ	دیوان حسان رضی اللہ عنہ ۶/۰۰ مترجم محمد بشیر صدیقیؒ
المفضلیات ۴/۰۰ مترجم محمد بشیر صدیقیؒ	محیط الدائرہ ۲۰/۰۰ مترجم علامہ محمد شفیعؒ	الکامل للمبرد ۱۵/۰۰ مترجم مولینا اخیار اللہ
مقامات الحریری ۶/۰۰ مترجم مولینا افتخار علی دیوبندیؒ	اسرار البلاغت ۴/۰۰ مترجم قاری محمد امین کھوکھر	العبرات ۳۰/۰۰ مترجم قاری محمد امین کھوکھر
تاریخ ادب عربی ۲۴/۰۰ مترجم ڈاکٹر غلام جیلانی مخدوم	محاضرات ۱۸/۰۰ خلاصہ ۴/۰۰ مترجم قاری محمد امین کھوکھر	مقدمہ ابن خلدون [illegible] مترجم عبدالصمد صارم و ڈاکٹر غلام جیلا[illegible]
تفسیر بیضاوی سورۃ البقرہ ۳۶/۰۰ مکمل سورہ البقرہ	موطا امام مالک ۷/۵۰ مترجم قاری محمد امین کھوکھر	جواہر العلوم [illegible]/۰۰ مترجم قاری محمد امین کھوکھر
تاریخ القرآن ۷/۵۰ مترجم چوہدری غلام رسول	تاریخ الحدیث ۷/۵۰ اسرار الرحمن بخاری ایم اے	اصول حدیث [illegible]/۰۰ مترجم ڈاکٹر حمید اللہ ہاشمی
الفوز الکبیر ۹/۰۰ مترجم مولینا رشید احمد انصاری	حجۃ اللہ البالغہ ۱۸/۰۰ مترجم ڈاکٹر غلام جیلانی مخدوم	ہدایتہ ۲۴/۰۰ مترجم مولینا محمد طفیل
تاریخ الفقہ ۱۰/۰۰ مترجم مولینا محمد طفیل	تاریخ فلاسفۃ الاسلام ۸/۰۰ مترجم حافظ عبدالاعلیٰ رحمانی	قواعد عربی ۲۰/۰۰ مترجم قاری محمد امین کھوکھر
فہم العربی ۳۰/۰۰ مترجم ڈاکٹر اسلم خاکی	سپر فاضل عربی گائیڈ ۶/۰۰ ماہر اساتذہ کے قلم سے	سابقہ پرچے ۱۲/۰۰ سابقہ دس سال کے

سپر فاضل عربی گیس پیپرز ۶/۰۰ امتحان کی مقررہ تاریخ سے ایک ماہ پہلے

شیخ محمد بشیر اینڈ سنز جلال الدین ہسپتال اردو بازار لا[illegible]

محمد امین کیو کہر
عربی ــــ اردو
العبرات
مولانا اختیار اللہ
شیخ محمد بشیر اینڈ سنز لاہور